عمران سیریز

کاپر ہیڈ

ظہیر احمد

محترم قارئین۔

السلام علیکم!

میرا نیا ناول ''کاپر ہیڈ'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ بہت سے دوستوں کی خواہش تھی کہ میں نے کافی عرصہ سے اسرائیل پر کوئی ناول تحریر نہیں کیا ہے اس لئے فوراً اسرائیل پر ناول لکھوں۔ ان کی خواہشات کو مدنظر رکھ کر میں نے خصوصی طور پر اسرائیل پر یہ ناول لکھا ہے۔

کاپر ہیڈ اسرائیل کی ایک ایسی طاقتور اور فعال ایجنسی ہے جو اس سے پہلے تو عمران اور اس کے ساتھیوں سے نہیں ٹکرائی تھی لیکن اس بار عمران اور اس کے ساتھیوں سے ٹکرا کر نہ صرف انہیں کھل کر عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف کام کرنے کا موقع بھی ملا تھا اور انہوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اسرائیل پہنچنے سے روکنے کے لئے انتہائی سخت اور فول پروف انتظامات بھی کئے تھے لیکن اس کے باوجود عمران اور اس کے ساتھی نہ صرف اسرائیل پہنچ گئے بلکہ انہوں نے کاپر ہیڈ اور کاپر ہیڈ کے چیف کرنل ڈراس کے خلاف جب ایکشن شروع کیا تو کرنل ڈراس کو بھی اس بات کا اقرار کرنا پڑا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو روکنا اس کے اور اس کی ایجنسی کے بس کی بات نہیں ہے۔

میرے لکھے ہوئے گولڈن جوبلی نمبر ''گولڈن کرسٹل'' کو ہر طبقے

میں بے حد سراہا گیا ہے اور اس کی تعریف میں مجھے مسلسل خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ میں ان خطوط کو مرحلہ وار ناولوں میں شائع کراؤں گا تاکہ آپ کو بھی علم ہو سکے کہ گولڈن جوبلی نمبر نے کس ناقابلِ یقین کی حد تک کامیابی حاصل کی ہے۔ میں ان تمام دوستوں کا شکر گزار ہوں جو میرے ناول پسند کرتے ہیں اور خطوط لکھ کر مجھے میری محنت کا ثمر دیتے ہیں۔ خاص طور پر ان تمام دوستوں کا بے حد شکریہ جنہیں میرا لکھا ہوا گولڈن جوبلی نمبر ''گولڈن کرسٹل'' پسند آیا ہے۔ میں کوشش کروں گا کہ پلاٹینم جوبلی نمبر اس سے بھی بڑھ کر ہو اور اس خصوصی نمبر کی طرح وہ بھی ایک ہزار صفحات سے زائد کا ہو۔ آپ کے خط میرے لئے مشعل راہ کا درجہ رکھتے ہیں اس لئے مجھے خط لکھ کر اپنی پسند اور ناپسند سے ضرور آگاہ کیا کریں۔ اب اجازت دیجئے۔

اللہ آپ کا نگہبان ہو۔

آپ کا مخلص۔

ظہیر احمد

سیاہ رنگ کی ایک کار انتہائی تیز رفتاری سے تل ابیب کی سڑکوں پر اُڑی جا رہی تھی۔ اس کار پر اسرائیل کا مخصوص جھنڈا لہرا رہا تھا۔

کار کے آگے چار موٹر سائیکل سوار گارڈز سائرن بجاتے ہوئے جا رہے تھے۔ ان کے پیچھے چند اور سرکاری گاڑیاں تھیں جن میں اسرائیلی ملٹری انٹیلی جنس کے مسلح افراد انتہائی چوکنے انداز میں بیٹھے ہوئے تھے۔ سیاہ رنگ کی ایک کار کے دائیں بائیں بھی دو پائلٹ موٹر سائیکل چل رہے تھے اور کار کے پیچھے بھی چند کاریں اور پھر مسلح انٹیلی جنس کی کاریں موجود تھیں جنہوں نے سیاہ کار کو انتہائی فول پروف انداز میں گھیر رکھا تھا۔

ملٹری انٹیلی جنس جن جیپوں میں سوار تھی ان پر ہیوی مشین گنیں نصب تھیں تاکہ وہ کسی ممکنہ خطرے کا بھرپور اور انتہائی طاقت سے مقابلہ کر سکیں۔

سیاہ رنگ کی اس کار میں اسرائیلی پرائم منسٹر سوار تھے جو کار کی پچھلی سیٹ پر انتہائی شان سے بیٹھے نیوز پیپر دیکھ رہے تھے۔ ان کی آنکھوں پر چھوٹے فریم والی نزدیک کی عینک لگی ہوئی تھی۔ اخبار پڑھنے میں وہ اس قدر محو تھے کہ انہیں اردگرد کا کوئی ہوش نہیں تھا۔

گاڑیوں کے اس قافلے کے گزرنے کی وجہ سے سڑکوں پر موجود گاڑیوں کو یا تو سائیڈ پر ہٹا دیا گیا تھا یا پھر انہیں دوسرے راستوں کی طرف موڑ دیا گیا تھا۔ سائرن بجاتی ان گاڑیوں کی آوازیں دور دور تک گونج رہی تھی جسے سن کر دور دور تک سڑک تیزی سے خالی ہونا شروع ہو جاتی تھی۔

گاڑیوں کا یہ قافلہ تل ابیب کی مختلف سڑکوں سے گزرتا ہوا شہر سے باہر جانے والے راستوں کی طرف گامزن ہو گیا اور پھر یہ قافلہ تیزی سے مختلف علاقوں سے گزرتا ہوا ایک گھنٹے کے سفر کے بعد ایک پہاڑی علاقے میں پہنچ گیا۔ یہ پہاڑی علاقہ زیادہ طویل نہیں تھا۔ پہاڑیوں کے گرد گھومتی ہوئی سڑکیں اوپر سے نیچے اور نیچے سے اوپر جاتی ہوئی صاف دکھائی دے رہی تھیں۔ ان سڑکوں پر گاڑیاں تیزی سے گھومتی ہوئی جا رہی تھی۔ کچھ ہی دیر میں یہ گاڑیاں پہاڑی راستوں سے ہوتی ہوئیں ایک چھوٹے سے قصبے کی طرف مڑ گئیں۔ قصبے کی طرف جانے والی یہ سڑک پختہ تو نہیں تھی لیکن ہموار ضرور تھی اور چونکہ پرائم منسٹر کی گاڑی کا سسپنشن انتہائی اعلیٰ قسم کا تھا اس لئے گاڑی کو لگنے والے جھٹکوں کا پرائم منسٹر پر کوئی

اثر نہیں ہو رہا تھا۔ کچھ ہی دیر میں گاڑیاں قصبے میں پہنچ گئیں۔ جیسے ہی گاڑیاں قصبے میں داخل ہوئیں۔ قصبے میں جیسے ہلچل سی مچ گئی۔ وہاں موجود افراد تیزی سے ادھر ادھر بھاگنا شروع ہو گئے۔

قصبے میں بنے ہوئے مکانات پختہ نہیں تھے۔ وہاں بنے ہوئے تمام مکانات یا تو لکڑیوں کے تھے یا پھر گھاس پھونس کے جنہیں تابات کے لاماؤں کے پگوڈوں جیسا بنایا گیا تھا۔ وہاں موجود تمام افراد مسلح تھے اور تیزی سے ادھر ادھر بھاگ رہے تھے۔ ان کا انداز ایسا تھا جیسے وہ قصبے میں پرائم منسٹر کا استقبال کرنے کے لئے خصوصی طور پر اکٹھے ہو رہے ہوں۔

گاڑیاں قصبے کے اس حصے میں داخل ہوئیں جہاں ایک صاف شفاف سڑک تھی اور سڑک کے دونوں اطراف میں پگوڈوں جیسی بڑی بڑی جھونپڑیاں بنی ہوئی تھیں۔ گاڑیاں اس سڑک سے گزرتی ہوئیں ایک کھلے علاقے میں آ کر رک گئیں۔ وہاں قصبے کے افراد انتہائی جوش و خروش کے عالم میں لائنیں بنا کر دو اطراف کھڑے ہو گئے تھے۔ جیسے ہی گاڑیاں رکیں مسلح افراد اور سرکاری افسران نے گاڑیوں سے نکل کر پرائم منسٹر کی گاڑی کو اپنے گھیرے میں لے لیا۔ سیاہ کار رکتے ہی پرائم منسٹر نے اخبار سمیٹ کر سائیڈ پر رکھ دیا۔ اسی لمحے ایک آفیسر نے آگے بڑھ کر کار کا دروازہ کھولا تو پرائم منسٹر انتہائی غرور بھرے انداز میں اپنے کوٹ کا کالر ٹھیک کرتے ہوئے کار سے باہر آ گئے۔ کار سے باہر آتے ہی ان کی گردن اکڑ

گئی جیسے اس میں سریا فٹ ہو گیا ہو۔ اس نے انتہائی حقارانہ نظروں سے چاروں اطراف دیکھا اور پھر وہ بڑے اکڑے ہوئے انداز میں مسلح افراد کے نرغے میں چلنا شروع ہو گیا۔ اس کا رخ پگوڈوں جیسی ان جھونپڑیوں کی طرف تھا جو ایک وسیع و عریض میدان میں چاروں طرف پھیلی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔

اسی لمحے ایک لمبا تڑنگا اور مضبوط جسم کا مالک ایک ادھیڑ عمر شخص تیز تیز چلتا ہوا آگے آیا۔ اس نے سیاہ رنگ کا لبادے نما لباس پہن رکھا تھا۔ اس ادھیڑ عمر کا سر گنجا تھا جو دھوپ میں انڈے کے چھلکے کی طرح چمک رہا تھا۔ مسلح افراد نے ادھیڑ عمر کو پرائم منسٹر تک آنے سے نہیں روکا تھا۔ اس نے آگے بڑھ کر پرائم منسٹر سے انتہائی پرتپاک انداز میں ہاتھ ملایا۔

"آپ کا آنا مبارک ہو جناب"...... ادھیڑ عمر نے بڑے انکسارانہ لہجے میں کہا۔

"کیا ساری تیاریاں مکمل ہیں"...... پرائم منسٹر نے اس سے ہاتھ ملاتے ہوئے پوچھا۔

"یس سر۔ تمام انتظامات مکمل ہیں۔ بس آپ کی آمد کا ہی انتظار کیا جا رہا تھا"...... ادھیڑ عمر نے اسی انداز میں کہا۔ وہ سب چلتے ہوئے ایک پگوڈے جیسی بڑی جھونپڑی کے پاس آ گئے جس کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ جھونپڑی کے پاس آتے ہی مسلح افراد اور پرائم منسٹر کے ساتھ آنے والے اعلیٰ آفیسر تیزی سے سائیڈوں میں

ہوتے چلے گئے۔

"آئیں جناب"...... ادھیڑ عمر نے کہا اور پرائم منسٹر کو لئے ہوئے جھونپڑی میں داخل ہو گیا۔ جھونپڑی اندر سے خالی تھی۔ سپاٹ زمین پر ایک معمولی تنکا بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ جیسے ہی ادھیڑ عمر اور پرائم منسٹر جھونپڑی میں داخل ہوئے ادھیڑ عمر نے جھونپڑی کا دروازہ بند کر دیا۔ جھونپڑی کا دروازہ بند ہوا تو اچانک جھونپڑی کی گھاس پھونس کی دیواروں پر تیز چمک سی پیدا ہوئی اور دوسرے لمحے جھونپڑی میں شیشے کا ایک بڑا سا گلوب بنتا چلا گیا۔ ساتھ ہی فرش کو ایک ہلکا سا جھٹکا لگا اور گلوب فرش سمیت تیزی سے نیچے اترتا چلا گیا۔ چند لمحوں تک گلوب نیچے جاتا رہا پھر ایک خفیف سا جھٹکا لگا اور گلوب ایک جگہ رک گیا۔ سامنے ایک ٹھوس دیوار تھی۔ سرر کی آواز کے ساتھ شیشے کا گلوب غائب ہوا اور سامنے آنے والی دیوار میں ایک بڑا سا فولادی دروازہ دکھائی دینا شروع ہو گیا۔ ادھیڑ عمر نے دروازے کی سائیڈ میں لگا ہوا ایک بٹن پریس کیا تو ایک بار پھر سرر کی آواز سنائی دی اور فولادی دروازہ کسی لفٹ کے دروازے کی طرح کھلتا چلا گیا۔

دروازے کے دوسری طرف چمکدار راہداری تھی۔ یہ راہداری کسی چوکور سرنگ جیسی بنی ہوئی تھی اور یوں لگ رہا تھا جیسے ساری کی ساری راہداری کسی چمکدار دھات سے بنائی گئی ہو۔ راہداری دور تک جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی اور خالی تھی۔

''آئیں سر''...... ادھیڑ عمر نے کہا تو پرائم منسٹر نے سر ہلایا اور اس کے ساتھ لفٹ سے نکل کر راہداری میں آ گئے۔ جیسے ہی وہ راہداری میں داخل ہوئے اسی لمحے لفٹ کا دروازہ بند ہوتا چلا گیا اور ساتھ ہی راہداری کا فرش جوگنگ مشین کی طرح حرکت میں آ گیا۔ راہداری کا فرش تیزی سے آگے کی طرف بڑھنا شروع ہو گیا تھا۔ فرش کی حرکت کی وجہ سے ادھیڑ عمر اور پرائم منسٹر کو قدم نہیں اٹھانے پڑ رہے تھے۔ فرش انہیں خود ہی آگے لے جا رہا تھا۔ تقریباً دس منٹ تک فرش اسی طرح حرکت کرتا رہا پھر ان کے سامنے ایک دیوار آ گئی۔ جیسے ہی وہ دیوار کے پاس پہنچے فرش ساکت ہو گیا۔

فرش کے ساکت ہوتے ہی سامنے دیوار پر ایک سکرین نمودار ہوئی۔ اس سکرین پر نیلے رنگ کا ایک دائرہ سا گھومنے لگا۔ دائرے کے اندر سبز رنگ کا سانپ جس کا سر سیاہ رنگ کا تھا، کا ہلکا سا خاکہ بھی گھومتا ہوا دکھائی دے رہا تھا پھر اچانک اس سانپ نے حرکت کی اور سامنے کے رخ آ کر اس نے ڈنگ مارنے والے انداز میں جھپٹا مارا اور پھر اس کا کھلا ہوا منہ جیسے سکرین پر ساکت ہو گیا۔

''سپیشل انٹری''...... ادھیڑ عمر نے سکرین کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تو اچانک سانپ کا منہ بند ہو گیا اور پھر سانپ سکرین سے غائب ہوتا چلا گیا۔ دوسرے لمحے سکرین تیزی سے پھیل کر نیچے آ گئی اور ایک دروازے کے چوکھٹے کی طرح بن گئی۔ دوسرے لمحے سکرین بلینک ہوئی اور پھر اس سکرین کے حصے میں ہی دیوار میں

ایک خلاء بن گیا۔ سامنے ایک لگژری کمرہ دکھائی دے رہا تھا۔ کمرہ زیادہ بڑا نہیں تھا۔ اس کمرے میں گولائی میں انتہائی آرام دہ صوفے اور کشن رکھے ہوئے تھے۔ سائیڈوں میں بڑی بڑی کھڑکیاں تھیں جن پر خوبصورت ریشمی پردے لہرا رہے تھے۔

''آئیں جناب''...... ادھیڑ عمر نے کہا تو پرائم منسٹر نے اثبات میں سر ہلایا اور اس کے ساتھ اس خوبصورت کمرے میں داخل ہو گئے جسے برملا انتہائی نفیس سٹنگ روم کہا جا سکتا تھا۔ وہ دونوں جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئے کمرے کا دروازہ بند ہو گیا اور کمرے کی کھڑکیوں پر پھیلے ہوئے پردے خود بخود سمٹتے چلے گئے۔ کھڑیوں پر ہارڈ گلاسز لگے ہوئے تھے جن کے باہر پانی تھا اور پانی میں تیرتی ہوئی رنگ برنگی خوبصورت مچھلیاں دکھائی دے رہی تھیں۔ ایسے لگ رہا تھا جیسے کھڑکیوں کی جگہ وہاں بڑے بڑے ایکوریم لگائے گئے ہوں اور ان میں رنگین اور خوبصورت مچھلیاں چھوڑ دی گئی ہوں۔ مچھلیوں کی تعداد کافی زیادہ تھی اور وہ ہر طرف اٹھکیلیاں کرتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔

پرائم منسٹر آگے بڑھ کر ایک آرام دہ صوفے پر بیٹھ گئے اور ادھیڑ عمر بھی اس کے سامنے ایک چھوٹے سے صوفے پر بیٹھ گیا۔ اسی لمحے چھت سے روشنی کی نیلی دھار آئی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس دھار نے ایک انسانی روپ اختیار کر لیا۔ روشنی کی دھار تھری ڈی سسٹم کے تحت ایک انسانی وجود میں تبدیل ہو گئی تھی۔ روشنی

سے بنا ہوا یہ انسان اس ادھیڑ عمر جیسا تھا جو پرائم منسٹر کو یہاں لے کر آیا تھا۔

"پرائم منسٹر کو کرنل ڈراس سپیشل میرین میں خوش آمدید کہتا ہے"۔ روشنی سے بنی ہوئی اس شخصیت نے پرائم منسٹر کے سامنے سر جھکاتے ہوئے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تھینک یو"...... پرائم منسٹر نے بارعب انداز میں کہا۔

"ہیڈ کوارٹر چلو"...... ادھیڑ عمر شخص نے اپنے ہمشکل نیلے سائے کی جانب دیکھتے ہوئے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا جو اسرائیلی ایجنسی کاپر ہیڈ کا سربراہ تھا۔

"یس چیف"...... نیلے سائے نے کہا۔ اسی لمحے اچانک کمرے کو ایک خفیف سا جھٹکا لگا اور کمرہ کسی آبدوز کی طرح پانی میں تیرنا شروع ہو گیا۔ کمرے کی حرکت کھڑکیوں سے واضح ہو رہی تھی۔ کچھ ہی دیر میں کھڑکیوں سے رنگین مچھلیاں غائب ہو گئیں اور باہر نیلے رنگ کا سمندری پانی دکھائی دینا شروع ہو گیا جس میں یہ سپیشل آبدوز تیزی سے آگے بڑھتی چلی جا رہی تھی۔ دس منٹ تک یہ سپیشل آبدوز اسی طرح تیزی سے آگے بڑھتی رہی پھر اس نے سمندر کی گہرائی میں اترنا شروع کر دیا۔ آبدوز سمندری تہہ میں موجود چھوٹے چھوٹے ٹیلوں اور آبی پودوں کے درمیان سے گزرتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ آبی ٹیلوں کے گرد سے گزرتی ہوئی یہ آبدوز سمندر کے نیچے موجود ایک بڑے پہاڑی ٹیلے کی طرف بڑھنے لگی۔

جیسے ہی آبدوز اس ٹیلے کے نزدیک پہنچی اسی لمحے ٹیلے کی چوٹی سے نیلے رنگ کی تیز روشنی نکل کر آبدوز پر پڑی اور آبدوز تیز نیلی روشنی سے بھرتی چلی گئی۔ تیز روشنی کی وجہ سے پرائم منسٹر کی آنکھیں چندھیا کر رہ گئیں۔ اس نے فوراً اپنی دونوں آنکھوں پر ہاتھ رکھ لئے تھے۔

کچھ دیر بعد جب نیلی روشنی ختم ہوئی تو پرائم منسٹر نے آنکھوں سے ہاتھ ہٹا لئے۔ آبدوز میں یکلخت تاریکی چھا گئی تھی۔ نہ باہر سے نیلی روشنی دکھائی دے رہی تھی اور نہ ہی وہاں کرنل ڈراس کا نیلا سایہ دکھائی دے رہا تھا اس کے علاوہ آبدوز میں جو لائٹس آن تھیں وہ بھی بجھ گئی تھیں۔ کچھ دیر تک آبدوز اسی طرح تاریکی میں سفر کرتی رہی پھر اچانک کمرے میں پہلے جیسی روشنی بھر گئی اور آبدوز ایک ہلکے سے جھٹکے سے رک گئی۔ جیسے ہی آبدوز رکی اسی لمحے سرر کی آواز کے ساتھ اس کا دروازہ کھل گیا اور دوسری طرف ایک اور راہداری دکھائی دینے لگی۔

"آئیں جناب۔ ہم ماسٹر اسٹیشن پر پہنچ چکے ہیں"...... کرنل ڈراس نے پرائم منسٹر سے مخاطب ہو کر کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کی بات سن کر پرائم منسٹر بھی اٹھ کھڑا ہوا اور پھر وہ دونوں دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ دروازے کی دوسری طرف ایک ویسی ہی راہداری تھی جس سے وہ پہلے گزر کر آئے تھے۔ یہ راہداری بھی چمکدار میٹل سے بنی ہوئی تھی۔ راہداری میں جگہ جگہ سبز

لباس پہنے مسلح افراد موجود تھے جو راہداری کی دیواروں کے ساتھ انتہائی چوکنے انداز میں کھڑے تھے۔ جیسے ہی پرائم منسٹر اور کرنل ڈراس اس راہداری میں داخل ہوئے ان تمام افراد کے سر ان کے احترام میں خم ہوتے چلے گئے۔

کرنل ڈراس اور پرائم منسٹر ان کی طرف دیکھے بغیر تیز تیز چلتے ہوئے راہداری میں بڑھتے چلے گئے۔ کرنل ڈراس، پرائم منسٹر کو مختلف راستوں سے گزارتا ہوا ایک ہال نما بڑے سے کمرے میں لے آیا جہاں ہر طرف بڑی بڑی اور جدید مشینیں لگی ہوئی تھیں۔ مشینیں آن تھیں جن پر لگے نہ صرف چھوٹے چھوٹے بلب جل بجھ رہے تھے بلکہ ان پر لگے ہوئے بٹنوں اور ڈائلوں پر بھی رنگ برنگی روشنیاں ناچتی دکھائی دے رہی تھی۔

مشینوں پر سفید ایپرن پہنے بے شمار افراد کام کر رہے تھے۔ وہ سب ایک ترتیب میں کھڑے تھے اور مشینوں سے یوں چپکے ہوئے تھے جیسے انہیں سوائے مشینوں پر کام کرتے رہنے کے کسی اور بات کا پتہ ہی نہیں۔ سامنے ایک بڑی مشین تھی جہاں ایک بوڑھا انسان انتہائی انہماکی سے کام کر رہا تھا۔ اس مشین پر ایک بڑے سائز کی سکرین لگی ہوئی تھی۔ سکرین پر سمندر کے اندر ایک پہاڑی علاقے کا منظر دکھائی دے رہا تھا۔ منظر میں ایک بڑی سی پہاڑی بھی دکھائی دے رہی تھی جو کسی آتش فشاں پہاڑی جیسی دکھائی دے رہی تھی۔ پہاڑی کا دہانہ کھلا ہوا تھا اور دہانہ یوں سیاہ ہو رہا تھا جیسے

یہ پہاڑی آگ اگل اگل کر سیاہ ہو گئی ہو۔

کرنل ڈراس، پرائم منسٹر کو لے کر اس بوڑھے کے پاس آ گئے۔ بوڑھے نے ان کے قدموں کی آواز سن کر چونک کر ان کی طرف دیکھا اور پھر پرائم منسٹر کو دیکھ کر وہ فوراً ان کے احترام میں مؤدب ہو گیا اور پھر اس نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں پرائم منسٹر کے احترام میں اپنی گردن جھکا دی۔

”پروفیسر ایڈگر، پرائم منسٹر کو ماسٹر اسٹیشن میں خوش آمدید کہتا ہے۔ یہ میری بہت بڑی عزت افزائی ہے جناب کہ آپ بذات خود یہاں تشریف لائے ہیں“...... بوڑھے نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”میں تمہارے کے ایم میزائل کا تجربہ دیکھنے کے لئے آیا ہوں پروفیسر ایڈگر۔ اس میزائل کے بارے میں تم نے میرے اور جناب صدر کے سامنے بڑے بڑے دعوے کئے تھے۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ وہ کس حد تک درست ہیں اور کیا تم نے واقعی ایسا میزائل تیار کر لیا ہے کہ ایک ہی میزائل سے بڑے سے بڑے شہر کو ایک لمحے میں جلا کر بھسم کیا جا سکتا ہے“...... پرائم منسٹر نے بڑے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

”یس سر۔ آپ بے فکر رہیں۔ میرا تجربہ دیکھ کر آپ خوش ہو جائیں گے“...... پروفیسر ایڈگر نے کہا۔

”دیکھتے ہیں۔ کریں آپ اپنا تجربہ شروع“...... پرائم منسٹر نے

رعونت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ تشریف رکھیں۔ میں ابھی اپنا تجربہ شروع کرتا ہوں"۔ پروفیسر ایڈگر نے کہا تو پرائم منسٹر مشین سے کچھ فاصلے پر رکھی ہوئی ایک آرام دہ کرسی پر بیٹھ گئے۔ کرنل ڈراس اس کے سائیڈ میں احتراماً کھڑا ہوگیا۔ پرائم منسٹر کے بیٹھتے ہی پروفیسر ایڈگر نے مشین کو کنٹرول کرنا شروع کر دیا۔ اس نے مشین کا ایک ڈائل گھمایا تو سکرین پر نظر آنے والے پہاڑی کلوز ہوگئی۔ پروفیسر ایڈگر نے مشین کے چند بٹن پریس کئے تو مشین سے اچانک زوں زوں کی آواز نکلنی شروع ہوگئی۔

چند لمحے وہ مشین پر کام کرتا رہا پھر اس نے مشین کے دو سرخ بٹن پریس کئے تو اچانک آتش فشاں پہاڑی سے سفید رنگ کا ایک میزائل نکلتا دکھائی دیا۔ میزائل زیادہ سے زیادہ تین فٹ لمبا تھا اور اس کی موٹائی بھی زیادہ نہیں تھی۔ یہ میزائل عام طور پر گن شپ ہیلی کاپٹروں اور جنگی طیاروں میں نصب ہونے والے میزائلوں جیسا تھا۔ اس میزائل پر کسی قسم کا کوئی نشان یا نام موجود نہیں تھا۔ میزائل کے نیچے سے آگ کا الاؤ نکلتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ سمندر میں موجود اس پہاڑی سے نکلنے والا میزائل تیزی سے اوپر اٹھ رہا تھا۔ پروفیسر ایڈگر نے مشین کا ایک بٹن پریس کیا تو اسی لمحے سکرین پر منظر بدل گیا۔ سکرین پر نظر آنے والا نوکیلا اور پتلا میزائل آگ اگلتا ہوا تیزی سے کسی راکٹ کی طرح آسمان پر پرواز کرتا چلا گیا۔

ان سب کی نظریں میزائل پر جمی ہوئی تھیں۔ میزائل برق رفتاری سے بلند ہوتا جا رہا تھا۔ پروفیسر ایڈگر کا ہاتھ مشین پر لگے ہوئے ایک لیور پر تھا۔ سکرین کی سائیڈ پر نمبر چل رہے تھے جو میزائل کی رفتار اور اس کی بلندی کے بارے میں تھے۔

"میزائل دو ہزار میٹر کی بلندی پر پہنچ چکا ہے جناب۔ اب میں اسے ٹارگٹ کی طرف روانہ کر رہا ہوں"...... پروفیسر ایڈگر نے کہا اور اس نے آہستہ آہستہ لیور کو حرکت دینا شروع کر دی۔ لیور کو حرکت دیتے ہی دو ہزار میٹر کی بلندی پر موجود میزائل ایک طرف مڑتا چلا گیا۔ جیسے ہی میزائل مخصوص سمت میں مڑا پروفیسر ایڈگر نے دوسرے ہاتھ سے لیور کے ساتھ لگے ہوئے ایک سرخ رنگ کے بٹن پر زور سے ہتھیلی مار دی۔ سکرین پر نظر آنے والے میزائل کے نیچے آگ کا پریشر بڑھا اور میزائل بجلی سے ہزار گنا تیز رفتاری سے اس سمت اُڑتا چلا گیا جس سمت پروفیسر ایڈگر نے اسے گھمایا تھا۔

میزائل کی رفتار بڑھتے ہی پروفیسر ایڈگر نے مشین کے چند بٹن پریس کئے تو سکرین دو حصوں میں تبدیل ہوگئی۔ سکرین پر ایک چھوٹی ونڈو سی بن گئی تھی جس میں میزائل برق رفتاری سے اُڑتا دکھائی دے رہا تھا جبکہ سکرین کے بڑے حصے پر ایک ریگستان کا منظر دکھائی دے رہا تھا جہاں بے شمار خیمے لگے ہوئے تھے۔ ان خیموں کے گرد بے شمار بدو گھومتے پھرتے دکھائی دے رہے تھے۔ وہاں ان بدوؤں کے اونٹ اور دوسرے مویشی بھی دکھائی دے

رہے تھے اور بدو جو سامان اونٹوں پر لاد کر لائے تھے ان کے ڈھیر بھی وہاں لگے ہوئے تھے۔ خیموں کی تعداد سو سے زائد تھی جبکہ وہاں موجود بدو جن میں عورتیں، بچے، بوڑھے اور جوانوں سمیت تین سو کے لگ بھگ تھے۔ ان بدوؤں نے صحرا کے جس حصے میں پڑاؤ ڈال رکھا تھا وہ ریگستان کا ایک نخلستان تھا جہاں ایک چھوٹی سی جھیل اور درختوں کی کثرت دکھائی دے رہی تھی جن میں مختلف اقسام کے پھلوں کے ساتھ کھجوروں کے درخت بھی دکھائی دے رہے تھے۔ ان بدوؤں کے چہروں پر بے حد طمانیت اور مسرت کے تاثرات تھے جیسے وہ طویل سفر کے بعد اس نخلستان میں پہنچے ہوں اور انہیں وہاں آرام کرنے کے ساتھ ساتھ کھانے کا سامان اور پینے کے لئے وافر پانی میسر آ گیا ہو۔

''یہ تو کوئی صحرائی قافلہ معلوم ہوتا ہے''...... پرائم منسٹر نے ساتھ کھڑے کرنل ڈراس سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس سر۔ ہم نے میزائل کا تجربہ کسی ملک یا کسی ویران جگہ کی بجائے صحرائے اعظم میں کرنے کا پروگرام بنایا تھا جہاں پر بہت سے افراد بھی ہوں۔ اتفاق سے ہمیں اس نخلستان میں موجود یہ قافلہ دکھائی دے گیا تھا۔ یہاں انسان بھی ہیں اور ان کے مال مویشی بھی۔ اس کے علاوہ نخلستان میں درختوں اور پودوں کی بہتات بھی ہے اور یہاں پانی کی ایک بڑی جھیل بھی موجود ہے۔ ایم کے میزائل کا تجربہ میں کسی ایسی جگہ کرنا چاہتا تھا جہاں یہ سب کچھ

موجود ہو۔ میں نے ایم کے میزائل کو جو دوسرے میزائلوں سے انتہائی چھوٹا ہے اور اس میں وار ہیڈ بھی بے حد کم ہے انتہائی پاور فل بنایا ہے جس کا اندازہ آپ کو اپنی آنکھوں سے ان انسانوں کو بھیانک موت مرتے اور ہر طرح کی املاک کو جل کر راکھ ہوتے دیکھ کر ہو جائے گا''...... کرنل ڈراس کی جگہ پروفیسر ایڈگر نے جواب دیتے ہوئے کہا جس کی نظریں تو سکرین پر تھیں لیکن اس کا سارا دھیان پرائم منسٹر کی جانب تھا۔

''کیا اس چھوٹے سے میزائل سے یہ سارا نخلستان ختم ہو جائے گا''...... پرائم منسٹر نے چونک کر پوچھا۔

''یس سر۔ یہاں سوائے راکھ کے کچھ باقی نہیں رہے گا''۔ پروفیسر ایڈگر نے جواب دیا۔

''دیکھ لو پروفیسر ایڈگر تم نے کہا تھا کہ اس میزائل کو دنیا کی کوئی آنکھ نہیں دیکھ سکتی۔ نہ اسے راڈار سے چیک کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی اسے سیٹلائٹ سے دیکھا جا سکتا ہے۔ تم تجربے میں ہی بے شمار انسانی زندگیاں داؤ پر لگانے جا رہے ہو۔ ایسا نہ ہو کہ کسی سیٹلائٹ سے صحرائے اعظم میں ہونے والے اس تجربے کو کوئی دیکھ لے۔ ایسا ہوا تو پوری دنیا ہمارے خلاف اٹھ کھڑی ہو جائے گی اور خاص طور پر اقوام متحدہ میں ہمیں انسانی حقوق کی خلاف ورزی کرنے پر جس ذلت کا سامنا کرنا پڑے گا اس سے حکومت کی ساکھ کو بے حد نقصان پہنچے گا''...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں جناب۔ اس میزائل کو انسانی آنکھ تو دیکھ سکتی ہے لیکن کوئی آلہ اور کوئی کیمرہ اس میزائل کو کسی بھی صورت میں چیک نہیں کر سکتا۔ اس وقت سکرین پر بھی آپ کو میزائل ایک مخصوص کیمرے کی وجہ سے دکھائی دے رہا ہے جو میزائل کے ساتھ ہی منسلک ہے ورنہ سکرین پر بھی آپ کو یہ میزائل دکھائی نہ دیتا۔ یہ میزائل چونکہ انتہائی بلندی پر جا کر اپنے ٹارگٹ کو ہٹ کرتا ہے اس لئے اسے انسانی آنکھ سے بھی دیکھنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ میں نے اس میزائل کو ایسے خاص میٹریل سے بنایا ہے کہ اگر اسے سپیشل ٹیلی سکوپس سے بھی دیکھنے کی کوشش کی جائے تو بھی یہ فضا میں کہیں دکھائی نہیں دے گا"...... پروفیسر ایڈگر نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"گڈ شو۔ اس کا مطلب ہے ہم ان میزائلوں کو سیکرٹ میزائلوں کا نام بھی دے سکتے ہیں اور ان سیکرٹ میزائلوں سے ہم پوری دنیا کو اپنے کنٹرول میں کر سکتے ہیں"...... پرائم منسٹر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ان میزائلوں کی وجہ سے ساری دنیا ہمارے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو جائے گی۔ بس آپ کو یہ تجربہ دکھانے کے بعد میں لیبارٹری میں ایم کے میزائل بڑے پیمانے پر تیار کرنے کے آرڈرز دے دوں گا۔ لیبارٹری میں خام مال اور وہ تمام مشینیں پہنچا دی گئی ہیں جن سے ہم کثیر تعداد میں اور بہت جلد ایم کے میزائل

تیار کر لیں گے اور پھر ان میزائلوں کو لانچنگ سپاٹس پر پہنچانے اور اس کے بعد ایک بٹن پریس کرنے کی دیر ہے اور پھر پوری دنیا کے مسلم ممالک صفحۂ ہستی سے غائب ہو جائیں گے"...... پروفیسر ایڈگر نے جواباً مسرت اور بڑے جوش بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"گڈ شو۔ رئیلی گڈ شو۔ مجھے اور اسرائیلی قوم کو آپ جیسے سائنس دان پر فخر ہے پروفیسر ایڈگر۔ آپ نے ایم کے میزائل بنا کر اسرائیل کو حقیقت میں سائنس کی اس نہج پر پہنچا دیا ہے جس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ آپ اسرائیل کے ہیرو ہیں۔ بہت بڑے ہیرو"...... پرائم منسٹر نے کہا اور پرائم منسٹر سے اپنی تعریف سن کر پروفیسر ایڈگر کا چہرہ مسرت سے سرخ ہوتا چلا گیا۔

"یس سر۔ بس میرے لئے یہ بات انتہائی تکلیف دہ ہے کہ ایم کے میزائلوں کا اصل فارمولا پاکیشیا پہنچ گیا ہے۔ اگر پاکیشیا نے ان میزائلوں کو بنانا شروع کر دیا تو پھر اسرائیل کے ساتھ ساتھ پاکیشیا بھی ان میزائلوں کو استعمال کرنا شروع کر دے گا اور اگر اس نے ایم کے میزائل آران اور اسرائیل دشمن ممالک کو دے دیئے تو وہ اسرائیل کو نشانہ بنانے میں ایک لمحے کی بھی دیر نہیں لگائیں گے۔ کاش کسی طرح سے پاکیشیا سے میرا فارمولا واپس لایا جا سکتا"...... پروفیسر ایڈگر نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ فکر نہ کریں۔ ہم پاکیشیا کو ایسا موقع نہیں دیں گے کہ وہ ہماری برابری کر سکے اور ہمارے فارمولے کا فائدہ اٹھا کر ایم کے

میزائل تیار کر سکیں۔ آپ میزائل تیار کریں۔ جیسا تجربہ آپ صحرائے اعظم میں کر رہے ہیں۔ اصل میزائل تیار ہوتے ہی ہم اپنا پہلا تجربہ پاکیشیا پر ہی کریں گے تاکہ پاکیشیا کو اتنا موقع ہی نہ مل سکے کہ وہ ہمارے فارمولے کا فائدہ اٹھا سکے“...... پرائم منسٹر نے سفاک لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں جناب۔ اگر ہم پاکیشیا پر ایم کے میزائل فائر کر دیں تو دنیا سے پاکیشیا کا وجود ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا“۔ پروفیسر ایڈگر نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے سکرین پر قافلے والے بری طرح سے چونکتے ہوئے دکھائی دیئے۔ وہ اپنے کام چھوڑ کر سر اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھنا شروع ہو گئے تھے۔ ان کے چہروں پر یکلخت موت کا سا خوف طاری ہو گیا تھا۔

”میزائل موت بن کر ان کے سروں پر پہنچ چکا ہے جناب“۔ پروفیسر ایڈگر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میں دیکھ رہا ہوں“...... پرائم منسٹر نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ اسی لمحے نخلستان میں موجود افراد نے پاگلوں کی طرح ادھر ادھر دوڑنا شروع کر دیا لیکن اس طاقتور اور انتہائی تباہ کن میزائل سے بچ کر وہ کہاں جا سکتے تھے۔ اچانک ہی سکرین پر ایک جھماکا ہوا اور پھر سکرین پر جیسے سرخ روشنی کا سیلاب سا آ گیا۔ ساری سکرین سرخ روشنی سے بھر گئی تھی اور سکرین سے نکلنے والی سرخ روشنی نے کمرے کا ماحول بھی سرخ کر دیا تھا۔ پروفیسر ایڈگر، پرائم منسٹر اور کاپر ہیڈ

کے چیف کرنل ڈراس سمیت وہاں موجود تمام افراد بھی اس روشنی سے سرخ ہو گئے تھے۔ کچھ دیر تک سکرین سے سرخ روشنی نکلتی رہی پھر آہستہ آہستہ سرخ روشنی ختم ہونا شروع ہو گئی۔ تقریباً بیس منٹ بعد جب روشنی مکمل طور پر ختم ہوئی تو سکرین پر اسی نخلستان کا منظر دکھائی دے رہا تھا لیکن اب منظر بدلا ہوا تھا۔ پہلے منظر میں نخلستان بے حد خوبصورت اور سرسبز دکھائی دے رہا تھا اور وہاں بدوؤں کی بڑی تعداد دکھائی دے رہی تھی لیکن اب وہاں ہر طرف راکھ ہی راکھ اڑتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ منظر میں نخلستان میں موجود نہ انسان دکھائی دے رہے تھے نہ پیڑ پودے اور نہ وہ جھیل جو پانی سے بھری ہوئی تھی۔ جھیل کا وہاں نشان ضرور تھا لیکن اس میں پانی نام کی کوئی چیز نہیں تھی۔ پیڑ پودوں سمیت وہاں موجود ساری انسانی زندگی ایک لمحے میں جل کر راکھ ہو گئی تھی۔ تیز ہوا کی وجہ سے ہر طرف راکھ اُڑتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی جس میں نخلستان کے ساتھ انسانی راکھ بھی شامل تھی۔ نخلستان کی جگہ صحرا میں اب ایک بڑا سا دائرہ بنا ہوا دکھائی دے رہا تھا جو راکھ سے بھرا ہوا تھا۔

”ویل ڈن پروفیسر ایڈگر۔ ویل ڈن۔ یہ تو سارا نخلستان ہی راکھ بن گیا ہے۔ میزائل نے ایک لمحے میں تمام انسانوں کے ساتھ نخلستان کے ایک ایک حصے کو جلا کر راکھ بنا دیا ہے۔ اتنی جلد اور اس قدر خوفناک تباہی تو ایٹم بموں سے بھی نہیں پھیلتی جتنی ایم کے میزائل نے اس نخلستان میں ہر چیز کو راکھ بنا کر پھیلائی ہے۔ ویل

ڈن۔ ویل ڈن“...... پرائم منسٹر نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے سکرین پر نظر آنے والی راکھ دیکھ کر انتہائی مسرت بھرے انداز میں اور بے اختیار تالیاں بجاتے ہوئے کہا۔ انہیں تالیاں بجاتے دیکھ کر کرنل ڈراس اور وہاں موجود دوسرے افراد بھی جو سکرین پر یہ ہولناک مناظر دیکھ رہے تھے، پروفیسر ایڈگر کی کاوش کی تعریف میں زور زور سے تالیاں بجانے لگے اور ان سب کو اپنی تعریف میں تالیاں بجاتے دیکھ کر پروفیسر ایڈگر کا چہرہ فرطِ مسرت سے کھلتا چلا گیا۔ اس کی سفاکی اور درندہ صفتی کو تعریفی الفاظوں سے نوازا جا رہا تھا جیسے پروفیسر ایڈگر نے ایک لمحے میں تین سو سے زائد افراد کو ایک ساتھ جلا کر بھسم کر کے دنیا کا عظیم ترین کارنامہ سرانجام دیا ہو اور یہ سب دیکھ کر پروفیسر ایڈگر کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ دیوانہ وار رقص کرنا شروع کر دے۔ اس کی خوشی دیدنی تھی۔

جولیا اپنے فلیٹ کے سٹنگ روم میں بیٹھی اخبار پڑھ رہی تھی کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

فون کی گھنٹی کی آواز سن کر جولیا نے اخبار سمیٹ کر ایک طرف رکھا اور پھر وہ اٹھ کر سٹنگ روم سے نکل کا ملحقہ روم کی جانب بڑھتی چلی گئی جہاں پڑے فون کی گھنٹی بج رہی تھی۔

”یس“...... جولیا نے آگے بڑھ کر میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

”ایکسٹو“...... دوسری طرف سے ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

”یس چیف۔ جولیا بول رہی ہوں“...... جولیا نے فوراً مؤدب انداز میں کہا۔

”تمام ممبران کو کال کرو اور انہیں جلد دانش منزل کے میٹنگ روم میں آنے کا کہو اور خود بھی پہنچ جاؤ“...... ایکسٹو نے گمبھیر لہجے

میں کہا۔

"یس چیف۔ کیا کوئی نیا کیس شروع ہوا ہے"...... جولیا نے اپنی عادت کے مطابق پوچھا۔

"تم ممبران کے ساتھ میٹنگ روم میں پہنچو۔ وہیں بتایا جائے گا کہ مشن کیا ہے اور اس مشن کے لئے تمہیں کہاں بھیجا جائے گا"...... ایکسٹو نے کرخت لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ میں ابھی سب کو کال کرتی ہوں۔ ایک گھنٹے تک میں سب کے ساتھ میٹنگ روم میں ہوں گی"...... جولیا نے کہا۔

"عمران کو بھی کال کر لینا۔ میں اسے بھی تم سب کے ساتھ میٹنگ روم میں دیکھنا چاہتا ہوں"...... ایکسٹو نے کہا اور اس سے پہلے کہ جولیا کچھ کہتی ایکسٹو نے رابطہ منقطع کر دیا۔

"ہونہہ۔ ممبران کی حد تک تو ٹھیک ہے۔ یہ عمران۔ اسے میں کیسے کال کروں۔ اسے کال کرو تو وہ نخرے دکھانا شروع کر دیتا ہے"...... جولیا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ چند لمحے سوچتی رہی پھر وہ ٹیبل کے ساتھ رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی اور اس نے کریڈل دبا کر ٹون آنے پر فون کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ صفدر سعید سپیکنگ"...... رابطہ ملتے ہی صفدر کی آواز سنائی دی۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... جولیا نے کہا۔

"اوہ۔ مس جولیا آپ۔ کیسی ہیں آپ۔ کافی دنوں بعد آپ

نے کال کی ہے۔ سب خیریت ہے نا"...... صفدر نے جولیا کی آواز سن کر بڑے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ سب خیریت ہے اور میں ٹھیک ہوں۔ تم کیسے ہو"۔ جولیا نے کہا۔

"اللہ کا لاکھ لاکھ احسان ہے۔ فرمائیں۔ کیسے یاد کیا مجھے"۔ صفدر نے پوچھا۔

"چیف کا حکم ہے کہ تمام ممبران ایک گھنٹے میں دانش منزل کے میٹنگ روم میں پہنچ جائیں۔ انہوں نے کسی مشن کے سلسلے میں ہمیں بریفنگ دینی ہے"...... جولیا نے کہا۔

"اوہ۔ کیا مشن ہے اور کہاں جانا ہے ہمیں"...... صفدر نے چونک کر اسی انداز میں جولیا سے پوچھا جس انداز میں جولیا نے چیف سے پوچھا تھا۔

"چیف نے مجھے ابھی مشن کے بارے میں کچھ نہیں بتایا ہے انہوں نے کہا ہے کہ وہ میٹنگ روم میں ہمیں ایک ساتھ مشن کے سلسلے میں بریف کریں گے"...... جولیا نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں پہنچ جاؤں گا"...... صفدر نے کہا۔

"تم کیپٹن شکیل اور تنویر کو بھی کال کر کے انہیں چیف کا پیغام پہنچا دو۔ صدیقی کو میں خود کال کر لوں گی وہ اپنے ساتھ اپنے باقی ساتھیوں کو بھی لیتا آئے گا"...... جولیا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں کیپٹن شکیل اور تنویر سے کہہ دیتا ہوں"۔ صفدر

نے کہا اور پھر جولیا نے اللہ حافظ کہہ کر رابطہ ختم کر دیا اور صدیقی کو کال کرنے میں مصروف ہو گئی۔ رابطہ ملنے پر اس نے صدیقی کو چیف کا پیغام دیا اور اسے اپنے ساتھیوں سمیت دانش منزل کے میٹنگ روم میں پہنچنے کی ہدایات دیں اور پھر اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

”اب عمران رہ گیا ہے۔ اسے میں کیا پیغام دوں۔ کیا وہ میری بات سنے گا“...... جولیا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ چند لمحے وہ سوچتی رہی پھر اس نے رسیور اٹھایا اور عمران کے فلیٹ کے نمبر پریس کرنے لگی۔

”السلام علیکم۔ صبح صبح کس کی انگلیوں میں خارش ہوئی ہے جناب۔ آپ جو کوئی بھی ہیں آپ کو میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ سلیمان ان دنوں اپنے آبائی گاؤں سردار پور گیا ہوا ہے۔ اس کے سال دو سال تک واپس آنے کے کوئی چانس نہیں ہیں۔ اگر آپ نے اس سے قرض وصول کرنا ہے تو اس کے لئے آپ کو لمبا انتظار کرنا ہو گا اور اگر آپ عمران سے بات کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے بھی میں معذرت چاہتا ہوں۔ عمران اس وقت کوہ قاف کی پریوں کے جھرمٹ میں ان کے رنگین پروں کے نیچے محو خواب ہے۔ اس سے بات کرنے کے لئے آپ کو براہ راست کوہ قاف رابطہ کرنا پڑے گا اور اگر شاہ جنات نے اجازت دے دی تو آپ کی اس سے بات ہو جائے گی ورنہ آپ کو عمران کے کوہ قاف سے

واپس آنے کا انتظار کرنا پڑے گا جس کا میں آپ کو کوئی ٹائم فریم نہیں دے سکتا“...... رابطہ ملتے ہی عمران کی میرٹھ کی قینچی کی طرح چلتی ہوئی آواز سنائی دینے لگی جو نان سٹاپ بولنا شروع ہو گیا تھا۔ اس کے آواز سے لگ رہا تھا۔ جیسے وہ نیند کے عالم میں بول رہا ہو۔

”جولیا بول رہی ہوں نانسنس“...... جولیا نے عمران کی احمقانہ باتیں سن کر بڑے غصیلے لہجے میں کہا۔

”نانسنس جولیا۔ سوری۔ یہاں کوئی نانسنس جولیا نہیں رہتی ہے۔ اگر یہ کسی چڑیل یا بھتنی کا نام ہے تو پھر آپ کو اس کے لئے چڑیلوں اور بھوتوں کی دنیا کا نمبر ملانا پڑے گا۔ یہ نمبر آپ کو بھوت بنگلے کے انچارج ایکسٹو سے مل جائے گا“......عمران نے اسی انداز میں کہا اور ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے رسیور رکھنے کی آواز سن کر جولیا نے بے اختیار جبڑے بھینچ لئے۔

”ہونہہ۔ اس احمق کو سوائے احمقانہ باتیں کرنے کے اور آتا ہی کیا ہے“...... جولیا نے غرا کر کہا۔ رسیور بدستور اس کے کان سے لگا ہوا تھا اس نے ری ڈائل کا بٹن پریس کرنے کی بجائے ایک بار پھر عمران کے فلیٹ کے نمبر ملانے شروع کر دیئے۔

”یس۔ ڈائریکٹر جنرل آف سنٹرل انٹیلی جنس سر عبدالرحمٰن سپیکنگ“۔ اس بار رابطہ ملتے ہی سر عبدالرحمٰن کی بارعب آواز سنائی دی اور سر عبدالرحمٰن کی آواز سن کر جولیا بوکھلا گئی۔ اس نے سر

عبدالرحمٰن کی بات کا جواب دینے کی بجائے رسیور فوراً کریڈل پر رکھ دیا۔

"کیا مطلب۔ میں نے تو عمران کے فلیٹ کے نمبر ملائے تھے پھر میرا سر عبدالرحمٰن سے رابطہ کیسے ہو گیا"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ چند لمحے فون کی طرف دیکھتی رہی پھر اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور احتیاط کے ساتھ نمبر پریس کرنے لگی۔ اس بار دوسری طرف سے فوراً رسیور اٹھا لیا گیا۔

"یس۔ ڈاکٹر عقیل سپیشل سیکشن آف مینٹل ہاسپٹل"...... دوسری طرف سے ایک بھرائی ہوئی آواز سنائی دی اور جولیا نے پھر رسیور رکھ دیا۔

"یہ ہو کیا رہا ہے۔ میں نمبر کہیں ملا رہی ہوں اور مل کہیں اور رہا ہے"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اس نے چند لمحے توقف کیا اور پھر اس نے رسیور اٹھایا اور ایک بار پھر عمران کے نمبر ملانے میں مصروف ہو گئی۔ چند لمحے دوسری طرف گھنٹی بجتی رہی پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"یس شمیم بیگم زوجہ قدوس خان آفریدی بول رہی ہوں۔ اگر آپ کو میرے بیوٹی پارلر میں ہیئر کٹنگ کرانی ہے یا اپنی بیوٹی کے لئے بیوٹی فل ٹپس حاصل کرنی ہیں تو براہ کرم آپ میرے سابقہ شوہر چاچا تمیز الدین سے رابطہ کریں۔ ان کی نئی نویلی دلہن آپ کو ایسے ایسے ٹپس بتائے گی جنہیں سن کر آپ کے چودہ طبق روشن ہو

جائیں گے اور اگر نہ ہوئے تو آپ براہ راست میرے پاس پہنچ جائیں میں آپ کے چودہ تو کیا سارے طبق روشن کر دوں گی"۔

رابطہ ہوتے ہی ایک خاتون کی مسلسل بولتی ہوئی آواز سنائی دی تو جولیا کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ بولنے والی کوئی عورت نہیں عمران ہی ہے جو اس سے مسلسل آوازیں بدل بدل کر باتیں کر رہا تھا۔ اس نے جتنی بار بھی نمبر ملائے تھے ہر بار کوئی دوسرا ہی بولتا تھا لیکن عورت کی آواز میں عمران نے جو باتیں کی تھیں یہ سوائے عمران کے احمقانہ دماغ کی اختراع کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔

"یہ کیا مذاق ہے عمران"...... جولیا نے غرا کر کہا۔

"عمران۔ کون عمران۔ اوہ شاید آپ عمران سبزی والے کی بات کر رہی ہیں۔ معاف کیجئے گا آج سبزی والا نہیں آیا ہے۔ آپ کو آج باہر جا کر ہی اپنے اور محلے داروں کے لئے سبزی خریدنی پڑے گی۔ اگر آپ کے پاس ٹائم ہو تو کسی سبزی والے سے میرے لئے بھی دو کلو ٹینڈے، آدھا کلو بینگن اور ڈیڑھ پاؤ آلو لیتے آیئے گا اور ہاں اس سے جھونگے کے طور پر سبز دھنیا اور سبز مرچیں لانا نہ بھولنا"...... عورت نے کہا تو جولیا نے اس بار بڑے بھنائے ہوئے انداز میں خود ہی رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"ہونہہ۔ مجھے اسے لینے کے لئے اس کے فلیٹ پر ہی جانا پڑے گا ورنہ وہ آسانی سے قابو نہیں آئے گا"...... جولیا نے منہ

بناتے ہوئے کہا۔ چند لمحے وہ سوچتی رہی اور پھر وہ اٹھ کر ڈریسنگ روم کی جانب بڑھ گئی۔ کچھ ہی دیر میں وہ تیار ہو کر فلیٹ سے نکل کر اپنی کار میں سوار ہو کر عمران کے فلیٹ کی جانب اُڑی جا رہی تھی۔ جولیا نے کار عمران کے فلیٹ کے باہر سڑک کے کنارے پر روکی اور پھر کار سے نکل کر تیز تیز چلتی ہوئی اس بلڈنگ کی جانب بڑھتی چلی گئی جہاں عمران رہتا تھا۔

سیڑھیاں چڑھ کر جولیا عمران کے فلیٹ کے دروازے پر پہنچی اور پھر اس نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ اندر تیز گھنٹی بج اٹھی۔ جولیا نے بٹن مسلسل دبا رکھا تھا جیسے اس نے ارادہ کر لیا ہو کہ وہ اس وقت تک بٹن سے انگلی نہیں ہٹائے گی جب تک عمران دروازہ نہیں کھول دیتا۔

"ارے ارے۔ خدا کی پناہ۔ کون ہے باہر جس کی انگلی کال بیل کے بٹن سے چپک گئی ہیں۔ بس کرو۔ خدا کے لئے بس کرو۔ چنگھاڑتی ہوئی گھنٹی کی آواز سن کر میرے کانوں کے پردے پھٹنا شروع ہو گئے ہیں"...... اندر سے عمران کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی لیکن جولیا نے بٹن سے انگلی نہ ہٹائی۔

"ارے ارے۔ جل جائے گی۔ گھنٹی جل جائے گی۔ اگر یہ اسی طرح سے بجتی رہی تو گھنٹی کے ساتھ سارے فلیٹ میں آگ لگ جائے گی اور اس آگ میں، میں بھی جل کر راکھ بن جاؤں گا۔ میں آ رہا ہوں۔ آ رہا ہوں"...... عمران کی بھنائی ہوئی آواز سنائی

دی اور جولیا کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔ اسی لمحے اسے تیز تیز قدموں کی آواز سنائی دی اور پھر کٹاک پٹاک کی آوازوں کے ساتھ لاک اور دروازہ کھلتا چلا گیا۔ عمران نے بڑے غصیلے انداز میں دروازہ کھولا تھا جیسے وہ دروازہ کھولتے ہی کال بیل بجانے والے کے منہ پر زور دار گھونسہ رسید کر دے گا۔ اس نے گھونسہ مارنے کے لئے پوز بنا لیا تھا لیکن جیسے ہی اس کی نظر دروازے پر کھڑی جولیا پر پڑی اس نے فوراً ہاتھ نیچے کر لیا۔ اس نے دانت نکالے اور پھر سنجیدہ ہو گیا اور پھر اس نے ایک بار پھر دانت نکوس دیئے۔

"اررر۔ جج جج۔ جولیا ڈاررر۔ مم مم۔ میرا مطلب ہے جولیا تم"...... عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ جولیا کو ڈارلنگ کہتے کہتے رک گیا تھا۔ اس کے چہرے کے زاویئے عجیب و غریب انداز میں بدل رہے تھے جیسے اسے سمجھ نہ آ رہا ہو کہ وہ جولیا سے کیا کہے اور کیا نہ کہے۔ وہ اس وقت سلیپنگ گاؤن میں تھا۔

"یہ کیا حرکت ہے"...... جولیا نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"حح حح۔ حرکت۔ کون سی حرکت۔ میں نے کیا کیا ہے"۔ عمران نے اسی طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہٹو پیچھے مجھے اندر آنے دو"...... جولیا نے منہ بنا کر کہا تو عمران فوراً پیچھے ہٹ گیا اور جولیا تیز تیز چلتی ہوئی اندر آ گئی۔

عمران نے پریشانی کے عالم میں دروازے سے سر نکال کر دائیں بائیں دیکھا پھر وہاں کسی کو نہ پا کر اس نے اطمینان کا سانس لیا اور دروازہ بند کر دیا اور جولیا کے پیچھے چل پڑا۔ اس نے اپنا سلیپنگ گاؤن دونوں ہاتھوں سے یوں پکڑ لیا تھا جیسے اسے خدشہ ہو کہ اس کا گاؤن کھل نہ جائے۔

جولیا سٹنگ روم میں آ کر رک گئی اور مڑ کر عمران کی طرف دیکھنے لگی۔ اسے اپنی طرف مڑتے دیکھ کر عمران وہیں ٹھٹھک گیا اور ایک بار پھر دانت نکوسنے لگا۔

”تو فون پر تم آواز بدل بدل کر مجھے احمق بنانے کی کوشش کر رہے تھے۔ کیوں“...... جولیا نے سے تیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”آواز بدل بدل کر۔ فون پر۔ کون سی آواز ڈاررر۔ مم مم۔ میرا مطلب ہے کون سی آواز۔ کون سا فون“...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

”مجھے احمق مت بناؤ عمران۔ میں جانتی ہوں۔ میں نے جتنی بار بھی تمہیں فون کیا تھا تم نے اتنی بار ہی مجھ سے آواز بدل کر بات کی تھی اور میں احمقوں کی طرح بار بار تمہارا نمبر ملاتی رہ گئی تھی۔ تم کیا سمجھتے ہو میں تمہاری ان حرکتوں سے واقف نہیں ہوں“...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”لل لل۔ لیکن یہاں تو تمہارا کوئی فون نہیں آیا تھا۔ ڈاررر۔

ارے ہپ۔ نجانے مجھے کیا ہو گیا ہے میرے منہ سے بار بار ڈاررر کا لفظ نکل رہا ہے۔ وہ اصل میں ابھی میں سویا ہوا تھا اور میرے خواب میں ایک ڈریکولا صاحب آ گئے تھے میں انہیں بار بار ڈر کے مارے ڈاررر صاحب کہہ رہا تھا۔ جاگنے کے بعد بھی اب تک زبان لڑکھڑا رہی ہے“...... عمران نے بات بناتے ہوئے کہا۔

”فضول باتیں مت کرو اور چلو تیار ہو جاؤ جا کر“...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

”تت تت۔ تیار۔ کیا تم مجھے کہیں لے جانا چاہتی ہو“۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

”ہاں“...... جولیا نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

”لل لل۔ لیکن میری جیب میں پیسے نہیں ہیں“...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

”پیسے۔ کیا مطلب۔ میں نے تم سے پیسے کب مانگے ہیں“۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”وہ میرا مطلب ہے کہ وہ۔ وہ“...... عمران نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

”کیا وہ وہ۔ صاف صاف کہو کیا کہنا چاہتے ہو“...... جولیا نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے پوچھا۔

”تم مجھ سے وہ کرنا چاہتی ہو نا اور مجھے کسی میرج کورٹ لے جانے کے لئے آئی ہو۔ لیکن میرج پیسوں سے ہوتی ہے اور

میرے پاس ایک چھوٹی کوڑی بھی نہیں ہے اس لئے میں تمہارے ساتھ اگر کسی میرج کورٹ چلا بھی جاؤں تو وہاں جا کر ہم دوسروں کی ہی میرج ہوتے دیکھ سکیں گے اپنی نہیں"...... عمران نے کہا اور جولیا ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔

"فضول باتیں چھوڑو اور میرے ساتھ چلو۔ میں تمہیں کسی میرج کورٹ میں نہیں لے جا رہی"...... جولیا نے سر جھٹک کر کہا۔

"تو کیا کسی اچھے سے ریسٹورنٹ میں مجھے ناشتہ کرانے کے لئے لے جا رہی ہو"...... عمران نے خوش ہو کر کہا۔

"نہیں"...... جولیا نے اسی انداز میں کہا۔

"اوہ۔ تو پھر تم مجھے کہاں لے جانے کے لئے آئی ہو۔ ڈاررر"...... عمران نے اس بار ڈرے ڈرے لہجے میں کہا اور جولیا غرا کر رہ گئی۔ عمران جان بوجھ کر ڈاررر کے لفظ استعمال کر رہا تھا۔

"میں تمہیں جہنم میں لے جانے کے لئے آئی ہوں۔ سمجھے تم یا کچھ اور بھی سمجھاؤں"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"جہنم میں تو کافی گرمی ہو گی۔ کہیں اور چلیں"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو جولیا نے بے اختیار اپنے سر پر ہاتھ رکھ لیا۔

"تم نے میرے ساتھ چلنا ہے یا نہیں۔ یہ بتاؤ"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"چچ چچ۔ چلنا ہے۔ کیوں نہیں چلنا۔ مم مم۔ میں نے کب انکار

کیا ہے ڈاررر"...... عمران نے جان بوجھ کر ڈاررر کے لفظ پر اٹکتے ہوئے کہا۔

"تو پھر چلو اور کوئی ڈھنگ کا لباس پہن کر آؤ"...... جولیا نے کہا۔

"اگر ڈھنگ کا لباس نہ ملے تو کیا کوئی بے ڈھنگا لباس پہن کر آ جاؤں۔ بنیان اور نیکر"...... عمران نے کہا۔

"عمران!!!"...... جولیا نے چیخ کر کہا تو عمران یوں بھڑک کر بھاگا جیسے جولیا کی چیختی آواز سن کر وہ ڈر گیا ہو۔ دوسرے لمحے وہ بھاگتا ہوا غڑاپ سے ڈریسنگ روم میں گھس گیا۔

"ہونہہ۔ نجانے یہ احمق کب سدھرے گا"...... جولیا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ کچھ دیر بعد ڈریسنگ روم کا دروازہ کھلا اور عمران جس حلیئے میں کمرے سے باہر آیا اسے دیکھ کر جولیا بے اختیار اپنا سر پیٹ کر رہ گئی۔ عمران نے آف وائٹ اچکن کی شیروانی پہن رکھی تھی اور اس کے پیروں میں تلے والے جوتے تھے۔ یہی نہیں اس نے سر پر باقاعدہ کُلا باندھ رکھا تھا۔ اس کے پہلو میں سرخ رنگ کا انتہائی خوبصورت پٹکا بھی بندھا ہوا تھا اور اس نے منہ پر ریشمی رومال رکھا ہوا تھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے نیا نویلا دولہا بن سنور کر آیا ہو۔

عمران منہ پر رومال رکھے بڑے شرمیلے انداز میں چلتا ہوا جولیا کے پاس آ گیا۔ عمران اس لباس میں واقعی بے حد جچ رہا تھا اور

اس کی وجاہت دیکھ کر جولیا دنگ رہ گئی تھی۔ ایک لمحے کے لئے عمران کو اس حلیئے میں دیکھ کر جولیا مبہوت سی ہو کر رہ گئی لیکن اس نے فوراً ہی خود کو سنبھال لیا۔

"یہ کیا حلیہ بنایا ہے تم نے"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کک کک۔ کیوں۔ اس لباس میں کیا میں اچھا نہیں لگ رہا۔ دولہے ایسے ہی لباس تو پہنتے ہیں اور انہوں نے منہ پر ایسے ہی رومال رکھا ہوتا ہے جیسا میں رکھ رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"عمران پلیز۔ ہمیں چیف نے دانش منزل میں میٹنگ کے لئے بلایا ہے۔ ایسا احمقانہ لباس پہن کر وہاں جاؤ گے تو چیف کے ساتھ ممبر بھی تمہارا مذاق اُڑائیں گے"...... جولیا نے کہا۔

"لو بھلا شادی کے لباس میں دیکھ کر کوئی کسی کا مذاق اُڑاتا ہے کیا۔ اگر چیف نے تمام ممبروں کو میٹنگ کے لئے بلایا ہے تو ہوسکتا ہے کہ اسے ہماری شادی کا خیال آ گیا ہو اور اس نے صفدر کی جگہ خود ہی خطبہ نکاح یاد کر لیا ہو۔

میں تو کہتا ہوں کہ ہمیں اس بات سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ چیف کی وجہ سے تنویر بھی ہماری راہ میں روڑے اٹکانے کی کوشش نہیں کرے گا اور اگر چیف نے ہمارا نکاح پڑھا دیا تو پھر تمہارے ساتھ ساتھ میرے بھی بہت سے خرچ بچ جائیں گے"...... عمران نے بڑے راز دارانہ لہجے میں کہا اور جولیا ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔

"جاؤ اور جا کر ڈھنگ کا لباس پہن کر آؤ۔ اس حلیئے میں تو میں تمہیں دانش منزل نہیں لے جاؤں گی"...... جولیا نے کہا۔

"تو کیا تم مجھ سے سادہ لباس میں شادی کرنا چاہتی ہو"۔ عمران نے پریشان ہو کر کہا۔

"ہاں۔ سادگی نصف ایمان ہے"...... جولیا نے اسی انداز میں کہا۔

"ہاں یہ تو ہے۔ نکاح بھی ایمان کا حصہ ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں سادہ سا لباس پہن کر آ جاتا ہوں پھر دونوں ایک ساتھ چلیں گے"...... عمران نے کہا۔

"پلیز اب کوئی ایسا لباس نہ پہن لینا کہ تمہیں ساتھ لے جانا ہی مشکل ہو جائے"...... جولیا نے کہا۔

"بے فکر رہو۔ میں نیکر اور بنیان پہن کر نہیں آؤں گا"۔ عمران نے مسکرا کر کہا تو جولیا کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔ عمران ایک بار پھر کمرے میں گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ جب لوٹ کر آیا تو جولیا نے یہ دیکھ کر سکون کا سانس لیا کہ عمران واقعی جامے میں تھا۔ اس نے سلیٹی کلر کا تھری پیس سوٹ پہن رکھا تھا جو اس کی جاذبیت میں ہزاروں گنا اضافہ کر رہا تھا۔

"گڈ شو۔ اب انسان لگ رہے ہو"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو کیا میں پہلے جانور لگ رہا تھا"...... عمران نے اسے گھور کر

کہا۔

’’نہیں۔ اب چلو۔ دیر ہو رہی ہے۔ چیف نے ہمیں ایک گھنٹے کے اندر دانش منزل پہنچنے کا کہا تھا‘‘...... جولیا نے کہا۔

’’یہ چیف کو بیٹھے بٹھائے کیا سوجھتی ہے جو یکدم سب کو میٹنگ کی کال دے دیتا ہے۔ نہ اسے خود کو چین ہے اور نہ دوسروں کو چین لینے دیتا ہے‘‘...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

’’چیف ہمیں کسی مشن کی بریفنگ دینا چاہتا ہے‘‘...... جولیا نے جواب دیا۔

’’ہونہہ۔ میں تو کہتا ہوں کہ چیف کو کسی مشن کی بریفنگ دینے کی بجائے ہمارا نکاح کرا دینا چاہئے تاکہ ہم جہاں بھی جائیں ایک ساتھ جائیں اور ہمارے آگے پیچھے کوئی نہ ہو‘‘...... عمران نے ایک بار پھر پٹڑی سے اترتے ہوئے کہا۔

’’فضول باتیں چھوڑو اور چلو اب‘‘...... جولیا نے کہا اور پھر اس نے عمران کا ہاتھ پکڑا اور اسے کھینچتی ہوئی دروازے کی جانب بڑھی۔

’’مم مم۔ میری کار میں فیول نہیں ہے‘‘...... عمران نے اس کے ساتھ چلتے ہوئے منمنا کر کہا۔

’’میں تمہیں اپنی کار میں لے جاؤں گی‘‘...... جولیا نے کہا۔

’’واپسی پر چھوڑ بھی دو گی‘‘...... عمران نے کہا۔

’’ہاں۔ چھوڑ دوں گی‘‘...... جولیا نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

’’اگر راستے میں مجھے بھوک لگی تو کیا تم مجھے ناشتہ کرا دو گی۔ قسم سے جب سے سلیمان گاؤں گیا ہے نہ مجھے ناشتہ ملتا ہے، نہ لنچ اور نہ ڈنر۔ یہاں تک کہ میں ایک کپ چائے کے لئے بھی ترستا رہتا ہوں‘‘...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

’’کیا مطلب۔ کیا ابھی تک تم نے ناشتہ نہیں کیا ہے‘‘...... جولیا نے چونک کر کہا۔

’’نہیں۔ تھوڑی دیر پہلے میں نے چار پراٹھے، تین انڈوں کا آملیٹ، جام کی ایک بوتل، دو چائے کے کپ اور ساتھ میں دو چار سلائس کھائے تھے۔ سمجھ لو کہ میں نے ناشتے کی ریہرسل کی ہے لیکن ابھی میرا ناشتہ باقی ہے اور میں کسی اللہ کے بندے کا انتظار کر رہا تھا کہ کوئی آئے اور مجھے کسی اچھے سے ریسٹورنٹ میں لے جا کر ناشتہ کرائے۔ اب یہ میری قسمت کہ بندے کی بجائے اللہ نے بندی بھیج دی ہے‘‘...... عمران نے کہا تو جولیا نہ چاہتے ہوئے بھی ہنس پڑی۔

’’ناشتہ کرانے کا تو میرے پاس وقت نہیں ہے البتہ واپسی پر میں تمہیں کسی ریسٹورنٹ میں لے جا کر لنچ ضرور کرا دوں گی‘‘۔ جولیا نے کہا اور عمران کے چہرے پر مسرت پھوٹ پڑی جیسے جولیا نے اسے لنچ کرانے کا کہہ کر اس کی سات پشتوں پر احسان کر دیا ہو۔ فلیٹ سے نکل کر وہ باہر آئے اور پھر کچھ ہی دیر میں ان کی کار دانش منزل کی جانب اُڑی جا رہی تھی۔

راستے میں عمران نے جولیا سے کوئی بات نہیں کی تھی۔ دانش منزل پہنچ کر جولیا اپنی کار پورچ میں لے گئی تو وہاں ممبران کی کاریں کھڑی دیکھ کر اس کے چہرے پر سکون آ گیا۔

"سب ممبران پہنچ چکے ہیں"...... جولیا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کار سے نکل کر وہ دونوں ایک ساتھ چلتے ہوئے میٹنگ روم کی طرف بڑھ گئے۔ میٹنگ روم میں سب ممبران موجود تھے۔ جولیا کو عمران کے ساتھ آتے دیکھ کر تنویر کا منہ بن گیا تھا لیکن چونکہ سب وہاں موجود تھے اس لئے اس نے کوئی بات نہیں کی تھی۔

"کلاس سٹینڈ اپ"...... عمران نے میٹنگ روم میں داخل ہوتے ہوئے کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"یہ کیا بات ہوئی۔ استاد اور استانی کا تم میں سے کسی کو کوئی احترام نہیں۔ ہمارے احترام میں کھڑے ہونے کی بجائے تم سب دانت نکال رہے ہو"...... عمران نے قدرے ناراض لہجے میں کہا۔

"آپ کا احترام تو ہمارے دلوں میں ہے۔ اگر یہ احترام ہمارے کھڑے ہونے سے بڑھتا ہے تو ہم کھڑے ہو جاتے ہیں"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ بات بھی تم نے بیٹھے بیٹھے کہی ہے۔ کھڑے ہو کر کہتے تو مجھے پتہ چل جاتا کہ واقعی تمہارے دل میں میرے لئے احترام نام کی کوئی چیز ہے"...... عمران نے منہ بنا کر کہا اور اپنی مخصوص کرسی

پر بیٹھ گیا اور جولیا اپنی نشست پر بیٹھ گئی جہاں اس کے سامنے میز پر ٹرانسمیٹر رکھا ہوا تھا۔

میز پر ٹرانسمیٹر کے ساتھ ایک پروجیکٹر بھی رکھا ہوا تھا اور دائیں دیوار پر ایک سکرین بھی لگی ہوئی تھی۔

"لگتا ہے چیف بریفنگ دینے کے ساتھ ہمیں کچھ دکھانا بھی چاہتا ہے"...... جولیا نے پروجیکٹر اور سکرین دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں تو کہتا ہوں کہ چیف کو اسی طرح ہمارا خیال رکھنا چاہئے۔ بوریت کے اس ماحول میں اگر وہ ہمیں کوئی کامیڈی مووی دکھا دے تو لطف ہی آ جائے"...... عمران نے کہا تو سب کے ہونٹوں پر مسکراہٹیں پھیل گئیں۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اسی لمحے اچانک ٹرانسمیٹر جاگ اٹھا اور اس میں سے ٹوں ٹوں کی مخصوص آواز ابھرنے لگی۔ ٹوں ٹوں کی آواز سنتے ہی وہ سب ٹرانسمیٹر کی جانب متوجہ ہو گئے۔ جولیا نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن پریس کیا تو اس سے ٹوں ٹوں کی آواز نکلنا بند ہو گئی۔

"کیا سب میٹنگ روم میں پہنچ گئے ہیں"...... ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"یس چیف۔ سب موجود ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"سوری چیف۔ میں موجود نہیں ہوں"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا تو وہ سب چونک کر عمران کی جانب دیکھنے لگے۔

"کیا مطلب۔ اگر تم موجود نہیں ہو تو بات کیسے کر رہے ہو"۔

چیف کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

”جولیا مجھے زبردستی اپنے ساتھ لائی ہے۔ میں ابھی سو رہا تھا۔ میری نیند ابھی باقی ہے۔ آپ نے ان سب کو جو بریفنگ دینی ہے دیدیں۔ تب تک میں اپنی نیند پوری کر لیتا ہوں۔ نیند پوری کرنے کے بعد میں جولیا سے تفصیلات پوچھ لوں گا“...... عمران نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

”خاموش رہو“...... ایکسٹو نے سخت لہجے میں کہا۔

”سونے کے بعد میں خاموش ہی ہو جاؤں گا چیف“...... عمران نے ڈرے ڈرے لہجے میں کہا۔

”جولیا“...... ایکسٹو نے عمران کی بات پر دھیان دینے کی بجائے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یس چیف“...... جولیا نے مؤدب لہجے میں کہا۔

”میٹنگ روم کی لائٹس آف کرو اور صفدر تم پروجیکٹر آن کرو۔ میں تم سب کو کچھ دکھانا چاہتا ہوں“...... ایکسٹو نے کہا۔

”ہاں ہاں جلدی کرو۔ چیف آج موڈ میں ہے۔ ہمیں یہاں کارٹون فلم دکھانے کے لئے بلایا گیا ہے“...... عمران نے کہا۔ جولیا اٹھی اور اس نے دیوار کے پاس جا کر سوئچ آف کر دیا۔ سوئچ آف ہوتے ہی کمرے میں اندھیرا ہو گیا۔ اسی دوران صفدر نے اٹھ کر میز پر پڑے ہوئے پروجیکٹر کا ایک بٹن پریس کر دیا تھا اور پروجیکٹر سے روشنی کی ایک دھاری سی نکل کر سامنے دیوار پر موجود

سکرین پر پڑنے لگی۔

سب کی نظریں سکرین پر جم گئیں۔ سکرین پر پہلے تو روشنی دکھائی دیتی رہی پھر اس پر ایک منظر ابھر آیا۔ یہ منظر ایک سائنسی لیبارٹری کا تھا جہاں سفید ایپرن پہنے بہت سے لوگ کام کرتے دکھائی دے رہے تھے۔ لیبارٹری میں جدید اور بڑی بڑی مشینیں بھی لگی ہوئی تھیں۔ منظر میں لیبارٹری کے مختلف حصوں کو دکھایا گیا تھا پھر منظر بدلا اور سکرین پر ایک ایسی لیبارٹری کے مناظر ابھر آئے جہاں جدید ساخت کے میزائل بنائے جا رہے تھے۔ اس منظر میں میزائلوں کے ڈیزائن اور ان کے سائز کے حوالے سے معلومات دکھائی جا رہی تھیں۔ کچھ دیر تک سکرین پر اسی طرح لیبارٹری کے مناظر چلتے رہے پھر اچانک سکرین پر ایک بوڑھے کی تصویر سٹل ہو گئی۔

”ابھی کچھ دیر پہلے جس لیبارٹری کے مناظر آپ سب نے دیکھے ہیں۔ یہ اس لیبارٹری کے ہیں جہاں پاکیشیا اور مسلم ممالک کے خلاف استعمال کرنے کے لئے مسلم کلرز میزائل بنائے جا رہے ہیں۔ یہ لیبارٹری اسرائیل میں موجود ہے۔ مسلم کلرز میزائل کا موجد اسرائیلی سائنس دان پروفیسر ایڈگر ہے جس کی تصویر آپ کے سامنے ہے۔ مجھے اس لیبارٹری اور پروفیسر ایڈگر کے بارے میں یہ کلپس ان آئی میموری کارڈز سے ملے ہیں جو پروفیسر ایڈگر کی مشینی آئی بال میں تھے اور ان آئی میموری کارڈز کو اس کے اسسٹنٹ

نے چوری کر کے ایکریمیا لے جا کر سپیشل آئی ہسپتال میں ایک ڈاکٹر کو فروخت کر دیئے تھے اور اس ڈاکٹر نے یہ آئی میموری کارڈز اس ہسپتال میں آنے والے چار معصوم بچوں کی مشینی آنکھوں کے آئی بالز میں لگا دیئے تھے۔ سابقہ کیس میں اسرائیل کے فارن ایجنٹوں کے ساتھ اسرائیل کی ایک ایجنسی کا پر ہیڈ کا ایک ایجنٹ ڈارک مین سامنے آیا تھا جو ان بچوں کو اغوا کر کے ان کے آئی بالز نکالنا چاہتا تھا لیکن عمران اور آپ سب کی کاوشوں سے وہ اپنے مقصد میں ناکامیاب رہا تھا اور بچوں کے آئی بالز میں موجود آئی میموری کارڈز ہمیں مل گئے تھے۔ میں نے ان آئی میموری کارڈز جنہیں آئی ایم سی کہا جاتا ہے کی جانچ پڑتال کی اور پھر ان آئی ایم سی سے یہ کلپس آپ کو دکھانے کے لئے نکال لئے۔ ان کلپس کو دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ اسرائیل اور ایم کے میزائل کا موجد پروفیسر ایڈگر پاکیشیا اور تمام مسلم ممالک کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کی ناپاک سازش کر رہا ہے اور بڑی تعداد میں ایسے میزائل تیار کر رہا ہے تاکہ وہ ان سے مسلم ممالک کو ٹارگٹ کر سکے اور انہیں یا تو اپنے سامنے جھکنے پر مجبور کر سکے یا پھر انہیں دنیا کے نقشے سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مٹا دے“...... چیف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

(اس کے لئے ظہیر احمد کا تہلکہ خیز ناول ”آئی بالز“ کا ضرور مطالعہ کیجئے)۔

”یس چیف۔ ہم دیکھ رہے ہیں۔ اس پروفیسر کے چہرے پر

شیطانیت اور حیوانیت کے تاثرات موجود ہیں جو اس بات کے غماز ہیں کہ یہ یہودی سائنس دان مسلم امہ سے کس قدر نفرت کر سکتا ہے“...... صفدر نے کہا۔

”ہمارے پاس ایم کے میزائل لیبارٹری کے ساتھ ساتھ پروفیسر ایڈگر کی تصویر اور اس کے میزائل کا فارمولا بھی پہنچ چکا ہے۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم پروفیسر ایڈگر کو ہلاک کرنے کے ساتھ ساتھ اس لیبارٹری کو بھی تباہ کر دیں جہاں مسلم کلرز میزائلوں پر مسلسل کام کیا جا رہا ہے۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو اسرائیل بہت جلد نہ صرف ایم کے میزائل تیار کر لے گا بلکہ انہیں خفیہ میزائل اسٹیشنوں پر لے جا کر نصب بھی کر دے گا جہاں سے پاکیشیا سمیت دنیا بھر کے مسلم ممالک اس کے ٹارگٹ پر آ جائیں گے۔ ان میزائلوں کی بنا پر اسرائیل مسلم امہ کا ہی نہیں بلکہ انسانیت کا دشمن بن جائے گا۔

اگر اسرائیل نے ایم کے میزائل بنا لئے تو وہ اس کا فائدہ اٹھا کر پوری دنیا کو اپنے سامنے جھکنے پر مجبور کر سکتا ہے۔ اس سے پہلے کہ اسرائیل اپنے ان مذموم ارادوں میں کامیاب ہو ہم ان کی کامیابی خاک میں ملا دینا چاہتے ہیں تاکہ وہ ان میزائلوں کے بل پر پوری دنیا پر راج کرنے کا خواب دیکھنا چھوڑ دے اور ایسا تب ہی ممکن ہوسکتا ہے جب ہم اسرائیل کی اس لیبارٹری کو تباہ کر دیں گے“...... چیف نے کہا۔

"یس چیف۔ ہمیں واقعی اسرائیل کو ایسا موقع نہیں دینا چاہئے کہ وہ ایم کے میزائل بنا کر ان سے پوری دنیا کے مسلم ممالک کو ٹارگٹ بنا سکیں۔ اس سے پہلے کہ وہ میزائل بنائیں اور انہیں لانچنگ اسٹیشنوں تک پہنچائیں ہمیں جلد سے جلد اسرائیل جا کر اس لیبارٹری کو تباہ کر دینا چاہئے"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے میں نے تم سب کو یہاں بلایا ہے تاکہ تمہیں اسرائیل بھیج کر اسرائیل کو ایک بار پھر بھرپور اور مؤثر انداز میں سبق سکھایا جا سکے تاکہ وہ پاکیشیا سمیت دنیا کے تمام مسلم ممالک کی طرف میلی آنکھ سے دیکھنا چھوڑ دے"...... چیف نے کہا۔

"لیکن چیف۔ ان تصاویر میں تو لیبارٹری کے اندرونی حصے دکھائی دیئے ہیں۔ ان میں بیرونی مناظر اور اسرائیل کے اس علاقے کی تو کوئی تصویر نہیں ہے جس سے پتہ چل سکے کہ یہ لیبارٹری اسرائیل میں کہاں موجود ہے"...... صفدر نے نکتہ اعتراض اٹھاتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ پروفیسر ایڈگر کے آئی میموری کارڈز سے مجھے یہی سب ملا ہے۔ ان کارڈز میں ایسا کوئی مواد موجود نہیں ہے جس سے پتہ چل سکے کہ یہ لیبارٹری اسرائیل کے کس علاقے میں ہے اور اس کا محل وقوع کیا ہے"...... چیف نے کہا۔

"تو پھر ہم اسرائیل میں جا کر اس لیبارٹری کو کہاں تلاش کریں گے چیف۔ اس کے لئے تو ہمیں سارے اسرائیل کو چھاننا پڑ جائے

گا"...... صدیقی نے کہا۔

"ہاں۔ یہ لیبارٹری تمہیں خود تلاش کرنی ہو گی۔ تمہارے پاس دو آپشن ہیں۔ ایک پروفیسر ایڈگر جس کے بارے میں معلومات حاصل کر کے تم آگے بڑھ سکتے ہو اور دوسرا یہ کہ اس لیبارٹری کی حفاظت کی تمام تر ذمہ داری اسرائیلی ایجنسی کاپر ہیڈ کے پاس ہے جس کا سربراہ کرنل ڈراس ہے۔ تم کرنل ڈراس کے ذریعے بھی وہاں پہنچ سکتے ہو"...... چیف نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ کاپر ہیڈ اور اس کا سربراہ بھی خفیہ رہتا ہو اور ہمارا کرنل ڈراس تک پہنچنا بھی مشکل ہو جائے"...... چوہان نے کہا۔

"ہر کام میں مشکلات ضرور پیش آتی ہیں چوہان لیکن یاد رکھو کامیاب سیکرٹ ایجنٹ وہی ہوتا ہے جو مشکلات کا مقابلہ کرتا ہوا اور اپنے راستے خود بناتا ہوا منزلِ مقصود تک پہنچتا ہے۔ تم سب اپنی مثال آپ ہو۔ اس لئے مشکل جیسے لفظ استعمال کرنا تمہیں زیب نہیں دیتا ہے"...... چیف نے تلخ لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ ہم اگر کوشش کریں تو ہم نہ صرف کاپر ہیڈ کے ہیڈ کوارٹر تک پہنچ سکتے ہیں بلکہ اس لیبارٹری کو بھی تلاش کر کے تباہ کر سکتے ہیں بس ہمارے لئے اسرائیل داخل ہونے کی دیر ہے۔ پھر وہاں جاتے ہی ہم ایسی کارروائی کریں گے کہ اسرائیل کو سوائے زخم چاٹتے رہنے کے اور کوئی کام نہیں ہو گا"...... تنویر نے کہا۔

''یہ میں نہیں جانتا کہ تم وہاں جا کر کیا کرو گے اور کیا نہیں۔ مجھے ایم کے میزائل بنانے والی لیبارٹری کی تباہی مقصود ہے جسے تمہیں ہر حال میں اور ہر قیمت پر تباہ کرنا ہے اور اس کے ساتھ پروفیسر ایڈگر کو بھی ہلاک کرنا ہے جو اس ایجاد کا موجد ہے''۔ چیف نے کہا۔

''یس چیف۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہمارا فرض ہے''...... جولیا نے کہا۔

''عمران''...... چیف نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا تو وہ سب چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگے اور پھر یہ دیکھ کر وہ حیران رہ گئے کہ عمران کرسی کی پشت سے سر ٹکائے بڑے اطمینان بھرے انداز میں سو رہا تھا جیسے وہ وہاں سونے کے لئے ہی آیا ہو۔

''عمران''......عمران کا جواب نہ سن کر چیف نے کڑکتے ہوئے کہا اور چیف کی کڑکتی ہوئی آواز سن کر عمران یوں اچھل پڑا جیسے اچانک اس کی کرسی میں تیز برقی رو دوڑ گئی ہو۔ وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا اور چاروں طرف بڑے بوکھلائے ہوئے انداز میں دیکھنے لگا۔

''کک۔ کک۔ کیا ہوا۔ زلزلہ آیا ہے کیا۔ یہ کیسی آواز تھی''۔ عمران نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''عمران۔ اپنے جامے میں آ جاؤ ورنہ اس بار میں تمہارا کوئی لحاظ نہیں کروں گا''...... چیف نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''پاجامے ہیں۔ لیکن چیف میں نے تو تھری پیس سوٹ پہن

رکھا ہے۔ اب میں پاجامہ کہاں سے لاؤں پہننے کے لئے''۔ عمران نے اسی انداز میں کہا تو ممبران کو اپنا خون خشک ہوتا ہوا محسوس ہوا کیونکہ چیف کے غصیلے لہجے کا عمران پر کچھ اثر نہیں ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر بدستور حماقتوں کی آبشار بہہ رہی تھی اور حماقتوں کی یہ آبشار اس کے لئے بہت بڑا خطرہ بن سکتی تھی جس میں چیف اسے زندہ ڈبو سکتا تھا۔

''تنویر''......اچانک چیف کی گرجتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''یس۔ یس چیف''......تنویر نے خوف بھرے لہجے میں کہا اور بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''اپنی گن نکالو اور عمران کے پاس آؤ۔ ہری اپ''...... چیف نے کہا تو تنویر نے بڑے بوکھلائے ہوئے انداز میں جیب سے ریوالور نکال لیا۔

''ریوالور لے کر عمران کے پاس جاؤ''...... چیف نے کہا۔

''یس۔ یس چیف''......تنویر نے اسی انداز میں کہا اور کرسی ہٹا کر آہستہ آہستہ عمران کی جانب بڑھنے لگا جو آنکھیں پھاڑے اس کی جانب غور سے دیکھ رہا تھا۔

''کیا آپ تنویر کی گن مجھے تحفے میں دینا چاہتے ہیں چیف''۔ عمران نے حماقت بھرے لہجے میں کہا۔ اس اثناء میں تنویر عمران کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا اور ٹرانسمیٹر کی جانب دیکھنے لگا جیسے وہ چیف کے اگلے حکم کا منتظر ہو۔

''ریوالور عمران کے سر سے لگا دو''...... چیف نے کہا تو تنویر کے ساتھ وہاں موجود تمام ممبران کے چہروں پر خوف کے سائے لہرانے شروع ہو گئے اور وہ عمران کی جانب ہمدردانہ نظروں سے دیکھنے لگے۔

''یس چیف''...... تنویر نے تھوک نگلتے ہوئے کہا اور اس نے ریوالور عمران کے سر سے لگا دیا۔

''اس میں گولیاں تو نہیں ہیں''...... عمران نے بڑے رازدارنہ لہجے میں پوچھا اور تنویر اسے تیز نظروں سے گھورنے لگا۔

''تمہارا ہنسی مذاق دن بدن بڑھتا جا رہا ہے عمران اور تم حد سے زیادہ احمقانہ حرکتیں کرنے لگے ہو اور تم میرے احکامات پر بھی سنجیدگی سے عمل نہیں کرتے ہو۔ میں نے تمہیں کئی بار وارننگ دی تھی لیکن تم ہر بار میرے احکامات ہوا میں اُڑا دیتے ہو۔ تمہاری روز روز کی حماقتیں دیکھ کر میرے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے اس لئے میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ سیکرٹ سروس سے تمہیں ہمیشہ کے لئے رخصت کر دیا جائے''...... چیف نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

''لل لل۔ لیکن چیف۔ میں نے ایسا کیا کیا ہے کہ آپ مجھے بے موت مار رہے ہیں اور وہ بھی میرے رقیب رو سفید کے ہاتھوں''...... عمران نے منمناتے ہوئے کہا۔

''میں نے تمہیں ممبران کے ساتھ بیٹھنے کی اجازت اس لئے دی

تھی کہ تم بھی ان سب کے ساتھ مشن کی تفصیلات جان سکو لیکن تم نے یہاں بھی حماقت نہیں چھوڑی اور کرسی پر بیٹھے بیٹھے یوں سو رہے تھے جیسے تم میٹنگ روم میں نہیں بلکہ اپنے بیڈ روم میں ہو۔ میں اَن ڈسپلن کے سخت خلاف ہوں اور جو بھی ڈسپلن کے خلاف کام کرتا ہے میں اسے سخت سزا دیتا ہوں''...... چیف نے کہا۔

''سزا دینا الگ بات ہے اور ہلاک کرنا دوسری۔ اگر آپ نے مجھے سزا ہی دینی ہے تو پھر ایسی سزا دیں جو سکول میں بچوں کو دی جاتی ہیں جیسے مرغا بنا کر کان پکڑانا، ڈنڈے لگانا اور سو بار اٹھک بیٹھک کرنا''...... عمران نے کہا۔

''یو شٹ اپ نانسنس۔ میری دی ہوئی سزا موت ہوتی ہے صرف موت''...... چیف نے غرا کر کہا۔

''یس چیف۔ اگر آپ نے مجھے موت کی ہی سزا دینی ہے تو پھر برائے کرم مجھے تنویر کی بجائے جولیا کے ہاتھوں گولیاں مارنے کے احکامات دیں۔ تنویر کے ہاتھوں مر کر میری روح کو سکون نہیں ملے گا جبکہ جولیا کے ہاتھوں اگر میں مر گیا تو میں سیدھا جنت میں جاؤں گا جہاں مجھے جولیا نہ سہی حوریں تو مل ہی جائیں گی''۔ عمران بھلا کہاں آسانی سے باز آنے والا تھا۔

''ٹھیک ہے۔ میں نے تمہاری موت کا فیصلہ کر لیا ہے اب تم تنویر کے ہاتھوں مرو یا پھر جولیا کے ہاتھوں۔ مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ جولیا''...... چیف نے پہلے عمران اور پھر جولیا سے

مخاطب ہو کر کہا۔

''یس چیف''...... جولیا نے ہکلا کر کہا۔

''تنویر سے ریوالور لو اور عمران کو ہلاک کر دو ابھی''...... چیف نے کہا اور چیف کا سفاکی سے بھرا لہجہ سن کر نہ صرف جولیا بلکہ اس کے ساتھیوں کے رنگ بھی سفید پڑ گئے۔

''لل لل۔ لیکن چیف''...... جولیا نے اسی طرح ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا۔

''لیکن ویکن کچھ نہیں۔ میں جو حکم دے رہا ہوں اس پر عمل کرو۔ میرے حکم پر عمل نہ کرنے پر تم بھی اسی سزا کی مستحق بن جاؤ گی''...... چیف نے کہا تو جولیا کا جسم کپکپا کر رہ گیا۔

''یس چیف''...... جولیا نے کہا اور پھر وہ مردہ قدموں سے چلتی ہوئی عمران کے نزدیک آ گئی۔ اسے نزدیک آتے دیکھ کر تنویر نے خاموشی سے اپنا ریوالور اسے دے دیا۔ جولیا نے کانپتے ہاتھوں سے تنویر سے ریوالور لے لیا۔

''گڈ شو۔ ریوالور عمران کے سر سے لگاؤ اور اس کی ساری گولیاں عمران کے سر میں اتار دو''...... چیف نے کہا اور جولیا نے کانپتے ہاتھوں سے ریوالور کی نال عمران کے سر سے لگا دی۔

جولیا کو اس طرح ریوالور کی نال عمران کے سر سے لگاتے دیکھ کر ممبران کے رنگ سفید ہوتے جا رہے تھے جبکہ عمران نے جولیا کو اپنے سر سے ریوالور لگاتے دیکھ کر مسکراتے ہوئے آنکھیں بند کر لی

تھیں۔

''چیف۔ کیا آپ اسے معاف نہیں کر سکتے''...... جولیا نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

''نہیں۔ عمران کی احمقانہ حرکتیں اب میرے لئے ناقابلِ برداشت ہو گئی ہیں۔ اسے معاف کر بھی دیا جائے تو یہ اپنی حرکتیں نہیں چھوڑے گا''...... چیف نے کہا۔

''مم مم۔ میں اس کی عادتیں بدلنے کی کوشش کروں گی چیف۔ ایک بار۔ صرف ایک بار میرے کہنے پر آپ اس کی جان بخش دیں۔ میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں کہ یہ آئندہ کم از کم آپ کے سامنے کوئی حماقت نہیں کرے گا''...... جولیا نے چیف کے لہجے میں لچک دیکھ کر فوراً اس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے کہا۔

''رہنے دو جولیا۔ میرے لئے تم چیف کی منت مت کرو۔ چیف کو اگر میرا ہنسا مسکرانا پسند نہیں تو ٹھیک ہے۔ مجھے بھی ایسی زندگی نہیں چاہئے جس میں خوشی نام کی کوئی چیز ہی نہ ہو''......عمران نے اس بار بڑے سنجیدہ اور ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

''مجھے تمہارے ہنسنے مسکرانے سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے عمران۔ میں بس اتنا چاہتا ہوں کہ تم میرے سامنے حماقتیں کرنا چھوڑ دو۔ تم نے سیکرٹ سروس کے ساتھ مل کر ملک و قوم کے لئے جو کچھ کیا ہے وہ قابلِ ستائش ہے اور اس پر جتنا بھی فخر کیا جائے کم ہے۔ یہ بھی درست ہے کہ اکثر مشنز میں ملنے والی کامیابیوں میں

زیادہ تر تمہارا ہی ہاتھ ہوتا ہے لیکن بعض اوقات تمہاری حماقتوں کی وجہ سے مشن طویل اور مشکل ہو جاتا ہے جس کی ممبران مجھے بار بار شکایت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تمہاری وجہ سے انہیں کام کرنے کا موقع ہی نہیں ملتا۔ آج میں نے تمہیں فائنل ڈسکس کے لئے ہی بلایا تھا تاکہ اس مشن کے بارے میں ممبران کو بریف کر سکوں اور انہیں تمہارے بغیر ہی اسرائیل بھیج سکوں اور یہ اپنی صلاحیتوں سے مشن مکمل کر سکیں لیکن تم نے یہاں آتے ہی حماقتیں کرنا شروع کر دیں جو میری برداشت سے باہر تھیں۔ اس لئے میں نے تمہیں سزا دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ تم پر چھوٹی موٹی اور عام سزاؤں کا کچھ اثر نہیں ہوتا اور نہ تم اپنی حماقتوں سے باز آتے ہو۔ اب آخری چارہ کار یہی رہ جاتا ہے کہ تمہارا قصہ ہی ختم کر دیا جائے"...... چیف نے کہا۔

"آپ تو نہ رہے بانس اور نہ بجے گی بانسری والی مثال مجھ پر لاگو کر رہے ہیں چیف۔ اگر آپ کو مجھے سزا دینا ہی مقصود ہے تو پھر میری شادی کرا دیں۔ سنا ہے کہ شادی کے بعد مرد آدھا مر ہی جاتا ہے باقی جو بچتا ہے اسے بیوی کاٹ کاٹ کر کھا جاتی ہے۔ ارے ہپ"...... عمران جیسے بے خیالی میں بول گیا اور پھر کوئی خیال آنے پر اس نے فوراً اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔

"جولیا۔ فائر کرو اور اُڑا دو اس کی کھوپڑی"...... چیف نے غرا کر کہا۔

"چچ۔ چچ۔ چیف"...... جولیا نے احتجاج بھرے لہجے اور بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"ہونہہ۔ کیا تم اس بات کی ضمانت دے سکتی ہو کہ عمران یہاں آئندہ احمقانہ حرکتیں نہیں کرے گا"...... چیف نے غرا کر کہا۔

"یس چیف۔ میں آپ کو ضمانت دیتی ہوں۔ یہ آپ کے سامنے کبھی بھی کوئی حماقت نہیں کرے گا۔ اگر اس نے میری بات نہ مانی تو میں اسے اپنے ہاتھوں سے گولی مار دوں گی یا پھر اس کے سامنے خود کو ہی گولی مار لوں گی"...... جولیا نے فوراً کہا تو عمران اچھل کر پیچھے ہٹ گیا اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر جولیا کی طرف دیکھنے لگا اس نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا لیکن جولیا نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے خاموش رہنے کی التجا کی جسے دیکھ کر عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"ٹھیک ہے چیف۔ اب جولیا نے کہہ دیا ہے اس لئے میں کوشش کروں گا کہ حماقتیں چھوڑ دوں اور سنجیدہ رہنے کی کوشش کر سکوں"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کوشش۔ ہونہہ۔ اب بھی تم صرف کوشش ہی کرو گے"۔ چیف غرایا۔

"یس چیف۔ کوئی اچھا کام کرنے کی اگر کوشش کی جائے تو وہ کوشش کامیاب ہو جاتی ہے اور......" عمران نے کوشش کی گردان کرتے ہوئے کہا اور پھر بولتے بولتے خاموش ہو گیا جیسے وہ زیادہ

ہی بول گیا ہو۔

''ٹھیک ہے۔ دیکھتا ہوں تمہاری یہ کوشش کب تک کامیاب ہوتی ہے۔ بہرحال اس بار چونکہ جولیا نے تمہاری ضمانت دی ہے اس لئے میں تمہیں معاف کر رہا ہوں لیکن اگر پھر تم نے کوئی حماقت کی تو پھر میں تمہیں گولی مارنے کا کسی اور کو آرڈر نہیں دوں گا۔ گولی اچانک چلے گی اور تمہیں بھی پتہ نہیں چلے گا کہ گولی کہاں سے چلی تھی اور تمہارے سر میں گھس گئی تھی''...... چیف نے کہا تو جولیا سمیت سب ممبران کے چہروں پر سکون آ گیا۔

''یس چیف''...... عمران نے انتہائی سنجیدگی سے کہا۔

''اب بیٹھ جاؤ''...... چیف نے کہا۔

''یس چیف''...... عمران نے کسی فرمانبردار بچے کی طرح کہا اور اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ جولیا بھی واپس اپنی کرسی پر آ کر بیٹھ گئی۔ اس نے ریوالور صفدر کو دیا جو اس کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ صفدر نے اس سے ریوالور لے کر واپس تنویر کو دے دیا اور تنویر نے اس سے ریوالور لے کر اپنی جیب میں رکھ لیا۔

''میں نے آپ سب کو بریفنگ دے دی ہے۔ اب آپ سب فیصلہ کر لیں کہ اس مشن میں آپ اپنے ساتھ عمران کو لے جانا چاہتے ہیں یا نہیں۔ میں جولیا کو اس بات کا اختیار دیتا ہوں کہ وہ عمران کو اپنے ساتھ مشن پر شامل نہ کرنا چاہئے تو اس پر عمران سمیت کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔ میٹنگ از اوور''۔ چیف

نے کہا اور ساتھ ہی ٹرانسمیٹر آف ہوگیا اور وہ سب جولیا کی طرف دیکھنا شروع ہو گئے جیسے وہ اس بات کے منتظر ہوں کہ اب جولیا اس بارے میں کیا فیصلہ سناتی ہے کہ اس مشن میں عمران ان کے ساتھ ہو گا یا نہیں۔ جولیا کے چہرے پر شدید تذبذب کے تاثرات تھے جیسے وہ فیصلہ نہ کر پا رہی ہو کہ اس مشن میں عمران کو شامل کیا جائے یا نہ کیا جائے۔

تیز سیٹی کی آواز سن میز کے پیچھے بیٹھا ہوا گنجے سر والا کرنل ڈراس چونک پڑا۔ وہ دفتری کاموں میں مصروف تھا۔ اس نے ہاتھوں میں پکڑی ہوئی فائل ایک طرف رکھی اور اپنی میز کی نچلی دراز کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ سیٹی کی آواز اسی دراز سے آ رہی تھی۔ اس نے دراز کھولا تو سیٹی کی آواز تیز ہو گئی۔ دراز میں جدید ساخت کا ایک ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ اس نے فوراً ٹرانسمیٹر دراز سے نکال لیا۔ ٹرانسمیٹر پر سرخ رنگ کا ایک بلب سپارک کر رہا تھا۔ کرنل ڈراس نے ایک بٹن پریس کیا تو سیٹی کی آواز بند ہو گئی اور جلتا بجھتا بلب بھی بند ہو گیا۔

”ہیلو ہیلو۔ ایجنٹ فور کالنگ۔ ہیلو۔ ہیلو۔ اوور“...... بٹن کے پریس ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

”یس۔ چیف اٹنڈنگ یو اوور“...... کرنل ڈراس نے ایک بٹن پریس کرتے ہوئے انتہائی غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

”کرونیا سے ماتھر بول رہا ہوں چیف۔ اوور“...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی تو کرنل ڈراس بے اختیار چونک پڑا۔

”یس ماتھر۔ بولو۔ کیوں کال کی ہے۔ اوور“...... کرنل ڈراس نے اسی انداز میں کہا۔

”چیف۔ مجھے آپ کو پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں رپورٹ دینی ہے۔ اوور“...... ماتھر نے جواب دیا تو کرنل ڈراس، پاکیشیائی ایجنٹوں کا سن کر بری طرح سے چونک پڑا۔

”پاکیشیائی ایجنٹ۔ کون سے پاکیشیائی ایجنٹ اور کیا رپورٹ دینی ہے تمہیں ان کے بارے میں۔ اوور“...... کرنل ڈراس نے اسی انداز میں کہا۔

”میں پاکیشیا سیکرٹ سروس اور ان کے ساتھ کام کرنے والے علی عمران کا کہہ رہا ہوں چیف۔ اوور“...... ماتھر نے جواب دیا تو پاکیشیا سیکرٹ سروس اور علی عمران کا سن کر کرنل ڈراس بری طرح سے اچھل پڑا۔

”پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ علی عمران۔ ان کے بارے میں تم کرونیا سے کیا رپورٹ دینا چاہتے ہو۔ اوور“...... کرنل ڈراس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ کرونیا مین موجود ہے چیف۔ اوور“...... ماتھر نے کہا تو کرنل ڈراس کے چہرے پر انتہائی حیرت

کے تاثرات ابھر آئے۔

''کیا مطلب۔ عمران اور اس کے ساتھی کرونیا میں کیا کر رہے ہیں اور اگر وہ کرونیا میں موجود ہیں تو تم مجھے ان کے بارے میں کیوں بتا رہے ہو۔ اوور''...... کرنل ڈراس نے کہا۔ اس کے لہجے میں بدستور حیرت کا عنصر شامل تھا۔

''میرے پاس اطلاعات ہیں کہ عمران اور اس کے ساتھی کرونیا سے اسرائیل جانے کا پروگرام بنا رہے ہیں۔ اوور''...... ماتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا۔ عمران اور اس کے ساتھی کرونیا سے اسرائیل آ رہے ہیں۔ لیکن۔ کرونیا سے اسرائیل آنے کے لئے تو عمران اور اس کے ساتھیوں کو طویل راستہ اختیار کرنا پڑے گا۔ اس نے اتنی دور سے ہی اسرائیل آنے کا کیوں سوچا ہے اور تمہیں یہ سب کیسے پتہ چلا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی کرونیا سے اسرائیل آ رہے ہیں۔ کیا وہ ابھی کرونیا میں موجود ہیں۔ اوور''...... کرنل ڈراس نے حیرت بھرے انداز میں مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''چیف۔ کرونیا وہ واحد ملک ہے جس کے اسرائیل سے گہرے روابط ہیں۔ چونکہ اسرائیل، کرونیا سے اور کرونیا، اسرائیل سے کھل کر تجارت کرتا ہے اور کرونیا سے ہی اسرائیل کو خام تیل مہیا کیا جاتا ہے اس لئے عمران اور اس کے ساتھیوں کے اسرائیل آنے کے لئے اس سے بہتر سپاٹ اور کوئی ہو ہی نہیں سکتا تھا۔ وہ اور اس

کے ساتھی سامان سے لدے جہازوں یا پھر تیل بردار جہازوں میں سوار ہو کر آسانی سے اسرائیل پہنچ سکتے ہیں۔ رہی بات مجھے یہ سب کیسے معلوم ہوا تو کرونیا میں کام کرتے ہوئے مجھے طویل عرصہ ہو چکا ہے۔ میں یہاں انڈر ورلڈ کے ساتھ ہر شعبے پر خصوصی نظر رکھتا ہوں۔ خاص طور کرونیا کے شپنگ جیسے شعبے پر میری ہر وقت نظر رہتی ہے تاکہ میں اس بات کا تدارک کر سکوں کہ کرونیا سے اسرائیل جانے والے مال اور تیل بردار جہازوں میں کوئی ایسا سامان یا کوئی ایسی شخصیت نہ شامل ہو جائے جو اسرائیل کے لئے نقصان کا باعث بن سکتی ہو۔ کرونیا کی ایک شپنگ کمپنی سی رائیڈر ہے جس کے بحری جہاز زیادہ تر اسرائیل کے لئے سامان اور تیل کی ترسیل کرتے ہیں۔ اس شپنگ کمپنی کے مالک کا نام کریگ ہے۔ میرے علم میں آیا تھا کہ وہ سامان سے لدے ہوئے جہازوں میں فلسطین اور خاص طور پر غزہ کی پٹی پر موجود فلسطینیوں کی بھی بے حد مدد کرتا ہے اور ان کے لئے خفیہ طور پر نہ صرف سامان بھیجتا رہتا ہے بلکہ اس کے ذریعے بہت سے مسلم رپورٹر خفیہ طور پر فلسطین میں جا کر وہاں سے خبریں حاصل کرتے ہیں جنہیں دنیا بھر کے میڈیا کے ذریعے اسرائیل کے خلاف پروپیگنڈے کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ میرے پاس کریگ کے بارے میں چونکہ حتمی ثبوت نہیں تھے اس لئے میں اس پر نظر رکھے ہوئے تھا اور اس کے بارے میں چھان بین کر رہا تھا۔ میں نے اس کی نگرانی کے لئے اس کے ارد

گرد اپنے آدمی بھی چھوڑ رکھے ہیں اور میں اس کی سائنسی آلات سے بھی نگرانی کرتا رہتا ہوں۔ میں نے اپنے ساتھیوں کی مدد سے کریگ کے ایک خفیہ دفتر میں ایسے سائنسی آلات لگوا دیئے تھے جن سے میں کریگ کی تمام ایکٹوٹیز پر نظر رکھ سکتا تھا۔ کریگ کے بارے میں مجھے رپورٹس ملی تھیں کہ وہ غیر ملکی رپورٹرز اور دیگر افراد جنہیں وہ خفیہ طور پر اسرائیل اور فلسطین پہنچاتا تھا، سے اپنے اسی سیکرٹ آفس میں ملاقاتیں کرتا تھا۔ کریگ اس آفس میں اسی وقت آتا تھا جب اسے کسی خاص شخصیت سے ملنا ہوتا تھا۔ میں اسی انتظار میں تھا۔ میں کریگ کے بارے میں وہ تمام معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا تاکہ پتہ چل سکے کہ وہ کن افراد کو اسرائیل اور فلسطین پہنچاتا ہے۔ آج میں سپیشل چیکنگ سنٹر پر بیٹھا اس کے آفس کی چیکنگ کر رہا تھا تو مجھے آفس میں کریگ آتا دکھائی دیا۔ اسے آفس میں آتے دیکھ کر میں چونک پڑا۔ اس کے آفس میں آنے کا مطلب تھا کہ آج وہ اس آفس میں سپیشل میٹنگ کرنا چاہتا ہے اور وہاں کچھ ایسے افراد آنے والے ہیں جو اس کے شپس سے یا تو اسرائیل پہنچنا چاہتے ہیں یا پھر فلسطین۔ میں نے اپنی پوری توجہ اس پر مبذول کر دی اور پھر وہاں میں نے دو افراد کو دیکھا جو خصوصی طور پر کریگ سے ملنے کے لئے آئے تھے۔ دیکھنے میں وہ دونوں افراد مقامی معلوم ہو رہے تھے لیکن جب میں نے ان دونوں کی سپیشل کمپیوٹرائزڈ مشینوں سے چیکنگ کی تو مجھے پتہ چل گیا کہ وہ

دونوں افراد میک اپ میں تھے اور ان میں سے ایک شخص پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ کام کرنے والا علی عمران تھا اور دوسرا شخص ایک فلسطینی تھا۔ جب میں نے ان کی باتیں سنیں تو مجھے پتہ چلا کہ فلسطینی کا نام الاسد ہے جس کا تعلق اسرائیل کے خلاف کام کرنے والی ایک فلسطینی خفیہ تنظیم الاسد سے ہے۔ الاسد کریگ کا دوست تھا اور وہی علی عمران کو کریگ سے ملانے کے لئے لایا تھا۔ اوور“۔ ماتھر نے کرنل ڈراس کو سارے پس منظر سے آگاہ کرتے ہوئے کہا۔

”ہونہہ۔ تم نے ان کی باتیں سنی تھیں۔ علی عمران، الاسد اور کریگ سے کیا باتیں کر رہے تھے۔ اوور“...... کرنل ڈراس نے غراہٹ بھرے لہجے میں پوچھا۔

”علی عمران کے ساتھ اس کے چار ساتھی ہیں جو کریگ کے کسی مال بردار یا تیل بردار شپ کے ذریعے اسرائیل پہنچنا چاہتے ہیں چیف۔ اس سلسلے میں کریگ، عمران اور الاسد کے درمیان کافی دیر تک باتیں ہوتی رہی تھیں۔ کریگ نے الاسد سے ڈیل کی ہے کہ اسے اگر مخصوص معاوضہ ادا کر دیا جائے تو وہ اسے اور اس کے ساتھ جتنے بھی افراد ہوں گے انہیں خفیہ طور پر اسرائیل پہنچا دے گا۔ اوور“...... ماتھر نے کہا۔

”ہونہہ۔ تو عمران اور اس کے ساتھی کریگ کے جہازوں کے ذریعے اسرائیل پہنچنے کا سوچ رہے ہیں۔ اوور“...... کرنل ڈراس

نے غراتے ہوئے کہا۔

”یس چیف۔ کریگ کے چند مال بردار اور تیل بردار جہاز کرونیا سے اسرائیل جانے کے لئے روانہ ہونے والے ہیں۔ ان میں سے کسی ایک جہاز میں عمران اور اس کے ساتھی اسرائیل پہنچیں گے۔ ان کے ساتھ الاسد بھی ہوگا۔ اوور“...... ماتھر نے کہا۔

”کیا تم پتہ لگا سکتے ہو کہ عمران اور اس کے ساتھی اور الاسد کن حلیوں میں اور کریگ کے کس شپ میں سوار ہوں گے اور وہ شپ کرونیا سے اسرائیل کے لئے کب نکلے گا۔ اوور“...... کرنل ڈراس نے کہا۔

”یس چیف۔ میں نے چونکہ ان کی تمام باتیں سنیں اور ریکارڈ کی تھیں اس لئے مجھے معلوم ہے کہ وہ کس شپ میں اسرائیل جائیں گے۔ کریگ نے انہیں سی شارک میں اسرائیل بھیجنے کا معاہدہ کیا ہے اور وہ سب سی شارک میں شپ کے عملے کے روپ میں ہوں گے۔ اوور“...... ماتھر نے کہا۔

”ان کی تعداد کتنی ہے۔ عمران سمیت اس کے ساتھیوں کی تعداد اور کیا الاسد بھی اپنے ساتھی ساتھ لا رہا ہے۔ اوور“...... کرنل ڈراس نے پوچھا۔

”نو باس۔ کریگ سے ان کی چھ افراد کو اسرائیل پہنچانے کا معاہدہ ہوا ہے۔ پانچ عمران اور اس کے ساتھی اور ایک الاسد ہوگا۔ اوور“...... ماتھر نے کہا۔

”ہونہہ۔ اس شپ میں اسرائیل کے لئے کون سا سامان لایا جا رہا ہے۔ اوور“...... کرنل ڈراس نے پوچھا۔

”اس شپ میں کرونیا کی ڈبل ہارس مارکہ شراب موجود ہوگی چیف جو کرونیا کی ایک کمپنی خصوصی طور پر اسرائیل کے لئے تیار کرتی ہے اور اس برانڈ کی شراب کی اسرائیل میں بے حد مانگ ہے۔ شپ اس برانڈ کی شراب کی دو لاکھ بوتلوں سے بھرا ہوا ہے۔ اوور“...... ماتھر نے جواب دیا۔

”گڈ۔ اب یہ بتاؤ کہ شپ شراب کی بوتلیں لے کر کرونیا سے کب روانہ ہوگا۔ اوور“...... کرنل ڈراس نے پوچھا۔

”میں نے اس سلسلے میں بھی معلومات حاصل کی ہیں چیف۔ شپ میں لوڈنگ کر دی گئی ہے۔ شپ آج رات کسی بھی وقت اسرائیل کے لئے روانہ ہو سکتا ہے۔ اوور“...... ماتھر نے جواب دیا۔

”ہونہہ۔ تو عمران اور اس کے ساتھی آج رات ہی اس جہاز میں اسرائیل آنے کے لئے سوار ہوں گے۔ اوور“...... کرنل ڈراس نے کہا۔

”یس چیف۔ کریگ نے بھی انہیں شپ پوائنٹ پر آج رات پہنچنے کی ہدایات دی تھیں۔ اوور“...... ماتھر نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تم مجھے اس جہاز کے بارے میں تمام معلومات فراہم کرو۔ میں فوری طور پر ایکشن لیتا ہوں۔ ہم راستے میں ہی

اس شپ کو بلاسٹ کریں گے۔ عمران اور اس کے ساتھی جس روپ میں بھی ہوں گے انہیں ہر حال میں اس شپ کے ساتھ سمندر برد کر دیا جائے گا۔ وہ کسی بھی حال میں اسرائیل نہیں پہنچ سکیں گے۔ اوور“...... کرنل ڈراس نے کہا۔

”یس چیف۔ میں آپ کو اس شپ کی نئی تصاویر کے ساتھ روٹ میپ بھی بھیج دیتا ہوں۔ اوور“...... ماتھر نے کہا۔

”اوکے۔ یہ کام جتنی جلد ممکن ہو کرو۔ میں سپیشل فورس کو کال کر کے سمندر میں بھیج دیتا ہوں تاکہ وہ دیکھتے ہی سی شارک کو تباہ کر دیں۔ اوور“...... کرنل ڈراس نے کہا۔

”میں ایک گھنٹے تک آپ کو تمام معلومات فراہم کر دوں گا چیف اور کریگ کے لئے کیا حکم ہے۔ اوور“...... ماتھر نے کہا۔

”فی الحال اسے چھوڑ دو۔ اس کی تم اسی طرح سے نگرانی جاری رکھو جب بھی وہ سیکرٹ آفس میں کسی سے ڈیلنگ کرے اس کے خلاف کارروائی کرتے رہنا۔ کریگ کی وجہ سے ہو سکتا ہے کہ ہمارے ہاتھ فلسطین کے وہ لیڈر بھی لگ جائیں جو اسرائیل کے مفادات کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اوور“۔ کرنل ڈراس نے کہا۔

”یس چیف۔ جیسا آپ کا حکم۔ اوور“...... ماتھر نے کہا تو کرنل ڈراس نے اس سے چند مزید باتیں کیں اور پھر اس نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

”ہونہہ۔ تو عمران اور اس کے ساتھی اسرائیل پہنچنے کی تیاری کر رہے ہیں۔ انہیں شاید آئی میموری کارڈز سے ایم کے میزائلوں کے بارے میں معلومات مل گئی ہیں اور وہ ان میزائلوں کی لیبارٹری تباہ کرنے کے لئے آ رہے ہیں“...... کرنل ڈراس نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

”جو بھی ہو۔ اس بار میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو اسرائیل داخل ہونے کا کوئی موقع نہیں دوں گا۔ اس بار ان کا ٹکراؤ اسرائیل کی سب سے بڑی اور طاقتور ایجنسی کاپر ہیڈ سے ہے اور کاپر ہیڈ کے ہاتھوں ان کی موت طے ہے ہر صورت میں“...... کرنل ڈراس نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔ چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر اس نے میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے لگا۔

”یس۔ لیڈی فونڈا سپیکنگ“...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ایک عورت کی انتہائی تیز اور چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

”کرنل ڈراس سپیکنگ“...... کرنل ڈراس نے کرخت لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ چیف آپ۔ حکم“...... کرنل ڈراس کی آواز سن کر لیڈی فونڈا نے یکلخت مؤدب ہو کر کہا۔ اس کی آواز میں بدستور کسی خونخوار بھیڑیئے کی سی کاٹ تھی۔

”فوراً میرے آفس آؤ۔ میں تمہارے ذمہ ایک اہم کام لگانا چاہتا ہوں“...... کرنل ڈراس نے اسی انداز میں کہا۔

''یس چیف۔ میں دس منٹ تک آپ کے آفس میں پہنچ جاؤں گی''...... لیڈی فونڈا نے جواب دیا اور کرنل ڈراس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ دس منٹ کے بعد آفس کا دروازہ کھلا اور ایک حسین وجمیل لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس لڑکی نے نیلے رنگ کی جینز پہن رکھی تھی۔ اس کے سر کے بال گھنے سیاہ تھے جو اس نے کاندھوں تک تراش رکھے تھے۔ لڑکی کی آنکھیں نیلی تھیں جن میں ذہانت کے ساتھ ساتھ انتہائی سفاکی اور سرد مہری بھی دکھائی دے رہی تھی۔ کرنل ڈراس چونکہ گہرے خیالوں میں کھویا ہوا تھا اس لئے وہ اس لڑکی کو اندر آتے نہیں دیکھ سکا تھا۔ یہ لیڈی فونڈا تھی جو کرنل ڈراس کی چیف اسسٹنٹ یعنی نمبر ٹو تھی اور کاپر ہیڈ کی تمام فورس کا چارج اسی کے پاس تھا۔ شکل وصورت سے تو لیڈی فونڈا انتہائی معصوم اور سیدھی سادی دکھائی دیتی تھی لیکن درحقیقت وہ بے رحمی، سفاکی اور بربریت میں کسی خونخوار شیرنی سے کم نہیں تھی۔ بڑے بڑے جرائم پیشہ افراد اس کا نام سنتے ہی لرز جاتے تھے۔ لیڈی فونڈا کی عادت تھی کہ وہ ایک بار جس کے خلاف اٹھ کھڑی ہوتی تھی اسے اس کے انجام تک پہنچائے بغیر چین نہیں لیتی تھی اور اس کا ٹارگٹ کہیں بھی چھپ جائے وہ اسے ڈھونڈ لیتی تھی۔ ماسٹر فائٹر ہونے کے ساتھ ساتھ لیڈی فونڈا حسن کی دیوی کے نام سے بھی مشہور تھی لیکن وہ حسن کی ایسی دیوی تھی جسے چھونے والا فوراً ہی جل کر بھسم ہو جاتا تھا۔ لیڈی فونڈا انتہائی سخت گیر، غصیلی اور

زہریلی زبان رکھنے والی لڑکی تھی جو سوائے چیف کے کسی کی نہیں سنتی تھی اور جو بھی اس کے حکم کے خلاف کام کرتا تھا لیڈی فونڈا سزا کے طور پر اسے اپنے ہاتھوں سے گولی مار دیتی تھی۔ اس کا لہجہ صرف کرنل ڈراس کے سامنے ہی نرم رہتا تھا۔

''میں آ گئی ہوں چیف''...... لڑکی نے کرنل ڈراس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو کرنل ڈراس چونک کر اس کی طرف دیکھنا شروع ہو گیا۔

''اوہ۔ لیڈی فونڈا تم۔ تم کب آئیں''...... کرنل ڈراس نے چونکتے ہوئے کہا۔

''ابھی آئی ہوں چیف۔ آپ شاید گہرے خیالوں میں کھوئے ہوئے تھے''...... لیڈی فونڈا نے اس کی جانب حیرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ بہرحال آؤ۔ بیٹھو''...... کرنل ڈراس نے سیدھے ہوتے ہوئے کہا اور لیڈی فونڈا بڑے اطمینان بھرے انداز میں اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گئی۔

''علی عمران کو جانتی ہو''...... کرنل ڈراس نے غور سے لیڈی فونڈا کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''علی عمران۔ کون علی عمران''...... لیڈی فونڈا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا جیسے اس نے یہ نام پہلی بار سنا ہو۔

''میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے علی عمران

کے بارے میں بات کر رہا ہوں نانسنس''...... کرنل ڈراس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ یس چیف۔ اس کے بارے میں سنا تو بہت کچھ ہے لیکن میرا کبھی اس سے سامنا نہیں ہوا ہے''...... لیڈی فونڈا نے فوراً کہا۔

''کیا سنا ہے اس کے بارے میں''...... کرنل ڈراس نے اسی انداز میں پوچھا۔

''یہی کہ وہ ایک مسخرہ سا نوجوان ہے جو فری لانسر کے طور پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے اور خود کو دنیا کا انتہائی ذہین ایجنٹ سمجھتا ہے''...... لیڈی فونڈا نے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ سنی سنائی باتیں بتا رہی ہو۔

''ہونہہ۔ تم شاید سنی سنائی باتیں کر رہی ہو لیڈی فونڈا۔ تم نے شاید عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا نام ہی سنا ہے۔ ان کے کارناموں کی تفصیل سنو گی تو تم دنگ رہ جاؤ گی''...... کرنل ڈراس نے کہا تو لیڈی فونڈا کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے کارنامے۔ یہ آپ کہہ رہے ہیں چیف''...... لیڈی فونڈا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا جیسے علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے تعریفی الفاظ کرنل ڈراس کے منہ سے سن کر اسے واقعی حیرت ہو رہی ہو۔

''ہاں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس جسے دنیا کی ناقابلِ تسخیر سروس سمجھا

جاتا ہے ان کا ریکارڈ صرف کامیابیوں سے بھرا ہوا ہے۔ ان کے ریکارڈ کے مطابق بڑی بڑی مجرم تنظیمیں، انتہائی ترقی یافتہ ملکوں کی سیکرٹ سروسز، بڑے بڑے جگادری مجرم اور ٹاپ سیکرٹ ایجنٹ جو بھی ان کے سامنے آیا ہے اس کا خاتمہ ہی ہوا ہے۔ آج تک ان کے مقابلے میں کوئی کامیاب نہیں ہو سکا ہے۔ ان میں بڑے بڑے نام موجود ہیں''...... کرنل ڈراس نے کہا اور پھر وہ علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ان کارناموں کے بارے میں لیڈی فونڈا کو بتانے لگا جو انہوں نے اسرائیل میں سر انجام دیئے تھے اور اسرائیل میں شدید ہنگامہ آرائی کے بعد کامیاب و کامران ہو کر واپس لوٹ گئے تھے۔ لیڈی فونڈا انتہائی حیرت بھرے انداز میں کرنل ڈراس سے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے کارنامے سن رہی تھی اسے یوں لگ رہا تھا جیسے کرنل ڈراس اسے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے کارنامے نہ سنا رہا ہو بلکہ ناقابلِ یقین واقعات پر مشتمل کوئی کہانی سنا رہا ہو۔

''حیرت انگیز باتیں ہیں چیف۔ مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے آپ نے بہت زیادہ پی رکھی ہے اور آپ آؤٹ ہو کر یہ سب باتیں کر رہے ہیں''...... لیڈی فونڈا نے کہا تو کرنل ڈراس کے چہرے پر غصے کے تاثرات ابھر آئے۔

''شٹ اپ یو نانسنس۔ تم جانتی ہو۔ دنیا کی کوئی شراب ایسی نہیں ہے جو کرنل ڈراس کو آؤٹ کر سکے۔ میں نے تمہیں جو کچھ

بھی بتایا ہے وہ حقیقت ہے۔ ایک اٹل حقیقت“...... کرنل ڈراس نے غصے سے بھڑکتے ہوئے کہا۔

”یس۔ یس چیف۔ آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں“...... کرنل ڈراس کو غصے میں آتے دیکھ کر لیڈی فونڈا نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”اب سنو۔ اطلاع ملی ہے کہ علی عمران اپنے چار ساتھیوں کے ساتھ اسرائیل آ رہا ہے۔ وہ اپنے چاروں ساتھیوں سمیت کرونیا میں موجود ہے اور وہ کرونیا سے آنے والے ایک مال بردار شپ سے اسرائیل آئیں گے۔ وہ شپ کے کریو کے روپ میں بھی ہو سکتے ہیں۔ ان کا اسرائیل آنے کا مقصد اسرائیل کی اس لیبارٹری کو تباہ کرنا ہو سکتا ہے جہاں ایم کے میزائل بنائے جا رہے ہیں“۔ کرنل ڈراس نے کہا اور اس نے آئی بالز سے شروع ہونے والی تمام کہانی سے لیڈی فونڈا کو آگاہ کرنا شروع کر دیا۔ جب اس نے بتایا کہ ڈارک مین جو کاپر ہیڈ کا ایک منجھا ہوا اور انتہائی ٹاپ ایجنٹ تھا پاکیشیا میں عمران کے ہاتھوں ہلاک ہو گیا ہے تو لیڈی فونڈا کے چہرے پر موجود حیرت میں کئی گنا اضافہ ہو گیا۔

”میں چاہتا ہوں کہ تم فوری طور پر ایسے اقدامات کرو کہ عمران اور اس کے ساتھی کسی بھی صورت اسرائیل میں داخل نہ ہو سکیں۔ وہ سی شارک سے اسرائیل آ رہے ہیں۔ تم فوری طور پر سی شارک پر حملہ کرو اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو سمندر میں ہی ہلاک کر

دو۔ اس کے لئے اگر تمہیں سی شارک کو بھی تباہ کرنا پڑے تو اس سے بھی مت ہچکچانا، شراب کی بوتلوں سے بھرے ہوئے جہاز کے ساتھ اگر عمران اور اس کے ساتھی اپنے انجام تک پہنچ جاتے ہیں تو یہ ہمارے لئے مہنگا سودا نہیں ہو گا۔ مجھے ہر حال میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کی رپورٹ چاہئے اور وہ بھی جلد سے جلد۔ انہیں ہلاک کرنے کے لئے تم اپنی پوری قوت لگا دو“...... کرنل ڈراس نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”یس چیف۔ آپ فکر نہ کریں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کا اسرائیل کی طرف آنے والا یہ ٹرپ ان کا لاسٹ ٹرپ ہو گا۔ وہ میرے قہر سے نہیں بچ سکیں گے۔ انہوں نے جس طرح سے ڈارک مین کو ہلاک کیا ہے اس کا میں ان سے بھرپور بدلہ لوں گی اور میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں کہ جب تک میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو ان کے انجام تک نہ پہنچا دوں، چین سے نہیں بیٹھوں گی۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کے لئے مجھے ایک سی شارک شپ تو کیا اگر کرونیا میں بھی جا کر کارروائی کرنی پڑے گی تو میں وہاں بھی جاؤں گی اور انہیں وہیں زندہ درگور کر دوں گی“...... لیڈی فونڈا نے انتہائی مضبوط لہجے میں کہا۔ یہ سب کہتے ہوئے اس کا چہرہ خونخوار شیرنی جیسا بھیانک ہو گیا تھا اور اس کی آنکھوں سے جیسے چنگاریاں سی پھوٹنا شروع ہو گئی تھیں۔

”میں بھی یہی چاہتا ہوں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو کسی

بھی حال میں اسرائیل نہیں آنا چاہئے اور یہ ان کی زندگی کا آخری مشن ہونا چاہئے جس میں انہیں ناکامی کے ساتھ موت کی سزا بھی ملنی چاہئے''...... کرنل ڈراس نے بھی اسی انداز میں کہا۔

''اس بار ان سب کی موت طے ہے چیف اور وہ بھی لیڈی فونڈا کے ہاتھوں سے۔ میں ان کی بوٹیاں اُڑا دوں گی چاہے اس کے لئے مجھے کچھ بھی کیوں نہ کرنا پڑے''...... لیڈی فونڈا نے خونخوار لہجے میں کہا۔

''جاؤ۔ ابھی اپنی فورس لے کر سمندر میں چلی جاؤ اور جیسے ہی کرونیا سے آنے والا مال بردار شپ سی شارک اس طرف آئے اسے تباہ کر دو تاکہ عمران اور اس کے ساتھی ہر صورت ہلاک ہو جائیں''...... کرنل ڈراس نے کہا تو لیڈی فونڈا سر ہلا کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

''یس چیف۔ اب میں آپ سے تب ملوں گی جب میرے پاس آپ کے لئے عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کی خبر ہو گی۔ اس سے پہلے میں آپ کو اپنی شکل نہیں دکھاؤں گی''۔ لیڈی فونڈا نے اس بار غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''یہی تمہارے لئے بہتر ہو گا۔ تم جانتی ہو کہ میں ناکامی کی خبر سننا پسند نہیں کرتا۔ کاپر ہیڈ کا کوئی بھی ایجنٹ ناکام ہو یہ میں برداشت نہیں کر سکتا اور میں ناکام ہونے والے ایجنٹ کو اپنے ہاتھوں سے شوٹ کر دیتا ہوں''...... کرنل ڈراس نے کہا۔

''یس چیف۔ آپ بے فکر رہیں۔ اگر عمران اور اس کے ساتھیوں کو میں ہلاک نہ کر سکی تو میں آپ کے سامنے آنے کی بجائے اپنے ہاتھوں خود کو گولی مارنا پسند کروں گی لیکن ایسا وقت نہیں آئے گا۔ موت اس بار عمران اور اس کے ساتھیوں کا ہی مقدر بنے گی''...... لیڈی فونڈا نے کہا اور پھر وہ مڑی اور تیز تیز چلتی ہوئی آفس سے نکلتی چلی گئی۔ اسے باہر جاتے دیکھ کر کرنل ڈراس ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔ وہ جانتا تھا کہ لیڈی فونڈا ایک ایسی خونخوار شیرنی ہے جو ایک بار کسی کے پیچھے پڑ جائے تو اسے ہلاک کر کے اس کی بوٹیاں اُڑا کر رکھ دیتی ہے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کا ٹاسک اس نے لیڈی فونڈا کو دیا تھا جو اب اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھے گی جب تک کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو موت کے گھاٹ نہیں اتار دیتی اور کرنل ڈراس جانتا تھا کہ لیڈی فونڈا ایک بار جو ٹھان لیتی ہے اس پر عمل کرنے کے لئے وہ اپنی جان تک لڑانے سے بھی دریغ نہیں کرتی۔ لیڈی فونڈا اپنی ذہانت اور اپنی بھرپور صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر عمران اور اس کے ساتھیوں پر موت بن کر ٹوٹ پڑے گی جس سے بچنا عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے ناممکن ہو گا۔

عمران اس وقت اپنے چار ساتھیوں، جولیا، تنویر، کیپٹن شکیل اور صفدر کے ہمراہ کرونیا کے ایک چھوٹے سے شہر ارنگا کے ایک ہوٹل میں موجود تھا۔

جولیا نے ممبران کو یہ کہہ کر مطمئن کر دیا تھا کہ ان کا مشن اسرائیل کے خلاف ہے اور انہیں چونکہ اس بات کا علم نہیں ہے کہ اسرائیل میں ایم کے میزائل بنانے والے لیبارٹری کہاں ہے اس لئے انہیں وہاں جا کر شدید دشواریوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ عمران کا چونکہ پوری دنیا میں مخبری کے مخصوص نیٹ ورک سے رابطہ ہے اس لئے اگر وہ ان کے ساتھ ہو گا تو انہیں شدید دشواریوں کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا اور ویسے بھی اسرائیلی سیکرٹ ایجنسیاں، پاکیشیا سیکرٹ سروس سے زیادہ عمران سے خائف رہتی ہیں اس لئے عمران کا ان کے ساتھ ہونا بے حد ضروری ہے۔ جولیا کی اس بات پر کسی نے کوئی اعتراض نہیں کیا تھا۔ تنویر نے جولیا کے فیصلے پر منہ

ضرور بنایا تھا لیکن اس نے بھی عمران کو ساتھ لے جانے پر اعتراض نہیں کیا تھا۔ جولیا نے اپنے اس فیصلے سے چیف کو مطلع کیا تو چیف نے بھی جولیا کے فیصلے پر کوئی رد عمل ظاہر نہیں کیا تھا اور پھر جولیا کے کہنے پر اسرائیل کے خلاف اس مشن پر عمران کو ہی ان کا لیڈر بنا دیا گیا۔ چیف نے یہ اختیارات بھی عمران کو دے دیئے کہ وہ ممبران میں جسے چاہے اپنے ساتھ لے جا سکتا ہے اور جسے چاہے ڈراپ کر سکتا ہے۔

عمران چونکہ سنجیدہ ہو چکا تھا اس لئے اس نے سنجیدگی سے ممبران کے ساتھ اس مشن کے حوالے سے طویل ڈسکس کی اور پھر اس نے یہی فیصلہ کیا کہ وہ اسرائیلی مشن پر اپنے ساتھ زیادہ بھیڑ بھاڑ نہیں لے جائے گا۔ ان کا مقابلہ چونکہ اسرائیل کی منجھی ہوئی اور فعال ایجنسی کاپر ہیڈ سے ہونے کا احتمال تھا اس لئے ان کی تعداد جتنی کم ہو گی وہ اتنا ہی جلد مشن مکمل کر سکیں گے۔ چنانچہ صدیقی اور اس کے ساتھیوں کو ڈراپ کر دیا گیا اور باقی ساتھیوں کو عمران نے ساتھ لے جانے کا پروگرام بنایا تھا۔ صدیقی اور اس کے ساتھیوں کو عمران کے فیصلے پر کوئی اعتراض نہیں تھا۔ وہ صورتحال سمجھ رہے تھے۔ عمران نے انہیں کورنگ ٹیم کی حیثیت سے ہر وقت تیار رہنے کا کہا تھا کہ اگر اسے ضرورت پڑی تو وہ انہیں اپنی مدد کے لئے کسی بھی وقت اسرائیل بلا سکتا ہے اور ان کو اسرائیل پہنچانے کی ذمہ داری ظاہر ہے ایکسٹو کی ہی ہو گی۔

طویل ڈسکس کے بعد عمران نے ان سب کو کرونیا لے جانے کا پروگرام بنایا تھا۔ اس کے فیصلے پر سب کو حیرت ہوئی تھی کہ کرونیا اور اسرائیل ایک دوسرے سے انتہائی فاصلے پر تھے اگر وہ کرونیا سے اسرائیل کی طرف روانہ ہوتے تو انہیں اسرائیل پہنچتے پہنچتے کافی وقت لگ سکتا تھا لیکن عمران نے جب انہیں بتایا کہ وہ کرونیا سے کسی تجارتی جہاز کے ذریعے زیادہ آسانی سے اور سیف انداز میں اسرائیل پہنچ سکتے ہیں تو وہ سب خاموش ہو گئے تھے۔

عمران کے کہنے پر چیف نے ان کے کرونیا جانے کے تمام انتظامات مکمل کرا دیئے اور پھر وہ سب میک اپ کر کے کرونیا روانہ ہو گئے۔ عمران کرونیا جا کر کیا کرنے والا تھا اور کس طرح سے کرونیا سے اسرائیل پہنچنا چاہتا تھا اس کے بارے میں اس نے کسی کو کچھ نہیں بتایا تھا لیکن وہ جانتے تھے کہ عمران نے اگر کرونیا جانے کا سوچا ہے تو پھر اس کے پیچھے ضرور اس کا کوئی خاص مقصد ہی ہو گا ورنہ عمران اس قدر طویل راستہ اختیار کرے یہ ممکن ہی نہیں تھا۔ وہ سب خاموشی سے عمران کے ساتھ کرونیا پہنچ گئے تھے۔

چیف نے ان کے لئے کرونیا کے ایک ہوٹل میں کمرے ریزرو کرا دیئے تھے۔ وہ سب اس ہوٹل میں پہنچ گئے اور پھر اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے۔ عمران نے رات ہوٹل میں ہی گزاری تھی اور پھر صبح ہوتے ہی وہ ان سب کو ہوٹل میں چھوڑ کر نکل گیا تھا۔ اس نے جولیا سمیت کسی کو کچھ نہیں بتایا تھا کہ وہ کہاں اور کس مقصد

کے لئے جا رہا ہے۔

شام کے وقت جب عمران تھکا ہارا واپس آیا تو سب جولیا کے روم میں موجود تھے۔ وہ سب عمران کی جانب تیز نظروں سے دیکھ رہے تھے جبکہ جولیا اسے غصیلی نظروں سے گھور رہی تھی۔ عمران کے چہرے پر سنجیدگی تھی۔

''کہاں سے آ رہے ہو''...... جولیا نے اسے دیکھ کر تیز لہجے میں پوچھا۔

''ایک ضروری کام سے گیا تھا''...... عمران نے سنجیدگی سے جواب دیتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر ایک صوفے پر یوں دھب سے گر گیا جیسے وہ بے حد تھک گیا ہو۔

''یہی تو میں پوچھ رہی ہوں۔ کون سے ضروری کام سے گئے تھے۔ اگر تمہارا جانا اتنا ہی ضروری تھا تو بتا کر نہیں جا سکتے تھے تم''۔ جولیا نے اسی انداز میں کہا۔

''جب میں گیا تھا تو تم سب سوئے ہوئے تھے۔ تم سب چونکہ طویل سفر سے تھک کر سوئے تھے اس لئے میں نے کسی کو جگانا مناسب نہیں سمجھا تھا''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''ہونہہ۔ اگر تمہیں ہمارا اتنا ہی خیال تھا تو جس کام کے لئے جا رہے تھے اس کے بارے میں لکھ کر ہمارے لئے پیغام ہی چھوڑ جاتے۔ تمہارے غائب ہونے کی وجہ سے ہم سب پریشان تھے''...... جولیا نے کہا۔

"غلطی ہو گئی۔ آئندہ ایسا نہیں کروں گا"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"گئے کہاں تھے"...... جولیا نے اس کا سنجیدہ لہجہ دیکھ کر قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"اجازت دو تو سانس لے لوں پھر سب کچھ تفصیل سے بتا دوں گا"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"عمران صاحب ضرورت سے زیادہ ہی سنجیدہ لگ رہے ہیں لگتا ہے انہوں نے چیف کی بات دل پر لی ہے"...... صفدر نے عمران کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اس کا سنجیدہ رہنا ہی اچھا ہے"...... تنویر نے فوراً کہا تو جولیا اسے گھور کر رہ گئی۔ عمران نے ان کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا۔

"کچھ منگواؤں تمہارے لئے"...... جولیا نے اس کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔ اگر کافی پلا دو تو مہربانی ہو گی"...... عمران نے کہا تو جولیا ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔ اس نے صفدر کو اشارہ کیا تو صفدر نے سائیڈ پر رکھے ہوئے انٹر کام کا رسیور اٹھایا اور بٹن پریس کر کے روم سروس کو سب کے لئے کافی بھجوانے کا کہہ دیا۔

"لگتا ہے کافی دور گئے تھے جو اس قدر تھکے ہوئے دکھائی دے رہے ہو"...... جولیا نے عمران کی جانب ہمدردی بھری نظروں سے

دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے روکھے سے انداز میں کہا۔

"عمران پلیز۔ اس قدر روکھے انداز میں بات نہ کرو۔ سنجیدہ رہنے کے لئے میں نے نہیں چیف نے تمہیں حکم دیا تھا"...... جولیا نے عمران کا روکھا لہجہ سن کر تڑپ کر کہا۔

"تو میں آپ کو کب موردِ الزام ٹھہرا رہا ہوں"...... عمران نے اسی انداز میں کہا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ عمران تم سے آپ پر آ گیا تھا جس سے ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ اپنا شوخ پن اور تمام طراریاں ترک کر کے واقعی سنجیدگی اختیار کر چکا ہو۔

"اب میں تم سے آپ ہو گئی"...... جولیا نے شکایت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ ڈپٹی چیف ہیں مس جولیا۔ یہ درست ہے کہ اس مشن کے لئے لیڈر مجھے بنایا گیا ہے لیکن میرا فرض ہے کہ میں اس حقیقت کو نہ بھولوں کہ آپ ڈپٹی چیف ہیں اور میں جو کچھ بھی کروں آپ کے مشورے کے بغیر نہ کروں اور ڈپٹی چیف ہونے کے ناطے میں اسی طرح آپ کا احترام کروں جیسا دوسرے ممبر کرتے ہیں"...... عمران نے اسی سنجیدگی سے جواب دیتے ہوئے کہا تو جولیا کی آنکھوں میں نمی سی آ گئی۔

"مس جولیا ہماری ڈپٹی ہیں عمران صاحب آپ کی نہیں۔ آپ سیکرٹ سروس کے باقاعدہ ممبر نہیں ہیں۔ اس لئے آپ پر کوئی

قدغن نہیں کہ آپ مس جولیا کو ڈپٹی چیف سمجھیں یا نہ سمجھیں''۔ صفدر نے کہا۔

''میں مانتا ہوں کہ میں سیکرٹ سروس کا باقاعدہ ممبر نہیں ہوں لیکن میں سیکرٹ سروس کے ممبران کے ساتھ کام تو کرتا ہوں اس لئے مجھ پر بھی یہ قانون لاگو ہوتا ہے کہ میں خود کو ممبر سمجھ کر چیف اور ڈپٹی چیف کا احترام کروں''...... عمران نے تلخ لہجے میں کہا تو صفدر ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''ہونہہ۔ اگر ایسا ہے تو بتاؤ کہ تم بتائے بغیر کہاں گئے تھے اور اب تک کیا کرتے رہے ہو''...... عمران کا بدلا ہوا انداز دیکھ کر جولیا نے بھی تلخ ہوتے ہوئے کہا۔

''یس مس جولیا۔ کیوں نہیں۔ میں آپ کو سب کچھ بتانے کا پابند ہوں۔ جیسا کہ میں نے آپ کو بتایا تھا کہ کرونیا اور اسرائیل میں گہرے روابط ہیں اور اسرائیل کی درآمدات اور برآمدات کا اسی فیصد کام کرونیا سے ہی ہوتا ہے۔ ان درآمدات اور برآمدات کی ترسیل زیادہ تر سمندری راستوں سے کی جاتی ہے۔ اسرائیل کے کئی مال بردار شپ کرونیا آتے ہیں اور کرونیا کے مال بردار شپس جن میں تیل بردار شپ بھی شامل ہوتے ہیں اسرائیل جاتے ہیں۔ باقی دنیا سے آنے والے شپس کو اسرائیلی بیچ سمندر میں ہی روک لیتے ہیں اور جب تک ان کی چیکنگ مکمل نہیں ہوتی اس وقت تک وہ کسی بھی شپ کو اسرائیل کی حدود میں داخل ہونے کی اجازت نہیں

دیتے اور اگر انہیں کسی شپ پر ذرا سا بھی شک ہو جائے تو وہ اس شپ کو واپس اس ملک کی طرف روانہ کر دیتے ہیں جہاں سے وہ آیا ہوتا ہے لیکن جو شپ کرونیا سے آتے ہیں ان کی چیکنگ تو ضرور ہوتی ہے لیکن انہیں زیادہ دیر روکا نہیں جاتا اور معمول کی چیکنگ کے بعد انہیں اسرائیل کی حدود میں داخل ہونے کی اجازت دے دی ہے۔

میں نے سوچا تھا کہ اگر ہم کرونیا جا کر کسی شپ میں پہنچ جائیں تو ہم دوسرے راستوں کی نسبت زیادہ آسانی سے اسرائیل پہنچ جائیں گے۔ گو کہ کرونیا سے اسرائیل جانے کے لئے ہمیں طویل سفر کرنا پڑتا لیکن ہم بحفاظت اسرائیل داخل ہو سکتے تھے اسی مقصد کے لئے میں آپ سب کو کرونیا لایا تھا اور اب چونکہ ہم یہاں پہنچ چکے ہیں اس لئے مجھے ان شپس کے بارے میں معلومات حاصل کرنی تھی جو بغیر کسی چیکنگ کے اسرائیل آتے جاتے تھے۔ میں اسی کام کے لئے گیا تھا اور ظاہر ہے اس کام میں مجھے خاصا وقت لگ سکتا تھا اس لئے آنے میں دیر ہو گئی ہے''۔ عمران نے سنجیدگی سے ساری بات بتاتے ہوئے کہا۔

''تو کیا تم نے معلوم کر لیا ہے کہ کرونیا سے ایسے کون سے مال یا تیل بردار شپ اسرائیل جاتے ہیں جن کی چیکنگ نہیں کی جاتی''...... جولیا نے پوچھا۔

''جی ہاں۔ کرونیا میں اتفاق سے فلسطینی جہاد کی تنظیم الاسد کا

سربراہ الاسد موجود تھا جس کے شپنگ کمپنیوں سے گہرے روابط ہیں۔ میں نے اس سے ملاقات کی اور پھر اس کے ساتھ کرونیا کی ایک شپنگ کمپنی میں پہنچ گیا جس کے شپ اسرائیل کے لئے مال برداری میں استعمال ہوتے ہیں۔ شپنگ کمپنی کے مالک کا نام کریگ ہے۔ الاسد مجھے کریگ کے پاس لے گیا تھا۔ الاسد اور کریگ دوست ہیں۔ کریگ شپنگ کمپنی کی آڑ میں کئی غیر قانونی کام بھی کرتا ہے اس کا شمار کرونیا کے بڑے سمگلرز میں ہوتا ہے۔ شراب، منشیات اور اسلحہ کی سمگلنگ میں وہ ملوث رہتا ہے۔ یہ سب کام وہ انتہائی راز داری سے کرتا ہے اور وہ چونکہ یہودی نہیں ہے اس لئے وہ اندر ہی اندر اور انتہائی خفیہ انداز میں فلسطینیوں کی بھی مدد کرتا رہتا ہے۔

فلسطینیوں کو اسرائیل پہنچانے اور وہاں سے نکالنے میں اس کا بڑا ہاتھ ہے۔ مددگار ہونے کے باوجود وہ ایک لالچی انسان ہے اور فلسطینیوں کی مدد بھی وہ بغیر معاوضے کے نہیں کرتا لیکن وہ چونکہ اپنے کام کا ماہر ہے اس لئے الاسد نے اسے اپنا دوست بنا رکھا ہے اور وہ اسی کی مدد سے کئی بار اسرائیل جا بھی چکا ہے اور محفوظ طریقے سے اسرائیل سے واپس بھی آ چکا ہے۔ اس نے میری کریگ سے بات کرا دی ہے۔ کریگ کا ایک سی شارک نامی شپ ہے جو اسرائیل میں کرونیا سے تیار ہونے والی شراب کی بڑی کھیپ لے جاتا ہے اور یہ واحد جہاز ہے جسے اسرائیلی حدود میں چیک نہیں

کیا جاتا۔ چیکنگ کے طور پر کوسٹ گارڈز شپ پر آتے ضرور ہیں لیکن وہ بغیر کارروائی کئے اس شپ کو اسرائیل روانہ کر دیتے ہیں۔ کریگ نے مخصوص معاوضے پر ہم پانچوں اور الاسد کو اسرائیل لے جانے کی حامی بھر لی ہے۔ وہ ہمیں سی شارک میں شپ کے کریو کے روپ میں اسرائیل لے جائے گا''...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''گڈ شو۔ یہ شپ یہاں سے کب روانہ ہو گا''...... جولیا نے پوچھا۔

''شپ لوڈڈ ہے۔ آج رات اسے سی پورٹ سے نکال دیا جائے گا۔ ہمیں رات بارہ بجے سی پورٹ پہنچنا ہے اور پھر ہمیں اس شپ کے کریو کے روپ میں شپ پر سوار ہونا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اگر ہم آج رات اس شپ میں سوار ہوتے ہیں تو ہم کب تک اسرائیل پہنچیں گے''...... صفدر نے پوچھا۔

''یہاں سے اسرائیل چھ دن کی دوری پر ہے۔ آج سے ٹھیک چھ دن بعد ہم اسرائیل میں ہوں گے''...... عمران نے کہا۔

''اور اس شپ سے ہم اسرائیل کے کس حصے میں ڈراپ ہوں گے''...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

''اس کی ساری ذمہ داری الاسد نے لی ہے کہ وہ ہمیں اسرائیل کے ایسے حصے میں لے جائے گا جہاں سے آگے بڑھنے میں ہمیں

کسی مشکل کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا''...... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

''کیا کریگ کو معلوم ہے کہ ہم کون ہیں اور کس مقصد کے لئے اسرائیل جانا چاہتے ہیں''...... تنویر نے عمران کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''کریگ کو صرف معاوضے سے مطلب ہے۔ اسے گارنٹیڈ چیک دے دیا گیا ہے۔ اب چاہے اس کے شپ میں عسکریت پسندوں کا گروپ ہی کیوں نہ جائے اس سے اسے کوئی سروکار نہیں ہے لیکن بہرحال الاسد نے اسے ہم سب کو اپنا دوست ہی بتایا ہے''۔ عمران نے کہا۔

''اب الاسد کہاں ہے۔ کیا وہ تمہارے ساتھ نہیں آیا''۔ جولیا نے پوچھا۔

''نہیں۔ وہ اپنے ضروری کام کر رہا ہے۔ رات کو وہ ہمیں سی پورٹ پر ہی ملے گا''...... عمران نے جواب دیا۔ اسی لمحے دروازے پر دستک ہوئی تو وہ سب خاموش ہو گئے۔ صفدر فوراً اٹھا اور تیز تیز چلتا ہوا دروازے کی جانب بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا تو باہر ویٹر موجود تھا جو اس کا آرڈر سرو کرنے کے لئے آیا تھا۔ وہ ایک ٹرالی میں کافی کے پانچ مگ لایا تھا۔

''میں لے جاتا ہوں۔ تم جاؤ''...... صفدر نے کہا تو ویٹر نے اثبات میں سر ہلایا اور ٹرالی اس کے حوالے کر کے واپس جانے کے

لئے مڑ گیا۔ صفدر ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر لے آیا اور پھر اس نے کافی کا ایک مگ اٹھا کر پہلے عمران کو دیا اور پھر باقیوں کو سرو کرنے لگا۔

''شپ میں کریو کے روپ میں جانے کے لئے کیا ہمیں خاص میک اپ کرنے ہوں گے''...... جولیا نے پوچھا۔

''ہاں۔ جو افراد پہلے کریو کی حیثیت سے اس شپ میں جا رہے تھے کریگ نے انہیں ڈراپ کر دیا ہے۔ ہمیں صرف ان کے میک اپ ہی کرنے ہوں گے۔ ان کے اصل کاغذات ہمیں دے دیئے جائیں گے تاکہ ضرورت کے وقت ہم ان کا استعال کر سکیں''۔ عمران نے کہا۔

''تم کرو گے ہمارا میک اپ''...... جولیا نے مسکرا کر پوچھا۔

''اگر آپ کا حکم ہے تو میں اس حکم پر ضرور عمل کروں گا''۔ عمران نے بڑے سنجیدہ انداز میں کہا اور جولیا ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔

''ہونہہ۔ تو کیا تم میرے ہر حکم پر ایسا ہی کہو گے جیسا اب کہا ہے''...... جولیا نے پوچھا۔

''سوائے سنجیدگی ختم کرنے کے میں آپ کے ہر حکم پر عمل کرنے کا پابند ہوں مس جولیا''...... عمران نے کہا تو جولیا غصے سے ہونٹ بھینچ کر رہ گئی۔ عمران اس کی بات سمجھ گیا ہے کہ وہ اسے سنجیدگی ختم کرنے کے لئے کہے گی اسی لئے اس نے فوراً کہہ دیا تھا کہ سوائے سنجیدگی چھوڑنے کے وہ اس کے ہر حکم پر عمل کرے گا۔

"ہمیں رات کو یہاں سے کس وقت نکلنا ہے"...... جولیا نے سر جھٹکتے ہوئے پوچھا۔

"سی شارک رات بارہ بجے پورٹ چھوڑ دے گا۔ سی پورٹ تک جانے کا یہاں سے دو گھنٹوں کا راستہ ہے۔ ہمیں شپ کے نکلنے سے ایک گھنٹہ پہلے وہاں پہنچنا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"ہونہہ۔ اس وقت شام کے چھ بج رہے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمیں نو بجے تک یہاں سے نکل جانا چاہئے۔ نو بجے نکلیں گے تب ہی ہم ایک گھنٹہ پہلے سی پورٹ پر پہنچ سکیں گے"۔ جولیا نے کہا۔

"یس مس جولیا"...... عمران نے سعادت مند شوہروں کی طرح جواب دیا اور جولیا اسے گھور کر رہ گئی۔

"اگر آپ اجازت دیں تو میں کافی پی لوں"...... عمران نے اسی انداز میں کہا تو جولیا ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔

"پی لو"...... جولیا نے بے چارگی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"شکریہ"...... عمران نے کہا تو جولیا جیسے جل کر رہ گئی۔ صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر بھی عمران کی جانب عجیب سی نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ انہیں عمران کا اس قدر سنجیدہ رہنا بے حد کھل رہا تھا لیکن چونکہ عمران نے چیف کے حکم سے سنجیدہ رہنے کا فیصلہ کر لیا تھا اس لئے وہ بھلا اسے کیا کہہ سکتے تھے۔

"لگتا ہے کہ اس بار عمران صاحب نہیں ہمارے ساتھ عمران

صاحب کے روپ میں کوئی اور آیا ہے جو ہمیں پرایا سمجھ کر ہم سے اس قدر روکھے انداز میں پیش آ رہا ہے"...... صفدر نے افسوس زدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ نجانے کیوں عمران کی سنجیدگی اب مجھے بھی بری لگنی شروع ہو گئی ہے"...... تنویر نے کہا تو کیپٹن شکیل اور صفدر اس کی جانب حیرت بھری نظروں سے دیکھنے لگے۔ تنویر کو بھی عمران کی سنجیدگی بری لگ سکتی ہے یہ واقعی انہونی سی بات تھی۔

"مس جولیا۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں کافی پینے کے بعد اپنے روم میں چلا جاؤں۔ میں کچھ دیر آرام کرنا چاہتا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے جاؤ۔ چلے جاؤ"...... جولیا نے جلے کٹے لہجے میں کہا۔

"شکریہ مس جولیا"...... عمران نے کہا تو جولیا اس بار غرا کر رہ گئی۔ عمران اس کی طرف نہیں دیکھ رہا تھا۔ اس نے کافی کے سپ لئے اور پھر وہ مگ خالی کر کے اسے سائیڈ ٹیبل پر رکھتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں دو گھنٹے ریسٹ کروں گا اور پھر میں یہیں آ جاؤں گا"۔ عمران نے کہا تو اس بار جولیا نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا اور عمران تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے نکلتا چلا گیا۔

"عمران صاحب کا یہ سنجیدہ رویہ کم از کم میرے لئے تو بے حد

تکلیف دہ ہے۔ میں نے اس سے پہلے عمران صاحب کو اس قدر سنجیدہ نہیں دیکھا تھا''...... عمران کے جانے کے بعد کیپٹن شکیل نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ عمران صاحب نے چیف کی سخت باتوں کو دل سے لگا لیا ہے۔ اب شاید ہی ان کا موڈ کبھی ٹھیک ہو''...... صفدر نے کہا۔

''ہونہہ۔ کیسے ٹھیک نہیں ہو گا اس کا رویہ۔ میں اس کا دماغ درست کر دوں گی''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اس کی بات سن کر تنویر ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

دو گھنٹوں کے بعد عمران دوبارہ وہاں آ گیا۔ اس کے چہرے پر بدستور سنجیدگی طاری تھی۔ اس نے ان سب کو وہ تصویریں دیں جن کے ان سب کو میک اپ کرنے تھے۔

''ہمیں ان افراد کے میک اپ کرنے ہیں۔ یہی وہ افراد ہیں جنہیں سی شارک سے ڈراپ کر کے ہمیں لے جایا جا رہا ہے''۔ عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''لیکن عمران صاحب کیا ہمارا اس ہوٹل سے میک اپ کر کے جانا مناسب رہے گا۔ اگر ہم یہاں سے مختلف چہروں میں نکلے تو کیا ہوٹل کی انتظامیہ چونکے گی نہیں''...... صفدر نے کہا۔

''نہیں۔ ہم یہاں میک اپ نہیں کریں گے۔ میری الاسد سے فون پر بات ہوئی ہے۔ وہ ہمیں لینے کے لئے ایک گاڑی بھیج رہا ہے۔ گاڑی میں اس کے اعتماد کا آدمی ہے۔ گاڑی میں جب ہم سی

پورٹ کی طرف روانہ ہوں گے تب ہم گاڑی میں ہی میک اپ کریں گے''...... عمران نے جواب دیا تو ان سب نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیئے۔

کچھ ہی دیر میں وہ اپنا سامان سمیٹ کر ہوٹل سے نکلے جا رہے تھے۔ ہوٹل سے عمران انہیں ایک مخصوص پوائنٹ پر لے آیا جہاں سفید رنگ کی ایک وین موجود تھی۔ عمران نے اس وین کی نمبر پلیٹ دیکھی اور پھر عمران اور ڈرائیور کے درمیان مخصوص کوڈز کا تبادلہ ہوا اور پھر عمران نے مطمئن ہو کر انہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا اور کچھ ہی دیر بعد وہ سب وین میں سوار ہو کر سی پورٹ کی جانب روانہ ہو گئے۔

عمران، ڈرائیور کی سائیڈ سیٹ پر بیٹھا تھا جبکہ اس کے ساتھی وین کے پچھلے حصے میں بیٹھ گئے تھے۔ جب وین نے تقریباً آدھا راستہ طے کر لیا تو عمران نے وین رکوائی اور پھر وہ وین کے پچھلے حصے میں آ گیا اور اس نے وین میں ان کے میک اپ کرنے شروع کر دیئے۔ دو گھنٹوں کی مسافت کے بعد وہ نئے میک اپ میں سی پورٹ پر پہنچ گئے۔ جیسے ہی وین سی پورٹ کی پارکنگ ایریا میں داخل ہوئی دائیں طرف موجود ایک بڑی سی کار سے ایک لمبا تڑنگا اور مضبوط جسم والا نوجوان نکلا اور تیز تیز چلتا ہوا اس وین کے پاس آ گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی وین سے نکل کر باہر آ گئے تو وہ نوجوان عمران کے پاس آ گیا۔

''یہ الاسد ہے''...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے نوجوان کا

تعارف کراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے الاسد کو اپنے ساتھیوں کا تعارف کرانا شروع کر دیا۔ اس نے ظاہر ہے الاسد کو ان کے اصلی نام بتانے سے گریز ہی کیا تھا۔

الاسد انہیں لے کر ایک بڑے شپ پر آ گیا۔ شپ کے کپتان کا نام نائڈو تھا۔ الاسد اس سے پہلے مل ہی چکا تھا اور نائڈو کو چونکہ شپ کے اونر کی طرف سے انہیں ساتھ لے جانے اور اسرائیل ڈراپ کرنے کے خصوصی احکامات دے دیئے گئے تھے اس لئے اس نے الاسد، عمران اور اس کے ساتھیوں کو شپ میں ویلکم کہا تھا اور انہیں رہنے کے لئے شپ کے نچلے حصے میں ایک بڑا کیبن فراہم کر دیا تھا۔ وہ چونکہ شپ میں کریو کی حیثیت سے آئے تھے اس لئے کپتان نائڈو نے انہیں فی الحال آرام کرنے کے لئے کہا تھا۔

وہ سب کیبن میں آ گئے اور پھر ایک گھنٹے کے بعد شپ نے سی پورٹ چھوڑ دیا اور سمندر میں اپنی منزل کی طرف روانہ ہو گیا۔ شروع میں اس کی رفتار کافی کم تھی لیکن جیسے جیسے وہ آگے بڑھتا جا رہا تھا اس کی رفتار میں نمایاں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔ الاسد، عمران اور اس کے ساتھیوں نے شپ کے کریو کا مخصوص لباس پہن لیا تھا اور وہ کیبن سے نکل کر جہاز کے ڈیک پر آ گئے تھے۔ کریو کے دوسرے افراد کو شک نہ ہو اس لئے عمران نے انہیں ایک دوسرے سے الگ الگ رہنے کی ہی ہدایات دی تھیں اس لئے وہ سب ایک

دوسرے سے الگ الگ جہاز کے مختلف حصوں پر چلے گئے تھے۔

الاسد اور عمران جہاز کے اگلے حصے میں آ گئے اور ریلنگ کے پاس آ کر کھڑے ہو گئے۔ وہ دونوں ریلنگ کے پاس کھڑے ہو کر جہاز کے اگلے سرے کو سمندر کی لہریں کاٹ کر آگے بڑھتا دیکھ رہے تھے۔ سمندر میں سکون تھا اور سی شارک انتہائی سبک رفتاری سے آگے بڑھا جا رہا تھا۔ آسمان بھی صاف تھا لیکن ہواؤں کی رفتار خاصی تیز تھی۔

''اگر راستے میں موسم خراب نہ ہوا اور سی شارک اسی رفتار سے آگے بڑھتا رہا تو پھر ہم زیادہ سے زیادہ پانچ دن بعد اسرائیل میں ہوں گے''...... الاسد نے اپنے اردگرد دیکھا اور پھر کسی کو نہ پا کر سائیڈ میں کھڑے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''سمندر پرسکون ہے اور آسمان بھی صاف ہے۔ مجھے نہیں لگتا کہ ان پانچ دنوں میں راستے میں ہمیں کسی طوفان کا سامنا کرنا پڑے گا''...... عمران نے کہا۔

''سمندری موسم تبدیل ہونے میں وقت نہیں لیتا۔ کچھ نہیں کہا جا سکتا ہے کہ کب آسمان پر بادل چھا جائیں اور ہوائیں تیز ہو کر طوفان کی شکل اختیار کر لیں۔ میں ان راستوں پر پہلے بھی کئی بار سفر کر چکا ہوں۔ صاف ستھرا آسمان اور پرسکون سمندر ہونے کے باوجود موسم اچانک تبدیل ہو کر انتہائی خوفناک طوفانوں کا روپ دھار لیتا تھا کہ جہاز سمندر پر ڈولنا شروع ہو جاتا تھا اور یوں لگتا تھا

کہ جہاز اب ڈوبا کہ تب ڈوبا''...... الاسد نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں واقعی سمندری موسموں کے تغیرات کا پتہ نہیں ہوتا کہ کب بدل جائے''...... عمران نے جواب دیا۔

''پرنس کیا میں تم سے ایک بات پوچھ سکتا ہوں''...... الاسد نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''میں جانتا ہوں کہ تم کیا پوچھنا چاہتے ہو لیکن اس بارے میں ابھی کچھ نہ پوچھو تو اچھا ہو گا کیونکہ جہاز اور سمندر کے بھی کان ہو سکتے ہیں''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔ اس نے عادت کے مطابق دیواروں کے کانوں کی جگہ جہاز اور سمندر کے کانوں کی نئی بات کی تھی۔ جس پر الاسد بے اختیار مسکرا دیا۔

''ٹھیک ہے۔ نہیں پوچھتا لیکن میں یہ ضرور کہنا چاہتا ہوں کہ تم وہاں جس مقصد کے لئے جا رہے ہو اگر وہاں تمہیں کسی بھی مرحلے پر میری ضرورت ہو تو مجھے صرف ایک کال کر لینا۔ تمہاری اس کال پر میں فوراً تمہارے پاس چلا آؤں گا''...... الاسد نے کہا۔

''اگر تم بھابی کے پاس ہوئے تو''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''میں سمجھا نہیں''...... الاسد نے کہا اور پھر وہ اچانک کھلکھلا کر ہنسنا شروع ہو گیا جیسے اسے عمران کی بات کا مطلب سمجھ میں آ گیا ہو۔ عمران کے کہنے کا مطلب تھا کہ اگر کیا وہ اپنی بیوی کے پاس ہوا تو کیا وہ اسے بھی چھوڑ کر آ جائے گا۔ عمران کے کہنے کا انداز ایسا تھا جیسے وہ الاسد کو ہمیشہ کے لئے اپنی بیوی کو چھوڑ کر آنے کا

کہنا چاہ رہا ہو۔

''ہاں ہاں۔ بالکل۔ میں تمہارے لئے اپنی بیوی بچوں سمیت سب کچھ چھوڑ کر آ سکتا ہوں اور وہ بھی ہمیشہ کے لئے''...... الاسد نے کہا تو عمران بھی جواباً ہنس پڑا۔ اسی لمحے جولیا تیز تیز چلتی ہوئی ان کے قریب آ گئی۔ جولیا کو اس طرف آتے دیکھ کر عمران کے ہونٹوں سے ہنسی یوں غائب ہو گئی جیسے کافور کی بو لمحوں میں غائب ہو جاتی ہے۔

''میں تم سے کچھ پوچھنے آئی ہوں''...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''او کے۔ تم دونوں باتیں کرو میں ذرا جہاز کی سیر کر کے آتا ہوں''...... الاسد نے کہا اور پھر وہ تیز تیز چلتا ہوا ایک طرف بڑھتا چلا گیا۔ اسے جاتے دیکھ کر جولیا بھی ریلنگ کے پاس آ کر کھڑی ہو گئی اور غور سے عمران کی جانب دیکھنے لگی۔

''فرمائیں۔ کیا پوچھنا ہے''...... عمران نے کہا۔ اس کے لہجے میں بے پناہ سختی تھی۔

''ہونہہ۔ پہلے اپنا رویہ درست کرو پھر میں تم سے کچھ پوچھوں گی ورنہ نہیں''...... جولیا نے اس کے لہجے میں سختی محسوس کرتے ہوئے تلخ لہجے میں کہا۔

''سوری مس جولیا۔ میں اس وقت مشن پر ہوں اور چیف کے احکامات ہیں کہ میں اس مشن میں کسی بھی قسم کی احمقانہ بات یا

حرکت نہیں کروں گا۔ میرا لہجہ سخت ضرور ہے لیکن کڑوا نہیں“۔ عمران نے اسی انداز میں کہا۔

”تو ٹھیک ہے۔ میں بھی تم سے اب اس وقت تک بات نہیں کروں گی جب تک تم اپنے لہجے کی سختی ختم نہیں کرتے“...... جولیا نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

”آپ مجھ سے کچھ پوچھنے آئی تھیں“...... عمران نے اس کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”کچھ نہیں پوچھنا مجھے تم سے“...... جولیا نے تلخی سے کہا اور مڑ کر تیز تیز چلتی ہوئی واپس اس طرف بڑھ گئی جس طرف سے وہ آئی تھی۔ عمران اسے جاتے دیکھ کر دھیمے انداز میں مسکرا دیا۔ کچھ فاصلے پر صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر موجود تھے۔ ان کی نظریں عمران اور جولیا پر ہی جمی ہوئی تھیں جیسے وہ ان دونوں کا ردِ عمل دیکھ رہے ہو اور جب جولیا کو انہوں نے غصے میں عمران کے پاس سے واپس جاتے دیکھا تو ان کے چہروں پر پریشانی کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

”یہ عمران کر کیا رہا ہے۔ اسے مس جولیا سے اس انداز میں بات کرنے کا کوئی حق نہیں ہے“...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”عمران صاحب پر چیف کے غصے کا بھوت سوار ہے۔ اب یہ کسی خاص طریقے سے ہی اترے گا ورنہ عمران صاحب کا رویہ مس جولیا تو کیا ہم سب سے بھی ایسا ہی رہے گا“...... صفدر نے کہا۔

”ہونہہ۔ اگر مجھے غصہ آ گیا تو میں اس کا بھوت اس کی ناک کے راستے باہر نکال دوں گا“...... تنویر نے اسی انداز میں کہا۔

”ایسی غلطی نہ کرنا۔ عمران صاحب بے حد سنجیدہ ہیں۔ اس حالت میں اگر تم نے ان سے کوئی بات کی تو وہ تمہیں بھی سخت جواب دیں گے“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”ہونہہ۔ تو تم کیا سمجھتے ہو کیا میں اس سے ڈرتا ہوں“...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”نہیں۔ میں نے ایسا نہیں کہا۔ میرے کہنے کا مطلب تھا کہ اس وقت عمران صاحب کو ان کے حال پر چھوڑ دینا ہی اچھا ہے۔ خود ہی ان کے سر سے سنجیدگی کا بھوت اتر جائے گا تو وہ پہلے جیسے بن جائیں گے“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”دیکھو۔ کیا ہوتا ہے“...... صفدر نے کہا۔ جولیا ان کی جانب ہی بڑھی آ رہی تھی۔ اس کے چہرے پر بھی سنجیدگی دکھائی دے رہی تھی۔ اسے عمران کے انداز پر شدید غصہ آ رہا تھا۔

”کیا بات کرنے گئی تھیں آپ عمران صاحب سے“...... صفدر نے جولیا کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”کچھ نہیں“...... جولیا نے سخت لہجے میں کہا۔

”لگتا ہے عمران صاحب کی طرح آپ بھی سنجیدہ مزاج ہو گئی ہیں۔ آپ عمران صاحب کے مزاج کو اچھی طرح سے جانتی ہیں۔ وہ پل میں تولہ ہوتا ہے اور پل میں ماشہ“...... صفدر نے کہا۔

"مجھے اس سے اب کوئی سروکار نہیں ہے اور تم اس کے بارے میں مجھ سے کوئی بات نہ کرو"...... جولیا نے اسی انداز میں کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے جیسے انہیں جولیا کے غصے کی وجہ سمجھ گئی ہو۔ جولیا عمران کے بدلے ہوئے اور سخت رویئے کی وجہ سے پریشان تھی۔

"عمران صاحب ہماری طرف آ رہے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو جولیا نے چونک کر دیکھا تو واقعی عمران اسے اس طرف آتا دکھائی دیا۔

"مس جولیا۔ کیا میں آپ سے کچھ پوچھ سکتا ہوں"...... عمران نے قریب آ کر جولیا سے مخاطب ہو کر مؤدب لہجے میں کہا۔

"پوچھو۔ کیا پوچھنا ہے"...... جولیا نے اس بار عمران سے بدلہ لیتے ہوئے اسی کے انداز میں سخت لہجے میں کہا۔

"سمندر کے پانی میں اگر دودھ، پتی اور چینی ملا کر اس کی چائے بنائی جائے تو اس کا ذائقہ کیسا ہو گا"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو جولیا چونک کر اس کی شکل دیکھنے لگی۔ عمران کی بات سن کر کیپٹن شکیل اور صفدر کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔ عمران کے چہرے پر انہیں اب پہلے جیسی شوخی دکھائی دینا شروع ہو گئی تھی جس پر وہ مطمئن ہو گئے تھے جبکہ عمران کو اپنے مخصوص انداز میں آتے دیکھ کر تنویر کا منہ بن گیا تھا۔

عمران کا شوخ انداز دیکھ کر جولیا کی آنکھوں میں بھی چمک آ

گئی لیکن اس نے فوراً خود پر قابو پا لیا اور چہرے پر سختی کے تاثرات نمایاں کر لئے جیسے اب وہ عمران سے سیدھے منہ بات کرنے کے موڈ میں نہ ہو۔

"مجھے کیا پتہ۔ میں نے کبھی سمندری پانی کی بنی چائے نہیں پی"...... جولیا نے منہ پھلا کر کہا۔

"وہ تو میں نے بھی نہیں پی ہے۔ میں تو کہتا ہوں کہ آج سب یہ نیا تجربہ کر کے دیکھ لیتے ہیں۔ سمندر سے پانی لینے کے لئے ہم تنویر کو بھیج دیتے ہیں۔ کیوں تنویر"...... عمران نے کہا تو تنویر نے غصے سے منہ دوسری طرف کر لیا جبکہ صفدر اور کیپٹن شکیل بے اختیار ہنس پڑے۔

"شکر ہے عمران صاحب کہ آپ کا موڈ بحال ہو گیا ہے ورنہ آپ کا سنجیدہ اور کڑوا انداز دیکھ کر تو ہم بھی پریشان ہو گئے تھے"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں ڈرا ہوا تھا اس لئے زیادہ سے زیادہ سنجیدہ رہنے کی کوشش کر رہا تھا مگر......" عمران نے کہا۔

"کس بات سے ڈرے ہوئے تھے تم"...... جولیا نے اسے گھور کر کہا۔

"تم نے چیف کے سامنے کہا تھا کہ اگر میں نے کوئی حماقت کی تو تم یا تو مجھے گولی مار دو گی یا پھر خود کو اڑا لو گی۔ اب مجھے نہ یہ اچھا لگے گا کہ تم میرے رقیب و روسفید کے سامنے مجھے گولی مارو

اور نہ مجھے یہ اچھا لگے گا کہ تم مجھ سے شادی کئے بغیر خود کشی کر لو''...... عمران نے بڑی معصومیت سے کہا۔

''ہونہہ۔ میں نے یہ سب اس لئے کہا تھا کہ تم چیف سے میٹنگ کے دوران کوئی حماقت نہیں کرو گے''...... جولیا نے سر جھٹک کر کہا اور پھر وہ چونک کر عمران کی طرف غور سے دیکھنے لگی۔

''اور یہ تم نے کیا کہا ہے شادی۔ تم مجھ سے شادی کرو گے''۔ جولیا نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ نن۔ نن نہیں نہیں۔ میں نے ایسا کب کہا۔ میں بھلا تنویر کے سامنے ایسی بات کر سکتا ہوں''...... عمران نے بڑے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو تنویر غرا کر رہ گیا جبکہ کیپٹن شکیل، صفدر اور جولیا کے ہونٹوں پر مسکراہٹیں بکھر گئیں۔

''کیوں۔ تم تنویر کے سامنے ایسا کیوں نہیں کہہ سکتے۔ کیا اس سے ڈرتے ہو''...... جولیا نے اس بار جان بوجھ کر عمران کو تنگ کرنے والے انداز میں کہا۔

''ڈرنا ہی پڑتا ہے ورنہ اس نے اپنی بہن کی شادی کرانے سے ہی انکار کر دیا تو''...... عمران نے اسی انداز میں کہا تو کیپٹن شکیل اور صفدر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے جبکہ تنویر غصیلے انداز میں ادھر ادھر دیکھنا شروع ہو گیا جیسے اس کا بس نہ چل رہا ہو کہ وہ سمندر میں ہی چھلانگ لگا دے۔

''آپ کا یہی انداز اچھا لگتا ہے عمران صاحب۔ سنجیدگی آپ

پر سوٹ نہیں کرتی''...... کیپٹن شکیل نے ہنستے ہوئے کہا۔

''تمہیں میرا کون سا انداز پسند ہے جولیا''...... عمران نے شرارت بھری نظروں سے جولیا کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

''مجھے نہیں پتہ''...... جولیا نے سر جھٹک کر کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل بے اختیار ہنس پڑے۔

''آپ مجھ سے کچھ پوچھنے آئی تھیں مس جولیا''...... عمران نے پہلے جیسے لہجے میں کہا تو جولیا اسے گھور کر رہ گئی۔

''تمہارا یہ انداز تو مجھے قطعی پسند نہیں ہے''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''چلو۔ اسی بہانے پتہ تو چل گیا کہ تمہیں میرا کون سا انداز پسند ہے''...... عمران نے مسکرا کر کہا تو جواب میں جولیا بھی مسکرا دی۔ جولیا اور عمران کو اس انداز میں باتیں کرتے دیکھ کر تنویر کا منہ بن گیا تھا۔ وہ اس لئے خاموش تھا کہ اگر اس نے کوئی بات کی تو عمران نے الٹا اسے ہی رگید کر رکھ دینا ہے۔

''میں تم سے یہ پوچھنے آئی تھی کہ کیا ہمارا اس طرح اسی شپ پر سفر کرنا مناسب رہے گا۔ اس شپ میں ہمیں چھ دن سفر کرنا ہے۔ اس بار ہمارا ٹکراؤ سی ایچ سے ہے۔ تم نے کہا تھا کہ سی ایچ کا مخبری کا نیٹ ورک بے حد وسیع ہے اگر سی ایچ کو پتہ چل گیا کہ ہم اس شپ میں سفر کر رہے ہیں تو کیا وہ ہمارے راستے میں حائل ہونے کی کوشش نہیں کریں گے۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ سی ایچ کو

ہمارے بارے میں علم ہو گیا ہو کہ ہم اس شپ میں موجود ہیں تو وہ شپ پر ہی حملہ کر دیں اور شپ کو میزائلوں سے اُڑا دیں“...... جولیا نے کہا۔

”لگتا ہے سمندری ہواؤں نے تمہارے دماغ کی کھڑکی کھول دی ہے“......عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میں سنجیدہ ہوں عمران“...... جولیا نے سر جھٹک کر کہا۔

”تو میں نے کب کہا ہے کہ تم رنجیدہ ہو۔ رنجیدگی صاحبہ تو مجھے اپنے رقیب و روسفید کے چہرے پر نظر آ رہی ہے جو شاید اس بات سے ناراض ہے کہ میں تم سے اور تم مجھ سے ہنس کر کیوں باتیں کر رہی ہو“......عمران نے کن انکھیوں سے تنویر کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

”ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ میری صحت پر کوئی اثر نہیں پڑتا کہ تم ہنس کر بات کرو یا رو کر“......تنویر نے سخت لہجے میں کہا۔

”پھر ٹھیک ہے ورنہ مجھے خدشہ لاحق ہو رہا تھا کہ تم غصے اور پریشانی میں سمندر میں ہی چھلانگ نہ لگا دو“......عمران نے کہا۔

”میں احمق نہیں ہوں سمجھے تم“......تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”سمجھ گیا بڑے بھائی“......عمران نے قدرے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”میں تم نے سے کچھ پوچھا ہے“...... جولیا نے کہا۔

”کیا پوچھا ہے ڈاررر“...... عمران ایک بار پھر اپنے پرانے

فقرے پر آ گیا۔

”ہونہہ۔ اس سے تو تم سنجیدہ ہی اچھے تھے کم از کم تم ہر بات کا ڈھنگ سے جواب تو دے رہے تھے“...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

”لو کر لو بات۔ نہ تمہیں میری سنجیدگی بھاتی ہے اور نہ میرا مزاح اچھا لگتا ہے۔ اب میں کروں تو کروں کیا“......عمران نے کہا۔

”سیدھی طرح میرے سوال کا جواب دو“...... جولیا نے کہا۔

”ابھی تو ہم نے سفر شروع ہی کیا ہے۔ انتظار کرو ہو سکتا ہے کہ ہم درمیان میں اپنا راستہ بدل لیں اور تلاش کرنے والے ہمیں اس شپ میں تلاش کرتے ہی رہ جائیں“......عمران نے کہا۔

”کیا مطلب ہوا اس بات کا“...... جولیا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”ابھی مطلب رہنے دو۔ کھلی ہوائیں ہیں۔ خوبصورت سمندر ہے اور سمندر کے اوپر کھلا نیلا آسمان۔ ایسی پر بہار فضا میں اپنے نہیں تو میرے مستقبل کے بارے میں ہی سوچ لو“۔ عمران نے کہا تو جولیا ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔ وہ سمجھ گئی کہ عمران کے پاس بھی اس سوال کا کوئی جواب نہیں ہے۔

”مجھے تو دال میں کچھ کالا کالا دکھائی دے رہا ہے۔ عمران صاحب اور مسلسل اس شپ میں سفر کریں۔ میرا دل یہ بات ماننے کے لئے تیار نہیں ہے“......کیپٹن شکیل نے عمران کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''سمندر میں بھی تمہیں دال دکھائی دے رہی ہے اور دال میں کالا بھی۔ حیرت ہے۔ بڑی تیز نظریں ہیں تمہاری''...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل بے اختیار ہنس پڑا۔

''تو کیا واقعی تم نے کچھ اور سوچ رکھا ہے''...... جولیا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''شاید''...... عمران نے مبہم سے انداز میں کہا اور جولیا ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔

سیاہ رنگ کا ایک تیز رفتار ہیلی کاپٹر سمندر کے فراخ سینے پر اُڑا چلا جا رہا تھا۔ یہ گن شپ ہیلی کاپٹر تھا جو سمندر سے زیادہ بلندی پر نہیں تھا۔

سمندر کا پانی بار بار اچھل اچھل کر ہیلی کاپٹر تک پہنچنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن ہیلی کاپٹر سمندر سے اتنی بلندی پر ضرور تھا کہ سمندر کا اچھلتا ہوا پانی اسے چھو نہ سکے۔

ہیلی کاپٹر میں اس وقت کاپر ہیڈ کی نمبر ٹو لیڈی فونڈا موجود تھی جو پائلٹ کی سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی۔ ہیلی کاپٹر کے عقب میں دس مسلح افراد سوار تھے۔ ان سب نے گہرے رنگ کے لباس پہن رکھے تھے۔ ان لباسوں پر کاپر ہیڈ کا مخصوص نشان بھی بنا ہوا تھا جو سبز رنگ کے سانپ کا تھا جس کا سر سیاہ تھا اور اس کا منہ کھلا ہوا تھا۔ یہ نشان مسلح افراد کے لباسوں پر سینوں اور کمر پر موجود تھا۔

لیڈی فونڈا کو اطلاع مل گئی تھی کہ سی شارک نامی شپ سامان

لے کر کرونیا سے نکل چکا ہے اور اسرائیل کی طرف رواں دواں ہے۔ لیڈی فونڈا کو اس بات کا انتظار تھا کہ شپ جیسے ہی انٹرنیشنل بارڈر کراس کرے گا وہ فوری طور پر اس شپ پر اٹیک کرنے کے لئے نکل جائے گی اور اس کی کوشش ہو گی کہ وہ شپ پر ہیلی کاپٹر سے ہی حملہ کر کے اسے سمندر برد کر دے تاکہ اس شپ میں موجود عمران اور اس کے ساتھی ہلاک ہو جائیں اور شپ کے ساتھ ہی ان کی لاشیں سمندر برد ہو جائیں۔

لیڈی فونڈا نے سی شارک نامی اس شپ کے بارے میں تمام معلومات حاصل کر لی تھیں۔ اس کے پاس اس شپ کے راڈار اور ٹریکنگ سسٹم کے تمام کوڈز بھی پہنچ چکے تھے اس لئے وہ اس شپ کو آسانی سے سمندر میں نہ صرف تلاش کر سکتی تھی بلکہ اسے دور سے ہی میزائل مار کر ہٹ بھی کر سکتی تھی۔ لیڈی فونڈا کو یہ اطلاع بھی ملی تھی کہ سی شارک میں صامالی قزاقوں سے بچنے کے لئے خاصی تعداد میں اسلحہ رکھا جاتا ہے۔ شپ میں اینٹی ایئر کرافٹ گنیں اور اینٹی میزائل بھی لگائے گئے ہیں تاکہ وہ صامالی قزاقوں کو شپ سے دور رکھ سکیں اور مقابلے کی صورت میں نہ صرف شپ کا دفاع کر سکیں بلکہ صامالی قزاقوں کے شپ کو تباہ کرنے کے لئے سی شارک سے بھرپور کارروائی کر سکے۔ اس لئے لیڈی فونڈا کو یہ پریشانی لاحق تھی کہ اگر اس نے ہیلی کاپٹر سے سی شارک پر میزائل فائر کئے تو سی شارک کے اینٹی میزائل اس کے فائر کئے ہوئے میزائلوں کو

شارک تک نہیں پہنچے دیں گے اور جیسے ہی شپ میں موجود عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس بات کا علم ہو گا کہ اس شپ کو ان کی وجہ سے ہی تباہ کیا جا رہا ہے تو وہ فوراً شپ سے نکل جائیں گے۔ گو کہ سمندر میں ان کے پاس کہیں جانے یا چھپنے کا کوئی راستہ تو نہیں ہو گا لیکن لیڈی فونڈا انہیں کسی بھی حالت میں بچ نکلنے کا کوئی راستہ نہیں دینا چاہتی تھی اس لئے وہ چاہتی تھی کہ جب وہ سی شارک پر اٹیک کرے تو عمران اور اس کے ساتھی اسی شپ میں موجود ہوں تاکہ وہ بھی اس شپ کے ساتھ ختم ہو جائیں۔ اس کے لئے لیڈی فونڈا شپ کے نزدیک جا کر اس پر اچانک اور پوری قوت سے حملہ کرنا چاہتی تھی تاکہ سی شارک اینٹی ایئر کرافٹ اور اینٹی میزائلوں سے اپنا دفاع نہ کر سکے اور گن شپ ہیلی کاپٹر سے برسائے ہوئے میزائلوں سے مکمل طور پر تباہ ہو کر سمندر برد ہو جائے۔

چیف نے اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں جو کچھ بھی بتایا تھا اسے سن کر لیڈی فونڈا کے دماغ میں جیسے چھپکلی سی سوار ہو گئی تھی اور اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہر حال میں تلاش کر کے ہلاک کرے گی اور چیف پر ثابت کر دے گی کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے کارناموں کی اس نے جو تفصیلات بتائی تھیں وہ محض من گھڑت کہانیوں کے علاوہ اور کچھ نہیں تھی اس کے علاوہ لیڈی فونڈا، ڈارک مین کو بے حد پسند

کرتی تھی۔ جب اسے پتہ چلا کہ ڈارک مین پاکیشیا میں عمران کے ہاتھوں ہلاک ہو گیا ہے تو اس کے دماغ میں عمران کے لئے انتہائی نفرت پیدا ہو گئی تھی۔ وہ عمران کو اپنے ہاتھوں سے ہلاک کر کے اس سے ڈارک مین کی ہلاکت کا بدلہ بھی لینا چاہتی تھی۔ اسی لئے اس نے چیف سے وعدہ کیا تھا کہ وہ ہر حال میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دے گی اور ناکامی کی صورت میں وہ خود کو ہی گولی مار لے گی۔

اب جیسے ہی اسے اطلاع ملی کہ کرونیا سے سی شارک شپ نکل چکا ہے اور عمران اور اس کے ساتھی اسی شپ میں موجود ہیں تو لیڈی فونڈا نے فوراً اپنے دس مسلح ساتھیوں کو ساتھ لیا اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کے لئے نکل کھڑی ہوئی۔

لیڈی فونڈا کے چہرے پر انتہائی سنجیدگی کے تاثرات تھے۔ اس کی نظریں ہیلی کاپٹر کے سائیڈ میں لگی راڈار اور ٹریکنگ مشین کی سکرینوں پر جمی ہوئی تھیں جہاں اس کی نظریں سی شارک کو تلاش کر رہی تھیں لیکن ابھی تک راڈار اور ٹریکنگ سسٹم پر سی شارک دکھائی نہیں دیا تھا۔

''ہونہہ۔ کیا تمہارا راڈار اور ٹریکنگ سسٹم ٹھیک کام کر رہا ہے''۔ لیڈی فونڈا نے پائلٹ سے مخاطب ہو کر انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''یس مادام۔ بس تھوڑی دیر اور، جیسے ہی سی شارک ہماری رینج میں آئے گا اس کا ہمیں راڈار اور ٹریکر پر کاشن ملنا شروع ہو جائے

گا''...... پائلٹ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو لیڈی فونڈا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کی نظریں ونڈ سکرین سے باہر پھیلے ہوئے وسیع سمندر پر جمی ہوئی تھیں۔ ابھی تھوڑی ہی دیر گزری ہو گی کہ اچانک ہیلی کاپٹر میں تیز ٹوں ٹوں کی آواز سنائی دی۔ ٹوں ٹوں کی آواز سن کر لیڈی فونڈا بری طرح سے چونک پڑی۔

''راڈار سکرین پر سی شارک کا کاشن مل رہا ہے مادام''۔ پائلٹ نے کہا تو لیڈی فونڈا کی نظریں راڈار سکرین پر جم گئیں جس کا سبز رنگ کا ڈائل گھومتے ہوئے ایک مخصوص نقطے کو شو کر رہا تھا۔ دوسرے لمحے ایک بار پھر ٹوں ٹوں کی آواز سنائی دی تو راڈار کے ساتھ لگی ہوئی ایک اور سکرین روشن ہو گئی۔ یہ سکرین چھوٹی تھی لیکن اس پر سمندر میں موجود ایک بڑے شپ کا منظر دکھائی دینا شروع ہو گیا تھا جو انتہائی سبک رفتاری سے سمندری لہروں کو دھکیلتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ سکرین کی سائیڈ پر سی شارک کے واضح الفاظ بھی ابھر آئے تھے۔

''ہونہہ۔ تو یہ ہے سی شارک''...... لیڈی فونڈا نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''یس مادام''...... پائلٹ نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''یہ ہماری رینج سے کتنی دور ہے اور کس سمت میں ہے''۔ لیڈی فونڈا نے پوچھا۔

''یہ ہم سے چار سو بحری ناٹ کے فاصلے پر ہے مادام اور اس

کی سمت ویسٹ زون ہے“...... پائلٹ نے سکرین کے نیچے لکھے ہوئے فگرز دیکھ کر کہا۔

”رفتار بتاؤ“......لیڈی فونڈا نے کہا۔

”سی شارک کی رفتار تیس بحری ناٹ فی گھنٹہ ہے مادام“۔ پائلٹ نے کہا۔

”گڈ۔ اب یہ بتاؤ کہ ہیلی کاپٹر کے میزائلوں سے ہم اس شپ کو کتنی دور سے نشانہ بنا سکتے ہیں“......لیڈی فونڈا نے پوچھا۔

”اگر ہم شپ سے پچاس بحری ناٹ کے فاصلے سے میزائل فائر کریں گے تو میزائل ڈائریکٹ نشانے پر لگیں گے اور اگر ہم نے فاصلہ زیادہ رکھا تو پھر میزائل شپ سے ٹکرانے کی بجائے اس کے اردگرد سے بھی گزر سکتے ہیں“...... پائلٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”میں ہر حال میں اس شپ کو ٹارگٹ کرنا چاہتی ہوں۔ یہ بتاؤ کہ اگر ہم پچاس بحری ناٹ کے فاصلے سے اس شپ پر میزائل فائر کرنا شروع کریں تو کیا شپ میں موجود اینٹی میزائل ہمارے فائر کئے ہوئے میزائلوں کو راستے میں ہی تباہ کر سکتے ہیں“...... لیڈی فونڈا نے کہا۔

”لیس مادام۔ یہ خطرہ موجود ہے۔ سی شارک سے اینٹی میزائل فائر کر کے ہمارے میزائلوں کو راستے میں ہی تباہ کیا جا سکتا ہے“...... پائلٹ نے کہا۔

”تو پھر کوئی ایسا طریقہ بتاؤ کہ سی شارک سے نہ ہمیں کسی میزائل سے نشانہ بنایا جا سکے اور نہ ہی ہمارے فائر کئے ہوئے میزائلوں کو راستے میں روکا جا سکے“...... لیڈی فونڈا نے غصے اور پریشانی سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

”اس کا ایک ہی طریقہ ہے مادام“...... پائلٹ نے کہا تو لیڈی فونڈا چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔

”کیا طریقہ ہے۔ جلدی بتاؤ“...... لیڈی فونڈا نے بے چینی سے پوچھا۔

”ہمارے پاس کوئیک ریز موجود ہے۔ اگر ہم سو بحری ناٹ کے فاصلے سے سی شارک پر کوئیک ریز فائر کر دیں تو اس سے سی شارک کے تمام مشینری جام ہو جائے گی چاہے وہ کسی بھی قسم کی مشینری کیوں نہ ہو۔ مشینوں کے جام ہوتے ہی شپ سمندر میں رک جائے گا اور اس کا تمام پاور سسٹم بھی فیل ہو جائے گا یہاں تک کے ان کی ایئر کرافٹ گنیں اور میزائل لانچرز بھی جام ہو جائیں گے۔ کوئیک ریز دس منٹ تک کام کرتی ہے۔ دس منٹ کے بعد تمام فنکشنز خود بخود کام کرنا شروع کر دیں گے۔ اگر ہم ان دس منٹوں میں سی شارک کے نزدیک پہنچ جائیں اور اس پر میزائل فائر کر دیں تو سی شارک سے ہم پر جوابی حملہ نہیں کیا جا سکے گا اور ہم آسانی سے سی شارک کو ٹارگٹ کر کے ہٹ کر سکتے ہیں“۔ پائلٹ نے بتایا تو لیڈی فونڈا کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

''گڈ شو۔ تو پھر جلدی کرو۔ سی شارک ہماری نظروں کے سامنے ہے اس پر کوئیک ریز فائر کرو اور اس شپ کے تمام سسٹم جام کر دو۔ ہری اپ''...... لیڈی فونڈا نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''ابھی ہمارا ان سے درمیانی فاصلہ زیادہ ہے مادام۔ جیسے ہی ہمارا درمیانی فاصلہ سو بحری ناٹ رہ جائے گا میں شپ پر کوئیک ریز فائر کر دوں گا اور پھر ہم انتہائی تیز رفتاری سے شپ کے نزدیک جا کر اس پر میزائلوں کی بارش کر دیں گے''...... پائلٹ نے کہا تو لیڈی فونڈا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پائلٹ کی نظریں پینل پر لگے ہوئے بحری ناٹ بتانے والے میٹر پر جمی ہوئی تھیں۔ جوں جوں فاصلہ کم ہوتا جا رہا تھا لیڈی فونڈا کے اعصاب تنتے جا رہے تھے اور اس کے چہرے پر سختی اور سفاکی کے تاثرات نمایاں ہوتے جا رہے تھے۔

''اب ہم ان سے سو بحری ناٹ کے فاصلے پر ہیں مادام۔ میں سی شارک پر کوئیک ریز فائر کرنے لگا ہوں''...... پائلٹ نے کہا تو لیڈی فونڈا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پائلٹ نے پینل پر لگے ہوئے چند بٹن پریس کئے تو سائیڈ میں لگی ہوئی ایک اور چھوٹی سکرین روشن ہو گئی۔ اس سکرین پر ہیلی کاپٹر کا نچلا حصہ دکھائی دے رہا تھا جہاں ہیلی کاپٹر کے نچلے حصے میں ایک خانہ سا کھلنا شروع ہو گیا تھا اور پھر اس خانے سے ایک دور بین جیسی گن نکل کر باہر آ گئی۔ اس گن کی نال کے سامنے بڑا سا عدسہ لگا ہوا تھا جو ہلکے

سرخ رنگ کا تھا۔ پائلٹ نے چند بٹن پریس کئے اور پھر سائیڈ میں لگا ہوا ایک سرخ رنگ کا بٹن پریس کر دیا۔ جیسے ہی اس نے سرخ رنگ کا بٹن پریس کیا ہیلی کاپٹر میں تیز گونج کی آواز پیدا ہوئی اور لیڈی فونڈا نے ہیلی کاپٹر کے نیچے لگے دوربین کے عدسے سے نارنجی رنگ کی روشنی کی دھار سی نکلتے دیکھی۔ روشنی کی دھار بجلی کی سی تیزی سے پھیل رہی تھی اور پھر چند لمحوں کے بعد لیڈی فونڈا کو سکرین پر نظر آنے والے سی شارک کی رفتار میں نمایاں کمی ہوتی ہوئی دکھائی دی۔

''ویل ڈن۔ اینڈی۔ ویل ڈن۔ تم نے سی شارک پر کوئیک ریز فائر کر کے اس کے تمام فنکشن جام کر دیئے ہیں۔ سی شارک کی رفتار ہلکی ہو گئی ہے اور اب وہ سمندر میں رکتا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔ ویل ڈن۔ ویل ڈن''...... لیڈی فونڈا نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پائلٹ کا کاندھا تھپکنے لگی۔

''تھینک یو مادام''...... پائلٹ نے اسے اپنی تعریف میں کاندھا تھپکتے دیکھ کر مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اب جلدی کرو اور ہیلی کاپٹر بلندی پر لے جا کر تیزی سے سی شارک کی جانب بڑھو تاکہ ہم اسے میزائلوں سے ہٹ کر سکیں''۔ لیڈی فونڈا نے کہا تو پائلٹ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے لیور کھینچ کر ہیلی کاپٹر بلند کرنا اور اس کی رفتار بڑھانی شروع کر دی۔ کچھ ہی دیر میں ہیلی کاپٹر انتہائی برق رفتاری سے اُڑا جا رہا تھا۔

تقریباً سات منٹ اونچائی پر اُڑنے کے بعد پائلٹ نے نہ صرف ہیلی کاپٹر کو نیچے لانا شروع کر دیا بلکہ اس کی رفتار میں بھی نمایاں کمی کرنی شروع کر دی۔

”مادام سی شارک اب ہماری رینج میں ہے۔ ابھی ہمارے پاس تین منٹ باقی ہیں۔ اگر اب ہم سی شارک شپ پر میزائل فائر کریں گے تو سی شارک آسانی سے ہٹ کیا جا سکتا ہے۔ ان کی طرف سے کوئی مزاحمت نہیں ہو سکے گی“...... پائلٹ نے کہا۔

”اب کتنی دور ہے سی شارک“...... لیڈی فونڈا نے پوچھا۔

”ہم اس سے چالیس بحری ناٹ کے فاصلے پر ہیں“۔ پائلٹ نے جواب دیا۔

”کیا ہمیں سی شارک کے راڈار سے دیکھا جا سکتا ہے“۔ لیڈی فونڈا نے پوچھا۔

”نو مادام۔ کوئیک ریز سے سی شارک کے تمام فنکشنز آف ہو گئے ہیں۔ جب تک ہم اس شپ کے قریب نہیں جائیں گے ہمیں وہ چیک نہیں کر سکتے“...... پائلٹ نے کہا۔

”گڈ۔ چلو۔ ہیلی کاپٹر سی شارک کے قریب لے چلو“...... لیڈی فونڈا نے کہا۔

”لیکن مادام......“ پائلٹ نے کچھ کہنا چاہا۔

”جو میں کہہ رہی ہوں وہ کرو نانسنس۔ میں شپ کو اپنی آنکھوں سے تباہ ہوتے دیکھنا چاہتی ہوں۔ جب تک سی شارک مکمل طور پر

تباہ ہو کر سمندر برد نہ ہو جائے اس وقت تک مجھے عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کا یقین نہیں آئے گا“...... لیڈی فونڈا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”یس مادام“...... پائلٹ نے کہا اور اس نے تیزی سے ہیلی کاپٹر آگے بڑھانا شروع کر دیا۔ اگلے دو منٹوں میں لیڈی فونڈا کو ونڈ سکرین سے سمندر پر رینگتا ہوا بحری جہاز صاف دکھائی دے رہا تھا۔ بحری جہاز سمندری لہروں پر چل رہا تھا۔ جہاز پر ہر طرف بھاگ دوڑ مچی ہوئی تھی جیسے جہاز کا عملہ اس بات سے پریشان ہو کہ چلتے چلتے جہاز کے تمام سسٹمز کیوں فیل ہو گئے ہیں۔

”ہمارے پاس اب صرف ایک منٹ باقی ہے مادام۔ ایک منٹ کے بعد شپ کے تمام فنکشنز آن ہو جائیں گے اور وہ ہمیں آسانی سے ٹارگٹ بنا لیں گے“...... پائلٹ نے پریشانی کے عالم میں لیڈی فونڈا کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ میزائل فائر کرو اور شپ کو تباہ کر دو“...... لیڈی فونڈا نے کہا اور پائلٹ نے فوراً ہیلی کاپٹر کے نیچے لگے ہوئے میزائل ایڈجسٹ کرنا شروع کر دیئے۔ اس نے میزائلوں سے سی شارک کو ٹارگٹ کیا اور پھر اس نے میزائل فائر کرنے والا بٹن پریس کر دیا۔ ہیلی کاپٹر کے پیڈز کے ساتھ لگے ہوئے دو میزائل لانچرز سے میزائل نکلے اور آگ اگلتے ہوئے بجلی کی سی تیزی سے سی شارک کی جانب بڑھتے چلے گئے۔ سی شارک کے ڈیک پر بے شمار افراد

موجود تھے جو پریشانی کے عالم میں ہیلی کاپٹر کی جانب دیکھ رہے تھے۔ انہوں نے جو ہیلی کاپٹر سے میزائل نکل کر شپ کی طرف بڑھتے دیکھے تو ان کے ہاتھ پاؤں پھول گئے اور انہوں نے چیختے چلاتے ہوئے ادھر ادھر بھاگنا شروع کر دیا لیکن وہ بھلا بھاگ کر کہاں جا سکتے تھے۔ ایک میزائل شپ کے ڈیک پر گرا اور دوسرا شپ کے مستول سے ٹکرایا۔ یکے بعد دیگرے دو زور دار دھماکے ہوئے اور شپ کا مستول اور ڈیک کا بڑا حصہ تباہ ہوتا چلا گیا۔ ابھی دھماکوں کی بازگشت ختم بھی نہیں ہوئی تھی کہ پائلٹ نے شپ پر مزید دو میزائل داغ دیئے اور پھر وہ شپ کے مختلف حصوں پر تسلسل کے ساتھ میزائل داغتا چلا گیا اور دیو قامت شپ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بکھرتا چلا گیا۔ شپ کے ہر حصے پر زبردست آگ بھڑک رہی تھی اور بکھرتا ہوا شپ آہستہ آہستہ سمندر میں غرق ہوتا چلا جا رہا تھا۔ شپ کو اس طرح تباہ اور سمندر میں غرق ہوتے دیکھ کر لیڈی فونڈا کے چہرے پر انتہائی مسرت کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے جیسے اس شپ کو تباہ اور سمندر برد کر کے اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں بھی سمندر میں غرق کر دی ہوں۔

کرنل ڈراس اپنے آفس میں داخل ہوا ہی تھا کہ اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ کرنل ڈراس تیز تیز چلتا ہوا میز کے پاس آیا اور پھر اس نے اپنی کرسی پر بیٹھنے کی بجائے میز کی سائیڈ سے ہی فون کا رسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا۔

”یس“...... کرنل ڈراس نے کرخت لہجے میں کہا۔

”لیڈی فونڈا بول رہی ہوں چیف“...... دوسری طرف سے لیڈی فونڈا کی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

”یس لیڈی فونڈا۔ فون کیوں کیا ہے“...... کرنل ڈراس نے اسی انداز میں پوچھا۔

”میں نے بحیرہ روم میں سی شارک نامی اس شپ کو ہمیشہ کے لئے غرق کر دیا ہے چیف جس میں عمران اور اس کے ساتھی سرائیل آ رہے تھے“...... لیڈی فونڈا نے جواب دیا تو کرنل ڈراس بری طرح سے چونک پڑا۔

''اوہ۔ گڈ شو۔ رئیلی گڈ شو۔ کیا تمہیں یقین ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی اس وقت اسی شپ میں موجود تھے جب تم نے شپ کو تباہ کیا تھا''...... کرنل ڈراس نے کہا۔ اس دوران کرنل ڈراس اپنی کرسی پر آ کر بیٹھ گیا تھا۔

''یس چیف۔ میں نے اردگرد کے علاقے کا جائزہ لیا تھا وہاں دور دور تک کوئی شپ موجود نہیں تھا۔ جس راستے پر سی شارک سفر کر رہا تھا وہاں قریب نہ کوئی جزیرہ تھا اور نہ کوئی ٹاپو۔ میں نے کوئیک ریز سے شپ کے تمام سسٹم جام کر دیئے تھے۔ اس سے پہلے کہ کوئی شپ سے نکلنے کی کوشش کرتا میں نے بروقت کارروائی کرتے ہوئے شپ پر مسلسل میزائل فائر کرانا شروع کر دیئے تھے جس سے شپ مکمل طور پر تباہ ہوا اور پھر سمندر میں غرق ہو گیا۔ میزائلوں نے شپ پر موجود تمام افراد کے ٹکڑے اُڑا دیئے تھے۔ میں نے ان میں سے کسی کو بھی شپ سے نکلنے اور سمندر میں بھی چھلانگ لگانے کا کوئی موقع نہیں دیا تھا پھر کیسے ممکن ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی اس شپ سے نکل سکے ہوں''...... لیڈی فونڈا نے کہا۔

''ہونہہ۔ تم عمران اور اس کے ساتھیوں کو نہیں جانتی لیڈی فونڈا۔ وہ موت کو بھی چکمہ دینے والے انسان ہیں۔ ہر بار یہی سنا جاتا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی یقینی موت کا شکار ہو گئے ہیں اور بظاہر ان کے زندہ ہونے کا ایک فیصد بھی امکان نہیں ہوتا لیکن اس کے باوجود وہ ہر بار بچ نکلتے ہیں۔ کیسے بچ نکلتے ہیں یہ تو میں

نہیں جانتا لیکن بہرحال ان کی ہلاکت پر اتنی جلدی یقین کر لینا میرے لئے بھی مشکل ہو گا''...... کرنل ڈراس نے کہا۔

''لیکن چیف۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ بیچ سمندر میں ایک شپ کو مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا ہو اور اس میں موجود عمران اور اس کے ساتھی بچ نکلے ہوں۔ میں آپ کو بتا چکی ہوں کہ میں نے شپ کو سمندر کے جس حصے میں تباہ کیا ہے وہاں دور نزدیک کوئی جزیرہ یا ٹاپو نہیں ہے۔ اس کے علاوہ ٹریکنگ سسٹم سے میں اس شپ کو مسلسل مانیٹر کر رہی تھی۔ میں نے شپ سے کسی کو کودتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔ اگر بفرض محال ایسا ہوا بھی ہو کہ عمران اور اس کے ساتھی اپنی جانیں بچانے کے لئے سمندر میں کود گئے ہوں تو بھی وہ کب تک سمندر میں رہ سکیں گے اور تیر کر کہاں تک جا سکیں گے چاہے ان کے پاس آکسیجن سلنڈرز بھی ہوں''...... لیڈی فونڈا نے اعتراض کرتے ہوئے کہا۔

''کچھ بھی ہو۔ میں نے تم سے کہا ہے نا کہ ان کی موت پر آسانی سے یقین کر لینا حماقت ہے۔ اگر تمہیں میری بات پر یقین نہیں ہے تو جاؤ اور سمندر کے ان حصوں کی چیکنگ کراؤ جہاں تم نے میزائل برسا کر سی شارک کو غرق کیا ہے۔
تمہیں سمندر کے کسی نہ کسی حصے میں عمران اور اس کے ساتھی زندہ حالت میں ضرور مل جائیں گے۔ چاہے وہ تباہ ہونے والے شپ کے ٹوٹے ہوئے تختوں پر ہی کیوں نہ تیر رہے ہوں''۔ کرنل

ڈراس نے کہا۔

"حیرت ہے چیف۔ عمران اور اس کے ساتھی انسان ہیں۔ وہ مافوق الفطرت مخلوق نہیں ہیں جن پر میزائلوں اور بموں کا اثر ہی نہ ہوتا ہو گا۔ بہرحال اگر آپ کو ان کی ہلاکت پر شک ہے تو میں ایک بار پھر سمندر کا جائزہ لے لیتی ہوں۔ میں اس بار ہیلی کاپٹر میں جانے کی بجائے نیوی کی کسی آبدوز میں جا کر سمندر کا جائزہ لوں گی تاکہ اگر عمران اور اس کے ساتھی سمندر کے نیچے بھی ہوئے تو انہیں چیک کر سکوں"...... لیڈی فونڈا نے کہا۔

"ہاں۔ یہ زیادہ مناسب رہے گا ورنہ ہیلی کاپٹر دیکھتے ہی وہ فوراً سمندر میں غوطہ لگا جائیں گے اور تمہیں ان کے بارے میں آسانی سے پتہ نہیں چلے گا لیکن اگر تم ان کی تلاش میں آبدوز میں جاؤ گی تو وہ سمندر کے نیچے بھی تمہاری نظروں سے چھپے نہیں رہ سکیں گے"...... کرنل ڈراس نے کہا۔

"یس چیف۔ میں اب چیکنگ کے بعد ہی آپ کو کال کروں گی"...... لیڈی فونڈا نے کہا تو کرنل ڈراس نے اوکے کہہ کر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"ہونہہ۔ میں اس بات پر یقین نہیں کر سکتا کہ عمران اور اس کے ساتھی اس قدر آسانی سے لیڈی فونڈا کے ہاتھوں ہلاک ہو گئے ہوں گے"...... کرنل ڈراس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ٹوں ٹوں کی مخصوص آواز سنائی دی تو کرنل ڈراس بے اختیار چونک پڑا۔

اس نے فوراً میز کی ایک دراز کھولی اور اس میں موجود جدید ساخت کا ایک ٹرانسمیٹر نکال لیا۔ ٹوں ٹوں کی آواز اسی ٹرانسمیٹر سے نکل رہی تھی۔ کرنل ڈراس نے ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن پریس کیا تو ٹوں ٹوں کی آواز بند ہو گئی اور ایک مردانہ آواز سنائی دینے لگی۔

"ہیلو ہیلو۔ جوالفرائڈ کالنگ فرام کراشلم بیس کیمپ۔ ہیلو ہیلو۔ اوور"...... دوسری طرف سے مسلسل کہا جا رہا تھا

"یس کرنل ڈراس چیف آف کاپر ہیڈ اٹنڈنگ یو۔ اوور"۔ کرنل ڈراس نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"کراشلم سے جوالفرائڈ بول رہا ہوں چیف۔ اوور"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس جوالفرائڈ بولو۔ کیوں کال کی ہے۔ اوور"...... کرنل ڈراس نے پوچھا۔ کراشلم، اسرائیل کا شمالی مغربی علاقہ تھا جہاں ساحل کے ساتھ ایک جنگل اور پھر طویل صحرائی علاقہ تھا۔ چونکہ یہ سرحدی علاقہ تھا اور اس علاقے کی سرحد اسکندریا سے ملتی تھی اس لئے اسرائیل نے اس علاقے کی حد بندی کر رکھی تھی اور اس علاقے میں موجود صحرا میں جسے صحرائے آرشلم کہا جاتا تھا۔ اسرائیلی فورس کا مکمل کنٹرول تھا۔

وہاں اسرائیل کی کا ایک بڑا بیس کیمپ تھا جہاں انہوں نے قاعدہ ایئر فورس سپاٹس بنائے ہوئے تھے تاکہ اسکندریا اور اس کے اردگرد کے علاقوں سے ہونے والے خطرات سے وہ آسانی

سے نپٹ سکیں۔

صحرائے آرشلم بے حد دشوار گزار اور خطرناک صحراؤں میں شمار ہوتا تھا جہاں آئے دن خوفناک طوفان آتے رہتے تھے۔ اس صحرا میں چٹیل پہاڑیوں کا بھی طویل سلسلہ پھیلا ہوا تھا اور صحرائی طوفان میں پہاڑیوں کی بڑی بڑی چٹانیں بھی معمولی تنکوں کی طرح اُڑ جاتی تھیں اور بڑی بڑی چٹانیں جہاں گرتی تھیں وہاں خوفناک تباہی مچا دیتی تھیں۔ اسرائیلی بیس کیمپ اس صحرا کے دوسرے جانب ایک میدانی علاقے میں موجود تھا۔ گو کہ اس صحرا کو کراس کرنا کسی انسان کے بس کی بات نہ تھی لیکن اس کے باوجود اسرائیل کی اس صحرا پر نظر رہتی تھی اور وہ صحرا میں آنے والے پرندوں اور زمین پر دوڑنے والے صحرائی جانوروں پر بھی گہری نظر رکھتے تھے۔

صحرائے آرشلم کے بارے میں یہ بھی کہا جاتا تھا کہ اس صحرا میں ایک بار جو داخل ہو جاتا ہے اس کا کبھی نام و نشان تک نہیں ملتا۔ صحرائی طوفان صحرا میں آنے والوں کو نجانے کہاں سے کہاں لے جاتا تھا۔ اس لئے اسے خونی صحرا بھی کہا جاتا تھا اور خونی صحرا میں داخل ہونے والے انسانوں میں سے آج تک کسی ایک انسان کی بھی لاش نہیں ملی تھی۔ جوالفرائڈ کا تعلق اسی بیس کیمپ سے تھا جو صحرائے آرشلم کی دوسری جانب ایک میدانی علاقے میں تھا۔ جوالفرائڈ کو کرنل ڈراس نے خصوصی طور پر اس صحرائی علاقے پر نظر رکھنے کے لئے اس بیس کیمپ میں بھیج رکھا تھا کیونکہ اس کی

معلومات کے مطابق عمران اور اس کے ساتھی عموماً ایسے ہی خطرناک راستوں سے گزر کر آتے تھے جہاں سے کسی کے زندہ بچ نکلنے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ کرنل ڈراس جانتا تھا کہ صحرائے آرشلم دوسرے تمام صحراؤں سے کہیں زیادہ خطرناک اور ناقابلِ عبور ہے لیکن وہ چونکہ عمران کی فطرت سے واقف تھا کہ وہ اسرائیل میں داخل ہونے کے لئے ناقابلِ عبور راستوں کا ہی انتخاب کرتا ہے اس لئے اس نے جوالفرائڈ کو خصوصی طور پر اس صحرا پر نظر رکھنے کے لئے وہاں بھیج رکھا تھا تاکہ عمران اور اس کے ساتھی اگر صحرائے آرشلم سے اسرائیل کی طرف آنے کی کوشش کرے تو ان کی آمد کا اسے بروقت علم ہو جائے اور وہ انہیں صحرائے آرشلم میں ہی ہلاک کرنے کا انتظام کر سکے۔

جوالفرائڈ، کرنل ڈراس کے اعتماد کا آدمی تھا۔ اسی لئے کرنل ڈراس نے اسے بیس کیمپ میں تعینات کیا تھا۔ بیس کیمپ کا انچارج کرنل ڈورسن تھا لیکن جب سے جوالفرائڈ وہاں آیا تھا اور کرنل ڈورسن کو معلوم ہوا تھا کہ جوالفرائڈ کا تعلق اسرائیل کی فعال اور سیکرٹ ایجنسی کا پر ہیڈ سے ہے تو اس نے بیس کیمپ کی تمام ذمہ داری اس کے کندھوں پر ڈال دیا تھا۔ جوالفرائڈ نے کرنل ڈورسن کی دی ہوئی ہر ذمہ داری قبول کی تھی اور اس نے کرنل ڈورسن پر ثابت کر دیا تھا کہ وہ اس کی عدم موجودگی میں بھی بیس کیمپ کا تمام انتظام بہ احسن و خوبی چلا سکتا ہے۔ کرنل ڈورسن اس سے بے حد

خوش تھا۔ اس لئے وہ اکثر بیس کیمپ کا انتظام اس کے سپرد کر کے اسرائیل چلا جاتا تھا اور کئی دنوں تک واپس نہیں آتا تھا۔ کرنل ڈورسن کو جیسے جوالفرائڈ کے آنے کی وجہ سے مکمل آزادی نصیب ہو گئی تھی اور وہ اس کا بھرپور فائدہ اٹھا رہا تھا۔

جوالفرائڈ کی بیس کیمپ میں کارکردگی پر کرنل ڈراس مطمئن تھا۔ اس نے بیس کیمپ کے انچارج کرنل ڈورسن کو بھی اس بات سے آگاہ کر دیا تھا کہ جب تک جوالفرائڈ بیس کیمپ میں ہے اس وقت تک کرنل ڈورسن کو بیس کیمپ کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔

''چیف۔ مجھے آپ کو چھ افراد کے بارے میں رپورٹ دینی ہے جو اسکندریہ کے مغربی ساحل سے صحرائے آرشلم میں داخل ہوئے ہیں۔ اوور''...... جوالفرائڈ نے کہا۔

''چھ افراد۔ اوہ۔ کون ہیں وہ اور وہ صحرائے آرشلم میں کیا کرنے آئے ہیں۔ اوور''...... کرنل ڈراس نے چونکتے ہوئے کہا۔

''وہ کون ہیں۔ ان کے بارے میں ابھی میرے پاس کوئی رپورٹ نہیں ہے چیف لیکن جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ صحرائے آرشلم کے ساحلی علاقے پر نظر رکھنے کے لئے میں نے ہر طرف کراس ویو ریز پھیلا رکھی ہے تاکہ اس طرف سے اگر کوئی صحرا میں داخل ہونے کی کوشش کرے تو مجھے اس کا بروقت علم ہو سکے۔ ابھی کچھ دیر پہلے مجھے کراس ویو ریسیور سے کاشن ملا ہے کہ صحرا کے ساحلی علاقے سے چھ افراد کراس ویو کے سرکل سے گزر کر صحرا میں داخل

ہوئے ہیں اور وہ صحرا میں مسلسل آگے بڑھتے چلے آ رہے ہیں۔ اوور''...... جوالفرائڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ کیا وہ افراد پیدل آ رہے ہیں یا وہ اونٹوں پر سوار ہیں۔ اوور''...... کرنل ڈراس نے پریشانی کے عالم میں دانتوں سے ہونٹ کاٹتے ہوئے پوچھا۔

''نو چیف۔ مجھے کراس ویو سے یہی کاشن ملا ہے کہ وہ چھ انسان ہیں جو صحرا میں داخل ہوئے ہیں۔ ان کے ساتھ کوئی جانور نہیں ہے۔ اوور''...... جوالفرائڈ نے کہا۔

''ہونہہ۔ کیا وہ سمندری راستے سے صحرا میں آئے ہیں یا وہ اسکندریا کا صحرا کراس کر کے اس طرف آئے ہیں۔ اوور''...... کرنل ڈراس نے کہا۔

''چیف۔ میں نے اسکندریا کے سرحدی علاقے اور ساحلی علاقے سے ہٹ کر صحرا میں داخل ہونے والے راستوں پر کراس ویو ریز پھیلا رکھی ہیں تاکہ جو بھی صحرا میں داخل ہو اس کے بارے میں مجھے فوراً علم ہو سکے۔ وہ صحرا میں جس راستے سے آئے ہیں وہ راستہ اسکندریا کا نہیں ساحلِ سمندر کا ہے۔ اس لئے میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ سمندر کے راستے آئے ہیں اور اب وہ صحرائے آرشلم میں موجود ہیں۔ اوور''...... جوالفرائڈ نے کہا۔

''ہونہہ۔ کیا یہ کنفرم ہے کہ ان افراد کی تعداد چھ ہے۔ اوور''۔ کرنل ڈراس نے پوچھا۔

”یس چیف۔ یہ کنفرم ہے۔ اگر ان کی تعداد زیادہ ہوتی تو مجھے اس کا بھی علم ہو جاتا۔ اوور“...... جوالفرائڈ نے جواب دیا۔

”کیا تم یہ معلوم کر سکتے ہو کہ ان چھ افراد میں مرد کتنے ہیں اور عورتیں کتنی۔ اوور“...... کرنل ڈراس نے پوچھا۔

”یس چیف۔ میں نے چیک کیا ہے۔ ان میں پانچ مرد اور ایک عورت ہے۔ اوور“...... جوالفرائڈ نے کہا تو کرنل ڈراس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اسے کرونیا سے ماتھر نے بتایا تھا کہ عمران اپنے چار ساتھیوں کے ساتھ کرونیا سے اسرائیل پہنچنا چاہتا ہے اور الاسد بھی ان کے ساتھ ہی تھا اس طرح ان کی کل تعداد چھ تھی اور ماتھر نے اسے یہ بھی بتایا تھا کہ عمران کے ساتھیوں میں ایک لڑکی بھی موجود تھی۔ چھ افراد کا سن کر کرنل ڈراس سمجھ گیا تھا کہ ساحلی علاقے سے اگر صحرائے آرشلم میں عمران اور اس کے ساتھی ہی داخل ہوئے ہوں گے جن کے بارے میں ابھی کچھ دیر قبل لیڈی فونڈا نے دعویٰ کیا تھا کہ اس نے ان سب کو کرونیا سے آنے والے سی شارک شپ سمیت سمندر میں ہی غرق کر دیا ہے۔ کرنل ڈراس کو اس بات پر پہلے سے ہی شک تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی لیڈی فونڈا کے ہاتھوں اس قدر آسانی سے ہلاک ہونے والوں میں سے نہیں ہیں۔

”ہونہہ۔ اس وقت وہ کہاں ہیں۔ اوور“...... کرنل ڈراس نے غراتے ہوئے پوچھا۔

”مجھے ان کا صحرا میں داخل ہونے کا کاشن ملا تھا چیف۔ صحرا میں چونکہ خوفناک طوفان آتے ہیں اور طوفانوں کی وجہ سے صحرا میں سرچنگ ناممکن ہے اس لئے میرے پاس ایسا کوئی انتظام نہیں ہے کہ میں اس بات کا پتہ چلا سکوں کہ وہ اس وقت صحرا کے کس حصے میں ہیں اور کیا کر رہے ہیں۔ اوور“...... جوالفرائڈ نے جواب دیا۔

”ہونہہ۔ تو کیسے پتہ چلے گا کہ وہ صحرا میں کیا کرتے پھر رہے ہیں۔ اوور“...... کرنل ڈراس نے غرا کر کہا۔

”اس کا ایک ہی طریقہ ہے چیف۔ اوور“...... جوالفرائڈ نے کہا۔

”کیا طریقہ ہے۔ جلدی بتاؤ۔ اوور“...... کرنل ڈراس نے تیز لہجے میں کہا۔

”بیس کیمپ میں سپر ہاک ہیلی کاپٹر موجود ہیں۔ میں ان ہیلی کاپٹروں کو صحرا میں لے جاتا ہوں۔ سپر ہاک ہیلی کاپٹرز بڑے سے بڑے طوفانوں کا آسانی سے مقابلہ کر سکتے ہیں۔ میں ہیلی کاپٹروں سے صحرا کی چیکنگ کرتا ہوں اور جیسے ہی مجھے وہ افراد صحرا میں دکھائی دیں گے میں ان پر موت بن کر ٹوٹ پڑوں گا۔ سپر ہاک ہیلی کاپٹروں میں موجود سپر کاسٹر میزائل سے وہاں اس قدر تباہی پھیلائیں گے کہ اگر وہ پہاڑی چٹانوں میں بھی چھپے ہوئے ہوں گے تو ان میزائلوں سے نہیں بچ سکیں گے۔ میزائل تباہی کے ساتھ ساتھ انتہائی زہریلی گیس پھیلا دیتے ہیں اور وہ گیس ایسی ہے جو

اگر کوئی جاندار سونگھ لے تو اسے ہلاک ہونے میں ایک لمحہ بھی نہیں لگتا۔ اوور“...... جوالفرائڈ نے کہا۔

”ہاں۔ یہ ٹھیک ہے۔ سپر کاسٹر میزائلوں سے بچنا واقعی ان کے لئے ناممکن ہو گا اور ابھی وہ صحرا میں زیادہ دور نہیں گئے ہوں گے۔ تمہیں صحرا کے جس پوائنٹ سے ان افراد کے صحرا میں داخل ہونے کا کاشن ملا ہے۔ تم اس پورے علاقے میں سپر کاسٹر میزائل فائر کرو۔ سپر کاسٹر میزائلوں کی بلاسٹنگ سے اگر وہ بچ بھی گئے تو صحرا میں تیزی سے پھیلنے والی زہریلی گیس سے وہ نہیں بچ سکیں گے۔ اوور“...... کرنل ڈراس نے آنکھیں چمکاتے ہوئے کہا۔

”یس چیف۔ میں ابھی روانہ ہو جاتا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ سپر کاسٹر میزائلوں سے ان سب کی ہلاکت یقینی ہو جائے گی اور وہ اس صحرا سے کبھی نہیں نکل سکیں گے۔ اوور“...... جوالفرائڈ نے کہا۔

”جاؤ۔ جاؤ۔ ابھی جاؤ۔ مجھے ہر حال میں ان کی ہلاکت کی خبر چاہئے۔ اگر انہوں نے صحرا کراس کر لیا اور وہ اسرائیل میں داخل ہو گئے تو یہ میری زندگی کی بدترین شکست ہو گی جسے میں کسی بھی حال میں برداشت نہیں کر سکوں گا۔ مجھے یقین ہے کہ وہ پاکیشیا ایجنٹ ہیں جو ہمارے خلاف کام کرنے کے لئے اسرائیل آ رہے ہیں۔ انہیں ہر حال میں اسرائیل میں داخل ہونے سے روکو۔ سمجھے۔ ہر حال میں۔ اوور“...... کرنل ڈراس نے کہا۔

”پاکیشائی ایجنٹ۔ اوہ۔ کیا آپ کو یقین ہے چیف کہ صحرا میں

داخل ہونے والے پاکیشائی ایجنٹ ہیں۔ اوور“...... جوالفرائڈ نے پاکیشائی ایجنٹوں کا سن کر بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

”ہاں ہاں۔ وہ عمران اور اس کے ساتھی ہی ہیں۔ ان کے علاوہ کوئی اور صحرائے آرشلم میں داخل ہونے کا سوچ ہی نہیں سکتا۔ وہ خود کو مافوق الفطرت سمجھتے ہیں اور ان کا خیال ہے کہ وہ جتنے مشکل راستے اختیار کرتے ہیں اتنی ہی انہیں آسانیاں مل جاتی ہیں لیکن اس بار ایسا نہیں ہو گا۔ صحرائے آرشلم کے طوفانوں سے شاید وہ خود کو کسی طرح سے بچا لیں لیکن سپر کاسٹر میزائل ان کی موت کا سبب بنیں گے جن سے بچنا ان کے لئے ناممکن ہو گا۔ قطعی ناممکن۔ اوور“...... کرنل ڈراس نے چیختے ہوئے کہا۔

”یس چیف۔ وہ سپر کاسٹر میزائلوں سے نہیں بچ سکیں گے۔ آپ نے اچھا کیا کہ مجھے بتا دیا ہے کہ وہ پاکیشائی ایجنٹ ہیں۔ اب میں ان پر پوری قوت سے حملہ کروں گا اور ان پر اتنے میزائل برساؤں گا کہ ان کی روحیں بھی اسی صحرا میں جل کر خاکستر ہو جائیں گی۔ اوور“...... جوالفرائڈ نے کہا۔

”گڈ شو۔ میں بھی یہی چاہتا ہوں جوالفرائڈ۔ اب تم باتوں میں وقت ضائع مت کرو اور جا کر ان پاکیشائی ایجنٹوں کو ان کے انجام تک پہنچاؤ۔ میں ان کی تمہارے ہاتھوں ہلاکت کی خبر سننے کے لئے بے چین رہوں گا۔ اوور اینڈ آل“...... کرنل ڈراس نے کہا اور رابطہ منقطع کر دیا۔

”ہونہہ۔ عمران اور اس کے ساتھی جس سی شارک شپ میں تھے جب لیڈی فونڈا نے اس شپ کو میزائلوں سے ہٹ کیا تھا تو عمران اور اس کے ساتھی شپ سے کیسے بچ نکلے تھے۔ لیڈی فونڈا تو شپ کو مسلسل مانیٹر کر رہی تھی اور اس نے کہا تھا کہ اس نے کسی کو بھی شپ سے سمندر میں کودتے نہیں دیکھا تھا۔ اگر صحرائے آرشلم کی طرف آنے والے افراد عمران اور اس کے ساتھی ہیں تو پھر کرونیا سے ماتھر نے مجھے جو رپورٹ دی تھی کیا وہ غلط تھی۔ عمران اور اس کے ساتھی سی شارک میں نہیں تھے بلکہ وہ کسی اور شپ سے صحرائے آرشلم پہنچے ہیں۔ شاید انہوں نے ڈاج دینے کے لئے جان بوجھ کر سی شارک کا نام استعمال کیا تھا تاکہ اگر ہم تک ان کے بارے میں کوئی رپورٹ پہنچے تو ہم سی شارک کا ہی احاطہ کرتے رہ جائیں اور وہ کسی دوسرے شپ میں سوار ہو کر اسرائیل پہنچ جائیں“...... کرنل ڈراس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

”ہونہہ۔ عمران اور اس کے ساتھی خود کو بے حد چالاک اور ذہین سمجھتے ہیں لیکن وہ کرنل ڈراس سے واقف نہیں ہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ کرنل ڈراس ایک نہیں ہزار آنکھیں رکھنے والا انسان ہے جس کی ساری آنکھیں نیند کے عالم میں بھی کھلی رہتی ہیں اور وہ اپنے اردگرد ہونے والے حالات و واقعات سے مکمل طور پر واقف رہتا ہے۔ صحرائے آرشلم جو موت کا صحرا ہے۔ اس صحرا میں انہیں سوائے موت کے اور کچھ بھی نہیں ملے گا۔ ان کی لاشیں ہمیشہ کے

لئے اب اسی صحرا میں دفن ہو جائیں گی“...... کرنل ڈراس نے غراتے ہوئے کہا اور پھر وہ خیالوں ہی خیالوں میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو صحرائے آرشلم کے خوفناک طوفانوں، سپر ہاک ہیلی کاپٹروں سے سپر کاسٹر میزائلوں اور ان میزائلوں کی زہریلی گیس سے ہلاک ہوتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

آدھی رات کا وقت تھا۔ جولیا جو ایک الگ کیبن میں اکیلی سو رہی تھی دستک کی آواز سن کر اس کی آنکھیں کھل گئیں۔

''کون ہے''...... جولیا نے سر اٹھا کر دروازے کی جانب دیکھتے ہوئے قدرے اونچی آواز میں پوچھا لیکن جواب میں باہر سے کوئی آواز سنائی نہ دی۔ اسی لمحے ایک بار پھر دستک ہوئی تو جولیا اٹھ کر بیٹھ گئی۔

''ایک منٹ آتی ہوں''...... جولیا نے کہا اور بیڈ سے اتر کر اس نے پیروں میں جوتیاں پہنیں اور پھر وہ کیبن کے دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

''کون ہے باہر''...... جولیا نے دروازے کے پاس آ کر ایک بار پھر پوچھا۔

''میں ہوں۔ دروازہ کھولو''...... باہر سے عمران کی آواز سنائی دی تو جولیا کے چہرے پر اطمینان آ گیا۔ اس نے لاک ہٹا کر

دروازہ کھولا تو باہر واقعی عمران موجود تھا۔

''تم اس وقت''...... جولیا نے حیرت سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''اپنا سامان لو اور باہر آ جاؤ''...... عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے راہداری میں دائیں بائیں دیکھتے ہوئے کہا۔

''سامان۔ لیکن کیوں''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہمیں یہ شپ چھوڑنا ہے۔ ابھی''...... عمران نے کہا۔ جولیا حیرت سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔ اس نے عمران سے کچھ پوچھنا چاہا لیکن پھر وہ سر جھٹک کر مڑی اور کیبن میں آ کر اپنا سامان سمیٹنے لگی۔ اس نے اپنا سامان ایک چھوٹے سے بیگ میں ڈالا اور پھر وہ باہر آ گئی۔

''آؤ مگر احتیاط سے۔ کیبنوں میں مقیم افراد کو اس بات کا پتہ نہ چلے کہ ہم یہاں سے جا رہے ہیں''...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ قدموں کی آواز نکالے بغیر راہداری میں آگے بڑھتے چلے گئے۔

''باقی سب کہاں ہیں''...... جولیا نے عمران کے ساتھ چلتے ہوئے اس سے ساتھیوں کے بارے میں پوچھا۔ اس نے نہایت دھیمی آواز میں عمران سے بات کی تھی۔

''وہ سب بوٹ میں ہیں''...... عمران نے جواب دیا۔

"بوٹ میں۔ کیا مطلب۔ یہاں بوٹ کہاں سے آ گئی"۔ جولیا نے کہا۔

"جہاں سے بھی آئی ہے تم چلو۔ دیر نہ کرو۔ وہ ہمارا ہی انتظار کر رہے ہیں"...... عمران نے کہا تو جولیا خاموش ہو گئی اور عمران کے ساتھ آگے بڑھتی چلی گئی۔ شپ کے مختلف حصوں سے گزرتے ہوئے وہ دونوں جہاز کے اوپر والے حصے میں آئے اور پھر وہ جہاز کے اوپر والے حصے میں موجود افراد کی نظروں سے بچتے ہوئے جہاز کے عقبی حصے کی طرف بڑھتے چلے گئے جہاں سامان سے لدے بڑے بڑے کنٹینرز رکھے ہوئے تھے۔ کنٹینروں کی آڑ لیتے ہوئے وہ دونوں سائیڈ کی ریلنگ کی جانب بڑھے۔ جولیا نے آگے بڑھ کر دیکھا تو اسے جہاز کے ساتھ ساتھ ایک موٹر بوٹ تیزی سے بھاگتی ہوئی دکھائی دی جس میں الاسد اور عمران کے ساتھی موجود تھے۔ موٹر بوٹ چونکہ جہاز کے عقبی حصے میں دوڑ رہی تھی اور جہاز کے عقبی حصے میں جہاز کے انجن کے شور کے ساتھ پانی کا بھی شور تھا اس لئے اس کے انجن کی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔ ریلنگ کے ساتھ ایک رسی بندھی ہوئی تھی جس پر جگہ جگہ ناٹ لگا دی گئی تھی۔ یہ رسی بوٹ تک جاتی دکھائی دے رہی تھی۔ بوٹ میں اندھیرا تھا۔ جہاز کی سائیڈوں پر جو لائٹس لگی ہوئی تھیں ان کی روشنی سے بوٹ دکھائی دے رہی تھی اگر لائٹس آف ہوتیں تو شاید اندھیرے میں بوٹ دکھائی ہی نہ دیتی۔

"اس رسی سے بوٹ میں اتر جاؤ تب تک میں اردگرد پر نظر رکھتا ہوں تاکہ کوئی ہمیں دیکھ نہ سکے"...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ ریلنگ پر چڑھ گئی اور رسی پکڑ کر دوسری طرف لٹک گئی اور پھر وہ آہستہ آہستہ رسی پر موجود ناٹس کو پکڑتے ہوئے نیچے اترنا شروع ہو گئی۔ عمران ریلنگ کی سائیڈ میں دبکا ہوا تھا اس کی چیتے جیسی تیز نظریں سرچ لائٹ کی طرح گھوم رہی تھیں۔ کنٹینروں کی زیادہ تعداد ہونے کی وجہ سے وہاں خاصا اندھیرا تھا۔ شپ کے واچ ٹاور پر فلڈ لائٹ لگی ہوئی تھی لیکن اس وقت فلڈ لائٹ آف تھی۔ شپ کے چند حصے ہی ایسے تھے جہاں لائٹس جل رہی تھی ورنہ شپ کا زیادہ تر حصہ اندھیرے میں ہی ڈوبا ہوا تھا۔ سی شارک چونکہ مال بردار شپ تھا اس لئے شپ میں زیادہ افراد نہیں تھے۔ اس شپ میں صرف شپ کا عملہ ہی ہوتا تھا۔ شپ کے کنٹرول روم میں عملہ موجود تھا جبکہ شپ میں کام کرنے والے زیادہ تر افراد اپنے کیبنوں میں آرام کر رہے تھے۔

کچھ ہی دیر میں جولیا رسی سے لٹکتی ہوئی بوٹ میں اتر گئی۔ اسے بوٹ میں جاتے دیکھ کر عمران نے اطمینان کا سانس لیا اور پھر وہ بھی ریلنگ پر چڑھا اور رسی پکڑ کر تیزی سے بوٹ میں اترنا شروع ہو گیا۔ چند ہی لمحوں میں وہ بوٹ میں تھا۔ جیسے ہی عمران بوٹ میں آیا۔ الاسد جو بوٹ کنٹرول کر رہا تھا اس نے بوٹ کو دائیں بائیں نکالنے کی بجائے بوٹ کی رفتار ہلکی کرنی شروع کر دی۔

بوٹ کی رفتار ہلکی ہوئی تو سی شارک تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس کی سائیڈوں میں لگے ہوئے بلب جگمگا رہے تھے۔ الاسد نے بوٹ کی رفتار ہلکی کرتے ہوئے اسے بیچ سمندر میں روک لیا تھا۔ سی شارک ان سے آہستہ آہستہ دور ہوتا جا رہا تھا اور پھر دس منٹ کے بعد سی شارک کی روشنیاں انہیں اندھیرے میں جگنو کی طرح چمکتی ہوئی دکھائی دینے لگیں جو آہستہ آہستہ اندھیرے میں ضم ہوتی جا رہی تھیں۔

جب رات کے اندھیرے میں انہیں شپ کی چمکتی ہوئی روشنیاں بھی دکھائی دینا بند ہو گئیں تو الاسد نے بوٹ کا انجن سٹارٹ کیا جو اس نے جہاز سے پیچھے ہٹتے ہوئے بند کر دیا تھا اور پھر وہ اسے کنٹرول کرتا ہوا تیزی سے ایک طرف بڑھاتا لے گیا۔

”کیا بات ہے۔ اس طرح رات کے وقت اچانک شپ چھوڑ کر اس بوٹ میں آنے کا کیا مطلب ہے اور یہ بوٹ کہاں سے آ گئی“...... جولیا نے کافی دیر خاموش رہنے کے بعد عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

”بوٹ، شپ میں ہی موجود تھی۔ شپ میں مسلسل سفر کرنا ہمارے لئے خطرناک ثابت ہو سکتا تھا۔ کاپر ہیڈ انتہائی باخبر ایجنسی ہے جو ہر بات پر گہری نظر رکھتی ہے۔ الاسد کو کریگ کی کال موصول ہوئی تھی جو اس شپنگ کمپنی کا مالک ہے۔ اس نے الاسد کو بتایا ہے کہ اس کے خفیہ دفتر سے اسے ایک ایسا کیمرہ ملا ہے جس

میں نہ صرف میموری کارڈ میں ریکارڈنگ کی جا سکتی ہے بلکہ اس کیمرے کے وائی فائی سسٹم سے دور سے بھی ریکارڈنگ ہو سکتی ہے۔ کیمرہ خفیہ طور پر اس کے آفس میں لگایا گیا تھا جو اچانک کریگ کی نظروں میں آ گیا تھا۔ کریگ نے اس کیمرے کو وہاں سے ہٹا دیا ہے۔

اس نے کیمرے میں موجود میموری کارڈ سے جب ریکارڈنگ چیک کی تو اسے میموری کارڈ میں موجود وہ ریکارڈنگ مل گئی جس میں، میں نے اور الاسد نے کریگ سے خصوصی میٹنگ کی تھی۔ کریگ اس کیمرے کی وجہ سے بے حد پریشان تھا۔ اس نے اپنے خفیہ آفس میں ایک اور خفیہ کیمرہ لگا دیا۔ وہ یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ اس کے آفس میں جس نے بھی کیمرہ لگایا ہے وہ اس کیمرے سے میموری کارڈ لینے کے لئے آتا ہے یا نہیں۔ پھر ایسا ہی ہوا۔ رات کے وقت اس کے آفس میں ایک شخص گیا اور اس نے آفس میں لگے ہوئے کیمرے سے میموری کارڈ نکالا اور اس کی جگہ دوسرا میموری کارڈ لگا کر وہاں سے نکل گیا۔ یہ شخص کریگ کے بھروسے کا آدمی تھا لیکن جب کریگ کو معلوم ہوا کہ اس کے خفیہ دفتر میں اس کے بھروسے کے آدمی نے کیمرہ لگایا ہے تو اس نے فوراً اپنے آدمیوں کے ذریعے اس شخص کو اٹھوا لیا اور پھر کریگ نے اس آدمی پر بے حد تشدد کیا تو اس نے کریگ کے سامنے اس بات کا اقرار کر لیا کہ اس کا تعلق کاپر ہیڈ سے ہے اور وہ کافی عرصے سے کریگ کی

سرگرمیوں پر نظر رکھے ہوئے ہے۔ اس نے خفیہ کیمرے سے جو ریکارڈنگ حاصل کی تھی اس سے اسے معلوم ہو گیا ہے کہ کریگ، الاسد اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے پانچ افراد کو خفیہ طور پر سی شارک کے ذریعے اسرائیل پہنچا رہا ہے اور اس شخص جس کا نام ماتھر ہے، نے یہ رپورٹ اپنے چیف کرنل ڈراس کو دے دی ہے۔ یہ سب سن کر کریگ بے حد پریشان ہوا اور اس نے فوری طور پر الاسد سے بات کی اور اس سے کہا کہ اب جبکہ کرنل ڈراس کو اس بات کی رپورٹ مل چکی ہے کہ وہ اور پاکیشیائی ایجنٹ، سی شارک میں موجود ہیں تو وہ اس شپ کو کسی بھی صورت میں اسرائیلی حدود میں داخل نہیں ہونے دیں گے۔ وہ یا تو اس شپ کو تباہ کر دیں گے یا پھر شپ پر ریڈ کر کے تمام افراد کو چیک کریں گے۔ کریگ نے کہا کہ اگر ہم میں سے کوئی بھی پکڑا گیا تو کرونیا میں اس کا رہنا مشکل ہو جائے گا اس لئے وہ جتنی جلد ممکن ہو سکے ہمیں لے کر اس شپ سے نکل جائے۔

اس کا کہنا تھا کہ اگر کرنل ڈراس نے اس شپ پر ریڈ کیا اور اسے ہم نہ ملے تو وہ اس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کر سکے گا۔ کاپر ہیڈ کے ریڈ سے تو ہمیں کوئی فرق نہیں پڑ سکتا تھا کیونکہ ہمارے میک اپ چیک کرنا ان کے بس کی بات نہیں تھی لیکن ہماری موجودگی کا سن کر کرنل ڈراس سی شارک کو بیچ سمندر میں ہی تباہ کرنے کا بھی حکم دے سکتا تھا اس لئے ہمارا اس شپ سے نکلنا ہی

بہتر تھا۔ شپ میں ایمرجنسی موٹر بوٹ موجود تھی۔ میں نے اور الاسد نے رات کے وقت موٹر بوٹ کو خاموشی سے سمندر میں اتارا اور پھر سب کو اس موٹر بوٹ میں بلا لیا۔ اب اگر کرنل ڈراس یا اس کی فورس سی شارک کو چیک کرے گی تو انہیں شپ میں ہم نہیں ملیں گے اور وہ یقیناً اپنے سر کے بال نوچنا شروع ہو جائے گا"۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ ابھی تو ہم اسرائیل سے بہت دور ہیں۔ اتنی دور کیا ہم اس چھوٹی سی بوٹ پر اپنا سفر مکمل کر لیں گے۔ اس بوٹ سے تو ہمیں اسرائیل پہنچتے پہنچتے کئی روز لگ جائیں گے اور پھر اس بوٹ کا فیول کب تک ہمارا ساتھ دے گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اس بوٹ سے ہم یقیناً اسرائیل نہیں پہنچ سکتے لیکن یہ بوٹ ہمیں وہاں تک ضرور لے جا سکتی ہے جہاں ہمیں جانا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا ہمیں اسرائیل کے علاوہ کہیں اور جانا ہے"۔ جولیا نے چونک کر کہا۔

"نہیں۔ جانا تو ہمیں اسرائیل ہی ہے لیکن اسرائیل جانے کے لئے ہمیں سی شارک پر قناعت نہیں کرنی تھی۔ ہم اس شپ کے ذریعے ایک چھوٹے سے ٹاپو پر جانا چاہتے تھے جہاں الاسد کی سپیشل سی شپس موجود ہیں جن کے ذریعے ہم میں اسرائیل داخل ہو

سکتے ہیں''......عمران نے کہا۔

''سی شپس۔ یہ کون سی شپس ہیں''......صفدر نے چونک کر کہا۔

''یہ آبدوز نما چھوٹی چھوٹی شپس ہیں جو سمندر کی گہرائی میں سفر کرتی ہیں۔ ان سی شپس کو راڈار یا کسی ٹریکنگ سسٹم سے چیک نہیں کیا جا سکتا اس لئے الاسد ان سی شپس کے ذریعے بھی اسرائیل آتا جاتا رہتا ہے لیکن وہ ان سی شپس کو انتہائی ضرورت کے وقت استعمال کرتا ہے ورنہ وہ زیادہ تر سفر کریگ کے ذریعے کرتا ہے''......عمران نے کہا۔

''تو کیا یہ سی شپس الاسد نے خود بنائی ہیں''......تنویر نے پوچھا۔

''ہاں۔ الاسد اور اس کے چند سائنس دان ساتھیوں نے اس ٹاپو پر ایک خفیہ لیبارٹری بنا رکھی ہے جہاں وہ اسرائیل کے خلاف استعمال کے لئے کوئی نہ کوئی چیز بناتے رہتے ہیں''......عمران نے کہا۔

''سی شپس ہیں کیسی اور کیا ہم سب ایک ساتھ ایک سی شپ میں سفر کر سکتے ہیں''......کیپٹن شکیل نے کہا۔

''اس کے بارے میں الاسد سے میں نے کچھ نہیں پوچھا ہے البتہ اس نے یہ ضرور بتایا ہے کہ سی شپ انتہائی تیز رفتار اور جدید آلات سے آراستہ ہیں جنہیں اسرائیلی بحریہ کسی طور پر چیک نہیں کر سکتی اور وہ سکون سے ان سی شپس میں سمندر کے نیچے سفر کر سکتے

ہیں۔ ان کی بنائی ہوئی سی شپس چونکہ طویل سفر نہیں کر سکتیں اس لئے انہوں نے اسرائیل سے انتہائی خفیہ طور پر ٹاپو پر آنے اور ٹاپو سے واپس اسرائیل جانے کے لئے ہی ان شپس کو بنایا ہے''۔عمران نے کہا۔

''اور یہ ٹاپو کہاں ہے''......جولیا نے پوچھا۔

''یہاں سے دو سو بحری میل شمال مشرق میں ایک غیر آباد ٹاپو ہے۔ چونکہ یہ ایک چھوٹا اور انتہائی گھنے جنگل پر مشتمل ٹاپو ہے اس لئے اس پر ابھی کسی ملک نے قبضہ نہیں کیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ الاسد اور اس کے ساتھی اطمینان سے اس ٹاپو پر اپنا کام کرتے رہتے ہیں۔ ہم دن نکلنے سے پہلے اس ٹاپو پر پہنچ جائیں گے''۔

عمران نے جواب دیا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ الاسد نے بوٹ کی رفتار بے حد تیز کر دی تھی۔ موٹر بوٹ سمندر کا سینہ چیرتی ہوئی برق رفتاری سے اڑی جا رہی تھی۔

''اگر اس ٹاپو پر الاسد کا ہولڈ ہے تو پھر ہمیں جزیرے سے یقیناً اپنے مطلب کا اسلحہ بھی مل جائے گا''......تنویر نے کہا۔

''ہاں۔ اسی لئے میں اس بار اسلحہ اپنے ساتھ نہیں لایا تھا۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ ہم خواہ مخواہ اپنے کاندھوں پر بوجھ لادے پھریں''......عمران نے کہا۔

''ہونہہ۔ تو تم نے پہلے ہی سے سوچ رکھا تھا کہ تم اسلحہ الاسد یا اس کی تنظیم الاسد سے ہی حاصل کرو گے''......جولیا نے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"لیکن آپ نے تو کہا تھا کہ الاسد آپ کو کرونیا میں اتفاق سے مل گیا تھا"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرے کہنے سے کیا ہوتا ہے۔ میں تو کچھ بھی کہہ سکتا ہوں"۔ عمران نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ سب ایک طویل سانس لے کر رہ گئے۔ وہ سمجھ گئے تھے کہ عمران کا پہلے سے ہی الاسد سے رابطہ تھا اور وہ شاید اسی سے ملنے کے لئے کرونیا آیا تھا تاکہ اس کی مدد سے وہ اسرائیل داخل ہو سکے اور عمران نے شاید اس سے یہ بھی طے کر رکھا تھا کہ وہ کریگ کے کسی شپ میں مخصوص حد تک سفر کریں گے اور پھر راستے میں ہی ٹاپو پر جانے کے لئے ڈراپ ہو جائیں گے۔

"نام کیا ہے اس ٹاپو کا"...... جولیا نے پوچھا۔

"پوچھ کر بتاؤں گا"...... عمران نے کہا۔

"کس سے۔ الاسد سے پوچھو گے کیا"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر کس سے پوچھو گے"...... جولیا نے پوچھا۔

"ٹاپو سے"...... عمران نے اپنے مخصوص انداز میں جواب دیا تو جولیا اسے تیز نظروں سے دیکھنے لگی۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب جس ٹاپو کی بات کر رہے ہیں۔ ورلڈ اٹلس میں اس کا نام کرائن ٹو ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یہ ٹاپو اسرائیل سے کتنے فاصلے پر ہے"...... صفدر نے پوچھا۔

"ہو گا کوئی دو سو بحری میل کے فاصلے پر۔ کیوں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اسرائیل کے نزدیک کوئی جزیرہ یا ٹاپو ہو اور اسرائیل اس سے بے خبر رہے ایسا کیسے ممکن ہے۔ ٹاپو پر گھنا جنگل ہونے کی وجہ سے انہوں نے ٹاپو پر قبضہ نہ کیا ہو یہ الگ بات ہے لیکن وہ سیٹلائٹ سے تو اس ٹاپو پر نظر رکھ سکتے ہیں تاکہ یہ ٹاپو ان کے خلاف استعمال میں نہ آئے"...... صفدر نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ الاسد اور اس کے ساتھی سائنس دانوں نے مل کر اس کا بھی کوئی حل سوچ رکھا ہو اور انہوں نے وہاں ایسے انتظامات کر رکھے ہوں کہ اس ٹاپو پر ان کے نقل و حرکت کا کسی کو پتہ نہ چل سکے۔ کیوں عمران صاحب"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ الاسد اور اس کے ساتھی سائنس دان بے حد ذہین ہیں۔ انہوں نے ٹاپو کے گرد ایک ایسا سرکل بنا رکھا ہے جسے سٹاپ سرکل کہا جاتا ہے۔ شپس، موٹر بوٹس، یہاں تک کہ آبدوزیں بھی جو اس سرکل میں آتی ہیں ان کے راڈار اور ٹریکنگ سسٹم میں خلل آ جاتا ہے اور وہ ٹاپو پر موجود نقل و حرکت کا جائزہ نہیں لے سکتے ہیں۔ یہ سٹاپ سرکل انہیں سیٹلائٹ کی چیکنگ سے بھی بچانے کے کام آتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ الاسد بے حد ذہین اور تیز انسان ہے

اور ہم اسے عام انسان سمجھ کر غلطی کر رہے تھے‘‘...... جولیا نے کہا۔

’’ذہین اور تیز ترین انسان ہی الاسد جیسی تحریک آزادی تنظیم کا سربراہ ہو سکتا ہے جس نے اسرائیلی ایجنسیوں کا ایک عرصے سے ناطقہ بند کر رکھا ہے اور یہ الاسد تنظیم کی بہت بڑی کامیابی ہے کہ آج تک اسرائیل کی کوئی ایک ایجنسی بھی الاسد تنظیم کے بارے میں کچھ معلوم نہیں کر سکی ہے اور نہ ہی ان کا کوئی آدمی کبھی پکڑا جا سکا ہے۔ الاسد تنظیم اپنا ہر کام انتہائی صفائی اور انتہائی تیزی سے کرتی ہے اور اپنے پیچھے ایک معمولی سا بھی ثبوت نہیں چھوڑتی۔ یہی بات اس تنظیم کی کامیابی کی ضمانت ہے‘‘...... عمران نے کہا تو وہ سب سر موڑ کر کیبن میں موجود الاسد کی طرف دیکھنے لگے جو بڑے اطمینان بھرے انداز میں بوٹ چلا رہا تھا۔

’’پھر تو یہ ہمارے بہت کام آ سکتا ہے‘‘...... صفدر نے کہا۔

’’شاید‘‘...... عمران نے کہا۔

’’لگتا ہے اس بار عمران صاحب نے الاسد کو اسرائیلی مشن میں معاونت کے لئے ساتھ لیا ہے‘‘...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

’’شاید‘‘...... عمران نے اسی انداز میں کہا اور عمران کے اس انداز میں شاید کہنے پر وہ سمجھ گئے کہ کیپٹن شکیل کا اندازہ غلط نہیں تھا۔ ان کا یہ سفر رات بھر جاری رہا۔ جب دن نکلنا شروع ہوا تو انہیں دور سے ایک ٹاپو کے آثار دکھائی دینا شروع ہو گئے۔ ٹاپو سمندر سے کافی بلندی پر تھا اور سرسبز تھا۔ الاسد بوٹ اسی ٹاپو کی

جانب لئے جا رہا تھا۔

ٹاپو کے نزدیک آتے ہی اس نے بوٹ ٹاپو کے گرد گھمانی شروع کر دی۔ وہ بوٹ گھما کر جیسے ہی ٹاپو کی شمالی سائیڈ پر آیا اسی لمحے انہیں اچانک ٹاپو کے نچلے حصے میں ایک بڑی سی چٹان حرکت کرتی ہوئی دکھائی دی۔ الاسد نے چٹان حرکت کرتے دیکھی تو وہ بوٹ اس طرف لے گیا۔ جیسے جیسے بوٹ آگے بڑھ رہی تھی چٹان اپنی جگہ سے کھسکتی ہوئی ہٹتی جا رہی تھی اور وہاں ایک بڑی سرنگ بنتی جا رہی تھی۔ الاسد بوٹ اس سرنگ میں لے گیا۔ سرنگ بل کھاتی ہوئی جا رہی تھی۔ جیسے ہی الاسد بوٹ سرنگ میں لے گیا۔ اس کے پیچھے کھسکی ہوئی چٹان فوراً اپنی جگہ پر آ گئی اور عقب سے سرنگ بند ہوتی چلی گئی۔ چٹان کے بند ہوتے ہی سرنگ میں اندھیرا ہو گیا لیکن الاسد نے بوٹ کی تمام لائٹس آن کر دی تھیں جس سے سرنگ میں خاصی روشنی پھیل گئی تھی۔ الاسد بوٹ روکے بغیر آگے بڑھاتا چلا گیا۔ کچھ دیر بعد اس نے بوٹ کی رفتار ہلکی کرنی شروع کر دی۔ انہوں نے دیکھا سامنے سرنگ ایک چٹان پر جا کر بند ہو گئی تھی۔

الاسد بوٹ آہستہ آہستہ اسی چٹان کی طرف لے جا رہا تھا اور پھر چٹان کے قریب پہنچ کر اس نے بوٹ کا انجن بند کر دیا۔ اسی لمحے اچانک تیز گڑگڑاہٹ ہوئی اور سامنے موجود چٹان صندوق کے کسی ڈھکن کی طرح کھلتی چلی گئی۔ چٹان کے کھلتے ہی دوسری طرف

انہیں ایک بڑا سا خلاء دکھائی دیا۔ جہاں کئی لانچیں۔ موٹر بوٹس اور شیشے کے بنے ہوئے کیپسول دکھائی دے رہے تھے۔ ان کیپسولوں کے اوپر والا حصہ شیشے کا تھا جبکہ نچلے حصے پر ہوور کرافٹ جیسے ایئر ٹائٹ پلاسٹک بیگز نصب تھے۔ کیپسولوں میں دو افراد کے بیٹھنے کی گنجائش تھی اور اگلے حصے میں مشین اور کنٹرول پینل بھی لگا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ٹاپو کے نیچے کا یہ حصہ کسی بڑے تالاب کا منظر پیش کر رہا تھا جہاں موٹر بوٹس، لانچوں اور شیشے کے بنے ہوئے کیپسولوں کو ایک خاص ترتیب سے رکھا گیا تھا۔ سائیڈ کی دیواروں پر جگہ جگہ سیڑھیاں لٹکی ہوئی تھیں جو اوپر ایک بڑے خلاء کی طرف جاتی دکھائی دے رہی تھیں۔ انہیں خلاء کے اوپر والا حصہ کسی بڑے گنبد کی طرح پھیلا ہوا معلوم ہو رہا تھا۔

الاسد نے بوٹ کنارے سے لگا کر روک دی اور کیبن سے نکل کر باہر آ گیا اور پھر وہ سب اس کے کہنے پر سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اوپر آ گئے۔ اوپر ایک ہال جیسا کمرہ تھا جہاں بے شمار افراد موجود تھے۔ ان تمام افراد نے سفید رنگ کے کپڑے پہن رکھے تھے۔ ہال میں بے شمار سامان بکھرا پڑا تھا جن میں ٹوٹی پھوٹی گاڑیوں کے پرزے، ان کے انجن اور ان کی باڈیوں کے مختلف پارٹس شامل تھے۔ ایک حصے میں ایک چھوٹی سی لیبارٹری بنی ہوئی تھی۔

ایک دیوار کے ساتھ تین چار میزیں ایک ساتھ جوڑ کر رکھی ہوئی

تھیں جن پر ریڈیو، ٹرانسمیٹر اور ایسے ہی کئی الیکٹرانکس پرزے موجود تھے۔ تمام افراد اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھا۔ کوئی الیکٹرانکس کے سامان کے ساتھ جڑا کام کرتا دکھائی دے رہا تھا، کوئی گاڑیوں کے پرزے کھولنے اور کاٹنے میں مصروف تھا اور کوئی لیبارٹری والے حصے میں بیکرز اور شیشے کی مخصوص بوتلوں میں رنگ برنگے محلولوں پر ریسرچ کرتا دکھائی دے رہا تھا۔

”گڈ شو۔ یہ تو اچھا خاصا کباڑ خانہ دکھائی دے رہا ہے جہاں دنیا بھر کا کباڑ بھرا ہوا ہے“...... عمران نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”اسی کاٹھ کباڑ سے ہی ہم اپنے کام کی چیزیں بناتے ہیں پرنس۔ نیچے تم نے جو شیشے کے کیپسول دیکھے ہیں وہی ہماری سی شپس ہیں جو آبدوزوں کی طرح سمندر کے نیچے تیر سکتی ہیں اور ان سی شپس کو کوئی راڈار اور ٹریکر چیک نہیں کر سکتا ہے“...... الاسد نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”گڈ شو۔ رئیلی گڈ شو۔ اسے کہتے ہیں کام کرنا۔ پرانی اور خراب ہونے والی چیزوں کو نئے اور جدید رنگ میں ڈھالنا ہی فن ہے جو بہت کم لوگ جانتے ہیں“...... عمران نے کہا۔ انہیں اوپر آتے دیکھ کر وہاں موجود تمام افراد اپنے کام چھوڑ کر ان کی طرف متوجہ ہو گئے تھے اور پھر الاسد کے اشارے پر وہ سب ان کے پاس آ گئے اور الاسد عمران اور ان کے ساتھیوں کا اپنے ساتھیوں

سے اور اپنے ساتھیوں کا عمران اور اس کے ساتھیوں سے تعارف کرانے لگا۔ تعارف کرانے کے بعد الاسد انہیں سائیڈ میں موجود ایک چھوٹے سے کمرے میں لے آیا جسے سٹنگ روم کے طرز پر سجایا گیا تھا۔ یہ کمرہ انسانی ہاتھوں سے ترشا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ وہاں دیواروں میں کئی کمروں کے دروازے تھے جو الاسد اور اس کے ساتھیوں نے اپنی رہائش کے لئے بنا رکھے تھے اور انہوں نے اس خفیہ اڈے میں واقعی اپنی ضرورت کا تمام سامان جمع کر رکھا تھا۔ اڈے میں لائٹ کے انتظام کے لئے انہوں نے بیٹریاں لگا رکھی تھیں جنہیں وہ سمندر کے پانی سے ایک ٹربائن چلا کر چارج کرتے رہتے تھے۔ دیکھنے میں یہ اڈا کباڑ خانے جیسا تھا لیکن وہاں ان سب نے اپنی سہولیات اور نئی نئی ایجادات کے لئے سب کچھ جمع کر رکھا تھا۔

ان سب کو سٹنگ روم میں لا کر الاسد باہر چلا گیا۔ کچھ دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھوں میں ایک بڑا ٹرے تھا جس میں کھانے پینے کا سامان تھا۔ اس نے ٹاپو کی طرف آتے ہوئے اپنے پاس موجود ٹرانسمیٹر سے اپنے ساتھیوں کو اپنی اور اپنے ساتھ عمران اور اس کے ساتھیوں کی آمد کی پہلے ہی اطلاع دے دی تھی۔ اس لئے اس کے ساتھیوں نے الاسد، عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے کھانا بنانا شروع کر دیا تھا۔

کھانے میں سبزی اور دال تھی جس کا ذائقہ خاص نہیں تھا لیکن

عمران اور اس کے ساتھیوں کو چونکہ بھوک لگی ہوئی تھی اس لئے ان سب نے الاسد کے ساتھ سیر ہو کر کھایا اور پھر الاسد ان سب کے لئے چائے بنوا کر لے آیا اور وہ سب ایک ساتھ بیٹھ کر چائے پینے لگے۔

”اب بتائیں پرنس آپ کب اسرائیل جانا چاہتے ہیں“۔ الاسد نے چائے کا سپ لیتے ہوئے عمران سے پوچھا۔

”اگر ابھی لے جا سکتے ہو تو ابھی چلے چلو۔ میں اور میرے ساتھی تیار ہیں“...... عمران نے کہا۔

”جیسا آپ کہیں۔ ہماری سی شپس تیار ہیں۔ ہم آج ہی نکل چلتے ہیں“...... الاسد نے کہا۔

”سی شپس سے ہم اسرائیل کے کس حصے میں جائیں گے۔ کیا سی شپس کو لنگر انداز کرنے کے لئے تم نے کسی خاص مقام کا انتخاب کر رکھا ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”جی ہاں۔ ہم اسکندریا کی طرف جانے والا راستہ اختیار کرتے ہیں۔ اس طرف آرشلم نامی ایک صحرا ہے جسے انتہائی خوفناک اور ناقابلِ عبور صحرا سمجھا جاتا ہے۔ اس صحرا کی دوسری طرف اسرائیلی فورس کا ایک بیس کیمپ ہے۔ ہم صحرائی علاقے میں جاتے ہیں اور پھر وہاں سے ایک طویل ترین سرنگ سے گزرتے ہوئے شمالی پہاڑیوں تک پہنچ جاتے ہیں۔ ان پہاڑیوں میں بھی بے شمار سرنگیں ہیں جو صدیوں پرانی ہیں لیکن ہم نے انہیں دریافت کر لیا ہے اور

انہی سرنگوں کے راستے ہم اسرائیل کے ایک قصبے راہبہ پہنچ جاتے ہیں۔ قصبے سے ہم پھر جہاں چاہیں جا سکتے ہیں''...... الاسد نے جواب دیا۔

''تم نے صحرا کی جس سرنگ کی بات کی ہے کیا وہ اتنی طویل ہے کہ ہم اس سے گزر کر سارا ریگستان بغیر کسی خطرے کے عبور کر سکیں''......عمران نے حیران ہو کر کہا۔

''جی ہاں۔ وہ سرنگ بھی پہاڑی سرنگوں کی طرح صدیوں پرانی ہے جو ریگستان کے نیچے سے گزرتی چلی جاتی ہے۔ صد سالہ ہونے کی وجہ سے سرنگ جگہ جگہ سے بند ہو گئی تھی لیکن جب ہم نے سرنگ دریافت کی تو ہمارے لئے یہ انتہائی محفوظ اور خفیہ راستہ بن گیا۔ یہ سرنگ اسکندریا کے بادشاہی دور میں صحرائی طوفانوں سے بچنے کے لئے بنائی گئی تھی تاکہ اس سرنگ کے راستے سے یروشلم اور دوسرے علاقوں میں محفوظ انداز میں پہنچا جا سکے ورنہ صحرائی طوفانوں کا مقابلہ کرنا کسی کے بس کی بات نہیں تھی۔ سرنگ بنانے میں نجانے انہیں کتنا وقت لگا تھا لیکن بہرحال یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ اس سرنگ کے بارے میں کبھی نہ کوئی کہانی سنی گئی تھی اور نہ ہی اس سرنگ کے حوالے سے کسی کو کچھ معلوم تھا۔ اسرائیلی بھی اس طویل ترین سرنگ سے ناواقف تھے جس کا بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے ہم نے سب سے پہلے اس سرنگ پر کام کیا اور ہم نے اس سرنگ کو جدید اور ہوا دار بنانے کے ساتھ ساتھ وہاں روشنی کا بھی

انتظام کر لیا ہے تاکہ ہم صحرائی طوفانوں اور خاص طور پر اسرائیلی فورس سے بچتے ہوئے صحرا کراس کر جائیں۔ اس میں ہمیں وقت تو بہت لگا لیکن آخر کار ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے ہیں اور اب صحرائے آرشلم کے نیچے دنیا کی سب سے بڑی اور طویل ترین سرنگ موجود ہے جس کے بارے میں سوائے ہمارے کسی کو کچھ علم نہیں ہے۔ ہم نے اس سرنگ کی حفاظت کے لئے بھی بہت کام کیا ہے۔ اس سرنگ کی سیٹنگ کرتے ہوئے ہم نے سرنگ میں ایسے آلات بھی لگا دیئے ہیں کہ اگر اسرائیلی فورس سائنسی آلات بھی لے کر آ جائے تو وہ اس سرنگ کا پتہ نہیں چلا سکیں گے''...... الاسد نے جواب دیا۔

''ویل ڈن الاسد۔ تم نے تو واقعی کمال کر دیا ہے۔ صحرائے آرشلم کے نیچے سرنگ تلاش کرنا اور اس کی حفاظت کا کام کرنا انتہائی دل گردے کا کام ہے جو تم نے اور تمہارے ساتھیوں نے مل کر پورا کیا ہے۔ تمہارا یہ کارنامہ اگر دنیا کے سامنے آ جائے تو تم اور تمہارے ساتھی دنیا کے ہیرو بن جاؤ گے''......عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''مجھے ہیرو بننے کا کوئی شوق نہیں ہے۔ میں اور میرے ساتھی اسرائیل کے تسلط سے فلسطین کو آزاد کرانا چاہتے ہیں اور فلسطین سے یہودیوں کو نکال کر ان کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملانا چاہتے ہیں جو وہ بیت المقدس پر قبضہ کر کے اسے ہیکل سلیمانی میں

تبدیل کرنا چاہتے ہیں۔ ہم انہیں اس مقصد میں کبھی کامیاب نہیں
ہونے دیں گے۔ اس کے لئے ہم تمام فلسطینیوں کے جذبات ایک
جیسے ہیں اور ہر فلسطینی بیت المقدس کو بچانے کے لئے خون کا
آخری قطرہ تک بہا دینے کو تیار ہے''...... الاسد کہتا چلا گیا۔

''صرف فلسطینی ہی نہیں۔ دنیا کا ہر مسلمان چاہے وہ کسی بھی
فرقے سے کیوں نہ تعلق رکھتا ہو بیت المقدس کو یہودیوں کے تسلط
سے آزاد کرانے کے لئے اپنی جان قربان کر سکتا ہے اور شاید ہی
دنیا میں ایسا کوئی مسلمان ہو جو یہودیوں کے ان ناپاک اور بہیمانہ
اقدام کی حمایت کرے۔ تم بے فکر رہو۔ تمہاری اور ان مسلمانوں کی
قربانی ایک روز ضرور رنگ لائیں گی اور یہودی نہ صرف اپنے عزائم
میں ناکامیاب ہوں گے بلکہ بیت المقدس چھوڑنے کے لئے بھی
ایک روز انہیں مجبور ہونا پڑے گا''...... عمران نے کہا۔

''انشاء اللہ''...... ان سب نے یک زبان ہو کر کہا۔

''اب آپ کیا مجھے یہ بتانا پسند کریں گے کہ آپ اسرائیل کس
مقصد کے لئے آئے ہیں۔ آپ نے مجھے پاکیشیا سے کال کی تھی
اور مجھ سے صرف یہی کہا تھا کہ میں آپ کے ساتھ آنے والے
چار ساتھیوں کو بحفاظت اسرائیل پہنچا دوں۔ آپ کا اس طرح
اچانک اسرائیل آنا خالی از علت نہیں ہو سکتا ہے۔ آپ جب بھی
اسرائیل آتے ہیں اسرائیل کے خلاف کام کرتے ہیں۔ اس با
اسرائیل نے ایسا کیا کیا ہے کہ آپ کو فوری طور پر یہاں آ

پڑا''...... الاسد نے عمران کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''کیا تمہیں بتانا ضروری ہے''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ اگر آپ مجھے بتانا مناسب نہیں سمجھتے تو کوئی بات
نہیں''...... الاسد نے کہا۔

''بات مناسب اور نامناسب ہونے کی نہیں ہے۔ اصل میں
تفصیل بتانے کے لئے مجھے مسلسل بولتے رہنا پڑے گا۔ میں اس
وقت بری طرح سے تھکا ہوا ہوں۔ پہلے سی شپ کا سفر پھر رات بھر
جاگ کر موٹر بوٹ کا سفر۔ جس طرح میں تھکا ہوا ہوں اس طرح
بولتے بولتے میری زبان بھی تھک جائے گی۔ میں ریسٹ کر کے
اپنی تھکاوٹ تو دور کر لوں گا لیکن میری زبان تھک گئی تو پھر میرے
لئے بولنا مشکل ہو جائے گا اور میرے ساتھی میری خاموشی کو نجانے
کیا سمجھ بیٹھیں۔ پھر یہ کہنا شروع ہو جائیں گے کہ میں ان سے
شاید ناراض ہوں یا میں نے اپنے منہ میں گھنگھنیاں ڈال لی ہیں یا
پھر......'' عمران بولنے پر آیا تو بولتا چلا گیا۔

''یہ سب کہتے ہوئے تمہاری زبان نہیں تھکی''...... جولیا نے برا
سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تھکی تو ہے لیکن تم پاس بیٹھی ہو اس لئے تھکاوٹ کا احساس
نہیں ہوا''...... عمران نے کہا تو وہ سب مسکرا دیئے۔

''تو بتائیں مسئلہ کیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ آپ یہاں جس مقصد
کے لئے آئے ہوں اس سلسلے میں، میں بھی آپ کے کسی کام آ

سکون"۔ الاسد نے کہا۔

"کیا تمہاری شادی ہوئی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"شادی۔ نہیں۔ ہم جہادی ہیں۔ اپنے مقصد کے حصول کے لئے ہم شادیاں نہیں کرتے"...... الاسد نے کہا۔

"گڈ۔ تمہارے بچے کتنے ہیں"...... عمران نے پوچھا تو الاسد حیرت سے اس کی شکل دیکھنے لگا۔

"جب میری شادی ہی نہیں ہوئی تو کیسے بچے"...... الاسد نے اسی انداز میں کہا۔

"میرا مطلب ہے کہ تمہارے ساتھ کتنے افراد ہیں جو الاسد کے لئے کام کرتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"آپ آدمیوں کی فکر نہ کریں۔ الاسد کوئی چھوٹی موٹی تنظیم نہیں ہے۔ میرے تنظیم کے آدمی پورے اسرائیل میں موجود ہیں اور بعض اسرائیل میں اہم عہدوں پر فائز بھی ہیں جو بظاہر اسرائیل کے لئے کام کرتے ہیں لیکن ان کی تمام وفاداریاں الاسد کے لئے ہی ہوتی ہیں"...... الاسد نے کہا۔

"گڈ۔ تب تو واقعی تم ہمارے کام آ سکتے ہو"...... عمران نے خوش ہو کر کہا۔

"یہ میری خوش قسمتی ہو گی پرنس کہ الاسد اور الاسد تنظیم آپ جیسے عظیم انسان کے کسی کام آ سکیں"...... الاسد نے متانت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا نام عظیم نہیں عمران ہے بھائی۔ مجھے عظیم بنا کر میرا کسی سے بنا بنایا رشتہ نہ بگاڑو ورنہ اس کا کوئی اور فائدہ اٹھا لے گا"۔ عمران نے کن انکھیوں سے جولیا اور تنویر کی جانب دیکھتے ہوئے کہا اور الاسد کچھ سمجھتے ہوئے اور کچھ نہ سمجھتے ہوئے ہنس پڑا۔

"بتائیں آپ کا مشن کیا ہے"...... الاسد نے پوچھا۔

"کاپر ہیڈ کے بارے میں کیا جانتے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"کاپر ہیڈ اسرائیل کی ایک سیکرٹ ایجنسی ہے جو بے حد باوسائل اور طاقتور ایجنسی ہے۔ اس کا سربراہ کرنل ڈراس ہے جو خود کو کاپر ہیڈ جیسا زہریلا ناگ سمجھتا ہے اور اس کا دعویٰ ہے کہ وہ ایک بار جس کا دشمن بن جائے اسے ہلاک کرنے تک چین نہیں لیتا"...... الاسد نے کہا۔

"اگر میں کہوں کہ مجھے کرنل ڈراس تک پہنچنا ہے تو"...... عمران نے اس کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ لیکن آپ اس تک کیوں پہنچنا چاہتے ہیں"...... الاسد نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"جو میں پوچھ رہا ہوں اس کا جواب دو"...... عمران نے کہا۔

"کرنل ڈراس انتہائی کائیاں آدمی ہے۔وہ بہت کم نظر آتا ہے۔ اکثر خفیہ رہتا ہے اور وہ جہاں بھی جاتا ہے اپنی حفاظت کا فول پروف انتظام کر کے جاتا ہے"...... الاسد نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم یہ بھی نہیں جانتے کہ کرنل ڈراس

کہاں رہتا ہے یا کاپر ہیڈ کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ کاپر ہیڈ کے ہیڈ کوارٹر کا کسی کو بھی علم نہیں ہے۔ میں نے کئی مرتبہ اس کے ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کرنے کی کوشش کی تھی لیکن آج تک مجھے اس کے ہیڈ کوارٹر کی لوکیشن کا پتہ نہیں چل سکا ہے''...... الاسد نے کہا۔

''پھر تو تم میرے کسی کام کے نہیں ہو۔ میں یہاں کاپر ہیڈ کے خلاف کام کرنے کے لئے آیا ہوں۔ جب تمہارے پاس کاپر ہیڈ کے بارے میں کوئی انفارمیشن ہی نہیں ہے تو پھر تم بھلا میرے کس کام آ سکتے ہو''...... عمران نے منہ بنا کر کہا اور پھر اس نے الاسد کو اپنے اسرائیل میں جانے کے بارے میں تمام تفصیل بتا دی۔ تفصیل سن کر الاسد گہرے خیالوں میں گم ہو گیا۔

''ایک آدمی ہے جو اس سلسلے میں ہماری مدد کر سکتا ہے''۔ چند لمحے سوچنے کے بعد الاسد نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

''کون ہے وہ اور وہ ہمیں کہاں ملے گا''...... عمران نے پوچھا۔

''اس کا نام جوالفرائڈ ہے اور وہ آرشلم بیس کیمپ میں موجود ہے''۔ الاسد نے کہا۔

''اوہ۔ کیا وہ تمہارا آدمی ہے۔ میرا مطلب ہے کہ کیا اس کا تعلق الاسد سے ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ وہ کاپر ہیڈ کے لئے کام کرتا ہے۔ آج کل وہ آرشلم

میں موجود بیس کیمپ میں جو آرشلم بیس کیمپ کہلاتا ہے۔ وہاں میرا بھی ایک آدمی موجود ہے۔ اس نے چند روز قبل مجھے رپورٹ دی تھی کہ بیس کیمپ میں ایک نیا شخص آیا ہے جس کا نام جوالفرائڈ ہے۔ اسے خصوصی طور پر آرشلم بیس کیمپ میں بھیجا گیا ہے اور چونکہ وہ خصوصی طور پر وہاں تعینات ہوا ہے اس لئے اسے بیس کیمپ کے انچارج کرنل ڈورسن کا نائب بنا دیا گیا ہے اور جوالفرائڈ نے حیرت انگیز طور پر چند ہی روز میں بیس کیمپ کا سارا انتظام سنبھال لیا ہے۔ اس کی موجودگی سے کرنل ڈورسن کو بھی بے حد ریلیف مل گیا ہے اور وہ اکثر جوالفرائڈ کو اپنی جگہ بیس کیمپ کا انچارج بنا کر اسرائیل چلا جاتا ہے اور کئی کئی روز واپس نہیں آتا۔

جوالفرائڈ کو اس بیس کیمپ کا انچارج کس کے کہنے پر اور کیوں بنایا گیا تھا اس کے بارے میں میرا آدمی معلومات حاصل نہیں کر سکا تھا لیکن اس نے ایک روز جوالفرائڈ کو ایک پہاڑی غار میں جاتے دیکھا تو میرا ساتھی اس کے پیچھے ہو لیا اور جب جوالفرائڈ غار کے اندر چلا گیا تو میرا ساتھی غار کے دوسرے راستے سے غار میں داخل ہو کر ایسی جگہ چھپ گیا جہاں سے وہ جوالفرائڈ کو آسانی سے دیکھ سکتا تھا اور پھر میرا ساتھی یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ جوالفرائڈ غار میں آ کر ایک جدید ٹرانسمیٹر پر کرنل ڈراس سے بات کر رہا تھا جو کاپر ہیڈ کا چیف ہے۔ اسے کرنل ڈراس سے باتیں کرتا دیکھ کر میرا ساتھی سمجھ گیا کہ جوالفرائڈ کاپر ہیڈ کے لئے ہی

کام کرتا ہے اور کرنل ڈراس کی ہدایات پر اس کیمپ میں پہنچا ہے“۔ الاسد نے کہا۔

”ہونہہ۔ اگر جوالفرائڈ کاپر ہیڈ کے لئے کام کرتا ہے تو یہ ضروری تو نہیں کہ وہ کاپر ہیڈ کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جانتا ہو۔ ہوسکتا ہے کہ اس کا محض کاپر ہیڈ سے تعلق ہو اور کرنل ڈراس نے اسے بیس کیمپ میں کسی انکوائری یا کسی خاص مقصد کے لئے بھیج دیا ہو“...... عمران نے کہا۔

”آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ واقعی یہ ضروری نہیں ہے کہ جوالفرائڈ، کاپر ہیڈ کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جانتا ہو لیکن کاپر ہیڈ کی فورس کی سربراہ لیڈی فونڈا ہے وہ ضرور جانتی ہے کہ کاپر ہیڈ کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے“...... الاسد نے کہا۔

”تم کہنا کیا چاہتے ہو“...... عمران نے اس کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”میرے ساتھی نے جوالفرائڈ کو ٹرانسمیٹر پر کئی بار لیڈی فونڈا سے باتیں کرتے سنا ہے۔ وہ لیڈی فونڈا کا منگیتر ہے اور لیڈی فونڈا کا تعلق ڈائریکٹ کاپر ہیڈ کے ہیڈ کوارٹر سے ہے۔ اگر ہم جوالفرائڈ کو قابو کر لیں اور اس سے لیڈی فونڈا کا پوچھ کر اس تک پہنچ جائیں تو لیڈی فونڈا ہمیں کاپر ہیڈ کے ہیڈ کوارٹر، میرا مطلب ہے کہ کرنل ڈراس تک پہنچا سکتی ہے“...... الاسد نے کہا تو اس کی بات سن کر عمران کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

”جوالفرائڈ تک پہنچنے کے لئے کیا ہمیں آرشلم بیس کیمپ میں جانا ہوگا“...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

”ہاں۔ وہ ہمیں اسی بیس کیمپ میں ملے گا“...... الاسد نے جواب دیا۔

”کیا بیس کیمپ میں جانا ہمارے لئے اتنا آسان ہوگا“۔ جولیا نے پوچھا۔

”نہیں۔ وہاں جانا ہمارے لئے آسان تو نہیں ہوگا لیکن اگر کوشش کی جائے تو ہر مشکل آسان ہو جاتی ہے“...... الاسد نے کہا اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک تھی۔

”لگتا ہے یہ بیس کیمپ تمہیں کافی کھٹکتا ہے اور تم اس بیس کیمپ کے خلاف کچھ کرنا چاہتے ہو“...... عمران نے اس کی چمکتی ہوئی آنکھیں دیکھ کر کہا۔

”آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں پرنس۔ مجھے ہی نہیں تمام فلسطینیوں کو یہ کیمپ بے حد کھٹکتا ہے۔ ہمارا بس نہیں چلتا کہ ہم اس بیس کیمپ کو جڑ سے ہی اکھاڑ کر پھینک دیں۔ اس کیمپ کے خلاف کام کرنے کے لئے ہی میں وہاں اپنے ساتھیوں کو بھیج رہا ہوں تاکہ ہم وہاں اتنے آدمی جمع کر لیں کہ ہم کسی بھی وقت بیس کیمپ پر حملہ کر کے اسے تباہ کر دیں۔ اگر یہ بیس کیمپ وہاں سے ہٹ جائے تو ہم فلسطینیوں کے لئے اردگرد کے علاقوں میں صحرا سے ہٹ کر جانا بے حد آسان ہوسکتا ہے“...... الاسد نے کہا۔

”تو ٹھیک ہے۔ ہم اپنا سب سے پہلا ٹارگٹ اسی بیس کیمپ کو بنا لیتے ہیں۔ وہاں حملہ کر کے ہم بیس کیمپ کو تباہ کر دیں گے اور وہاں موجود جوالفرائڈ کو بھی قابو میں کر لیں گے جو ہمیں لیڈی فونڈا تک پہنچائے گا اور لیڈی فونڈا ہمیں کرنل ڈراس تک لے جانے کا ذریعہ ہو گی۔ کیوں ساتھیو میں نے کچھ غلط تو نہیں کہا ہے“...... تنویر نے کہا۔

”نہیں بھائی۔ تم کبھی کوئی بات غلط کر ہی نہیں سکتے۔ ویسے بھی وہ مقولہ ہے کہ ساری دنیا ایک طرف اور جورو کا بھائی ایک طرف۔ جورو کے بھائی کی کسی بات کو جھٹلایا ہی نہیں جا سکتا“۔ عمران نے کہا تو تنویر نے غصے سے ہونٹ بھینچ لئے جبکہ باقی سب کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ابھر آئی۔ عمران کی بات سن کر الاسد کی آنکھوں کی چمک اور زیادہ بڑھ گئی تھی۔

”گڈ شو۔ رئیلی گڈ شو۔ اگر آپ ہمارے ساتھ مل جائیں تو ہم واقعی اس بیس کیمپ کا تختہ کر سکتے ہیں۔ آپ نے حامی بھر لی ہے اس کا مطلب ہے کہ اب ہم اس بیس کیمپ کو ہر حال میں تباہ کر سکتے ہیں۔ اس بیس کیمپ کی تباہی ہمارے لئے ہی نہیں فلسطین کے تمام مسلمانوں کے لئے بہت بڑی خوشخبری ہو گی“...... الاسد نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”کیا ہم بیس کیمپ تک اس سرنگ کے راستے پہنچ سکتے ہیں جو آرشلم کے صحرا کے نیچے موجود ہے“...... عمران نے اسے خوش

ہوتے دیکھ کر مسکراتے ہوئے پوچھا۔

”جی ہاں۔ سرنگ آرشلم کی ان پہاڑیوں تک جاتی ہیں اور میں آپ کو پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ ان پہاڑیوں میں بہت سی سرنگیں ہیں جن سے گزر کر ہم بیس کیمپ کے نزدیک پہنچ سکتے ہیں“۔ الاسد نے بتایا۔

”گڈ شو۔ اب یہ بتاؤ کہ بیس کیمپ میں تمہارے کتنے ساتھی موجود ہیں“...... عمران نے پوچھا۔

”میرے چار آدمی وہاں موجود ہیں“...... الاسد نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ ان سے کام لیا جا سکتا ہے“...... عمران نے سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔

”کیسا کام“...... الاسد نے چونک کر پوچھا۔

”وقت آنے پر بتاؤں گا“...... عمران نے اسی انداز میں کہا تو الاسد نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”اور ہاں۔ تم نے یہ تو بتایا نہیں کہ صحرائی سرنگ کتنی طویل ہے اور ہم اس کے ذریعے کتنی دیر میں آرشلم بیس کیمپ تک پہنچ سکیں گے“...... عمران نے پوچھا۔

”سرنگ میں تیز رفتار جیپیں موجود ہیں۔ ہم ان جیپوں پر اگر مسلسل اور تیز رفتاری سے سفر کریں تب بھی ہمیں دو سے تین گھنٹے لگ جائیں گے“...... الاسد نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ ہم اب آرام کریں گے شام ہوتے ہی ہم یہاں

سے نکل چلیں گے۔ تب تک تم نے جو انتظامات کرنے ہیں کر لو بعد میں نہ کہنا کہ ہم نے تمہیں کوئی موقع نہیں دیا تھا“......عمران نے کہا تو الاسد ہنستا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

”ٹھیک ہے پھر ہم شام کو ملتے ہیں“...... الاسد نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ الاسد نے انہیں سلام کیا اور پھر وہ تیز تیز چلتا ہوا کمرے سے نکلتا چلا گیا۔

جوالفرائڈ چار ہیلی کاپٹروں کا اسکواڈ لئے تیزی سے صحرائے آرشلم کی جانب بڑھا جا رہا تھا۔ چیف نے اسے بتایا تھا کہ اس نے جن افراد کو صحرائے آرشلم میں مارک کیا ہے ان کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اور ان کے ساتھ عمران ہے تو جوالفرائڈ کے جسم میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا نام سنتے ہی برق سی دوڑ گئی تھی۔ جوالفرائڈ نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں بہت کچھ سن رکھا تھا۔ اسے پہلے ہی اس بات پر حیرت ہو رہی تھی کہ آخر وہ چھ انسان کون ہیں جو جان بوجھ کر موت کے صحرا میں خودکشی کرنے کے لئے داخل ہوئے ہیں۔ صحرائے آرشلم میں داخل ہونا سوائے حماقت کے اور کچھ نہیں تھا۔ اس صحرا میں داخل ہونے والا صحرا کے خوفناک طوفانوں کا شکار ہو جاتا تھا اور آج تک کسی ایسے انسان کا نام سننے میں نہیں آیا تھا جو صحرائے آرشلم میں داخل ہوا ہو اور زندہ بچ گیا ہو۔

چیف نے جب جوالفرائڈ کو بتایا کہ صحرائے آرشلم میں داخل ہونے والے عمران اور اس کے ساتھی ہیں تو پہلے تو جوالفرائڈ کو عمران اور اس کے ساتھیوں پر بے حد ہنسی آئی جو جان بوجھ کر موت کے منہ میں جانے کے لئے صحرا میں آئے تھے۔ ان کا صحرا میں داخل ہونا صریحاً خودکشی ہی تھا لیکن چونکہ جوالفرائڈ نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں بہت کچھ سن رکھا تھا کہ وہ ایسے کئی بڑے بڑے اور خوفناک صحرا سے گزر چکے ہیں جن سے گزرنا ناممکن سمجھا جاتا تھا حتیٰ کہ عمران اور اس کے ساتھی صحرائے اعظم جو دنیا کا طویل ترین اور گرم ترین صحرا تھا کو بھی عبور کر چکے ہیں تو جوالفرائڈ نے کسی بھی قسم کا رسک لینے سے اجتناب کیا تھا اور چیف کے حکم پر فوراً بیس کیمپ سے طاقتور سپر ہاک ہیلی کاپٹر کا اسکواڈ لے کر نکل کھڑا ہوا تھا تاکہ وہ صحرا کے ان حصوں پر میزائل برسا سکے جہاں سے عمران اور اس کے ساتھی صحرا میں داخل ہوئے تھے۔

صحرائے آرشلم میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی خوفناک طوفانوں سے ہلاکت طے تھی لیکن اس کے ساتھ ساتھ جوالفرائڈ بھی عمران اور اس کے ساتھیوں پر تباہ کن اور زہریلے میزائل برسا کر ان کی موت کو سو فیصد یقینی بنا دینا چاہتا تھا اور اسے یقین تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی اگر صحرائی طوفانوں سے بچ بھی گئے تو وہ میزائلوں کی تباہی اور خاص طور پر ان میزائلوں سے پھیلنے والی

زہریلی گیس کے اثر سے نہیں بچ سکیں گے۔

جوالفرائڈ سب سے اگلے ہیلی کاپٹر میں سوار تھا اس کے دائیں بائیں ایک ایک ہیلی کاپٹر تھا جبکہ اس کے پیچھے بھی ایک ہیلی کاپٹر تھا۔ چاروں ہیلی کاپٹر انتہائی تیزی سے صحرا پر پرواز کر رہے تھے اور صحرا میں اس وقت انتہائی طاقتور اور خوفناک طوفان اٹھتا دکھائی دے رہا تھا۔ ہر طرف ریت کے بادل اور بڑے بڑے بگولے ناچتے پھر رہے تھے۔ صحرا کی ہر چیز ان بادلوں اور بگولوں میں اُڑتی نظر آ رہی تھی۔ چونکہ طوفان کا زور تھا اس لئے ان کے ہیلی کاپٹر کافی بلندی پر تھے جہاں تیز ہوائیں تو تھیں مگر طوفان کی طاقت کا زیادہ زور نہیں تھا اور سپر ہاک ہیلی کاپٹر ان تیز ہواؤں کا آسانی سے مقابلہ کر سکتے تھے۔

"ہونہہ۔ اس وقت تو سارا صحرا خوفناک طوفان میں گھرا ہوا ہے۔ ریت کے اٹھتے ہوئے بادلوں اور بگولوں سے تو کچھ بھی دکھائی نہیں دے رہا ہے۔ اس صورت میں ہم ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو کہاں تلاش کریں گے"...... جوالفرائڈ نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"طوفان جس شدت سے اٹھ رہا ہے اس کے جلد ختم ہونے کا امکان نظر نہیں آ رہا ہے۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے یہ طوفان سارے صحرا کو تلپٹ کر کے رکھ دے گا"...... اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے پائلٹ نے کہا۔

''لگتا تو ایسا ہی ہے''...... جوالفرائڈ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''اس طوفان میں انسان تو کیا ہاتھی اور اونٹ بھی بچ نہیں سکتے ہیں باس۔ یہ طوفان لمحوں میں ان کے بھی ٹکڑے اُڑا دینے کی طاقت رکھتا ہے''...... پائلٹ نے کہا۔

''ہاں۔ لیکن اس کے باوجود ہمیں ان افراد کو تلاش کرنا ہے جو اس صحرا کے راستے اسرائیل آنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس خوفناک طوفان میں ان کا بچ نکلنا ناممکن ہے لیکن اس کے باوجود میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا اس لئے میں جیسا کہوں ویسا کرتے جاؤ''...... جوالفرائڈ نے کہا۔

''یس باس''...... پائلٹ نے مؤدب لہجے میں کہا اور جوالفرائڈ کے بتائے ہوئے راستوں پر ہیلی کاپٹر آگے بڑھاتا لے گیا۔

''ہمارے پاس ڈی کراس میزائل بھی تو موجود ہیں''۔ جوالفرائڈ نے اچانک چونک کر کہا۔

''یس باس۔ ڈی کراس میزائل اسی ہیلی کاپٹر میں موجود ہیں جس میں ہم سوار ہے۔ باقی تین ہیلی کاپٹروں میں یہ میزائل نہیں ہیں''...... پائلٹ نے کہا۔

''کتنے میزائل ہیں ہمارے پاس''...... جوالفرائڈ نے پوچھا۔

''دو ڈی کراس میزائل ہیں باس''...... پائلٹ نے جواب دیا۔

''گڈ۔ تو پھر ہم زہریلے میزائلوں سے پہلے ڈی کراس میزائل

استعمال کریں گے۔ ڈی کراس میزائلوں کی چمک سے ہمیں اس بات کا علم ہو جائے گا کہ اس صحرا میں کوئی انسان موجود ہے یا نہیں۔ اگر یہاں انسانوں کی لاشوں کے بکھرے ہوئے ٹکڑے بھی موجود ہوئے تو ہمیں ڈی کراس میزائلوں سے ان کی بھی ماسٹر کمپیوٹر پر تصویریں ضرور مل جائیں گی''...... جوالفرائڈ نے کہا۔

''یس باس۔ ہم یہاں ڈی کراس میزائل فائر کر سکتے ہیں لیکن ان میزائلوں سے حاصل ہونے والی تصویریں بیس کیمپ کے ماسٹر کنٹرول روم میں ہی جا کر دیکھ سکیں گے۔ ان میزائلوں سے حاصل کی جانے والی تصویریں دیکھنے کا سیٹ اپ وہیں موجود ہے''۔ پائلٹ نے کہا۔

''میں جانتا ہوں۔ ایک میزائل ہم ابھی فائر کریں گے اور دوسرا اس وقت جب ہم صحرا میں ہر طرف سپر کاسٹر میزائل فائر کر دیں گے تا کہ اگر وہ طوفان سے بچ گئے ہوں تو ہم یہ دیکھ سکیں کہ وہ سپر کاسٹر میزائلوں سے کہاں ہلاک ہوئے ہیں۔ پھر میں ثبوت کے طور پر وہ تصویریں چیف کو بھی دکھا سکتا ہوں''...... جوالفرائڈ نے کہا تو پائلٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جوالفرائڈ کے ہاتھوں میں ایک چھوٹا سائنسی آلہ تھا جس پر ایک ڈائل سا بنا ہوا تھا۔ جوالفرائڈ بار بار ڈائل دیکھ رہا تھا اور آلے پر لگے مختلف بٹن پریس کرتا جا رہا تھا۔

''وہ لوگ ایک گھنٹہ قبل صحرا میں آئے تھے اور ان کی آمد کے

بیس منٹ کے بعد ہی طوفان شروع ہو گیا تھا۔ اگر وہ تیز رفتاری سے بھی بڑھے ہوں گے تو وہ زیادہ دور نہیں جا سکے ہوں گے اور طوفان سے بچنے کے لئے ریت کے نیچے چھپ گئے ہوں گے۔ ہم ڈی کراس اور سپر کاسٹر میزائل صحرا کے انہی حصوں پر فائر کریں گے جہاں ان کی موجودگی کے امکانات ہو سکتے ہیں"۔ جوالفرائڈ نے کہا۔

"یس باس"...... پائلٹ نے کہا۔ ہیلی کاپٹر صحرائی طوفانوں سے بچتے ہوئے کافی دیر تک اُڑتے رہے پھر اچانک جوالفرائڈ کے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے آلے سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنا شروع ہو گئیں۔

"بس۔ ہمیں مزید آگے نہیں جانا ہے۔ آنسرنگ مشین سے کاشن ملنا شروع ہو گیا ہے کہ ہم ٹھیک اس جگہ پہنچ گئے ہیں جس جگہ کو میں نے ماسٹر کنٹرول سے مارک کیا تھا۔ یہی وہ علاقہ ہے جہاں پاکیشائی ایجنٹوں کی موجودگی کا امکان ہو سکتا ہے۔ جلدی کرو۔ یہاں ڈی کراس میزائل فائر کرو"...... جوالفرائڈ نے چیختے ہوئے کہا تو پائلٹ نے فوراً کنٹرول پینل کے چند بٹن پریس کئے اور پھر اس نے ایک ہینڈل کھینچا تو اچانک ہیلی کاپٹر کے نیچے سے ایک خانہ کھلا اور ایک میزائل نکل کر کلسٹر بم کی طرح نیچے گرتا چلا گیا۔ کچھ ہی دیر میں صحرائی طوفان میں تیز چمک سی پیدا ہوئی جیسے بجلیاں چمک اور کڑک رہی ہوں پھر روشنی ختم ہو گئی۔

"گڈ شو۔ اب ارد گرد چاروں طرف سپر کاسٹر میزائل فائر کرنا شروع کر دو"...... جوالفرائڈ نے کہا تو پائلٹ نے سائیڈ کے بٹن پریس کئے اور پھر اس نے ہیلی کاپٹر کو ہوا میں معلق کرتے ہوئے اسے مخصوص انداز میں گھماتے ہوئے نیچے میزائل داغنا شروع کر دیئے۔ جوالفرائڈ نے ٹرانسمیٹر پر اپنے ساتھ آنے والے دوسرے ہیلی کاپٹروں کے پائلٹوں کو بھی صحرا میں مختلف اطراف میں میزائل برسانے کا حکم دے دیا تھا۔ جوالفرائڈ کے حکم پر دوسرے ہیلی کاپٹروں نے بھی اپنے رخ بدل لئے تھے اور چاروں طرف سپر کاسٹر میزائل برسانے شروع کر دیئے۔ سپر کاسٹر میزائلوں کے فائر ہونے سے ریت کے طوفان میں جیسے سرخی سی بھرتی جا رہی تھی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے ہر طرف سرخ ریت کا طوفان بلند ہو رہا ہو۔

"بس ٹھیک ہے۔ اب یہاں ایک اور ڈی کراس میزائل فائر کر دو تاکہ سپر کاسٹر میزائل کی تباہی کے بعد کی تصاویر بھی لی جا سکیں۔ یہ ساری تصویریں ہم بیس کیمپ کے کنٹرول روم میں جا کر دیکھیں گے"...... جوالفرائڈ نے کہا تو پائلٹ نے اثبات میں سر ہلا کر صحرا میں ایک اور ڈی کراس میزائل فائر کر دیا جس کے بلاسٹ ہوتے ہی طوفان میں جیسے بجلیاں سی کڑکنا اور چمکنا شروع ہو گئی تھی۔

"مشن اوور۔ اب واپس چلو"...... جوالفرائڈ نے ٹرانسمیٹر پر دوسرے ہیلی کاپٹروں کے پائلٹوں سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کا حکم سنتے ہی ہیلی کاپٹر واپس پلٹے اور پھر تیزی سے اسی راستے پر اُڑتے

چلے گئے جس راستے سے وہ آئے تھے۔
ایک گھنٹے کے بعد ہیلی کاپٹر ایک بڑے بیس کیمپ کے ہیلی پیڈز پر اتر رہے تھے۔ بیس کیمپ کے گرد چار دیواری بنائی گئی تھی اور بیس کیمپ کو ایک بڑے قلعے کی شکل میں بنایا گیا تھا۔ قلعے کی اونچی اور بڑی بڑی فصیلیں بھی تھیں اور وہاں جگہ جگہ سرچنگ ٹاورز دکھائی دے رہے تھے جہاں ہیوی مشین گنوں کے ساتھ طاقتور سرچ لائٹس بھی نصب تھیں۔ قلعے میں داخل ہونے کا ایک ہی راستہ رکھا گیا تھا جو ایک بڑے دروازے کی صورت میں تھا۔ اس دروازے کے علاوہ وہاں کوئی راستہ نہیں تھا البتہ قلعے کی دیواروں میں بڑے بڑے خانے بنے ہوئے تھے جہاں ہر وقت مسلح افراد موجود رہتے تھے جو دوربین آنکھوں سے لگائے چاروں اطراف کا نہ صرف جائزہ لیتے رہتے تھے بلکہ خطرے کی صورت میں وہ مخالف گروپس پر انہی خانوں سے فائرنگ بھی کر سکتے تھے اور ان پر میزائل بھی فائر کر سکتے تھے۔ ان دیواروں میں چند ایسے خفیہ خانے تھے جو ضرورت پڑنے پر آٹو میٹک انداز میں کھلتے تھے۔ ان خانوں کے کھلتے ہی ان سے طاقتور مشین گنیں اور میزائل لانچر نکل کر باہر آ جاتے تھے جن سے دشمنوں پر بھرپور انداز میں فائرنگ کی اور میزائل برسائے جا سکتے تھے۔ قلعے کو فضائی حملے سے بچانے کے لئے بھی سخت انتظامات کئے گئے تھے۔ قلعے کی فصیلوں پر نہ صرف ایئر کرافٹ گنیں نصب تھیں بلکہ ایئر کرافٹ میزائل بھی لگے ہوئے تھے جو کئی

میل دور طیاروں کو بھی آسانی سے نشانہ بنا سکتے تھے۔ قلعہ چٹیل پہاڑیوں کے درمیان بنایا گیا تھا اور قلعے کی حفاظت کے لئے پہاڑیوں کی چوٹیوں پر بھی سرچ ٹاور بنے ہوئے تھے۔ ان سرچ ٹاورز سے صحرا اور آرشلم کی طرف آنے والے تمام راستوں پر آسانی سے نظر رکھی جا سکتی تھی۔

بیس کیمپ میں بکتر بند گاڑیاں، تیز رفتار جیپیں اور آرمڈ گاڑیوں کے ساتھ ساتھ گن شپ ہیلی کاپٹر بھی ہر وقت سٹینڈ بائی رہتے تھے۔ پہاڑیوں کی دوسری جانب ایک ایئر بیس تھا جہاں جنگی جہاز بھی کثیر تعداد میں موجود تھے۔

ہیلی کاپٹر کے لینڈ ہوتے ہی جوالفرائڈ اپنی سائیڈ کا دروازہ کھول کر باہر نکلا تو اسے دیکھ کر وہاں موجود فوجیوں کی ایڑیاں بجنا شروع ہو گئیں۔ جوالفرائڈ ان کی طرف دیکھے بغیر گردن اکڑائے قلعے کے ایک مخصوص حصے کی جانب بڑھتا چلا گیا۔

قلعے کے مختلف راستوں سے ہوتا ہوا وہ ایک ہال نما بڑے کمرے میں آیا جہاں ایک دیوار کے ساتھ بڑے بڑے ستون بنے ہوئے تھے۔ کمرے میں سامان نام کی کوئی چیز نہیں تھی۔ ان تمام ستونوں پر نمبر لگے ہوئے تھے۔ جوالفرائڈ تیز تیز چلتا ہوا دس نمبر ستون کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا۔ ستون کے ایک حصے میں ایک چھوٹا سا خانہ بنا ہوا تھا۔ جوالفرائڈ نے اس خانے میں اپنا دایاں ہاتھ ڈال دیا۔ جیسے ہی اس نے خانے میں ہاتھ ڈالا اسی لمحے خانے

میں پہلے سرخ اور پھر نیلے رنگ کی روشنی چمکی۔ نیلے رنگ کی روشنی چند لمحے اس کے ہاتھ پر پڑتی رہی پھر اچانک ستون کی سائیڈ سے سبز رنگ کی روشنی نکلی جو جوالفرائڈ کے چہرے پر پڑ رہی تھی۔ اس سبز روشنی میں سفید رنگ کی ایک پٹی دائیں سے بائیں جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی جیسے روشنی سے جوالفرائڈ کے چہرے اور اس کی آنکھوں کا اسکین کیا جا رہا ہو۔ اسکین کا عمل ختم ہوا تو سبز روشنی کے ساتھ ساتھ خانے میں موجود نیلی روشنی بھی ختم ہو گئی اور ساتھ ہی ستون میں سر کی آواز کے ساتھ ایک چھوٹا سا دروازہ کھلتا چلا گیا۔ ستون میں شیشے کی ایک بڑی سی ٹیوب دکھائی دے رہی تھی۔ جوالفرائڈ تیزی سے اس ٹیوب میں آ گیا۔ جیسے ہی وہ ٹیوب میں آیا ستون بند ہوتا چلا گیا اور ساتھ ہی ٹیوب حرکت میں آئی اور جوالفرائڈ کو لئے نیچے اترتی چلی گئی۔ چند لمحوں بعد ٹیوب رکی اور ستون ایک بار پھر کھل گیا۔ اس بار ستون کا کھلنے والا دروازہ دوسرے ہال نما کمرے میں کھلا تھا جہاں ہر طرف مشینیں ہی مشینیں لگی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ ہال کا فرش بے حد چمکدار تھا اور ہال میں جگہ جگہ شیشے کے بنے ہوئے کیبن دکھائی دے رہے تھے۔ ہال میں کئی افراد موجود تھے جو ہلکے سبز رنگ کا لباس پہنے ادھر ادھر گھوم رہے تھے اور مشینوں پر کام کر رہے تھے۔ جوالفرائڈ ستون میں موجود ٹیوب سے نکلا اور تیز تیز چلتا ہوا شیشے کے ایک بڑے کیبن کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ شیشے کے اس کیبن میں ایک بڑی

مشین موجود تھی جو آف تھی۔ کیبن خالی تھا۔ اس مشین پر کوئی کام نہیں کر رہا تھا۔ شیشے کا یہ کیبن ایسا تھا جس کے شیشوں سے اندر سے باہر کا منظر تو دیکھا جا سکتا تھا لیکن باہر سے شیشے بلائنڈ تھے جن سے اندر نہیں دیکھا جا سکتا تھا۔ جوالفرائڈ جیسے ہی اس کمرے میں داخل ہوا۔ ایک لمبا تڑنگا نوجوان تیزی سے اس کے پیچھے کیبن میں آ گیا۔ اس نے جوالفرائڈ کو فوجی انداز میں سیلوٹ کیا۔

”ڈریک۔ اس مشین کو فوراً آن کرو اور چیک کرو کہ اس مشین میں ڈی کراس میزائل ریز سے کتنی تصویریں آئی ہیں اور دیکھو ان تصویروں میں تمہیں کیا نظر آتا ہے“...... جوالفرائڈ نے آنے والے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یس باس۔ میں ابھی چیک کرتا ہوں“...... نوجوان جس کا نام ڈریک تھا، نے اثبات میں سر ہلاتا ہوا انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور مشین کے سامنے پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا اور پھر وہ مشین کے مختلف بٹن پریس کر کے مشین آن کرنا شروع ہو گیا۔ مشین آن ہوتے ہی اس میں زندگی کی لہریں دوڑنا شروع ہو گئیں۔ مشین پر لگے کئی ڈائل حرکت کرنا شروع ہو گئے تھے اور مختلف رنگوں کے بلب بھی جلنے بجھنے لگے تھے۔

جوالفرائڈ سائیڈ میں پڑی ہوئی ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ مشین کے اوپر والے حصے میں ایک بڑی سکرین لگی ہوئی تھی جو مشین کے ساتھ ہی آن ہو گئی تھی لیکن سکرین ابھی بلینک تھی اس پر ابھی کوئی

منظر نہیں ابھرا تھا۔ سکرین کی سائیڈ میں ایک چھوٹی سی ونڈو بن گئی تھی اس پر نمبر چلنا شروع ہو گئے تھے۔ نمبروں کے ساتھ وہاں کچھ لکھا ہوا بھی آ رہا تھا۔

''دو ڈی کراس میزائل فائر ہوئے ہیں باس۔ جن کی ریز سے اس مشین نے دو سو اور دو سو دس تصاویر حاصل کی ہیں''...... ڈریک نے ونڈو میں لکھی ہوئی عبارت پڑھ کر جوالفرائڈ کو بتاتے ہوئے کہا۔

''یہ تصاویر کس ایریئے میں اور کتنی رینج سے حاصل ہوئی ہیں''...... جوالفرائڈ نے پوچھا۔

''ایریا سکس پوائنٹ ون کا ہے اور رینج تیس کلو میٹر ہے''۔ ڈریک نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ پاکیشیائی ایجنٹ اسی رینج میں تھے۔ پہلے فرسٹ ڈی کراس سے حاصل ہونے والی تصاویر چیک کرو۔ ان تصاویر میں وہ چھ افراد کہیں نہ کہیں ضرور دکھائی دے جائیں گے۔ صحرائی طوفان انہیں اس رینج سے اٹھا کر دور نہیں لے جا سکتا''۔ جوالفرائڈ نے کہا تو ڈریک نے مشین کے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ اسی لمحے سکرین پر سٹل تصاویر دکھائی دینی شروع ہو گئیں جن میں صحرا اور صحرا میں اٹھنے والا طوفان دکھائی دے رہا تھا۔ تصاویر میں طوفان کے باوجود صحرا میں موجود ہر چیز واضح دکھائی دے رہی تھی۔

''ایک ایک کر کے ان تصاویر کو دیکھو گے تو اس میں بہت وقت

لگ جائے گا نانسنس۔ مشین کو سرچنگ موڈ پر لگاؤ تاکہ یہ انہی تصاویر کو شو کرے جن میں انسان موجود ہوں چاہے وہ انسان لاشوں کی شکل میں ہی کیوں نہ ہوں''...... جوالفرائڈ نے منہ بنا کر کہا تو ڈریک نے اثبات میں سر ہلا کر مشین کو سرچنگ موڈ پر ایڈجسٹ کر دیا۔ سکرین پر تصاویر تیزی سے چلنا شروع ہو گئیں۔ کچھ ہی دیر میں فرسٹ ڈی کراس میزائل کی ریز سے حاصل ہونے والی تصاویر ختم ہو گئیں اور سکرین یکلخت بلینک ہو گئی۔

''یہ کیا۔ مشین نے ان چھ افراد کو سرچ کیوں نہیں کیا جو صحرا میں داخل ہوئے تھے''...... سکرین بلینک ہوتے دیکھ کر جوالفرائڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ان میں ایسی کوئی تصویر موجود ہی نہیں ہے باس جس میں کوئی انسان موجود ہو۔ لگتا ہے ڈی کراس نے صحرا کے ان حصوں کی تصاویر حاصل کی ہیں جہاں کوئی انسان موجود نہیں تھا''۔ ڈریک نے کہا۔

''نہیں۔ ایسا نہیں ہوسکتا۔ وہ چھ افراد اسی رینج میں موجود تھے۔ اگر طوفان نہ ہوتا تو تین چار کلو میٹر سے زیادہ رینج میں نہیں ہو سکتے تھے لیکن میں نے تیس کلو میٹر کے دائرے میں ڈی کراس میزائل فائر کرائے تھے تاکہ طوفان نے انہیں اٹھا کر دور بھی کہیں پٹخا ہو تو تب بھی وہ تیس کلو میٹر سے زیادہ دور نہیں گئے ہوں گے۔ پھر کہاں گئے وہ سب''...... جوالفرائڈ نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"آپ کہیں تو میں دوبارہ سرچ کروں"...... ڈریک نے کہا۔

"ہاں۔ دیکھو۔ ہو سکتا ہے کہ مشین میں کوئی فنی خرابی آ گئی ہو اور وہ درست طور پر ان تصاویر کو سرچ نہ کر سکی ہو"۔ جوالفرائڈ نے کہا۔

"مشین میں کوئی خرابی نہیں ہے باس لیکن بہرحال میں چیک کر لیتا ہوں"...... ڈریک نے کہا اور وہ ایک بار پھر مشین کو آٹو سرچ پر سیٹ کرنے لگا۔ سکرین پر ایک بار پھر تیزی سے تصاویر آنے لگیں لیکن جلد ہی تمام تصاویر ختم ہو گئیں۔ کوئی ایک تصویر بھی سکرین پر سٹل نہیں ہوئی تھی۔

"ہونہہ۔ دوسرے ڈی کراس سسٹم کو چیک کرو۔ وہ دوسرا میزائل میں نے اس سے زیادہ وسیع رینج میں فائر کرایا تھا"۔ جوالفرائڈ نے کہا تو ڈریک ایک بار پھر مشین پر کام کرنا شروع ہو گیا۔ سکرین پر موجود ونڈو میں پھر کاؤنٹنگ شروع ہو گئی۔

"یس باس۔ اس سیٹ میں دو سو سے زائد تصاویر موجود ہیں اور اس بار ڈی کراس کی رینج پہلے ڈی کراس سے زیادہ ہے جو تقریباً پچاس کلو میٹر ہے"...... ڈریک نے کہا۔

"گڈ شو۔ اب تو ضرور ان کا پتہ چل جائے گا چاہے ان کے جسم میزائلوں سے ٹکڑے ٹکڑے ہی کیوں نہ ہو گئے ہوں۔ اگر کہیں خون کا ایک دھبہ بھی مل گیا تو سمجھو کہ ہمارا کام ہو گیا ہے اور چھ کے چھ افراد سپر کاسٹر میزائلوں کا شکار ہو گئے ہیں"...... جوالفرائڈ

نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ ڈریک نے مشین پر دوسرے ڈی کراس سے حاصل کردہ تصاویر کو آٹو سرچ پر لگایا۔ سکرین پر تیزی سے تصاویر چلیں اور پھر ختم ہو گئیں۔ اس بار جیسے ہی سکرین بلینک ہوئی جوالفرائڈ یکلخت اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"کک کک۔ کیا مطلب۔ ایسا کیسے ممکن ہے۔ اس رینج میں تو انسانی ٹکڑوں کو صاف دکھائی دینا چاہئے تھا لیکن ان تصاویر میں انسان تو کیا کسی صحرائی جانور کی بھی لاش کا ٹکڑا دکھائی نہیں دیا ہے اور نہ ہی کہیں خون کا ایک معمولی سا دھبہ دکھائی دیا ہے۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے کہ وہ پچاس کلو میٹر کے دائرے سے بھی دور نکل گئے ہوں۔ اگر وہ اسی دائرے میں تھے تو پھر ان کی لاشوں کا کیا ہوا۔ کہاں گئیں ان کی لاشیں"...... جوالفرائڈ نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے باس کہ طوفان نے انہیں اٹھا کر اس رینج سے بھی زیادہ دور پھینک دیا ہو"...... ڈریک نے کہا۔

"نہیں۔ تم نے بتایا تھا کہ طوفان کی رفتار دو سو میل فی گھنٹہ ہے اور اگر وہ اس طوفان کی زد میں آ گئے تھے تو انہیں میرے حساب سے تیس سے چالیس میل کی دوری پر موجود ہونا چاہئے تھا۔ ان تصاویر میں طوفان دائرے کی شکل میں گھومتا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔ اگر انہیں طوفان نے اپنی لپیٹ میں لیا ہوتا تو وہ اس سے زیادہ دور نہیں جا سکتے تھے"...... جوالفرائڈ نے کہا۔

''لیکن دونوں تصاویر میں کسی ایک انسان کی بھی تصویر نہیں ہے جبکہ ڈی کراس سے انسانی جسموں کے ٹکڑوں کی بھی آسانی سے تصاویر لی جاسکتی ہیں''...... ڈریک نے کہا۔

''میں جانتا ہوں۔ اسی لئے تو میں حیران ہو رہا ہوں کہ اگر وہ سب صحرا کے اسی حصے میں تھے تو ڈی کراس سے ان کی لاشوں کے ٹکڑوں کی تصاویر ہمیں کیوں حاصل نہیں ہوئی ہیں''...... جوالفرائڈ نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

''اس طوفان میں ریت کے ٹیلے ایک جگہ سے اٹھ کر دوسری جگہ پہنچ جاتے ہیں باس۔ ہوسکتا ہے کہ طوفان نے انہیں اٹھا کر جہاں پٹخا ہو ان پر ریت کا ٹیلا بن گیا ہو۔ ریت کے بڑے ٹیلے کے نیچے دبی ہوئی ان کی لاشوں کی ڈی کراس سے بھی تصاویر نہیں لی جاسکتیں''...... ڈریک نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ ایسا ممکن ہے۔ بالکل ایسا ممکن ہے۔ ان تصاویر میں بہت سی ایسی تصاویر موجود ہیں جن میں پہلے بنے ہوئے ریت کے ٹیلے غائب ہو گئے ہیں اور ان کی جگہ دور بڑے بڑے ٹیلے بن گئے ہیں''...... جوالفرائڈ نے چونک کر کہا۔

''یس باس۔ پچاس کلو میٹر کے دائرے میں اگر ان کی لاشوں کے ٹکڑے نہیں ملے ہیں تو اس کا یہی مطلب ہوسکتا ہے کہ وہ سب ہلاک ہو کر ٹیلوں کے نیچے دب گئے ہیں''...... ڈریک نے کہا۔

''ہونہہ۔ اس صورت میں تو ان کی لاشیں ٹریس کرنا ناممکن ہو

جائے گا۔ جب تک ان کی لاشوں کی تصاویر نہیں ہوں گی چیف کو اس بات پر یقین ہی نہیں آئے گا کہ میں نے پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہلاک کر دیا ہے''...... جوالفرائڈ نے کہا۔

''یس باس۔ لیکن اب ان کی لاشوں کو ٹیلوں کے نیچے سے نکالنا یا ان کی تصاویر لینا ناممکن ہے''...... ڈریک نے جواب دیا تو جوالفرائڈ نے غصے اور پریشانی سے ہونٹ بھینچ لئے۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ میرے لئے یہ یہی کافی ہے کہ میں نے چھ پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ اب چیف کی مرضی کہ وہ میری بات پر یقین کریں یا نہ کریں''...... جوالفرائڈ نے غصیلے لہجے میں کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا اور پھر وہ تیز تیز چلتا ہوا شیشے کے کیبن اور پھر کنٹرول روم سے نکلتا چلا گیا۔

عمران اور اس کے ساتھی کیپسول جیسی نظر آنے والی منی آبدوز
نما سی شپ میں سوار تھے۔ سی شپس میں چونکہ دو دو افراد کے بیٹھنے
کی گنجائش تھی اس لئے عمران اور جولیا ایک سی شپ میں آ گئے تھے
اور اس کے ساتھی بھی دو دو کی شکل میں سی شپس میں سوار ہو گئے
تھے۔ دوسری سی شپ میں صفدر اور تنویر تھے جبکہ تیسری سی شپ میں
کیپٹن شکیل اور اس کے ساتھ الاسد تھا۔ پہلی سی شپ کا کنٹرول
عمران کے ہاتھوں میں تھا۔ دوسری سی شپ کو صفدر اور تیسری کو
الاسد کنٹرول کر رہا تھا۔ تینوں سی شپس سمندر کی گہرائی میں ایک
دوسرے کے آگے پیچھے نہایت تیز رفتاری سے جا رہی تھیں۔ اس
بات میں کوئی شبہ نہیں تھا کہ الاسد اور اس کے ساتھیوں نے سی
شپ بنا کر واقعی دنیا کا انوکھا کارنامہ سرانجام دیا تھا۔ یہ سی شپ
کسی تیز رفتار آبدوز کی طرح سمندر کی انتہائی گہرائی میں دوڑ رہی
تھیں اور ان میں سانس لینے میں بھی انہیں کسی دشواری کا سامنا

نہیں کرنا پڑ رہا تھا۔ انہیں یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ دنیا کی جدید
اور محفوظ ترین آبدوزوں میں سفر کر رہے ہوں۔ سی شپ چلانا بھی
مشکل نہیں تھا۔ عمران کو یوں لگ رہا تھا جیسے وہ کسی سپورٹس کار میں
سوار ہو اور اس کار میں سٹیئرنگ کی جگہ لیور لگا دیئے گئے ہوں اور
ان لیوروں سے اس شپ کو کسی کار کی طرح کنٹرول کیا جا سکتا تھا۔
"انتہائی حیرت انگیز ایجاد ہے ان کی یہ سی شپ۔ میں تو الاسد
اور اس کے ساتھیوں کی ذہانت پر حیران ہوں کہ عام چیزوں کو ری
نیٹ کر کے وہ ان سے نئی اور حیرت انگیز چیزیں کیسے بنا لیتے
ہیں"...... جولیا نے آگے بیٹھے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔
"ہاں۔ یہ واقعی ان کی ذہانت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ ایسے ہی
لوگوں کی وجہ سے تو فلسطینیوں میں آزادی کی تڑپ موجود ہے۔ جو
ان جیسے افراد کی چھوٹی موٹی مگر انتہائی کارآمد ایجادات سے فائدہ
اٹھا کر نہ صرف اسرائیلیوں کا بھرپور مقابلہ کر رہے ہیں بلکہ انہیں
خود سے دور رکھنے کا بھی انتظام کرتے ہیں۔ شاید ایسی ہی ایجادات
کی وجہ سے اب تک اسرائیل، فلسطین میں گھس نہیں سکا ہے اور نہ
وہ فلسطینیوں کو اس حد تک نقصان پہنچا سکتا ہے جتنا آج سے پانچ
یا دس سال پہلے پہنچاتا تھا۔ اب اسرائیلی سوچ سمجھ کر اور فلسطین
جاتے ہیں کیونکہ وہاں انہیں فلسطینیوں کے ہاتھوں ذلت اٹھا کر
بھاگنا پڑتا ہے۔ فلسطینیوں کا جذبہ بے حد متاثر کن ہے۔ اسی
جذبے کی بدولت ان کی تحریک آزادی زور پکڑ کر قوی ہوتی جا رہی

ہیں اور ان کی آزادی کا جوش اور ولولہ دیکھ کر اسرائیلیوں کی رات
کی نیند اور دن کا سکون برباد ہوتا جا رہا ہے“...... عمران نے کہا۔

”ظاہر ہے جب اسرائیلی، فلسطینیوں کو جدید سائنسی اسلحے سے
نقصان پہنچانے کی کوشش کریں گے تو جواب میں فلسطینیوں کو بھی
انہیں اسی انداز میں جواب دینا پڑے گا۔ اگر فلسطینی وقت کے
ساتھ جدت اختیار نہیں کریں گے تو اسرائیل بہت جلد ان پر حاوی
ہو جائے گا“...... جولیا نے کہا۔ اس سے پہلے کہ عمران کچھ کہتا اسی
لمحے سی شپ میں لگا ہوا ٹرانسمیٹر آن ہو گیا۔

”پرنس۔ کیا آپ میری آواز سن رہے ہیں“...... ٹرانسمیٹر سے
الاسد کی آواز سنائی دی۔ یہ چونکہ سپیشل ٹرانسمیٹر تھا اور اس میں سپیکر
اور مائیک ایک ساتھ لگے ہوئے تھے اس لئے انہیں بار بار اوور نہ
کہنا پڑتا تھا اور وہ ان ٹرانسمیٹرز پر ڈائریکٹ بات کر سکتے تھے۔

”یس۔ بولو“...... عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

”سی شپ کی رفتار کم کر دیں۔ ہم آرشلم کے کنارے پر پہنچنے
والے ہیں۔ بیس بحری میل سفر کرنے کے بعد ہم سی شپس سطح پر لے
جائیں گے اور پھر ہم باقی کا سفر سمندر کی سطح پر ہی کریں گے“۔
الاسد نے کہا۔

”سمندر کی سطح پر اگر اسرائیلی کوسٹ گارڈز ہوئے تو کیا وہ ہمیں
دیکھ نہیں لیں گے“...... عمران نے پوچھا۔

”نہیں۔ میں نے چیکنگ کر لی ہے۔ آرشلم کے کنارے کی

طرف کوسٹ گارڈز کی کوئی لانچ، موٹر بوٹ اور جہاز نہیں ہے۔ اس
طرف سارا راستہ کلیئر ہے“...... الاسد نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ مجھے کاشن دے دینا میں کاشن ملتے ہی سی شپ
سطح پر لے جاؤں گا“...... عمران نے کہا۔

”یس پرنس“...... الاسد نے کہا۔

”کیا اسے یقین ہے کہ اس طرف اسرائیلی کوسٹ گارڈز نہیں
ہوں گے“...... جولیا نے کہا۔

”اس نے کہا تو ہے کہ اس نے چیکنگ کی ہے۔ اگر اس نے
چیکنگ کر لی ہے تو پھر ظاہر ہے راستہ کلیئر ہی ہو گا“...... عمران نے
کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ دس منٹ کے بعد الاسد نے
عمران کو کاشن دیا تو عمران نے سی شپ کی رفتار آہستہ کر لی اور پھر
وہ سی شپ کو آہستہ آہستہ گہرائی سے نکال کر سطح کی طرف اٹھاتا چلا
گیا۔ کچھ ہی دیر میں سی شپ سطح سمندر پر موجود تھی۔ اس کا شیشے کا
خول پانی سے باہر تھا جبکہ نچلا حصہ جو ہوور کرافٹ کی طرح ہارڈ
پلاسٹک میٹرئل کا بنا ہوا تھا خود بخود ہوا بھرنے سے پھول گیا تھا اور
اب سی شپ کا یہی حصہ سمندر میں تیر رہا تھا۔ صفدر اور الاسد بھی
اپنی سی شپس سمندر سے باہر لے آئے۔ پانی سے باہر نکلتے ہی
عمران کو دور ایک سیاہ پٹی دکھائی دی۔

”کیا یہ سیاہ پٹی آرشلم کی ہے“...... عمران نے الاسد سے
مخاطب ہو کر پوچھا۔

"جی ہاں۔ ہمیں اسی طرف جانا ہے"...... الاسد کی آواز سنائی دی تو عمران نے سی شپ اس سیاہ پٹی کی جانب دوڑانی شروع کر دی۔ جیسے جیسے وہ سیاہ پٹی کے قریب جا رہے تھے سیاہ پٹی پر موجود درخت اور ساحلی علاقہ صاف دکھائی دینا شروع ہو گیا تھا۔ ساحلی علاقے کو دیکھتے ہی ان کی سی شپس کی رفتار بتدریج کم ہوتی چلی گئی۔ دائیں بائیں اور عقب میں واقعی سمندر دور تک صاف دکھائی دے رہا تھا وہاں موٹر بوٹ اور لانچ تو کیا ایک چھوٹی سی کشتی بھی کہیں دکھائی نہیں دے رہی تھیں۔

سی شپس جیسے ہی ساحل سے لگی عمران نے پینل پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کیا تو سی شپ کا ٹاپ صندوق کے ڈھکن کی طرح کھلتا چلا گیا اور وہ دونوں سی شپ سے نکل کر ساحل پر آ گئے۔ صفدر، تنویر، الاسد اور کیپٹن شکیل بھی سی شپس سے باہر آ گئے تھے۔ جب وہ سب سی شپس سے نکل آئے تو الاسد نے جیب سے ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول آلہ نکالا اور اس کا رخ سی شپس کی طرف کرتے ہوئے ایک بٹن پریس کر دیا۔ بٹن پریس ہوتے ہی سی شپس کے ٹاپ خود بخود بند ہوتے چلے گئے اور سی شپ آہستہ آہستہ پانی میں اترتی چلی گئیں۔ کچھ ہی دیر میں تینوں سی شپس پانی کے نیچے غائب ہو گئیں۔

"ان کی حفاظت کا یہی طریقہ ہے کہ انہیں سمندر کے نیچے ہی رکھا جائے۔ ضرورت پڑنے پر میں اسی ریموٹ کنٹرول سے انہیں

واپس باہر لا سکتا ہوں"...... الاسد نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران کی نظریں دور تک پھیلے ہوئے سمندر پر جمی ہوئی تھیں۔

"کیا دیکھ رہے ہیں"...... صفدر نے پوچھا۔

"یہی کہ دور دور تک سمندر خالی ہے۔ مجھے کوئی جل پری کیوں دکھائی نہیں دے رہی ہے"...... عمران نے اپنے مخصوص انداز میں کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"تو کیا آپ یہاں جل پریوں کی تلاش میں آئے ہیں"۔ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ آیا تو میں کسی اور کام سے ہوں لیکن میں سوچ رہا ہوں کہ اگر واپسی پر مجھے یہاں کوئی جل پری مل جاتی تو کتنا اچھا ہوتا۔ میں جل پری کو پاکیشیا کے کسی زو میں فروخت کر کے اتنی رقم حاصل کر لیتا کہ آغا سلیمان پاشا کی سابقہ تنخواہوں کا حساب ہی بے باق کر دیتا تاکہ اس کے قرض سے میری جان چھوٹ جائے لیکن لگتا ہے نہ میں اس کا حساب بے باق کر سکوں گا اور نہ میری کبھی اس کے قرض سے جان چھوٹے گی اور میں ہمیشہ اس کا مقروض ہی رہوں گا"...... عمران نے کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

"آئیں پرنس۔ ہمیں جلد سے جلد سرنگ میں جانا ہے۔ ہمارا زیادہ دیر یہاں رکنا مناسب نہیں ہو گا"...... الاسد نے کہا۔

"کیوں مناسب نہیں ہو گا۔ یہاں کون ہے جو ہمیں دیکھ لے

گا۔ میرا تو دل چاہ رہا ہے کہ میں سمندر کے کنارے لیٹ جاؤں اور شام تک یہیں پڑا رہوں تاکہ سن سیٹ کا لطف اٹھا سکوں۔ سنا ہے کہ سمندروں کے کناروں سے غروب آفتاب کے نظارے کا لطف ہی اور ہوتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ ہوتا ہے لیکن یہ ساحل ایسا نہیں ہے کہ ہم یہاں رک کر غروب آفتاب کے نظارے کا لطف لے سکیں۔ یہاں فی الحال تو کوئی نہیں ہے لیکن ان علاقوں کی چیکنگ کے لئے اسرائیلی نیوی کے ہیلی کاپٹر چکراتے رہتے ہیں۔ اگر کوئی ہیلی کاپٹر اس طرف آ گیا تو ہم اس کی نظروں سے نہیں بچ سکیں گے''...... الاسد نے کہا۔

''کیوں نہیں بچ سکیں گے۔ اگر کسی نے ہمیں دیکھنے کی کوشش کی تو ہم ان کی آنکھوں میں دھول جھونک دیں گے۔ دھول نہ ملی تو یہاں ریت کی کمی نہیں ہے اور جس کی آنکھوں میں ریت جاتی ہے وہ جلد دیکھنے کے قابل نہیں ہوتا''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''فضول باتیں مت کرو اور چلو''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''اگر تم پیار سے کہہ رہی ہو تو چلتا ہوں ڈاررر۔ مم مم۔ میرا مطلب ہے کہ میں پیار کی زبان سمجھتا ہوں۔ غصے سے کی ہوئی باتیں میرے سر کے اوپر سے گزر جاتی ہیں''...... عمران نے کہا تو وہ سب بے اختیار ہنسنا شروع ہو گئے۔

''میں پیار سے ہی بات کر رہی ہوں۔ سمجھے تم''...... جولیا نے اسے گھور کر کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

''پیار سے۔ ارے واہ۔ تنویر سنا تم نے جولیا نے کیا کہا ہے''۔ عمران نے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں سن لیا ہے''...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

''گڈ شو۔ تم نے صرف منہ بنانے پر اکتفا کیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہیں اس بات پر کوئی اعتراض نہیں ہے اور میں اور جولیا ایک دوسرے سے پیار بھری باتیں کر سکتے ہیں''...... عمران نے کہا تو تنویر اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورنے لگا۔

''میں نے پیار سے بات کرنے کا کہا ہے۔ تم اسے پیار بھری باتوں سے منسوب مت کرو''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ میں سمجھا تھا کہ شاید......'' عمران نے جولیا کا غصیلا لہجہ دیکھ کر یکلخت مایوس ہوتے ہوئے کہا۔

''کیا سمجھے تھے تم''...... جولیا نے پوچھا۔

''کک۔ کک۔ کچھ نہیں۔ چلو بھائی تم سب میری شکل کیوں دیکھ رہے ہو۔ ہم اسرائیل جانے کے لئے یہاں آئے ہیں۔ پکنک منانے کے لئے نہیں''...... عمران نے پہلے جولیا اور پھر باقی سب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

الاسد انہیں لئے ہوئے ساحل کی دوسری طرف موجود درختوں کے جھنڈ کی طرف بڑھ گیا۔ جھنڈ سے آگے ایک میدانی علاقہ تھا جو

ریت سے بھرا ہوا تھا۔ میدان سے کچھ دور انہیں پہاڑیوں کا طویل سلسلہ دکھائی دے رہا تھا۔ وہاں ہر طرف گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی۔

الاسد انہیں لئے پہاڑیوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ پہاڑیوں کے نزدیک پہنچ کر وہ سب پہاڑیوں کی سائیڈوں سے ہوتے ہوئے صحرا میں داخل ہو گئے۔ صحرا میں گرم ہوا چل رہی تھی۔ ہر طرف ریت اُڑتی دکھائی دے رہی تھی۔ الاسد کے کہنے پر انہوں نے اپنے چہروں پر ڈھاٹے باندھ لئے اور آنکھوں پر گاگلز چڑھا لی تھیں تاکہ اُڑتی ہوئی ریت ان کے منہ اور آنکھوں میں نہ جا سکے۔ الاسد کی رہنمائی میں وہ سب صحرا میں آگے بڑھنا شروع ہو گئے۔ دور انہیں ایک چھوٹا سا نخلستان دکھائی دے رہا تھا جو صحرا کے آغاز میں ہی موجود تھا۔

''کیا سرنگ کا راستہ اس نخلستان میں موجود ہے''...... عمران نے ساتھ چلتے ہوئے الاسد سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''جی ہاں۔ ہمارا صحرائی سفر بس اسی نخلستان تک پہنچنے کا ہے اس کے بعد ہم سرنگ میں ہوں گے''...... الاسد نے کہا۔

''پھر بھی نخلستان تک کا فاصلہ کافی ہے۔ اگر اس طرف سرچنگ کے لئے اسرائیلی ہیلی کاپٹر گردش کرتے ہیں تو کیا وہ صحرا سے نخلستان جانے والے افراد کی چیکنگ نہیں کرتے''...... عمران نے پوچھا۔

''صحرا کے اس حصے میں ہیلی کاپٹروں کی آوازیں دور سے ہی سنائی دینا شروع ہو جاتی ہیں۔ اس طرف اگر کسی ہیلی کاپٹر کے آنے کا خطرہ ہو تو ہم خود کو فوراً ریت میں چھپا لیتے ہیں تاکہ ہیلی کاپٹر والے ہمیں دیکھ نہ لیں۔ صحرا میں چونکہ تیز ہوائیں چلتی ہیں اس لئے ہیلی کاپٹر مخصوص بلندی پر رہتے ہیں اور پھر واپس لوٹ جاتے ہیں۔ ان کے لوٹتے ہی ہم ریت سے نکل کر آگے بڑھ جاتے ہیں''...... الاسد نے کہا۔

''ریت میں چھپ کر جان تو بچائی جا سکتی ہے لیکن ریت پر چلتے ہوئے قدموں کے نشان دیکھ کر ہیلی کاپٹر والے یہاں کوئی کارروائی نہیں کرتے''...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

''کون سے قدموں کے نشان''...... الاسد نے مسکرا کر کہا۔

''یہ جو ہمارے چلنے سے ریت پر بن رہے ہیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا اور پھر اپنے قدموں کے نشانوں کی طرف اشارہ کرنے کے لئے سر گھما کر پیچھے دیکھا لیکن یہ دیکھ کر وہ بے اختیار چونک پڑا کہ وہاں ان کے چلنے سے دس یا پندرہ قدموں کے نشان تھے پیچھے قدموں کے نشان غائب ہو گئے تھے۔

''یہاں ہر وقت ریت اُڑتی رہتی ہے جو لمحوں میں بننے والے نشان مٹا دیتی ہے''...... الاسد نے کہا تو کیپٹن شکیل نے سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلا دیا۔ وہ سب تیز تیز چلتے ہوئے نخلستان کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ نخلستان زیادہ بڑا نہیں تھا لیکن وہاں بے

شمار چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں، ایک چھوٹی سی جھیل اور بڑی تعداد میں کھجوروں کے درخت۔ضرور موجود تھے جو انسانی ضروریات کو پوری کرنے کے لئے کافی تھے۔

نخلستان میں بھی تیز ہواؤں کی وجہ سے ریت اُڑ رہی تھی لیکن وہاں درختوں کی کثرت ہونے کی وجہ سے ریت ان کے منہ اور آنکھوں میں نہیں جا رہی تھی۔

انہوں نے کچھ دیر درختوں کی ٹھنڈی چھاؤں میں آرام کیا اور پھر وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے۔الاسد انہیں لے کر ایک ٹیلے کی جانب چل پڑا۔ ٹیلا چٹیل تھا۔ وہ ایک بڑی چٹان کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ اس نے جیب سے وہی آلہ نکالا جس سے اس نے سی شپ کو سمندر میں چھپایا تھا۔ اس نے آلے کا رخ چٹان کی طرف کر کے ایک بٹن پریس کیا تو آلے سے ایک شعاع نکل کر چٹان پر پڑی۔ دوسرے لمحے تیز گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور چٹان کسی صندوق کے ڈھکن کی طرح کھلتی چلی گئی۔ دوسری طرف ایک کشاد سرنگ کا دہانہ تھا جو نیچے کی طرف جاتا دکھائی دے رہا تھا۔ اندھیر ہونے کی وجہ سے انہیں سرنگ کی ڈھلان کا صحیح اندازہ نہیں ہو ر تھا۔

الاسد نے انہیں اشارہ کیا تو وہ سب سرنگ کی طرف بڑھ گئے جب وہ سب سرنگ میں آ گئے تو ان کے پیچھے چٹان گڑگڑاہٹ آواز کے ساتھ دوبارہ بند ہو گئی اور سرنگ میں گھپ اندھیرا پھیل

لیکن یہ اندھیرا چند لمحوں کے لئے تھا کیونکہ الاسد نے جیب سے ایک لائٹ راڈ نکال کر روشن کر لیا تھا۔ لائٹ راڈ کی روشنی بے حد تیز تھی جس سے سرنگ میں پڑا ہوا ایک معمولی تنکا بھی دکھائی دے سکتا تھا۔ وہ سب لائٹ کی روشنی میں ڈھلان نیچے اترنے لگے۔

کچھ دیر بعد وہ سرنگ کے اس حصے میں پہنچ گئے جہاں سرنگ دور تک متوازی جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ سرنگ کی زمین بے حد ہموار تھی۔ دائیں طرف دو بڑی بڑی جیپیں کھڑی تھی جو اس ہموار زمین والی سرنگ میں آسانی سے اور انتہائی تیز رفتاری سے دوڑ سکتی تھیں۔

ان سب کی تعداد چونکہ چھ تھی اس لئے وہ سب ایک ہی جیپ میں آ گئے۔ الاسد نے جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی اور عمران سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ باقی سب جیپ کے عقبی سیٹوں پر بیٹھ گئے۔ الاسد نے جیپ سٹارٹ کی اور پھر اس نے جیپ کی ہیڈ لائٹس آن کر کے جیپ کو تیزی سے سرنگ میں دوڑانا شروع کر دیا۔

سرنگ آگے جا کر مڑتی جا رہی تھی لیکن چونکہ سرنگ کی زمین ہموار تھی اور جیپ کی ہیڈ لائٹ کی روشنی میں انہیں دور تک آسانی سے دکھائی دے رہا تھا اس لئے وہ سب اطمینان سے بیٹھے ہوئے تھے۔ ابھی انہوں نے بیس کلو میٹر کا ہی سفر کیا ہو گا کہ اچانک سرنگ یوں لرزنے لگی جیسے زبردست بھونچال آ رہا ہو۔ تیز لرزش

سے سرنگ کی چھت جگہ جگہ سے ٹوٹ کر گرنے لگی تھی۔ زمین کے لرزنے کی وجہ سے ایک لمحے کے لئے الاسد کے ہاتھوں سے جیب آؤٹ آف کنٹرول ہوئی اور تیزی سے ایک سنگی دیوار کی جانب بڑھی لیکن الاسد نے فوراً جیپ کو قابو کر لیا اور اسے بیچ سرنگ میں لا کر روک دیا۔ سرنگ میں یکے بعد دیگرے گڑگڑاہٹوں کی تیز آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

"یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ کیا زلزلہ آ رہا ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"نہیں۔ لگتا یہ میزائلوں کے دھاکے ہیں جن سے صحرا لرز رہا ہے اور اس کا اثر سرنگ تک آ رہا ہے"...... الاسد نے کہا۔

"اوہ۔ لیکن صحرا میں کون میزائل برسا رہا ہے"...... صفدر نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

"شاید اس طرف اسرائیلی نیوی کے ہیلی کاپٹر آئے ہوں اور انہیں اس بات کا علم ہو گیا ہو کہ ہم صحرا کے اس حصے میں آئے ہیں اور انہوں نے ہمیں ہلاک کرنے کے لئے ہر طرف میزائل برسانے شروع کر دیئے ہوں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں۔ ایسا ہونا ناممکن ہے۔ نیوی کے ہیلی کاپٹروں نے ہمیں اگر چیک کیا ہوتا تو وہ نخلستان میں آ کر ہم پر حملہ کرتے۔ ہم نخلستان سے بیس کلو میٹر دور آ چکے ہیں اور اوپر سوائے ریت کے سمندر کے کچھ نہیں ہے"...... الاسد نے کہا۔

"تو پھر صحرا میں اس طرح کون میزائل فائر کر رہا ہے۔ باہر ہونے والے دھماکوں سے مسلسل سرنگ لرز رہی ہے جیسے صحرا میں تسلسل سے میزائل فائر کئے جا رہے ہوں"...... تنویر نے کہا۔

"یہی بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی ہے"...... الاسد نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جب سمجھ آ جائے تو بتا دینا۔ فی الحال جیپ آگے بڑھاؤ"۔ عمران نے کہا۔ اس کے لہجے میں گہرا اطمینان جھلک رہا تھا۔ جیسے اسے ان میزائلوں کی کوئی پرواہ نہ ہو۔

"تمہارا اطمینان بتا رہا ہے جیسے تمہیں پتہ ہو کہ باہر میزائل کون برسا رہا ہے اور کیوں برسا رہا ہے"...... جولیا نے عمران کے لہجے میں اطمینان کا عنصر دیکھ کر چونکتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میرا اطمینان اس لئے نہیں ہے کہ مجھے معلوم ہے کہ صحرا میں کون میزائل فائر کر رہا ہے اور کیوں کر رہا ہے۔ میں تو اس لئے مطمئن ہوں کہ ہم صحرا کے نیچے سرنگ میں موجود ہیں جو زور دار دھماکوں سے لرز ضرور رہی ہے لیکن ان دھماکوں کا سرنگ پر کوئی اثر نہیں ہو رہا ورنہ جس طرح گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دے رہی ہیں اس وقت تک ساری کی ساری سرنگ بیٹھ گئی ہوتی اور ہم منوں وزن تلے دب گئے ہوتے"...... عمران نے کہا۔

"جب ہم نے اس سرنگ کو دریافت کیا تھا تو اس کی حالت بے حد خراب تھی۔ ہم نے اس سرنگ کی ریپئرنگ کرتے ہوئے اس

بات کا خاص خیال رکھا تھا کہ اگر صحرا میں جنگ چھڑ جائے اور یہاں میزائل اور بم برسائے جائیں تو ان سے سرنگ کو نقصان نہ پہنچ سکے۔ اس کے لئے ہم نے سرنگ کی دیواروں اور چھت پر خصوصی پینٹ کیا تھا جو زور دار دھماکوں کے اثر کو آسانی سے زائل کر سکتا ہے''...... الاسد نے کہا۔

''میں نے یہ سب دیکھ لیا ہے اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ آگے بڑھے چلو''...... عمران نے کہا تو الاسد نے اثبات میں سر ہلایا اور اس نے جیپ آگے بڑھا دی۔ اس بار وہ پہلے سے زیادہ تیز رفتاری سے جیپ دوڑا رہا تھا۔ سرنگ کچھ دیر لرزتے رہنے کے بعد ساکن ہو گئی تھی۔ اب نہ تو سرنگ میں گونج کی آواز سنائی دے رہی تھی نہ گڑگڑاہٹ کی اور نہ ہی سرنگ میں لرزش ہو رہی تھی۔

''عمران صاحب۔ آپ کو کچھ تو اندازہ ہو گا کہ آخر صحرا میں اس قدر خوفناک انداز میں میزائل کس نے اور کیوں برسائے ہیں''...... چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کیپٹن شکیل نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''تمہاری سوئی ابھی تک اسی پر اٹکی ہوئی ہے''...... عمران نے سر گھما کر کیپٹن شکیل کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تو کیپٹن شکیل بے اختیار مسکرا دیا۔

''جی ہاں۔ کیا کروں جب تک کوئی بات ذہن سے صاف نہ ہو جائے اس وقت تک بے چینی سی لگی رہتی ہے''...... کیپٹن شکیل

نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''جب ہم صحرا میں داخل ہوئے تھے تو کیا تم میں سے کسی نے کوئی عجیب سی بات محسوس کی تھی''...... عمران نے جواب دینے کی بجائے ان سے سوال کرتے ہوئے پوچھا۔

''عجیب سی بات۔ کیسی عجیب بات''...... جولیا نے پوچھا۔

''کوئی بھی بات۔ جیسے سورج چمکنے کے باوجود اس کی صحرا میں روشنی مدھم سی محسوس ہوئی ہو۔ روشنی کا رنگ بدلا ہو یا پھر ریت کے سمندر میں کسی رنگ کی چمک نظر آئی ہو''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ مجھے محسوس ہوا تھا''...... کیپٹن شکیل نے فوراً کہا۔

''کیا محسوس ہوا تھا''...... صفدر نے حیرانی سے پوچھا۔

''صحرا میں داخل ہوتے ہوئے مجھے ریت پر ہلکے نارنجی رنگ کی ایک پٹی سی دکھائی دی تھی جو ایک سائیڈ سے دوسری سائیڈ میں دور تک جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ جیسے کسی نے صحرا میں اس پٹی کا حصار سا بنایا ہوا ہو۔ وہ پٹی چونکہ مجھے ایک لمحے کے لئے دکھائی دی تھی اس لئے میں نے اس پر کوئی خاص توجہ نہیں دی تھی۔ اس کے بعد میرے ذہن سے اس پٹی کا خیال تک نکل گیا تھا''۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

''گڈ شو۔ وہی نارنجی پٹی میں نے بھی دیکھی تھی اور جس پر تم نے توجہ نہیں دی تھی وہ اصل میں ایکوئم لائٹ تھی۔ اس لائٹ کو مخصوص سیٹلائٹ کے ذریعے حصار بنانے کے لئے ہی استعمال کیا

جاتا ہے تاکہ اس لائٹ سے جو بھی گزرے سیٹلائٹ گزرنے والے کو مارک کر کے اس کا کاشن ایک مخصوص پوائنٹ پر دے سکے۔

ہم سب اس حصار سے گزر کر آئے تھے۔ اس حصار سے ریسیونگ سسٹم پر ہمارے صحرا میں داخل ہونے کا انہیں کاشن مل گیا ہوگا اور کاشن ریسیور چونکہ بڑے سائز کا ہوتا ہے اس لئے اسے کسی عام لانچ یا موٹر بوٹ میں ایڈجسٹ نہیں کیا جا سکتا ہے۔ یہ سسٹم ضرور صحرائے آرشلم کے اس بیس کیمپ میں ہوگا جہاں کا پر ہیڈ کا ایجنٹ موجود ہے۔ اس لئے میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ جیسے ہی بیس کیمپ کے اس سسٹم میں ہمارے صحرا میں داخل ہونے کا انہیں کاشن ملا ہوگا وہاں سے گن شپ ہیلی کاپٹروں نے پرواز کی ہوگی اور اندازے کے مطابق انہوں نے صحرا کے اس حصے میں میزائل برسانے شروع کر دیئے ہوں گے جہاں تک ان کے خیال کے مطابق ہم پہنچ چکے ہوں گے''...... عمران نے اپنا تجزیہ بیان کرتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں پرنس۔ میرے جو ساتھی بیس کیمپ میں موجود ہیں انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ بیس کیمپ میں حال میں ہی ایک ایسی مشین پہنچائی گئی ہے جس سے صحرا کے گرد ایک حصار بنایا جائے گا تاکہ جیسے ہی کوئی صحرا میں داخل ہونے کی کوشش کرے اس کے بارے میں بیس کیمپ والوں کو علم ہو جائے''۔ الاسد نے کہا۔

''تو کیا اس حصار سے وہ ہمیں ڈائریکٹ مانیٹر کر سکتے ہیں''۔ صفدر نے تشویش بھرے لہجے میں پوچھا۔

''نہیں۔ یہ حصار مخصوص ہے جو لائن کراس کرنے والے کا صرف کاشن دیتا ہے۔ اس لائٹ سے مشین کو ایسا کاشن ملتا ہے جس سے بیس کیمپ والوں کو علم ہو جاتا ہے کہ صحرا میں کوئی جانور داخل ہوا ہے یا انسان اور اگر انسان صحرا میں آئے ہیں تو ان کی تعداد کتنی ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''اس کا مطلب ہے کہ ہمیں صرف مارک کیا گیا ہے۔ کسی کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ ہم صحرا کے کس حصے میں اور کہاں ہیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ہاں۔ اگر ایسا ہوتا تو وہ اس طرح اندھا دھند صحرا میں میزائل نہ برساتے بلکہ ٹارگٹ پر میزائل فائر کرتے''...... عمران نے کہا۔

''اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہم صحرا کی سرنگ میں سفر کر رہے ہیں جس پر میزائلوں اور بموں کا اثر نہیں ہوتا ورنہ جس طرح باہر میزائلوں کے دھماکوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں اس سے لگتا ہے کہ فورس نے ہم چند افراد کو نہیں بلکہ پوری بٹالین کو ہلاک کرنے کے لئے میزائل فائر کئے ہوں''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ واقعی یہ اللہ کا کرم ہے کہ ہم اس قدر میزائل برسنے کے باوجود سیف ہیں اور اپنے سفر پر گامزن ہیں''...... عمران نے کہا۔ الاسد نے جیب کی رفتار اور تیز کر دی تھی۔ جیپ کھلی سرنگ

میں طوفانی رفتار سے دوڑتی جا رہی تھی۔ دو گھنٹوں کے سفر کے بعد الاسد نے جیپ کی رفتار کم کرنی شروع کر دی۔ سامنے تین چار موڑ آئے تھے۔ الاسد جب یہ موڑ کاٹ کر آگے آیا تو سامنے ایک بڑی چٹان آ گئی۔ یہاں سرنگ ختم ہو گئی تھی۔ چٹان کے پاس دو جیپیں کھڑی تھیں جو اس طرف سے آنے والوں کے لئے وہاں رکھی گئی تھیں۔

الاسد نے جیپ روکی تو وہ سب جیپ سے اتر کر نیچے آ گئے۔

الاسد نے جیب سے مخصوص ریموٹ کنٹرول نکالا اور اس کا رخ سامنے والی چٹان کی طرف کرنے کی بجائے دائیں دیوار کی طرف کرتے ہوئے ایک بٹن پریس کر دیا۔ آلے سے شعاع نکل کر دیوار پر پڑی۔ تیز گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ دیوار میں ایک بڑا سا خلاء بن گیا۔ دوسری طرف ایک ہال نما کمرہ تھا۔ کمرے میں چونکہ اندھیرا تھا اس لئے انہیں کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

"آپ یہیں رکیں۔ میں اندر جا کر لائٹ آن کرتا ہوں۔ لائٹ آن ہوتے ہی آپ اندر آ جانا"...... الاسد نے کہا اور پھر وہ خلاء میں داخل ہو گیا۔ چند ہی لمحوں میں اندر تیز لائٹ جل اٹھی تو یہ دیکھ کر وہ سب بری طرح سے اچھل پڑے کہ ہال نما یہ کمرہ اسلحے کے ڈپو جیسا دکھائی دے رہا تھا جہاں ہر طرف بڑے بڑے ریک اور پیٹیاں رکھی ہوئی تھیں۔ ریکس میں طرح طرح کی مشین گنیں، مشین پسٹل، راکٹ اور میزائل لانچروں کے ساتھ منی میزائل

گنیں، راڈز بم اور ہینڈ گرنیڈز کے ساتھ جدید ساخت کا بے شمار اسلحہ پڑا تھا۔

"باپ رے۔ الاسد نے تو یہاں اسلحے کی پوری دکان سجا رکھی ہے"...... عمران نے کہا اور پھر وہ سب اس ہال نما کمرے میں آ گئے۔ الاسد سائیڈ میں رکھی ہوئی پیٹیوں کو اٹھا کر ایک طرف رکھ رہا تھا۔ ان پیٹیوں میں راڈز بم اور ہینڈ گرنیڈز موجود تھے۔

"آپ یہاں سے اپنی مرضی کا سامان لے سکتے ہیں"۔ الاسد نے کہا۔

"سامان نہیں، انہیں موت کے بھیانک پنجے کہو پیارے۔ اس قدر اسلحہ تو شاید کسی بیس کیمپ کے اسلحہ خانے میں بھی نہیں ہو گا"...... عمران نے کہا تو الاسد بے اختیار مسکرا دیا۔

"بس ایسا سمجھ لیں کہ ہم نے سارے فلسطین کا اسلحہ یہاں جمع کر رکھا ہے"...... الاسد نے کہا۔

"واقعی اسلحے تو بہت زیادہ ہے۔ اگر یہ سارا اسلحہ فسلطینیوں میں بانٹ دیا جائے اور انہیں تل ابیب بھیج دیا جائے تو وہ آسانی سے اسرائیل فتح کر سکتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"اسی مقصد کے لئے ہم یہاں اسلحہ جمع کر رہے ہیں۔ ابھی ہمیں اس سلسلے میں بہت کام کرنا ہے۔ جس دن ہمارے پاس اسلحے کے مزید ذخائر آ گئے ہم فلسطینیوں کو لے کر تل ابیب ہی نہیں اسرائیل کے ہر علاقے پر ٹوٹ پڑیں گے اور اس وقت تک نہیں

رکیں گے جب تک ہم اسرائیل میں موجود ایک ایک یہودی کو ہلاک کر کے سمندر برد نہیں کر دیتے''...... الاسد نے کہا۔ اس نے دو پیٹیاں کھولیں۔ ان پیٹیوں میں مشین گنوں اور مشین پسٹلز کے لوڈڈ میگزین تھے۔ الاسد نے میگزین نکال نکال کر سائیڈ میں رکھنے شروع کر دیئے۔

عمران اور اس کے ساتھی ریکس میں رکھا ہوا اسلحہ دیکھنے لگے اور پھر وہ سب وہاں سے اپنی پسند کا اسلحہ اٹھانے لگے۔ ان کی پسند ظاہر ہے مشین پسٹل اور راڈز بم ہی تھے۔ وہاں چونکہ منی میزائل گنیں بھی موجود تھیں اس لئے انہوں نے ایک ایک منی میزائل گن بھی اٹھا لی تھی اور ان گنوں میں لگنے والے میزائل میگزین بھی اٹھا اٹھا کر اپنی جیبوں میں ڈالنے شروع کر دیئے تھے میگزینوں میں پنسل جتنے باریک اور پانچ انچ کے منی میزائل تھے۔ ایک منی میزائل گن کے میگزین میں بارہ منی میزائل لوڈ تھے جو بلاسٹنگ میں راڈز بم اور ہینڈ گرنیڈ سے کہیں طاقتور ہوتے تھے۔

عمران نے ایک ریک میں پڑے ہوئے تکونے بم اٹھا لئے جو ایک بٹن پریس کرنے سے چارج ہوتے تھے اور ان کی تباہی طاقتور بموں سے کہیں زیادہ ہوتی تھی۔ عمران کے کہنے پر ان سب نے وہاں موجود چھوٹے چھوٹے تھیلے اٹھا لئے اور ان میں اپنا سامان رکھنا شروع کر دیا۔ یہ تھیلے سفری تھیلوں جتنے تھے جن میں اسلحہ رکھ کر وہ آسانی سے انہیں اپنی کمروں پر باندھ سکتے تھے۔

جب انہوں نے اپنی مرضی کا سارا اسلحہ حاصل کر لیا تو وہ الاسد کے ساتھ اسلحے کے اس ڈپو سے باہر آ گئے۔ ان سب کے باہر آتے ہی الاسد نے ریموٹ کنٹرول سے ڈپو کا دروازہ بند کر دیا اور پھر اس نے آلے کا رخ سامنے بڑی چٹان کی طرف کیا۔ آلے سے شعاع نکل کر چٹان پر پڑی تو چٹان گڑگڑاتی ہوئی اپنی جگہ سے ہٹ گئی۔ دوسری طرف ایک بڑا سا کمرہ تھا جس میں تین مختلف اطراف میں سیڑھیاں اوپر جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ تینوں سیڑھیوں کا اختتام اوپر موجود غار نما بڑے بڑے ہولز میں ہو رہا تھا۔

''یہ تین الگ الگ راستے ہیں جو مختلف پہاڑیوں میں نکلتے ہیں۔ ان میں ایک راستہ ایک طویل غار میں نکلتا ہے جو چند پہاڑیوں کے اندر سے ہوتا ہوا ایک قصبے کی طرف جاتا ہے۔ ایک غار مشرقی پہاڑیوں کی طرف جاتا ہے جہاں ایک بڑی جھیل ہے اور اس جھیل کو کراس کر کے ہم ڈائریکٹ تل ابیب میں داخل ہو سکتے ہیں۔ لیکن شہر تک جانے کے لئے ہمیں طویل سفر کرنا پڑتا ہے اور تیسرا راستہ ان پہاڑیوں کی طرف نکلتا ہے جہاں اسرائیل کا بیس کیمپ ہے''...... الاسد نے انہیں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''بیس کیمپ کی طرف جانے والا راستہ کون سا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''یہ دائیں طرف جو سیڑھیاں ہیں ہم ان سے چڑھ کر اوپر

جائیں گے اور ایک غار سے گزر کر ان پہاڑیوں میں پہنچ جائیں گے جہاں ایک میدان میں اسرائیل کا بیس کیمپ موجود ہے جسے انہوں نے ایک بڑے جنگی قلعے کی شکل میں بنایا ہوا ہے"۔ الاسد نے کہا۔

"جب ہم اس غار سے باہر جائیں گے تو کیا قلعے سے ہمیں کسی طریقے سے چیک کیا جا سکتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"نہیں۔ غار کا دہانہ چٹانوں کے پیچھے چھپا ہوا ہے۔ ہمیں غار سے نکل کر دو چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں کو عبور کرنا پڑے گا اس کے بعد ہم قلعے کو آسانی سے دیکھ سکیں گے اور قلعے کی فصیلوں پر موجود سیکورٹی بھی ہمیں چیک کر سکتی ہے"...... الاسد نے کہا۔

"اچھا یہ بتاؤ۔ کیا تم اپنے ان ساتھیوں سے رابطہ کر سکتے ہو جو بیس کیمپ کے قلعے میں موجود ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ میں ان سے کسی بھی وقت اور کہیں بھی رابطہ کر سکتا ہوں۔ ان کے پاس واچ ٹرانسمیٹر ہیں۔ میں ان واچ ٹرانسمیٹر پر کال دوں گا تو ان کی کلائیوں پر ضربیں لگنا شروع ہو جائیں گی اور پھر وہ مجھ سے بات کرنے کے لئے کسی سیف پوائنٹ پر آ جائیں گے اور مجھ سے بات کریں گے"...... الاسد نے کہا۔

"گڈ شو۔ ان سے رابطہ کرو۔ مجھے ان سے ایک کام لینا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ ہاں آپ نے اس طرف آتے ہوئے کہا تھا کہ آپ

بیس کیمپ میں موجود میرے آدمیوں سے کوئی کام لیں گے۔ کیا کام لینا چاہتے ہیں آپ ان سے"...... الاسد نے کہا۔

"تم ان سے رابطہ کرو اور ان سے کہو کہ وہ میری احکامات کی تعمیل کریں۔ میں انہیں جو احکامات دوں گا میرے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ تم بھی سن لینا"...... عمران نے کہا تو الاسد نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس نے کلائی پر بندھی ہوئی ریسٹ واچ کا ونڈ بٹن کھینچا اور پھر وہ ڈائل کی سوئیوں کو حرکت دینے لگا۔ اس نے سوئیاں مخصوص ہندسوں پر ایڈجسٹ کیں اور پھر اس نے ونڈ بٹن کو بار بار اندر باہر کرنا شروع کر دیا۔ اسی لمحے ڈائل پر سبز رنگ کا ایک بلب سپارک کرنا شروع ہو گیا۔

"انہیں میرا پیغام مل چکا ہے۔ وہ ابھی چند لمحوں میں مجھ سے رابطہ کر لیں گے"...... الاسد نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ الاسد نے واچ ٹرانسمیٹر کو مخصوص پوائنٹ پر واپس ایڈجسٹ کیا اور ونڈ بٹن اندر پریس کر دیا اور پھر اس نے جیب سے ایک چھوٹے سے ریڈیو جیسا جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا۔

چند لمحوں کے بعد اچانک ٹرانسمیٹر آن ہوا اور اس پر سرخ رنگ کا ایک بلب سپارک کرنا شروع ہو گیا۔

"کال آ رہی ہے"...... عمران نے ٹرانسمیٹر پر سرخ بلب سپارک ہوتے دیکھ کر کہا تو الاسد نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ٹرانسمیٹر

کا ایک بٹن پریس کر دیا۔ بٹن کے پریس ہوتے ہی سرخ رنگ کا
بلب بجھ گیا اور ساتھ ہی سبز رنگ کا بلب جل اٹھا۔
"ہیلو ہیلو۔ زیرو ٹو کالنگ۔ ہیلو۔ اوور"...... دوسری طرف سے
ایک مردانہ آواز سنائی دی جیسے وہ سرگوشی میں بات کر رہا ہو۔
"الاسد اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... الاسد نے کہا۔
"اچھا کیا ہے چیف کہ آپ نے کال کا کاشن دے دیا تھا میں
آپ سے رابطہ کرنے ہی والا تھا۔ اوور"...... زیرو ٹو نے کہا۔
"کیوں۔ کوئی خاص بات تھی جو تم مجھ سے رابطہ کرنے والے
تھے۔ اوور"...... الاسد نے چونک کر پوچھا۔
"یس چیف۔ تھوڑی دیر قبل بیس کیمپ سے چار گن شپ ہیلی
کاپٹر گئے تھے۔ ہیلی کاپٹروں کا اسکواڈ جوالفرائڈ لے گیا تھا جس
نے صحرا کے ایک مخصوص حصے پر سپر کاسٹر اور ڈی کراس میزائل فائر
کئے ہیں۔ اسے اطلاع ملی تھی کہ ویسٹ ڈیزرٹ سے چند غیر ملکی
ساحلی راستے سے گزر کر صحرا میں داخل ہوئے ہیں۔ ان افراد کی
تعداد چھ ہے اور وہ ان سب کو صحرا میں ہی دفن کر دینا چاہتا تھا۔
اوور"...... زیرو ٹو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو الاسد اور عمران کے
ساتھی عمران کی جانب تحسین بھری نظروں سے دیکھنا شروع ہو گئے
جس نے پہلے ہی اندازہ لگا لیا تھا کہ صحرا میں جو میزائل برسائے
گئے ہیں وہ کس نے اور کیوں برسائے ہیں۔
"ہونہہ۔ اب کہاں ہے جوالفرائڈ۔ اوور"...... الاسد نے پوچھا۔

"وہ ابھی چند لمحے قبل واپس آیا ہے۔ اب وہ کنٹرول روم میں
گیا ہے تاکہ صحرا میں برسائے ہوئے ڈی کراس میزائلوں سے
پھیلنے والی ریز کے ذریعے حاصل ہونے والی تصاویر خصوصی مشین پر
دیکھ سکے کہ اس نے جن افراد کو ہلاک کرنے کے لئے سپر کاسٹر
میزائل فائر کئے تھے ان کا انجام کیا ہوا ہے۔ اوور"...... زیرو ٹو نے
کہا۔
"ٹھیک ہے۔ جوالفرائڈ جن چھ افراد کو ڈیزرٹ میں ٹارگٹ
کرنے گیا تھا وہ میں اور میرے ساتھی ہیں۔ ہم سوپر ٹنل میں موجود
ہیں اور ہم سب بیس کیمپ کے نزدیک پہنچ چکے ہیں۔ اوور"۔
الاسد نے کہا۔
"اوہ۔ کیا آپ سب محفوظ ہیں۔ سپر کاسٹر میزائلوں نے آپ کو
کوئی نقصان تو نہیں پہنچایا۔ اوور"...... زیرو ٹو نے تشویش بھرے
لہجے میں کہا۔
"اگر ہمیں کوئی نقصان ہوا ہوتا تو میں تم سے اس طرح بات
کیسے کرتا نانسنس۔ اوور"...... الاسد نے کرختگی سے کہا۔
"اوہ۔ یس چیف۔ سوری چیف۔ اوور"...... زیرو ٹو نے کہا۔
"اب سنو۔ میں تمہاری اپنے ایک دوست سے بات کرانا چاہتا
ہوں وہ پرنس آف ڈھمپ ہے۔ وہ تم سے ایک اہم بات کرنا
چاہتے ہیں۔ تم ان کی بات سنو اور جیسا وہ کہیں ان کے ہر حکم کی
ایسے تعمیل کرو جیسا تم میرے حکم کی تعمیل کرتے ہو۔ اوور"...... الاسد

نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ جیسا آپ کا حکم۔ اوور"...... زیروٹو نے کہا۔

"بات کرو۔ اوور"...... الاسد نے کہا اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر عمران کی جانب بڑھا دیا۔

"بے فکر ہو کر بات کریں۔ اس ٹرانسمیٹر کی گفتگو کو کسی بھی طریقے سے چیک نہیں کیا جا سکتا ہے"...... الاسد نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اس سے ٹرانسمیٹر لے لیا۔

"ہیلو۔ پرنس آف ڈھمپ سپیکنگ۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"یس پرنس۔ فرمائیں۔ میں آپ کے لئے کیا کر سکتا ہوں۔ اوور"...... زیروٹو نے پوچھا۔

"زیروٹو۔ ہم الاسد کے ساتھ بیس کیمپ پر اٹیک کرنے کے لئے آئے ہیں۔ بیس کیمپ کو تباہ کرنے کے ساتھ ساتھ ہم وہاں سے جوالفرائڈ کو زندہ اغوا کرنا چاہتے ہیں۔ اس سلسلے میں تم ہماری کیا مدد کر سکتے ہو۔ اوور"...... عمران نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"جیسا آپ چاہیں۔ میں آپ کی ہر طرح سے مدد کر سکتا ہوں۔ اوور"...... زیروٹو نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

"گڈ شو۔ تو پھر تم ایک کام کرو۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"یس پرنس۔ بتاؤ کیا کام کرنا ہے مجھے۔ اوور"...... زیروٹو نے اسی انداز میں کہا تو عمران اسے بتانے لگا کہ اسے کیا کرنا ہے۔ اس کی بات سن کر اس کے ساتھی اور الاسد کے چہرے پر جوش اور

مسرت کے تاثرات نمودار ہو گئے۔ تھے جیسے عمران نے واقعی انتہائی ذہانت آمیز پلاننگ کی ہو۔ وہ زیروٹو کو اہم ترین اور انتہائی ضروری کام کرنے کی ہدایات دے رہا تھا جس کا وہ سب بھرپور فائدہ اٹھا سکتے تھے۔

لیڈی فونڈا تیز تیز چلتی ہوئی کرنل ڈراس کے آفس کے دروازے کے پاس آ کر رک گئی۔ اس نے دروازے کے پاس رک کر دروازے پر مخصوص انداز میں دستک دی۔

''لیس کم اِن''...... اندر سے کرنل ڈراس کی مخصوص آواز سنائی دی تو لیڈی فونڈا نے ہینڈل پکڑ کر گھمایا اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گئی۔ کرنل ڈراس کمرے میں اکیلا تھا۔ وہ میز کے پیچھے بیٹھا اپنے کام میں مصروف تھا۔ دروازہ کھلنے کی آواز سن کر اس نے سر اٹھایا اور لیڈی فونڈا کو دیکھ کر اس نے سامنے پڑی ہوئی فائل بند کی اور سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

''آؤ لیڈی فونڈا۔ میں تمہارا ہی منتظر تھا''...... کرنل ڈراس نے کہا تو لیڈی فونڈا آگے بڑھ آئی۔

''بیٹھو''...... کرنل ڈراس نے کہا تو لیڈی فونڈا اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گئی۔ لیڈی فونڈا کے چہرے پر انتہائی سنجیدگی اور

قدرے پریشانی کے تاثرات تھے۔

''چیف مجھے پتہ چلا ہے کہ بحرہ روم میں، میں نے جس سی شارک شپ کو تباہ کیا تھا۔ اس شپ میں عمران اور اس کے ساتھی موجود نہیں تھے۔ وہ کسی دوسرے شپ میں آرشلم کے علاقے میں پہنچ گئے تھے''...... لیڈی فونڈا نے بات کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہ درست ہے کہ تم نے جس سی شارک کو تباہ کیا تھا اس میں علی عمران اور اس کے ساتھی موجود نہیں تھے۔ وہ آرشلم کے علاقے میں مارک ہوئے تھے اور ان کی تعداد بھی اتنی ہی تھی جتنی میں نے تمہیں بتائی تھی یعنی چھ افراد، جن میں ایک عورت بھی شامل ہے''...... کرنل ڈراس نے کہا۔

''لیکن چیف۔ آپ نے ہی مجھے بتایا تھا کہ وہ سب سی شارک میں موجود ہیں۔ میں نے آپ کے حکم سے ہی سمندر میں جا کر کارروائی کی تھی اور سی شارک تباہ کر دیا تھا۔ اگر عمران اور اس کے ساتھی سی شارک میں نہیں تھے تو پھر آپ نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا''...... لیڈی فونڈا نے شکوہ کرنے والے انداز میں کہا۔

''مجھے جو رپورٹ ملی تھی اس کے مطابق ان سب کو سی شارک میں ہی ہونا چاہئے تھا لیکن پھر اچانک مجھے جوالفرائڈ نے کال کی کہ اس نے صحرائے آرشلم میں چھ افراد کو مارک کیا ہے۔ جب اس نے کمپیوٹرائز مشین سے ان افراد کا ڈیٹا چیک کیا تو اسے معلوم ہوا کہ وہ افراد علی عمران اور اس کے ساتھی ہیں جن کے قد کاٹھ اس

ڈیٹا سے میچ کرتے ہیں جو ہمارے کمپیوٹروں میں پہلے سے ہی موجود
ہیں۔ اس سے مجھے یہی اندازہ ہوا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں
نے ہمیں ڈاج دینے کی کوشش کی تھی۔ ہمارے آدمی کے پاس غلط
رپورٹ پہنچی تھی کہ وہ سب سی شارک میں موجود ہیں جبکہ وہ سی
شارک میں گئے ہی نہیں تھے اور کسی اور ذریعے سے آرشلم کی طرف
روانہ ہوئے تھے''...... کرنل ڈراس نے کہا۔

''تو کیا اب آپ نے جوالفرائڈ کو ان کے خلاف کارروائی
کرنے کے احکامات دے دیئے ہیں''...... لیڈی فونڈا نے پوچھا۔

''ہاں۔ وہ چونکہ صحرائے آرشلم کے قریب ہے اس لئے میں
نے اسے فوری طور پر عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کا
ٹاسک دے دیا ہے۔ اس صحرا میں داخل ہونا عمران کا انتہائی احمقانہ
اقدام ہے کیونکہ موت کے اس صحرا سے ان کا بچ نکلنا ناممکن ہے
لیکن وہ چونکہ ناممکن کو ممکن کرنا جانتے ہیں اس لئے میں نے کسی قسم
کا رسک نہ لینے کا فیصلہ کرتے ہوئے جوالفرائڈ کو فورس کے ساتھ
صحرا میں جانے کا حکم دیا تھا تاکہ وہ صحرا کے اس حصے میں جہاں
عمران اور اس کے ساتھی موجود ہیں سپر کاسٹر میزائل فائر کریں تاکہ
وہ سب ہلاک ہو جائیں اور صحرائے آرشلم ہی ان کا مدفن بن
جائے''...... کرنل ڈراس نے کہا۔

''تو کیا ابھی تک جوالفرائڈ نے رپورٹ نہیں دی ہے کہ اس
نے صحرا میں پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہلاک کرنے کی کارروائی مکمل کی

ہے یا نہیں''...... لیڈی فونڈا نے پوچھا۔

''نہیں۔ ابھی تک اس کی طرف سے کوئی رپورٹ نہیں ملی ہے
البتہ محکمہ موسمیات سے مجھے اطلاع ملی ہے کہ صحرائے آرشلم میں
زبردست طوفان مارک کیا گیا ہے جو انتہائی ہولناک اور تباہ کن
ہے۔ اس طوفان کی طاقت اس صحرا میں آنے والے عام طوفانوں
سے کہیں زیادہ ہے۔ جو انسان تو کیا ٹھوس چٹانوں کے بھی ٹکڑے
اُڑا سکتا ہے۔ اگر جوالفرائڈ کی اطلاع درست ہے کہ صحرائے آرشلم
میں عمران اور اس کے ساتھی داخل ہوئے ہیں تو وہ طوفان سے نہیں
بچ سکیں گے۔ ٹھوس پہاڑیوں میں بھی پناہ لینا ان کے لئے ناممکن
ہو جائے گا۔ میرے حکم پر جوالفرائڈ وہاں سپر کاسٹر میزائل فائر کر
دے گا جس سے طوفان کی شدت میں اور زیادہ اضافہ ہو جائے گا
اور اگر عمران اور اس کے ساتھیوں کے زندہ رہنے کا ایک فیصد بھی
چانس ہوا تو وہ بھی ختم ہو جائے گا''...... کرنل ڈراس نے مسلسل
بولتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ صحرائے آرشلم کے طوفانوں کا مقابلہ کرنا کم از کم
انسانوں کے بس کی بات نہیں ہے اور واقعی اگر جوالفرائڈ نے وہاں
سپر کاسٹر میزائل فائر کر دیئے تو عمران تو کیا اگر صحرا میں مافوق
الفطرت ہستیاں بھی ہوئیں تو وہ بھی زندہ نہیں رہیں گی''...... لیڈی
فونڈا نے کہا۔

''اب ہمیں عمران اور اس کے ساتھیوں کی کوئی فکر نہیں کرنی

چاہئے۔ صحرائے آرشلم میں وہ یا تو قدرتی طور پر ہلاک ہو جائیں
گے یا پھر وہ سپر کاسٹر میزائلوں کا شکار ہو جائیں گے۔ لیکن ایک
بات کا دھیان رکھنا۔ ابھی عمران اور اس کے پانچ ساتھیوں نے
اسرائیل میں داخل ہونے کی کوشش کی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ان کا
دوسرا گروپ بھی ہو اور وہ بھی اسرائیل داخل ہونے کی کوشش کرے
اس لئے تم نے سیکورٹی کو الرٹ ہی رکھنا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم
عمران اور اس کے پانچوں ساتھیوں کی ہلاکت سے مطمئن ہو جائیں
اور ان کی جگہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف اپنے اور ایجنٹوں کو
یہاں بھیج دے“...... کرنل ڈراس نے کہا۔

”آپ فکر نہ کریں چیف۔ میں نے فورس کو الرٹ رہنے کا حکم
دیا ہے اور میں خود بھی اسرائیل میں آنے والوں پر کڑی نظر رکھوں
گی۔ اگر یہاں مزید پاکیشیائی ایجنٹوں نے آنے کی کوشش کی تو میں
ان کی اسرائیل داخل ہونے کی تمام کوششیں ناکام بنا دوں گی“۔
لیڈی فونڈا نے مضبوط لہجے میں کہا۔

”گڈ شو۔ مجھے تمہاری اور جوالفرائڈ کی صلاحیتوں پر ناز ہے“۔
کرنل ڈراس نے کہا تو لیڈی فونڈا کا چہرہ چمک اٹھا۔

”اوکے چیف۔ اب مجھے اجازت دیں۔ چونکہ جوالفرائڈ عمران
اور اس کے پانچ ساتھیوں کو ان کے انجام تک پہنچانے کا کارنامہ
انجام دیا ہے اس لئے میں اسے اس کامیابی پر مبارک باد دینا چاہتی
ہوں“...... لیڈی فونڈا نے کہا۔

”تو کیا تم آرشلم کے بیس کیمپ میں جانا چاہتی ہو“...... کرنل
ڈراس نے چونک کر پوچھا۔

”یس چیف۔ اگر آپ کو کوئی اعتراض نہ ہو تو“...... لیڈی فونڈا
نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ مجھے وہاں تمہارے جانے پر کوئی اعتراض نہیں
ہے۔ جوالفرائڈ تمہارا منگیتر ہے تم اس کی کامیابی پر اسے مبارک باد
دے سکتی ہو لیکن ایسا نہ ہو کہ تم جوالفرائڈ کے پاس ہی رہ جاؤ۔
تمہیں اپنی ذمہ داریوں کو بھی ملحوظِ خاطر رکھنا ہو گا“...... کرنل ڈراس
نے کہا۔

”یس سر۔ میں اپنی کسی ذمہ داری کو نہیں بھولوں گی۔ میں بس
جا کر جوالفرائڈ کو مبارک باد دوں گی اور واپس آ جاؤں گی“۔ لیڈی
فونڈا نے کہا تو کرنل ڈراس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”اگر تم بیس کیمپ میں جا رہی ہو تو جوالفرائڈ سے وہ تصاویر لیتی
آنا جو اس نے صحرا میں ڈی کراس میزائل کی فلیشنگ سے حاصل کی
ہیں۔ میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو اپنی آنکھوں کے سامنے
ہلاک ہوتے تو نہیں دیکھ سکا لیکن جب میں ان کی لاشیں یا ان کی
لاشوں کے ٹکڑے دیکھوں گا تو مجھے سکون مل جائے گا“...... کرنل
ڈراس نے کہا۔

”یس چیف۔ تمام تصاویر لے آؤں گی“...... لیڈی فونڈا نے کہا
اور اٹھ کر کھڑی ہو گئی اور پھر وہ کرنل ڈراس سے اجازت لے کر

اس کے آفس سے نکلتی چلی گئی۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ اپنے مخصوص تیز رفتار ہیلی کاپٹر میں سوار صحرائے آرشلم کی جانب اُڑی جا رہی تھی۔ اس کے چہرے پر انتہائی پر اعتمادی اور مسرت کے تاثرات تھے۔ شاید یہ تاثرات اپنے منگیتر جوالفرائڈ سے ملنے سے زیادہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشوں کی تصاویر دیکھنے کے لئے تھے۔

عمران نے زیرو ٹو کو بیس کیمپ میں قلعے کے مختلف حصوں پر ریموٹ کنٹرولڈ بم لگانے کے لئے کہا تھا۔ اس نے زیرو ٹو کو ہدایات دی تھیں کہ جیسے ہی وہ کاشن دے وہ ان بموں کو ریموٹ کنٹرول سے بلاسٹ کر دے تاکہ انہیں باہر سے قلعے پر حملہ کرنے کا موقع مل سکے۔

قلعے میں موجود فورس قلعے کے اندر اور باہر ہونے والے حملوں سے بوکھلا جائے گی اور جب تک انہیں کچھ سوچنے اور سمجھنے کا موقع ملے گا عمران اور اس کے ساتھی باہر سے قلعے کا گیٹ اور دیواریں اُڑاتے ہوئے قلعے میں داخل ہو جائیں گے اور قلعے میں موجود بیس کیمپ کو تاراج کر دیں گے۔

زیرو ٹو کو ہدایات دینے کے بعد عمران نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہیں کچھ دیر انتظار کرنے کا فیصلہ کیا تھا تاکہ بیس کیمپ میں موجود زیرو ٹو کو اپنا کام کرنے کا موقع مل جائے۔ زیرو ٹو نے عمران

کو بتا دیا تھا کہ اس کی ڈیوٹی بیس کیمپ کے اسلحہ کے ڈپو میں ہی لگی ہوئی تھی اس لئے وہ یہ کام آسانی سے سرانجام دے سکتا تھا۔ اس کے ساتھ ایک اور ساتھی تھا جس کی مدد سے وہ قلعے کے کئی حصوں پر ریموٹ کنٹرولڈ بم لگا سکتا تھا جنہیں وہ ایک ساتھ بھی بلاسٹ کر سکتا تھا اور وقفے وقفے سے بھی۔ اسے ظاہر ہے قلعے کے مختلف حصوں میں بم لگانے میں وقت لگ سکتا تھا اور عمران اسے اتنا وقت دینا چاہتا تھا تا کہ وہ اپنا کام مکمل کر لے۔

”میرا خیال ہے۔ اب تک زیرو ٹو نے اپنا کام مکمل کر لیا ہو گا“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”نہیں۔ اس کام میں اسے کافی وقت لگ سکتا ہے۔ اس لئے ہمیں جلدی نہیں کرنی چاہئے۔ اس نے کہا تھا کہ جب اس کا کام مکمل ہو جائے گا تو وہ ہمیں کاشن دے دے گا“...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے الاسد چونک پڑا۔

”زیرو ٹو نے اپنا کام کر لیا ہے۔ وہ مجھے واچ ٹرانسمیٹر پر کاشن دے رہا ہے“...... الاسد نے کہا۔ اس کی کلائی پر واچ ٹرانسمیٹر سے ضربیں لگ رہی تھیں۔

”گڈ شو۔ اس سے لنک کرو اور اسے حکم دو کہ جب تم کہو گے تو وہ بلاسٹنگ کا عمل شروع کر دے“...... عمران نے کہا تو الاسد نے زیرو ٹو سے لنک کرنا شروع کر دیا۔ وہ اس بار واچ ٹرانسمیٹر سے زیرو ٹو سے لنک کر رہا تھا۔ کچھ ہی دیر میں الاسد کا اس سے لنک

ہو گیا اور الاسد اسے عمران کی بتائی ہوئی ہدایات دینا شروع ہو گیا۔

”اب چلو۔ ایکشن کا وقت آ گیا ہے“...... عمران نے کہا تو وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے انہوں نے اپنے تھیلے کاندھوں پر ڈالے اور مشین پسٹل ہاتھ میں لے کر وہ الاسد کے ساتھ کمرے کی وہ سیڑھیاں چڑھنا شروع ہو گئے جس کا غار بیس کیمپ کی طرف جانے والی پہاڑیوں کی طرف نکلتا تھا۔ غار میں انہیں دس منٹ تک سفر کرنا پڑا تھا۔ غار کے دہانے کے پاس بڑی بڑی جھاڑیاں اُگی ہوئی تھیں اور وہاں بے شمار چٹانیں بکھری ہوئیں تھیں جن میں غار کا دہانہ چھپ گیا تھا۔ غار کے دہانے کو قریب سے ہی دیکھا جا سکتا تھا ورنہ جھاڑیوں اور چٹانوں کی وجہ سے غار کا دہانہ دکھائی نہیں دیتا تھا۔

وہ سب غار سے نکل کر باہر آئے اور پھر وہ جھاڑیوں اور چٹانوں کے پیچھے سے ہوتے ہوئے سامنے موجود دوسری پہاڑی کی جانب بڑھتے چلے گئے۔ پہاڑی کی سائیڈ سے گزر کر وہ آگے بڑھے جہاں ایک چھوٹا سا میدان تھا اور یہ میدان بھی جھاڑیوں سے بھرا ہوا تھا۔ آگے ایک اور چھوٹی پہاڑی تھی جس کی چوٹی پر ایک بڑا ٹاور بنا ہوا تھا۔ اس ٹاور کو دیکھتے ہی عمران نے اشارہ کیا تو وہ سب جھاڑیوں اور وہاں بکھری ہوئی چٹانوں کے پیچھے دبک گئے۔

”پہاڑیوں پر ان کے کتنے سرچ ٹاورز ہیں“...... عمران نے

الاسد سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''اس طرف تین پہاڑیاں ہیں اور تینوں پہاڑیوں کی چوٹیوں پر سرچ ٹاور موجود ہیں جہاں سے اردگرد کے علاقوں پر نظر رکھی جاتی ہے''...... الاسد نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ سب اپنے واچ ٹرانسمیٹر فری فریکوئنسی پر سیٹ کر لو تا کہ ہم ضرورت پڑنے پر ایک دوسرے سے آسانی سے بات کر سکیں۔ ہم چھ افراد ہیں۔ تین افراد ان پہاڑیوں کی جانب جائیں گے جن پر سرچ ٹاور موجود ہیں اور تین سامنے کے رخ، جہاں قلعے کا گیٹ ہے کی طرف جائیں گے۔ جیسے ہی میں کاشن دوں گا تم پہاڑیوں کی چوٹیوں پر موجود سرچ ٹاورز کو تباہ کرو گے اس کے لئے تم سب کے پاس منی میزائل گنز ہیں۔ پہاڑیوں پر موجود سرچ ٹاورز کے تباہ ہوتے ہی الاسد تم زیرو ٹو کو حکم دو گے کہ وہ قلعے کے عقبی سمت لگائے ہوئے ریموٹ کنٹرولڈ بم بلاسٹ کر دے۔ سرچ ٹاورز اور قلعے کے عقبی سمت ہونے والے دھماکوں سے بیس کیمپ کی توجہ اسی طرف مبذول ہو جائے گی۔ یہی ہمارے لئے بہترین موقع ہو گا کہ ہم گیٹ کو تباہ کرتے ہوئے قلعے میں داخل ہوں اور پھر ہمارے سامنے جو بھی آئے ہم اسے اُڑاتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جائیں''...... عمران نے انہیں ہدایات دیتے ہوئے کہا اور پھر اس نے الاسد، صفدر اور کیپٹن شکیل کو پہاڑیوں پر موجود سرچ ٹاورز کو تباہ کرنے کی ذمہ داری سونپ دی اور اپنے ساتھ جولیا اور تنویر کو

رکھ لے تا کہ وہ تینوں قلعے پر فرنٹ سے حملہ کر سکیں۔

عمران کے حکم پر کیپٹن شکیل، صفدر اور الاسد جھاڑیوں میں کرالنگ کرتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ عمران نے چیک کر لیا تھا۔ پہاڑیوں کے اردگرد میدان کا کوئی حصہ ایسا نہیں تھا جو جھاڑیوں سے بھرا ہوا نہ ہو۔ یہ ان کے لئے قدرت کی امداد تھی جس کا وہ بھرپور فائدہ اٹھا سکتے تھے۔ جب صفدر، کیپٹن شکیل اور الاسد جھاڑیوں میں رینگتے ہوئے آگے بڑھ گئے تو عمران نے جولیا اور تنویر کو اشارہ کیا اور خود بھی چٹان کے پیچھے سے نکل کر جھاڑیوں میں پیٹ کے بل لیٹ گیا اور پھر اس نے تیزی سے جھاڑیوں میں پیٹ کے بل رینگنا شروع کر دیا۔ اس کے پیچھے تنویر اور جولیا بھی پیٹ کے بل رینگتے ہوئے آ رہے تھے۔

جھاڑیاں گھنی اور کافی نرم تھی اور میدانی زمین بھی ہموار تھی اس لئے انہیں رینگنے اور آگے بڑھنے میں زیادہ مشکلات کا سامنا نہیں کرنا پڑ رہا تھا۔ عمران رینگ کر آگے جاتا اور پھر ایک جگہ رک کر سامنے موجود پہاڑی کی چوٹی کی طرف دیکھنا شروع کر دیتا۔ وہ یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ ان کے اس طرح رینگنے سے سرچ ٹاورز پر موجود اسرائیلی فورس کی طرف سے کوئی ردِعمل ظاہر ہوتا ہے یا نہیں لیکن شاید اس وقت سرچ ٹاور پر موجود افراد کی توجہ میدان کی طرف نہیں تھی۔ ایک سرچ ٹاور کے سائیڈ پر ایک شخص کھڑا تھا جس کی آنکھوں پر دوربین لگی ہوئی تھی اور وہ دوربین سے دوسری طرف

دیکھنے میں مصروف تھا۔ یہ دیکھ کر عمران کے چہرے پر اطمینان آ گیا۔ آگے قد آدم سے بھی بڑی جھاڑیاں تھیں ان جھاڑیوں کو دیکھ کر عمران اٹھا اور اس نے اپنی سائیڈ بیلٹ میں اڑسا ہوا مشین پسٹل نکالا اور پھر وہ جھکے جھکے انداز میں ان جھاڑیوں میں دوڑنا شروع ہو گیا۔ جولیا اور تنویر بھی اس کی پیروی کر رہے تھے۔ قد آدم جھاڑیاں ہونے کی وجہ سے وہ آسانی سے ان میں جھکے جھکے انداز میں بھاگ سکتے تھے۔ وہ تینوں جھاڑیوں میں سے بھاگ کر پہاڑی کی دوسری سائیڈ میں آئے اور پھر سامنے جانے والے راستے کی طرف دوڑتے چلے گئے۔ کچھ ہی دیر میں وہ میدان کے اس حصے میں پہنچ گئے جہاں ان کے سامنے ایک بہت بڑا اور عظیم الشان قلعہ سر اٹھائے کھڑا تھا۔

قلعہ دیکھ کر عمران رک گیا اور اس نے ہاتھ کے اشارے سے جولیا اور تنویر کو بھی رکنے کا اشارہ کر دیا۔ وہ دونوں رکے تو عمران جھاڑیوں میں بیٹھ گیا اور اس نے اپنی کمر سے تھیلا اتارا اور اسے کھول کر اس میں سے ایک ٹیلی سکوپ نکال لی۔ یہ جدید ساخت کی ٹیلی سکوپ تھی۔ عمران نے ٹیلی سکوپ آنکھوں پر لگائی اور وہ جھاڑیوں میں چھپ کر قلعے کے ہر حصے کو غور سے دیکھنا شروع ہو گیا۔ قلعے کی دیوار میں جگہ جگہ بڑے بڑے سوراخ بنے ہوئے تھے جہاں مسلح افراد بھی موجود تھے اور ان خانوں میں ہیوی مشین گنوں اور میزائل لانچروں کی نالیں بھی نکلی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔

قلعے کے سنٹر میں لوہے کا ایک بڑا سا گیٹ تھا۔ گیٹ کے پاس چار مسلح افراد موجود تھے جن کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔ اسی طرح قلعے کی دیواروں کے کونوں پر بھی دو دو محافظ موجود تھے۔ قلعے کے گیٹ تک جانے کے لئے چھوٹی سی سڑک تھی جو قلعے کے پیچھے سے گھوم کر اس طرف آتی تھی اور سڑک کے دونوں اطراف باڑ لگی ہوئی تھی۔ اس گیٹ کے سوا قلعے میں داخل ہونے کا کوئی راستہ نہیں تھا۔ عمران ایک ایک چیز کا بغور جائزہ لے رہا تھا۔

”گیٹ اور دیواروں کے کارنرز پر کھڑے مسلح افراد کی تو مجھے پرواہ نہیں ہے لیکن قلعے کی دیوار میں جو ونڈوز بنی ہوئی ہیں ان سے ہمیں چیک بھی کیا جا سکتا ہے اور ہم پر فائرنگ کرنے کے ساتھ ساتھ میزائل بھی برسائے جا سکتے ہیں۔ ہمیں ان ونڈوز کو ختم کرنا ہو گا ورنہ ہم آسانی سے ہٹ ہو جائیں گے“...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

”گیٹ کے دونوں جانب دیوار میں چار چار ونڈوز ہیں اور یہ کافی بلندی پر ہیں۔ ہمیں ان پر بھی نظر رکھنی ہو گی۔ جھاڑیوں سے نکل کر ہم جیسے ہی آگے بڑھیں گے ہمیں دیکھ لیا جائے گا اور پھر ہم پر ہر طرف سے نہ رکنے والی فائرنگ کا سلسلہ شروع ہو جائے گا“...... جولیا نے بھی سامنے موجود قلعے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”تم دونوں سامنے والی فصیل پر نظر رکھو۔ میں ونڈوز کور کرتا

ہوں۔عمران نے کہا اور پھر اس نے جیب سے منی میزائل گن نکال
لی۔ جولیا اور صفدر نے بھی منی میزائل گنیں نکال لیں۔ ان تینوں
کے ہاتھوں میں مشین پسٹل اور میزائل گنیں تھیں۔ وہ الرٹ ہو
گئے۔عمران نے مشین پسٹل اور میزائل گن نیچے رکھی اور پھر اس
نے واچ ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

''تم تینوں اپنی پوزیشن بتاؤ''...... عمران نے الاسد، صفدر اور
کیپٹن شکیل سے واچ ٹرانسمیٹر پر ایک ساتھ مخاطب ہو کر پوچھا۔

''ہم نے تینوں پہاڑیاں کور کر لی ہیں۔ سرچ ٹاورز ہمارے
نشانے پر ہیں۔ بس آپ کے حکم کی دیر ہے۔ آپ کا کاشن ملتے ہی
ہم تینوں سرچ ٹاورز کو اُڑا دیں گے''...... الاسد نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔

''اوکے۔ اُڑا دو اور زیرو ٹو سے بھی کہو کہ وہ عقب میں
بلاسٹنگ شروع کر دے''...... عمران نے کہا اور اس نے بٹن پریس
کر کے ان سے رابطہ ختم کر دیا۔

''جیسے ہی پہاڑیوں پر موجود ٹاورز تباہ ہوں اور قلعے کے اندر
دھماکے شروع ہوں تم دونوں اسی وقت قلعے کی فصیل پر منی میزائل
فائر کرنا شروع کر دینا اور اگر نیچے موجود مسلح افراد اس طرف آئیں
تو انہیں بھی سنبھال لینا میں ان ونڈوز کو تباہ کرتا ہوں تاکہ ہمیں
آگے بڑھنے کا موقع مل سکے''...... عمران نے جولیا اور تنویر سے
مخاطب ہو کر کہا تو ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔عمران

کے کہنے پر وہ دو مختلف سمتوں کی طرف رینگ گئے۔ عمران جھکے
جھکے انداز میں آگے بڑھنے لگا وہ قلعے کے فرنٹ پر اس پوزیشن پر آ
گیا جہاں سے وہ گیٹ کے دائیں بائیں موجود ونڈوز پر منی میزائل
فائر کر سکے۔ ابھی عمران نے پوزیشن لی ہی تھی کہ اچانک یکے بعد
دیگرے تین دھماکے ہوئے اور انہوں نے سائیڈ میں موجود پہاڑی
کی چوٹی پر سرچ ٹاور کو دھماکے سے بلاسٹ ہوتے دیکھا۔ اس
پہاڑی کی دوسری جانب سے بھی آگ کے شعلے بلند ہوئے تھے۔
دھماکوں کی آوازیں سن کر سامنے موجود مسلح افراد بری طرح سے
اچھل پڑے۔عمران نے فصیل پر اور ونڈوز میں موجود افراد میں بھی
ہلچل ہوتے محسوس کی۔ ابھی ایک لمحہ گزرا ہو گا کہ اسی لمحے قلعے کے
اندر سے زوردار دھماکوں کی آوازیں سنائی دیں۔

''ایکشن''...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور اس نے فوراً منی
میزائل گن کا رخ دائیں دیوار پر موجود ونڈو کی جانب کیا اور گن کا
بٹن پریس کر دیا۔ اس کا ہاتھ تیزی سے حرکت کر رہا تھا۔ وہ گن کو
حرکت دیتے ہوئے مسلسل بٹن پریس کرتا جا رہا تھا۔ بٹن پریس
ہوتے ہی گن سے منی میزائل نکلتا اور بجلی کی سی تیزی سے دیواروں
میں موجود ونڈوز کی جانب بڑھ جاتا۔ ادھر جولیا اور تنویر نے بھی
فصیل کی طرف منی میزائل فائر کرنا شروع کر دیئے۔ دوسرے لمحے
ماحول تیز اور زور دار دھماکوں سے بری طرح سے گونج اٹھا۔عمران
نے جن ونڈوز کو نشانہ بنایا تھا۔ منی میزائلوں نے ان ونڈوز میں

زبردست تباہی پھیلا دی تھی۔ عمران نے ایک ساتھ چار ونڈوز پر منی میزائل فائر کئے تھے جو ٹھیک اپنے نشانے پر لگے تھے اور دیوار میں بنی ہوئی ونڈوز نہ صرف تباہ ہو گئی تھیں بلکہ اندر موجود بھاری مشین گنیں اور میزائل لانچر بھی تباہ ہو گئے تھے جس سے دیوار میں بڑے بڑے سوراخ اور دراڑیں پڑ گئی تھیں۔ عمران نے ہاتھ روکے بغیر منی میزائل گن کا رخ دوسری دیوار میں موجود ونڈوز کی جانب کیا اور پھر وہ ان ونڈوز میں بھی منی میزائل فائر کرتا چلا گیا۔ اس نے ہاتھ روکے بغیر چاروں ونڈوز میں منی میزائل فائر کر دیئے تھے۔ ونڈوز اور فصیل پر ہونے والے دھماکوں نے گیٹ اور سائیڈوں پر موجود مسلح افراد کو بری طرح سے بوکھلا کر رکھ دیا تھا۔ انہوں نے جھاڑیوں کی طرف سے میزائل فائر ہوتے دیکھ لئے تھے۔ وہ بری طرح سے چیختے ہوئے اور مشین گنوں سے جھاڑیوں میں فائرنگ کرتے ہوئے ان کی جانب بڑھے۔ انہیں اپنی طرف آتے دیکھ کر جولیا اور تنویر کے ہاتھوں میں موجود مشین پسٹل گرجنے لگے اور آنے والے مسلح افراد ان کی گولیوں کا نشانہ بن کر اچھل اچھل کر گرتے چلے گئے۔

عمران نے گیٹ کے سامنے موجود چاروں مسلح افراد کو جب فائرنگ کرتے ہوئے اپنی طرف آتے دیکھا تو اس نے ان پر بجائے فائرنگ کرنے کے ایک منی میزائل فائر کر دیا۔ پنسل جتنا باریک اور چھوٹا میزائل بجلی کی سی تیزی سے ان افراد کی جانب بڑھا

اور ایک آدمی کے سینے سے ٹکرایا۔ دوسرے لمحے ایک زور دار دھماکہ ہوا اور اس آدمی کے ساتھ باقی تین افراد کے بھی ٹکڑے اُڑتے چلے گئے۔

فصیل پر موجود مسلح افراد نے میزائل فائر کرنے والے افراد کی پوزیشنیں چیک کر لی تھیں وہ فوراً دیواروں کے پیچھے چھپ گئے اور انہوں نے دیواروں کے کناروں سے مشین گنوں کی نالیں نکال کر اس طرف تسلسل کے ساتھ فائرنگ کرنا شروع کر دی۔ عمران، جولیا اور تنویر کے ارد گرد گولیوں کی بوچھاڑیں آئیں تو وہ تینوں ایک ساتھ چھلانگ لگا کر دائیں بائیں بکھرتے چلے گئے۔ چھلانگ لگاتے ہی عمران نے ایک اور منی میزائل فصیل کی اس دیوار کی طرف فائر کر دیا جہاں سے دو مشین گنوں کی نالیں جھانک رہی تھیں۔ میزائل دیوار سے ٹکرایا۔ زور دار دھماکہ ہوا اور دیوار کے ساتھ اس کے پیچھے چھپے ہوئے دونوں مسلح افراد کے پرخچے اُڑتے چلے گئے۔ جولیا اور تنویر نے دونوں سائیڈوں میں جا کر سائیڈ فصیلوں کی طرف فائرنگ کرنے کے ساتھ ساتھ منی میزائل برسانے شروع کر دیئے۔ جس سے دیوار کے پرخچے اُڑتے ہوئے دکھائی دینا شروع ہو گئے تھے۔

”تم سب فرنٹ کی طرف آ جاؤ۔ ہم گیٹ اُڑا کر اندر داخل ہوں گے اور اندر جاتے ہی ہم ہر طرف تباہی پھیلانا شروع کر دیں گے“...... عمران نے واچ ٹرانسمیٹر پر صفدر، کیپٹن شکیل اور الاسد سے

مخاطب ہو کر کہا۔

فرنٹ پر موجود ونڈوز اور فصیل تباہ ہو چکی تھیں اور چونکہ انہوں نے گیٹ اور دیواروں کے کارنرز پر موجود مسلح افراد کو بھی ہلاک کر دیا تھا اس لئے فرنٹ پر ان کے لئے فوری کوئی خطرہ نہیں تھا۔ عمران کے اشارے پر جولیا اور تنویر بھی بھاگ کر اس کے پاس آ گئے۔ چند ہی لمحوں میں الاسد، صفدر اور کیپٹن شکیل بھی وہاں پہنچ گئے۔ قلعے کے اندر بدستور دھماکے ہو رہے تھے۔ زیرو ٹو اور اس کے ساتھی نے الاسد کے کہنے پر اندر مسلسل دھماکے کرنے شروع کر دیئے تھے تاکہ اندر کسی کو سنبھلنے کا موقع نہ مل سکے۔

”جلدی کرو۔ ہم سب ایک ساتھ اس گیٹ پر میزائل فائر کریں گے۔ یہ گیٹ فولاد کا بنا ہوا ہے جسے ایک دو میزائلوں سے توڑا نہیں جا سکتا۔ میں اور جولیا گیٹ کی سائیڈ کی دیواروں کو نشانہ بنائیں گے تم سب گیٹ کو نشانہ بنانا تاکہ گیٹ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر اندر کی طرف گرے۔ جیسے ہی گیٹ گرے گا ہم منی میزائل فائر کرتے ہوئے اندر بھاگیں گے تاکہ سامنے اگر فورس ہو تو ہم فوری طور پر ان کے حملے کی زد میں نہ آ سکیں“...... عمران نے چیختے ہوئے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے وہ سب ایک ساتھ تیزی سے آگے بڑھے اور پھر انہوں نے گیٹ پر منی میزائل فائر کرنے شروع کر دیئے۔ متعدد منی میزائل گیٹ اور گیٹ کی سائیڈ کی دیواروں سے ٹکرائے اور گیٹ نہ صرف دیواروں سے اکھڑ گیا بلکہ ٹکڑے

ٹکڑے ہو کر بکھرتا چلا گیا۔ جیسے ہی دیوار میں گیٹ کی جگہ بڑا خلاء ہوا عمران نے ”گو گو“ چیختے ہوئے اس طرف دوڑ لگا دی۔ وہ سب بھی اس طرف بھاگے۔ خلاء کی طرف بھاگتے ہوئے وہ منی میزائل گنوں سے میزائل اور مشین پسٹل سے مسلسل فائرنگ کر رہے تھے تاکہ سامنے سے ان پر فوری طور پر اٹیک نہ کیا جا سکے۔

قلعے میں اس اچانک اور خوفناک حملے نے ہر طرف بھونچال سا پیدا کر دیا تھا۔ اندر ہونے والے دھماکوں اور گیٹ اُڑتے ہی وہاں آنے والے چند گنے چنے افراد نے فائرنگ کرتے ہوئے اور منی میزائل برساتے ہوئے قلعے میں موجود فورس کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔ حملہ اچانک اور اس قدر بھرپور تھا کہ کسی کو کچھ سمجھنے کا موقع ہی نہیں مل رہا تھا۔

قلعے میں داخل ہوتے ہی عمران کے اشارے پر اس کے ساتھی تیزی سے پھیل گئے تھے۔ صفدر، تنویر اور جولیا فائرنگ کرتے، ہینڈ گرنیڈ اور راڈز بم برساتے ہوئے وہاں موجود بارکوں کی طرف بڑھ گئے تھے جبکہ کیپٹن شکیل نے عمران کے کہنے پر سائیڈ میں کھڑی گاڑیوں کو نشانہ بنانا شروع کر دیا تھا۔ الاسد کو عمران نے قلعے کے اندرونی حصے کی طرف بھیج دیا جہاں اس کے دو ساتھی اس کی مدد کے لئے موجود تھے اور خود عمران تیزی سے بھاگتا ہوا قلعے کے اس حصے کی طرف جا رہا تھا جہاں ہیلی پیڈز موجود تھے۔

قلعے پر ہونے والے حملے سے فورس کو کچھ اور تو نہیں سوجھا تھا

وہ اسلحہ سنبھال کر گن شپ بکتر بند گاڑیوں اور جیپوں کی طرف بھاگ پڑے تھے اور کچھ تیزی سے ہیلی کاپٹروں کی طرف جا رہے تھے تاکہ وہ فضا سے ہیلی کاپٹر کے ذریعے اس بات کا جائزہ لے سکیں کہ قلعے پر حملہ کس نے کیا ہے اور حملہ آوروں کی تعداد کتنی ہے۔ عمران راستے میں آنے والے مسلح افراد کو مشین پسٹل سے نشانہ بناتا ہوا بجلی کی سی تیزی سے ہیلی پیڈ کی طرف جا رہا تھا جہاں پانچ ہیلی کاپٹر موجود تھے اور ان میں سے دو ہیلی کاپٹروں کے پنکھے گردش کرنا شروع ہو گئے تھے۔

عمران دوڑتا ہوا ابھی آدھے راستے پر ہی پہنچا تھا کہ اسی لمحے ایک بارک کی سائیڈ سے چار افراد نکلے اور انہوں نے عمران کو دیکھتے ہی اس پر مشین گنوں سے فائرنگ کرنا شروع کر دی۔ عمران نے انہیں بارک کے پیچھے سے نکلتے دیکھ لیا تھا۔ جیسے ہی مسلح افراد نے فائرنگ کی عمران نے اچانک اونچی چھلانگ لگا دی۔ مشین گنوں کی گولیاں اس کے نیچے سے نکلتی چلی گئیں۔ اس سے پہلے کہ مشین گن بردار گنیں اٹھا کر ہوا میں موجود عمران پر فائرنگ کرتے عمران نے ہوا میں ہی قلابازی کھائی اور قلابازی کھاتے ہوئے اس نے نیچے موجود افراد پر فائرنگ کر دی۔ اس نے مشین پسٹل کا ٹریگر دباتے ہوئے ہاتھ کو نیم قوس میں حرکت دی تھی۔ مشین پسٹل سے نکلنے والی گولیاں ان چاروں کو چاٹ گئیں اور وہ چیختے ہوئے زمین پر گر گئے۔ عمران نے ایک اور قلابازی کھائی اور پھر وہ جیسے ہی

زمین پر آیا اس نے رکے بغیر ہیلی پیڈ کی جانب دوڑنا شروع کر دیا۔ اس کے دوسرے ہاتھ میں میزائل گن تھی جس میں اس نے دوسرا میگزین لوڈ کر لیا تھا۔ اس نے دو ہیلی کاپٹروں کو ہوا میں بلند ہوتے دیکھا تو اس نے بھاگتے بھاگتے دونوں ہیلی کاپٹروں پر منی میزائل برسانے شروع کر دیئے۔ میزائل گن سے یکے بعد دیگرے چار میزائل نکلے اور تیزی سے بلند ہونے والے ہیلی کاپٹروں کے فرنٹ سے ٹکرائے۔ دو زوردار دھماکے ہوئے اور دونوں ہیلی کاپٹروں کے ٹکڑے بکھرتے چلے گئے اور ہیلی کاپٹروں کے جلتے ہوئے ٹکڑے نیچے موجود دوسرے ہیلی کاپٹروں اور وہاں موجود مسلح افراد پر گرے اور وہاں یکلخت بھگدڑ سی مچ گئی۔ عمران رکے بغیر اس طرف بھاگا چلا جا رہا تھا۔ اس نے وہاں موجود مسلح افراد اور دوسرے ہیلی کاپٹروں پر بھی منی میزائل برسا دیئے۔ جس کے نتیجے میں مسلح فورس کے ساتھ ان تینوں ہیلی کاپٹروں کے بھی پرخچے اڑ گئے۔

ہیلی پیڈ پر موجود پانچوں ہیلی کاپٹروں کو تباہ ہوتے دیکھ کر عمران نے اطمینان کا سانس لیا۔ اب کم از کم ہیلی کاپٹروں سے انہیں نشانہ نہیں بنایا جا سکتا تھا۔ عمران نے ان ہیلی کاپٹروں کو اس لئے بھی تباہ کیا تھا کہ کہیں موقع دیکھ کر جوالفرانڈ کسی ہیلی کاپٹر میں بیٹھ کر وہاں سے نہ نکل جائے۔ پھر عمران قلعے کی سائیڈ میں موجود ایک راہداری کی طرف دوڑنا شروع ہو گیا۔ راہداری میں چند مسلح افراد

موجود تھے جنہوں نے اسے دیکھتے ہی اس پر فائرنگ کرنا شروع کر دی تھی لیکن عمران کے پیر تو زمین سے لگ ہی نہیں رہے تھے وہ تو جیسے چھلاوہ بنا ہوا تھا۔ ہوا میں چھلانگیں لگاتے ہوئے وہ راہداری میں موجود افراد کو نشانہ بنا رہا تھا۔

قلعے میں ہر طرف خوفناک دھماکے اور فائرنگ ہو رہی تھی۔ دیواروں کے ساتھ ساتھ دھماکوں سے ستون اُڑ رہے تھے۔ ہر طرف آگ پھیلتی جا رہی تھی اور دھواں بلند ہو رہا تھا۔ عمران قلعے کے مختلف حصوں سے بھاگتا ہوا قلعے کے اس حصے میں آ گیا جہاں کئی راہداریاں بنی ہوئی تھیں۔ راہداریوں کی سائیڈوں میں کمروں کے کئی دروازے تھے۔ کچھ سوچ کر عمران نے ایک بند دروازے کی طرف منی میزائل گن سے فائر کیا تو دروازہ زور دار دھماکے سے ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بکھر گیا۔ دروازے کے ٹوٹتے ہی عمران نے چھلانگ لگائی اور اچھل کر کمرے میں داخل ہو گیا۔ جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوا اسے سامنے فرش پر ایک شخص زخموں سے چور تڑپتا دکھائی دیا۔ وہ آدمی شاید دروازے کے قریب موجود تھا۔ دروازے پر لگنے والے منی میزائل سے دروازہ تباہ ہونے کی وجہ سے وہ بھی بری طرح سے زخمی ہو گیا تھا۔ اس کی مشین گن اس کے قریب ہی گری ہوئی تھی۔ عمران نے آگے بڑھ کر مشین گن کو ٹھوکر مار کر دور پھینک دیا اور تیزی سے زخمی کی جانب بڑھا۔

عمران نے جھک کر زخمی کو سیدھا کیا اور مشین پسٹل اس کے

چہرے کے سامنے کر دی۔

"اپنا نام بتاؤ۔ جلدی"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"اینڈی۔ مم مم۔ میرا نام اینڈی ہے"...... زخمی نے خوف سے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جوالفرائڈ کہاں ہے۔ بولو ورنہ......" عمران نے غرا کر کہا۔

"وہ۔ وہ کنٹرول روم میں ہے"...... اینڈی نے جواب دیا۔

"کہاں ہے کنٹرول روم"...... عمران نے اس کے کاندھے پر موجود زخم پر مشین پسٹل کا دستہ مارتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں پوچھا تو اینڈی حلق کے بل چیخ اٹھا۔

"تہہ خانے میں۔ کنٹرول روم تہہ خانے میں ہے"...... اینڈی نے تکلیف سے چیختے ہوئے کہا۔

"تہہ خانے میں جانے کا راستہ بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"اس راہداری کے آخر میں ایک کمرے میں راستہ ہے۔ اس کمرے میں دائیں سائیڈ پر سیڑھیاں ہیں جو ستونوں والے ہال نما کمرے میں جاتی ہیں۔ ان ستونوں میں سے کوئی ایک ستون ہے جس میں سے سیڑھیاں تہہ خانے میں جاتی ہے۔ اس ستون کو اوپن کئے بغیر تہہ خانے میں جانا ناممکن ہے"...... اینڈی نے درد سے تڑپتے ہوئے کہا۔ اس کا رنگ ہلدی کی طرح زرد ہو گیا تھا۔ اس کے جسم پر جا بجا زخموں تھے جن سے مسلسل خون رس رہا تھا۔ اس کی حالت چونکہ انتہائی ناگفتہ بہ تھی اس لئے نہ چاہتے ہوئے بھی

اس کے منہ سے چیخ نکل رہا تھا۔ عمران نے دیکھ لیا تھا کہ اینڈی کا بچنا مشکل ہے اس نے اینڈی کو تکلیف سے نجات دینے کے لئے اس پر فائرنگ کر دی۔ اینڈی کو زور دار جھٹکا لگا اور وہ ساکت ہوتا چلا گیا۔

اینڈی کو ہلاک کرتے ہی عمران تیزی سے کمرے سے نکلا اور پھر وہ اینڈی کے بتائے ہوئے راستے کی جانب دوڑتا چلا گیا۔ راستے میں کچھ مسلح افراد نے اس پر فائرنگ کرنے کی کوشش کی تھی لیکن عمران خود کو بچا کر ان سب کو ہلاک کرتا ہوا راہداری کے آخری سرے پر پہنچ گیا۔ راہداری کے سرے پر موجود کمرے کا دروازہ بند تھا۔ عمران نے دروازے کے قریب جا کر دروازے کو زور دار لات ماری تو دروازہ ایک دھماکے سے کھل گیا۔ کمرہ خالی تھا۔ عمران کی نظریں دائیں طرف نیچے جانے والی سیڑھیوں پر پڑی تو وہ تیزی سے آگے بڑھا اور پھر تیزی سے سیڑھیاں اترتا چلا گیا۔ سیڑھیاں اتر کر وہ ایک بڑے ہال نما کمرے میں آ گیا جہاں ہر طرف ستون ہی ستون دکھائی دے رہے تھے۔ ان ستونوں پر باقاعدہ نمبر لکھے ہوئے تھے۔ عمران کے ایک ہاتھ میں مشین پسٹل تھا اور دوسرے ہاتھ میں میزائل گن۔ وہ تیزی سے ان ستونوں کے گرد گھومتا رہا لیکن اسے تہہ خانے میں جانے کا کوئی راستہ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ چند لمحے عمران اردگرد کا جائزہ لیتا رہا پھر وہ ہال کے سنٹر میں آ کر رک گیا۔ اسے اپنے پیروں کے نیچے ہلکی ہلکی

دھمک سی محسوس ہو رہی تھی جو بھاری مشینیں چلنے کی آوازوں سے پیدا ہو رہی تھی۔

عمران چند لمحے وہاں کھڑا رہا پھر وہ کچھ سوچ کر تیزی سے پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ پیچھے ہٹتا ہوا وہ ایک ستون کی آڑ میں رکا اور پھر اس نے منی میزائل گن کا رخ ٹھیک اس جگہ کرتے ہوئے بٹن پریس کر دیا جہاں چند لمحے قبل وہ کھڑا تھا۔ گن سے میزائل نکل کر فرش سے ٹکرایا۔ ایک زور دار دھماکہ ہوا اور فرش کا ایک حصہ غائب ہوتا چلا گیا۔ فرش پر ایک بڑا سا سوراخ بن گیا تھا۔ عمران نے ایک اور میزائل فائر کیا تو فرش کا سوراخ کافی چوڑا ہو گیا۔ نیچے سے اسے کئی افراد کے چیخنے کی آوازیں سنائی دی تھیں۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور پھر وہ فرش پر بنے ہوئے سوراخ کے کنارے پر آ کر کھڑا ہو گیا اور پھر نیچے کا منظر دیکھ کر اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔ نیچے واقعی ایک بہت بڑا تہہ خانہ تھا جہاں بے شمار مشینیں لگی ہوئی تھیں۔ تہہ خانے میں کئی افراد موجود تھے جو چھت کے ملبہ کی وجہ سے وہاں ادھر ادھر بھاگتے دکھائی دے رہے تھے۔ عمران نے ایک لمحہ توقف کیا اور پھر اس نے فرش کے سوراخ سے تہہ خانے میں چھلانگ لگا دی۔ چھلانگ لگاتے ہی اس نے نیچے جاتے ہوئے پیرا ٹروپنگ کرنے والے انداز میں قلابازی کھائی اور پھر وہ نیچے گرے ہوئے ملبے پر پیروں کے بل جا کھڑا ہوا۔

ملبے کے پاس ایک لمبا تڑنگا نوجوان گرا ہوا تھا جس کے قریب

ہی ایک ٹرانسمیٹر گرا ہوا تھا۔ شاید نوجوان چھت کے اس حصے کے نیچے ہی کھڑا تھا جسے عمران نے منی میزائل سے اڑایا تھا اور چھت کا ملبہ اس آدمی پر گر گیا تھا۔ اس نوجوان کا ڈیل ڈول اور اس کا طاقتور جسم دیکھ کر عمران سمجھ گیا کہ یہ نوجوان ہی جوالفرائڈ ہو سکتا ہے کیونکہ اس جیسے ڈیل ڈول والا کنٹرول روم میں اور کوئی نہیں تھا۔ اسی لمحے سائیڈ میں موجود دو افراد نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گنوں کا رخ اس کی جانب کیا لیکن اس سے پہلے کہ وہ عمران پر فائرنگ کرتے عمران کے مشین پسٹل نے شعلے اگلے اور وہ دونوں لٹو کی طرح گھومتے اور بری طرح سے چیختے ہوئے فرش پر گرے اور تڑپ تڑپ کر ساکت ہو گئے عمران تیزی سے اچھل کر ملبے سے نیچے آیا۔ فرش پر آتے ہی وہ ایڑیوں کے بل گھوما اور اس نے وہاں موجود افراد پر مسلسل فائرنگ کرنی شروع کر دی۔

ہال میں موجود افراد عمران کی فائرنگ سے اچھل اچھل کر اور چیختے ہوئے یوں گرنا شروع ہو گئے جیسے مکھیوں کے غول پر سپرے کیا جاتا ہے اور مکھیاں ٹپ ٹپ کرتی ہوئی گر جاتی ہیں۔ عمران ابھی ایڑی کے بل گھومتے ہوئے کنٹرول روم میں موجود افراد پر فائرنگ کر کے انہیں ہلاک کر ہی رہا تھا کہ اسی لمحے سائیڈ میں گرا ہوا نوجوان جو چھت کے ملبے سے زخمی ہوا تھا اس کے جسم میں اچانک حرکت ہوئی۔ اس نے سر اٹھا کر عمران کی جانب دیکھا اور پھر اس نے لیٹے لیٹے اچھل کر عمران پر چھلانگ لگا دی۔

نوجوان عمران سے توپ سے نکلے ہوئے گولے کی طرح ٹکرایا اور عمران کو لئے ہوئے ملبے کے اوپر گرا۔ عمران کے لئے یہ حملہ چونکہ غیر متوقع تھا اس لئے وہ نوجوان کی زد میں آ گیا تھا اور ملبے پر گرنے کی وجہ سے اس کے ہاتھوں سے مشین پسٹل اور میزائل گن نکل گئی۔ اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا نوجوان نے فوراً کروٹ بدلی۔ کروٹ بدلتے ہی اس کا جسم کسی پھرکی کی طرح گھوما اور اس کی ایک بھرپور ٹانگ عمران کے سر پر پڑی۔ ایک لمحے کے لئے عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے نوجوان کی ٹانگ فولادی ہو اور فولادی لات کی ضرب نے عمران کی کھوپڑی چٹخا دی ہو۔ عمران کی آنکھوں کے سامنے ستارا سے ناچنے لگا۔ اس نے سر جھٹک کر اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے ایک بار پھر اس کے سر پر قیامت ٹوٹ پڑی اور عمران کو اپنے تمام احساسات فنا ہوتے ہوئے محسوس ہوئے۔

کرنل ڈراس، لیڈی فونڈا کے جانے کے بعد اپنے کام میں مصروف ہو گیا تھا۔ یکے بعد دیگرے اپنے سامنے پڑی ہوئی فائلیں دیکھ رہا تھا اور ان فائلوں کی سٹڈی کے بعد وہ ان پر دستخط کرتے ہوئے فائلوں کو سائیڈ میں رکھی ہوئی ٹوکری میں ڈالتا جا رہا تھا۔

ابھی اسے کام کرتے ایک گھنٹہ ہی گزرا ہو گا کہ اچانک میز پر پڑا ہوا ٹرانسمیٹر جاگ اٹھا۔ اس پر نہ صرف سرخ رنگ کا بلب سپارک کرنا شروع ہو گیا تھا بلکہ اس سے تیز سیٹی کی آواز نکلنی شروع ہو گئی۔ سیٹی کی آواز سن کر کرنل ڈراس چونک پڑا۔

ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکلتے دیکھ کر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ہاتھ میں پکڑا ہوا قلم، قلمدان میں رکھا اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر اٹھا لیا۔ اس نے ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن پریس کیا ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکلنا بند ہو گئی۔

”ہیلو ہیلو۔ جوالفرائڈ کالنگ فرام آرشلم ایئر بیس۔ اوور“

دوسری طرف سے جوالفرائڈ کی تیز آواز سنائی دی۔

”یس کرنل ڈراس اٹنڈنگ۔ کیا بات ہے جوالفرائڈ۔ تم اس قدر گھبرائے ہوئے کیوں ہو۔ اوور“...... کرنل ڈراس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”چیف۔ بیس کیمپ پر حملہ ہوا ہے۔ حملہ آور بیس کیمپ میں گھس آئے ہیں اور انہوں نے ہر طرف تباہی پھیلانی شروع کر دی ہے۔ اوور“...... جوالفرائڈ نے چیختے ہوئے کہا تو کرنل ڈراس بری طرح سے اچھل پڑا۔

”اوہ۔ کون ہیں وہ اٹیکر۔ کس نے حملہ کیا ہے بیس کیمپ پر۔ اوور“...... کرنل ڈراس نے بھی جواباً چیختے ہوئے کہا۔

”میں نہیں جانتا چیف۔ میں اس وقت بیس کیمپ کے تہہ خانے کے کنٹرول روم موجود ہوں۔ اٹیکرز کے حملے اچانک شروع ہوئے تھے۔ یوں لگ رہا ہے جیسے ان کے کچھ ساتھی بیس کیمپ کے اندر بھی موجود ہیں۔ اندر موجود افراد نے اچانک بیس کیمپ کے مختلف حصوں میں ریموٹ کنٹرول دھماکے کئے تھے جن سے کیمپ کے ایک حصے میں لگا ہوا سرچ ایریل ڈش بھی تباہ ہو گیا ہے۔ اس ایریل ڈش کے تباہ ہونے کی وجہ سے میں کنٹرول روم سے بیس کیمپ کے کسی حصے کو چیک نہیں کر سکتا۔ ہر طرف مسلسل اور نہ رکنے والے دھماکے ہو رہے ہیں جس سے قلعے کے در و دیوار لرز رہے ہیں۔ البتہ میں نے اوپر موجود ایک آدمی سے رابطہ کیا ہے۔ اس نے مجھے بتایا ہے

کہ فرنٹ سے چھ افراد گیٹ کو میزائلوں سے تباہ کر کے ایک ساتھ اندر داخل ہوئے تھے جو اندر آتے ہی پھیل گئے تھے۔ ان کے پاس مشین پسٹل اور منی میزائل گنیں ہیں جن سے انہوں نے آتے ہی ہر طرف گولیوں کی بوچھاڑیں کرنی اور منی میزائل برسانے شروع کر دیئے تھے جس سے کسی کو سنبھلنے کا موقع ہی نہیں مل رہا ہے۔ اوور''...... جوالفرائڈ نے اسی طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''چھ افراد۔ اوہ۔ کہیں یہ علی عمران اور اس کے ساتھی تو نہیں ہیں۔ اوور''...... چھ افراد کا سن کر کرنل ڈراس نے بری طرح سے اچھلتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ مجھے بھی ایسا ہی لگ رہا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی صحرائی طوفان اور ہمارے سپر کاسٹر میزائلوں سے بچ نکلے ہیں اور وہ قلعے تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے ہیں اور یہاں آتے ہی انہوں نے پوری قوت سے بیس کیمپ پر اٹیک کر دیا ہے۔ ان کے حملے سے اندازہ ہوتا ہے جیسے وہ ہر حال میں بیس کیمپ کو تباہ کر دینا چاہتے ہوں۔ اوور''...... جوالفرائڈ نے کہا۔

''او مائی گاڈ۔ عمران اور اس کے ساتھی صحرائی طوفان اور سپر کاسٹر میزائلوں سے بچ گئے ہیں لیکن یہ کیسے ہوا۔ صحرائی طوفان اور سپر کاسٹر میزائلوں سے بچ نکلنا کیسے ممکن ہے۔ کیسے۔ اوور''۔ کرنل ڈراس نے جیسے غصے اور پریشانی سے اپنے بال نوچتے ہوئے کہا۔ حیرت اور خوف سے اس کا چہرہ بری طرح سے بگڑ گیا تھا۔

''میں نہیں جانتا چیف۔ لیکن ان کے سوا یہاں کوئی نہیں آ سکتا ہے۔ چھ افراد میں ایک عورت بھی موجود ہے جیسا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں بتایا گیا تھا البتہ ان کے بیس کیمپ میں بھی ہمدرد موجود ہو سکتے ہیں اس کا مجھے اندازہ بھی نہیں تھا۔ اوور''۔ جوالفرائڈ نے کہا۔

''کچھ کرو جوالفرائڈ۔ کچھ کرو نہیں تو وہ بیس کیمپ کو مکمل طور پر تباہ کر دیں گے۔ اگر وہ بیس کیمپ تباہ کرنے میں کامیاب ہو گئے تو پھر انہیں اسرائیل میں داخل ہونے سے کوئی نہیں روک سکے گا۔ کوئی بھی نہیں سمجھے تم۔ اوور''...... کرنل ڈراس نے دہاڑتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ میں مشین ٹھیک کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ ایک بار مشین ٹھیک ہو جائے تو میں بیس کیمپ کا ایک ایک حصہ چیک کر سکتا ہوں اور وہ مجھے جہاں بھی دکھائی دیئے میں کنٹرول روم سے ہی انہیں نشانہ بنا کر ہلاک کر دوں گا۔ اوور''...... جوالفرائڈ نے کہا۔

''ہونہہ۔ تب تک وہ بیس کیمپ کو مکمل طور پر تباہ کر دیں گے نانسنس۔ کنٹرول روم سے باہر نکلو اور اپنی فورس کی مدد سے ان کا سامنا کرو اور انہیں ہر حال میں ہلاک کرنے کی کوشش کرو۔ اگر وہ تم تک پہنچ گئے تو پھر تمہارا بھی بچنا ناممکن ہو جائے گا۔ اوور''۔ کرنل ڈراس نے کہا۔

''سوری چیف۔ میں باہر جا کر ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ باہر جو

دھماکے کئے گئے ہیں ان دھماکوں کا اثر کنٹرول روم کی دوسری مشینوں پر بھی پڑا ہے۔ ان میں ایک مشین سے کنٹرول روم کا راستہ اوپن کلوز کیا جاتا ہے۔ مشین جام ہونے کی وجہ سے راستہ بلاک ہو گیا ہے اور انتہائی کوشش کے باوجود ہم کنٹرول روم کا کوئی دروازہ کھول نہیں پا رہے ہیں۔ اوور''...... جوالفرائڈ نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''بس پھر تم اپنی خیریت کی دعا مانگو جوالفرائڈ اور سمجھ لو کہ عمران موت بن کر تمہارے سر پر پہنچنے ہی والا ہے۔ اب نہ بیس کیمپ بچے گا اور نہ تم۔ اوور''...... کرنل ڈراس نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''نو چیف۔ جب میں اور میرے ساتھی ہی کنٹرول روم سے باہر نہیں نکل سکتے تو پھر عمران اور اس کے ساتھی بھلا کنٹرول روم میں کیسے داخل ہو سکتے ہیں۔ مجھ تک پہنچنے کے لئے انہیں کنٹرول روم کے دروازے کھولنے پڑیں گے۔ دروازے فولادی اور بے حد مضبوط ہیں جنہیں بموں سے بھی نہیں اُڑایا جا سکتا۔ اسی طرح کنٹرول روم کی دیواریں بھی ریڈ بلاکس کی بنی ہوئی ہیں جن پر کوئی بم اور میزائل اثر نہیں کر سکتا۔ اوور''...... جوالفرائڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ لیکن سارا قلعہ تو ریڈ بلاکس کا بنا ہوا نہیں ہے نا۔ وہ بیس کیمپ کی ہر چیز تباہ کر دیں گے اور وہاں موجود ایک ایک فرد کو

ہلاک کر دیں گے۔ جب سب کچھ تباہ ہو جائے گا تو پھر وہاں ایک کنٹرول روم کے تباہ نہ ہونے سے کیا فائدہ ہو گا۔ بولو جواب دو۔ اوور''...... کرنل ڈراس نے دھاڑتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ یہ بہت بڑا مسئلہ ہے لیکن مشین ٹھیک ہونے تک میں اسے سلجھا بھی تو نہیں سکتا۔ اوور''...... جوالفرائڈ نے لاچارگی سے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ تو پھر مرو مجھے کیا۔ عمران اور اس کے ساتھی قلعے میں گھس سکتے ہیں تو پھر مجھے یقین ہے کہ وہ تمہاری شہ رگ تک پہنچنے کے لئے بھی کوئی نہ کوئی راستہ ضرور بنا لیں گے۔ وہ تمہیں نہیں چھوڑیں گے جوالفرائڈ۔ تمہارا وقت اب قریب آ چکا ہے۔ اوور''۔ کرنل ڈراس نے غصے سے میز پر مکا مارتے ہوئے کہا۔

''چیف۔ مجھ تک پہنچنے کے لئے انہیں بہت وقت لگے گا۔ کیا آپ کسی طرح سے لیڈی فونڈا اور اس کی فورس کو بیس کیمپ میں بھیج سکتے ہیں۔ اگر لیڈی فونڈا فورس لے کر بیس کیمپ آ جائے تو عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے وہ موت کا طوفان بن جائے گی اور عمران اور اس کے ساتھی یقینی طور پر اس کے ہاتھوں مارے جائیں گے۔ اوور''...... جوالفرائڈ نے کہا۔

''ہونہہ۔ نانسنس۔ لیڈی فونڈا پہلے ہی تم سے ملنے کے لئے نکل چکی ہے۔ وہ تمہیں عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت پر مبارک باد دینے کے لئے تمہارے بیس کیمپ کی طرف آ رہی ہے۔ اب تک

شاید وہ وہاں پہنچنے ہی والی ہو۔ اوور‘‘...... کرنل ڈراس نے کہا۔
’’اوہ۔ کیا وہ اکیلی ہے۔ اوور‘‘...... جوالفرائڈ نے چونک کر پوچھا۔
’’ہاں۔ اس کے ساتھ زیادہ سے زیادہ ہیلی کاپٹر کا پائلٹ ہی ہو گا اور کوئی نہیں ہے۔ اوور‘‘...... کرنل ڈراس نے کہا۔
’’تو پھر اسے روکیں چیف۔ اسے کہیں کہ وہ جہاں بھی ہے فورٹ کی طرف آنے سے پہلے اپنی فورس کو کال کرے اور فورس لے کر ہی فورٹ پہنچے۔ اگر وہ اکیلی ہوئی تو عمران اور اس کے ساتھی اس کا ہیلی کاپٹر دیکھتے ہی اسے اُڑا دیں گے۔ اوور‘‘۔ جوالفرائڈ نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔
’’ٹھیک ہے۔ میں کرتا ہوں اس سے بات لیکن تم کسی بھی طرح مشین ٹھیک کرو اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو بیس کیمپ تباہ کرنے سے روکو۔ اگر وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے تو بیس کیمپ کی تباہی سے اسرائیل میں طوفان اٹھ کھڑا ہو گا اور حکام کا سارا ملبہ ہم پر آ گرے گا۔ مجھے بھی پریذیڈنٹ اور پرائم منسٹر کو جواب دینا مشکل ہو جائے گا۔ اوور‘‘...... کرنل ڈراس نے غصیلے لہجے میں کہا۔
’’یس۔ چیف۔ میں مشین ٹھیک کرنے کے لئے مسلسل کام کرا رہا ہوں۔ یہاں موجود انجینئرز کا کہنا ہے کہ انہیں آدھا گھنٹہ مل جائے تو وہ اس مشین کو فورٹ سے باہر دوسرے ایریل ڈش سے

لنک کر دیں گے جو پہاڑیوں میں چھپی ہوئی ہے۔ اگر اس ایریل ڈش سے ان کا لنک ہو گیا تب بھی ہم فورٹ کے اندر اور باہر کو باقاعدہ مانٹیر کر سکیں گے۔ اوور‘‘...... جوالفرائڈ نے کہا۔
’’جو بھی کرنا ہے جلدی کرو نانسنس۔ عمران اور اس کے ساتھی اگر صحرائی طوفان اور سپر کاسٹر میزائلوں سے بچ سکتے ہیں تو وہ کچھ بھی کر سکتے ہیں۔ ان کے زندہ ہونے کی خبر سن کر ہی میرا دل دہلنا شروع ہو گیا ہے۔ نجانے وہ کس مٹی کے بنے ہوئے ہیں کہ کسی طرح مرنے کا نام ہی نہیں لیتے۔ اوور‘‘...... کرنل ڈراس نے غصے سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔
’’آپ بے فکر رہیں چیف۔ ایک بار یہ مشین ٹھیک ہو جائے تو پھر عمران اور اس کے ساتھی میرے ہاتھوں کسی طور پر بھی نہیں بچ سکیں گے۔ میں فورٹ کی دیواروں میں چھپی ہوئی بلاسٹر گنوں سے ان کے ٹکڑے اُڑا دوں گا......‘‘ ابھی جوالفرائڈ نے اتنا ہی کہا تھا کہ ٹرانسمیٹر پر کرنل ڈراس کو ایک زور دار دھماکے کے ساتھ جوالفرائڈ کی انتہائی تیز اور دردناک چیخ کی آواز سنی اور ساتھ ہی ٹرانسمیٹر آف ہوتا چلا گیا۔ دھماکے کی آواز اور جوالفرائڈ کی چیخ سن کر کرنل ڈراس جیسے اپنی جگہ ساکت ہوتا چلا گیا۔ وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ہاتھ میں پکڑا ہوا ٹرانسمیٹر دیکھ رہا تھا جیسے اسے ٹرانسمیٹر سے بیس کیمپ کے کنٹرول روم میں ہونے والا دھماکہ اور اس سے پیدا ہونے والی تباہی صاف دکھائی دے رہی ہو جس کا جوالفرائڈ بھی

شکار بن گیا تھا۔

”جوالفرائڈ۔ جوالفرائڈ۔ کہاں ہوتم۔ کیا تم میری آواز سن رہے ہو۔ جوالفرائڈ جواب دو مجھے۔ اوور“...... کرنل ڈراس نے ٹرانسمیٹر اپنے منہ کے قریب کر کے چیختے ہوئے جوالفرائڈ کو آوازیں دینا شروع کر دیں لیکن ٹرانسمیٹر تو آف ہو چکا تھا۔ کرنل ڈراس کو اپنی آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا پھیلتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

جوالفرائڈ کی دردناک چیخ سے کرنل ڈراس کو یقین ہو گیا تھا کہ جوالفرائڈ کنٹرول روم میں ہونے والے دھماکے کا شکار ہو گیا ہے اور اس کی چیخ کی آواز ایسی ہی تھی جیسے وہ اس کی آخری چیخ ہو۔ جب چیخنے کے باوجود کرنل ڈراس کو جواب میں جوالفرائڈ کی آواز سنائی نہ دی تو اسے اپنے جسم سے جان سی نکلتی ہوئی محسوس ہوئی اور پھر اس کے ہاتھوں میں بھی جان نہ رہی۔ اس کے ہاتھ سے ٹرانسمیٹر نکل کر نیچے فرش پر گرتا چلا گیا۔

حصہ اول ختم شد

58 B

عمران سیریز نمبر

کاپر ہیڈ

حصہ دوم

ظہیر احمد

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

عمران کو جیسے ہی اپنے احساسات فنا ہوتے ہوئے محسوس ہوئے اس نے ایک زور دار جھرجھری لیتے ہوئے اپنا سر زور سے جھٹکا تو نہ صرف اس کے دماغ میں چھانے والا اندھیرا دور ہو گیا بلکہ اس کی آنکھوں کے سامنے سے بھی اندھیرا چھٹ گیا۔ اسی لمحے اس نے لمبے تڑنگے نوجوان کو ہوا میں اچھل کر گھٹنوں کے بل خود پر گرتے دیکھا تو عمران بجلی کی سی تیزی سے کروٹ بدل گیا۔ جس کے نتیجے میں نوجوان کے گھٹنے پوری قوت سے فرش سے ٹکرائے اور وہ حلق کے بل چیختا ہوا سائیڈ میں گر گیا۔

عمران نے تیزی سے کروٹ بدلی اور فوراً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے نوجوان کی طرف دیکھا جو دونوں ہاتھ زمین پر رکھ کر اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس کا چہرہ خون سے بھرا ہوا تھا اور وہ عمران کی جانب انتہائی غصیلی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ عمران نے دائیں بائیں دیکھا وہاں چند افراد تھے جو اس کی فائرنگ سے بچ گئے تھے

وہ مشینوں کے پیچھے دبکے ہوئے تھے اور اس کی جانب بڑی خوف بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

''تم جوالفرائڈ ہو''...... عمران نے اس کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں۔ میں جوالفرائڈ ہوں۔ تم کون ہو''...... نوجوان نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے عمران کی جانب تیز نظروں سے گھورتے ہوئے پوچھا۔

''تمہاری موت''...... عمران غرایا۔

''ہونہہ۔ تو تم عمران ہو''...... جوالفرائڈ نے ہنکارہ بھرتے ہوئے کہا۔

''بہت خوب۔ تم شاید دنیا کے پہلے انسان ہو جسے اپنی موت کے نام کا بھی علم ہے''...... عمران نے کہا۔

''تم یہاں کیسے آ گئے اور تمہیں کیسے معلوم ہو گیا کہ کنٹرول روم کی چھت ریڈ بلاکس کی نہیں بلکہ عام کنکریٹ کی بنی ہوئی ہے جسے بم یا میزائل سے اُڑایا جا سکتا ہے''...... جوالفرائڈ نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''کیوں۔ کیا اس چھت کے سوا کمرے کی تمام دیواریں ریڈ بلاکس کی بنی ہوئی ہیں''...... عمران نے کہا۔ اس نے ہال کی دیواروں اور پھر دو دروازوں پر نظر ڈالی تو وہ جوالفرائڈ کے اس سوال کا مطلب سمجھ گیا۔ دروازے فولادی تھے جبکہ دیواریں ریڈ

بلاکس کی بنی ہوئی تھیں جنہیں کسی بم یا میزائل سے توڑا نہیں جا سکتا تھا۔

''اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ لیکن برادر معاف کرنا مجھے معلوم نہیں تھا کہ تم ان سیلڈ دیواروں کے پیچھے چھپے ہوئے ہو۔ میں نے تو چھت میں اس لئے سوراخ کرنے کی کوشش کی تھی کہ اس سوراخ کے راستے میں کنٹرول روم میں پہنچ جاؤں۔ مجھے اس بات کا قطعاً علم نہیں تھا کہ کنٹرول روم کی دروازے ہارڈ میٹل اور دیواریں ریڈ بلاکس کی ہیں اور چھت اتنی ہی کمزور۔ اسے تم اپنی بدبختی اور میری خوش قسمتی ہی کہہ سکتے ہو کہ میں مضبوط دروازوں اور دیواروں کو توڑنے کی بجائے کنٹرول روم کی چھت تک پہنچ گیا تھا جسے توڑ کر میں یہاں آ گیا ہوں ورنہ شاید میں ہارڈ دروازوں اور دیواروں سے ہی ٹکریں مارتا رہ جاتا اور تم یہاں بیٹھے میری بے بسی پر جناتی قہقہے لگا رہے ہوتے''...... عمران نے کہا۔

''جناتی قہقہے۔ کیا مطلب''...... جوالفرائڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جب بھی جن کسی کے سامنے نمودار ہوتا ہے تو وہ ہو ہو ہو۔ ہاہاہا قسم کے زور دار قہقہے لگاتا ہوا نمودار ہوتا ہے۔ اسے جناتی قہقہے کہا جاتا ہے''...... عمران نے جناتی قہقہوں کی تشریح کرتے ہوئے کہا تو جوالفرائڈ برے برے منہ بنانا شروع ہو گیا۔

''ہونہہ۔ تمہیں یہاں تمہاری موت کھینچ لائی ہے عمران۔ تم اب

میرے ہاتھوں سے بچ نہیں سکو گے۔ تمہارے لئے میرے یہ دونوں ہاتھ ہی کافی ہیں۔ میں نے تمہارے اپنے ہاتھوں سے ٹکڑے نہ اُڑا دیئے تو میرا نام جوالفرائڈ نہیں''...... جوالفرائڈ نے غراتے ہوئے کہا۔

''یعنی اگر تم مجھے ہلاک کرنے میں ناکام ہو گئے تو تم اپنا نام بدل لو گے''...... عمران نے اس کی جانب دیکھ کر شرارت بھرے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اگر میں تم سے شکست کھا گیا تو میں اپنا نام بھی بدلوں گا اور اپنے ہاتھوں خود کو گولی بھی مارلوں گا کیونکہ جوالفرائڈ نے کبھی ہارنا نہیں سیکھا اور میں خود سے وعدہ کر رکھا ہے کہ جس دن میری ہار ہوئی وہ دن میری زندگی کا آخری دن ہو گا۔ میں سب کچھ برداشت کر سکتا ہوں لیکن اپنی شکست نہیں''...... جوالفرائڈ نے غراتے ہوئے کہا۔

''پھر تو بہت اچھی بات ہے۔ تمہیں ہلاک کرنے کے لئے مجھے اپنی گولی ضائع نہیں کرنی پڑے گی''...... عمران نے تمسخرانہ لہجے میں کہا تو جوالفرائڈ غرا کر رہ گیا۔

''تم صحرائی طوفان اور سپر کاسٹر میزائلوں سے بچ کر یہاں کیسے آ گئے ہو''...... جوالفرائڈ نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''کون سا صحرائی طوفان اور کون سے سپر کاسٹر میزائل''۔ عمران

نے کہا تو جوالفرائڈ کے چہرے پر حیرت لہرانے لگی۔

''کیا مطلب۔ کیا تم صحرائے آرشلم سے گزر کر نہیں آئے ہو''۔ جوالفرائڈ نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''ہاں۔ ہم اسی صحرا سے گزر کر آئے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''ہونہہ۔ اگر تم اسی صحرا سے آئے ہو تو پھر تم صحرا میں آنے والے خوفناک طوفان اور میرے فائر کئے ہوئے سپر کاسٹر میزائلوں سے کیسے بچ گئے تھے''...... جوالفرائڈ نے سر جھٹک کر کہا۔ اس کے لہجے میں بے پناہ الجھن تھی۔

''میں جادو کے زور سے یہاں آیا۔ جادو کی وجہ سے نہ تو مجھ پر اور نہ میرے ساتھیوں پر صحرائی طوفان کا کچھ اثر ہوا تھا اور نہ تمہارے فائر کئے ہوئے سپر کاسٹر میزائلوں کا''...... عمران نے کہا۔

''ہونہہ۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے''...... جوالفرائڈ نے منہ بنا کر کہا۔

''ہو گیا ہے پیارے۔ اگر نہ ہوا ہوتا تو شاید میرا بھوت ہی تمہارے سامنے کھڑا ہوتا''...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''تو تم نہیں بتاؤ گے''...... جوالفرائڈ نے غرا کر کہا۔

''تم کچھ پوچھو گے تو ضرور بتاؤں گا۔ پوچھو کیا پوچھنا ہے''۔ عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''تم اور تمہارے ساتھی صحرائی طوفان اور سپر کاسٹر میزائلوں سے کیسے بچ گئے تھے اور تمہیں اس بیس کیمپ کے بارے میں کیسے پتہ

چلا تھا''...... جوالفرائڈ نے اس کی طرف دیکھ کر ایک ایک لفظ چبا چبا کر پوچھا۔

''جادو سے''...... عمران نے اسی انداز میں کہا تو جوالفرائڈ غرا کر رہ گیا۔

''ہونہہ۔ اگر تم جادوگر ہو تو پھر میں تم سے بھی بڑا جادوگر ہوں۔ اب دیکھو میرے جادو کا کمال''...... جوالفرائڈ نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا اور اس نے فوراً عمران پر چھلانگ لگا دی۔ اس نے اچھل کر پوری قوت سے عمران کی ناک پر ٹکر مارنے کی کوشش کی لیکن عمران فوراً سائیڈ میں ہو گیا۔ اس کے اچانک پیچھے ہٹنے کی وجہ سے جوالفرائڈ اپنی جھونک میں آگے نکل گیا لیکن اس نے انتہائی پھرتی سے نہ صرف خود کو سنبھالا بلکہ تیزی سے پلٹتے ہوئے اس نے ترچھے انداز میں عمران پر چھلانگ لگا دی۔ اس نے اچھل کر عمران کے پہلو میں لات مارنی چاہی لیکن عمران نہ صرف اس کی پہلو پر لگنے والی لات سے خود کو بچا گیا بلکہ اس نے بجلی کی سی تیزی سے جوالفرائڈ پر جھپٹا مارا اور دوسرے لمحے جوالفرائڈ اس کے ہاتھوں میں یوں اٹھتا چلا گیا جیسے اس کا کوئی وزن ہی نہ ہو۔ جوالفرائڈ نے تڑپ کر اس کے ہاتھوں سے نکلنے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے عمران کے ہاتھ حرکت میں آئے اور جوالفرائڈ اس کے ہاتھوں سے نکل کر ایک مشین سے ٹکرایا اور چیختا ہوا دھب سے نیچے آ گرا۔

اسے گرتے دیکھ کر عمران اس کی طرف بڑھا لیکن اسی لمحے

جوالفرائڈ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اسے کھڑا ہوتے دیکھ کر عمران نے اس پر چھلانگ لگائی، جوالفرائڈ تیزی سے ایک طرف ہٹا مگر عمران نے ایک نیا داؤ کھیلا۔ وہ جوالفرائڈ کے ہٹنے کے باوجود اڑتا ہوا اس مشین کی جانب آیا جس سے ٹکرا کر جوالفرائڈ نیچے گرا تھا۔ عمران نے پھرتی سے دونوں ہاتھ مشین سے لگائے اور اس کی دونوں ٹانگیں قوس کی شکل میں گھوم کر پوری قوت سے ایک طرف ہٹتے ہوئے جوالفرائڈ کے پیٹ پر پڑیں اور جوالفرائڈ چیختا ہوا نیچے جھکا، لیکن ساتھ ہی اس نے انتہائی پھرتی سے اپنا جسم گھماتے ہوئے عمران کے عقب میں آ کر اس کی کمر پکڑ لی۔ جیسے ہی اس نے عمران کو کمر سے پکڑا عمران نے اپنا جسم یکلخت اکڑایا اور پھر اس نے ٹانگ اٹھا کر اپنے چہرے کے قریب سے گزارتے ہوئے ٹھیک جوالفرائڈ کے سر پر ماری۔ جوالفرائڈ کے سر پر لگنے والی بوٹ کی ٹو بے حد زور دار تھی۔ جوالفرائڈ کے حلق سے ایک زور دار چیخ نکلی اور وہ عمران کو چھوڑ کر پیچھے ہٹتا ہوا مشین سے ٹکرایا۔ اس سے پہلے کہ وہ مشین سے ٹکرا کر نیچے گرتا عمران بجلی کی سی تیزی سے تڑپا اور اس نے اپنی ایک ٹانگ اٹھا کر جوالفرائڈ کے سینے پر رکھتے ہوئے اسے عقب میں موجود مشین کی طرف پریس کر دیا۔ اب پوزیشن یہ تھی کہ عمران جوالفرائڈ کے سامنے تھا اور اس کی ایک ٹانگ جوالفرائڈ کے سینے پر جمی ہوئی تھی اور جوالفرائڈ مشین سے کمر لگائے عمران کی ٹانگ اور مشین کے درمیان جیسے پھنس سا گیا تھا۔ وہ

عمران کی ٹانگ اپنے سینے سے ہٹانے کے لئے زور لگا رہا تھا لیکن عمران نے جیسے اپنی ٹانگ اس کے سینے میں گاڑ ہی دی تھی۔ پھر عمران نے ٹانگ ہٹائی تو جوالفرائڈ لڑکھڑانے والے انداز میں آگے کی طرف جھکا، اسی لمحے عمران تڑپا اور اس نے ایک ٹانگ پر پہلو کے بل قلابازی کھائی اور اس کی دونوں ٹانگیں پھیل کر جوالفرائڈ کی گردن کی طرف بڑھیں۔ جوالفرائڈ نے اس کی ٹانگوں سے بچنے کی کوشش کی لیکن اس وقت تک عمران کی دونوں ٹانگیں اس کی گردن میں قینچی کی طرح پھنس چکی تھیں۔ عمران کے دونوں ہاتھ زمین پر تھے اور اس کی ٹانگیں جوالفرائڈ کی گردن میں قینچی کی طرح جکڑی ہوئی تھیں پھر عمران نے اپنے جسم کو جھٹکا دیا تو جوالفرائڈ اس کی ٹانگوں میں پھنسا اچھل کر نیچے گرا۔ عمران نے تیزی سے اپنا جسم موڑا اور پھر وہ بجلی کی سی تیزی سے کروٹیں بدلتا چلا گیا۔ جوالفرائڈ چونکہ اس کی ٹانگوں میں پھنسا ہوا تھا اس لئے وہ بھی اس کے ساتھ کروٹیں بدل رہا تھا اور گردن میں بل آنے کی وجہ سے اس کے منہ سے تیز چیخوں کا طوفان خارج ہو رہا تھا۔

عمران نے اسے مسلسل اپنے ساتھ گھماتے ہوئے ٹانگوں کو اوپر کی طرف اٹھاتے ہوئے زور دار جھٹکا دیا اور جوالفرائڈ کی گردن میں ڈالی ہوئی قینچی کھول دی۔ اس نے ٹانگوں کو کھولنے سے پہلے اس قدر تیزی سے حرکت دی تھی کہ جوالفرائڈ جس کا جسم زمین سے تھوڑا سا اوپر اٹھا تھا ہوا میں رول ہوتا ہوا فرش پر گرا اور پھر

مسلسل لڑھکتا ہوا مشین کے نچلے حصے سے ٹکرا گیا۔ عمران نے اسے چھوڑ کر اپنا جسم کمر کے بل گھمایا اور پھر وہ ماہر جمناسٹک کا مظاہرہ کرتے ہوئے اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

جوالفرائڈ مشین کا سہارا لے کر اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ تکلیف کی شدت سے اس کا چہرہ بگڑا ہوا تھا۔ اس کے سر سے نکلنے والا خون مزید بہہ کر اس کے چہرے پر آ گیا تھا جس سے اس کا چہرہ اور زیادہ بھیانک ہو گیا تھا۔ وہ عمران کو انگارہ برساتی سرخ آنکھوں سے گھور رہا تھا۔

”اب بھی ہے لڑنے کا دم۔ یا کچھ دیر ریسٹ کرنے کا ارادہ ہے“..... عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا تو جوالفرائڈ کے حلق سے خوفناک غراہٹ نکلی اور اس نے ایک بار پھر عمران پر چھلانگ لگا دی۔ اس بار وہ اڑتا ہوا عمران کی جانب آیا تھا۔ عمران نے جیسے ہی اسے اپنی طرف آتے دیکھا وہ فوراً سائیڈ میں ہوا اور پھر جیسے ہی جوالفرائڈ کا گھومتا ہوا جسم اس کے نزدیک سے گزرنے لگا عمران اچھلا اور اس کا ہتھوڑے جیسا مکا پوری قوت سے جوالفرائڈ کے منہ پر پڑا۔ جوالفرائڈ کے حلق سے ایک زور دار چیخ نکلی اس کا جسم جھٹکا کھا کر نیچے گرنے ہی لگا تھا کہ عمران کی ایک ٹانگ جوالفرائڈ کے پہلو میں پڑی اور جوالفرائڈ کا جسم یکلخت سیدھا ہوا اور پھر رول ہوتا ہوا پوری قوت سے زمین پر گرا۔ زمین پر گرتے ہی اس نے کروٹیں بدلیں اور پھر اچانک اس کا جسم رک گیا۔ وہ زمین پر اوندھا پڑا

تھا۔ عمران اس بار بڑے اطمینان بھرے انداز میں اپنی جگہ کھڑا تھا اور تمسخرانہ نظروں سے جوالفرائڈ کی جانب دیکھ رہا تھا۔ جوالفرائڈ کے منہ پر پڑنے والے مکے نے اس کے کئی دانت توڑ دیئے تھے وہ زمین پر خون تھوک رہا تھا۔ اس نے سر اٹھا کر عمران کی جانب دیکھا پھر وہ غصیلے انداز میں ایک بار پھر اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

''بڑے ڈھیٹ ہو۔ اتنی مار کھانے کے باوجود بار بار اپنے پیروں پر اٹھ کر کھڑے ہو جاتے ہو''...... عمران نے اسے اٹھ کر کھڑے ہوتے دیکھ کر کہا۔

''بہت ہو گیا تمہارا کھیل تماشہ۔ اب بس۔ اب تمہاری باری ہے''...... جوالفرائڈ نے زخمی بھیڑیئے کی طرح غراتے ہوئے کہا۔ اس کا ہاتھ جیب میں گیا۔ جیب میں ہاتھ ڈالتے ہی وہ ایڑی پر بجلی کی سی تیزی سے گھوما۔ گھومتے ہوئے اس کا ہاتھ جیب سے نکلا اور اس کے ہاتھ میں موجود ایک چھوٹا مگر نوکیلا خنجر نکل کر بجلی کی سی تیزی سے عمران کی جانب بڑھتا چلا گیا۔ عمران کو بس اس خنجر کی چمک ہی دکھائی دی تھی۔ جوالفرائڈ نے جس تیزی اور پھرتی سے عمران پر خنجر مارا تھا اسے یقین تھا کہ عمران اس بار نہیں بچ سکے گا اور خنجر عمران کے سینے میں دستے تک گھس جائے گا لیکن دوسرے لمحے اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں جب اس نے اپنا پھینکا ہوا خنجر عمران کے ہاتھ میں دیکھا۔

عمران نے خنجر کی چمک دیکھتے ہی ہوا میں جھپٹا مارا تھا اور خنجر

اس کے ہاتھ میں آ گیا تھا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ خنجر تمہارے ہاتھ میں کیسے آ گیا۔ میرے پھینکے ہوئے خنجر سے تو اُڑتی ہوئی چڑیا بھی نہیں بچ سکتی پھر تم۔ تم کیسے بچ گئے''...... جوالفرائڈ نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا اسے شاید اپنی خنجر زنی پر بے حد ناز تھا۔

''جادو سے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے اسی انداز میں کہا تو جوالفرائڈ نے غصے سے ہونٹ بھینچ لئے۔ اسی لمحے عمران کا ہاتھ حرکت میں آیا۔ جوالفرائڈ نے ہوا میں ایک چمک سی دیکھی اور پھر اس کے حلق سے اس قدر زور دار چیخ نکلی جیسے اس کی گردن کٹ گئی ہو حالانکہ عمران کا پھینکا ہوا خنجر اس کی گردن میں نہیں بلکہ اس کی دائیں آنکھ میں گھس گیا تھا۔ جوالفرائڈ آنکھ پر ہاتھ رکھے نیچے گرا اور اس نے بری طرح سے تڑپنا شروع کر دیا۔ اس نے گرتے ہی خنجر کا دستہ پکڑا اور اسے ایک جھٹکے سے کھینچ کر اپنی آنکھ سے باہر نکال لیا۔ جیسے ہی اس نے آنکھ سے خنجر نکالا اس کی آنکھ سے زرد رنگ کا مواد سا نکل کر باہر آ گرا اور جوالفرائڈ نے تکلیف برداشت کرنے کے لئے دانتوں پر دانت جما لئے تھے لیکن درد کی شدت سے اس کا سارا جسم بری طرح سے کانپ رہا تھا۔ اس کا چہرہ اور زیادہ بھیانک ہو گیا تھا۔

''اب ٹھیک ہے۔ اب تم ایک آنکھ والے جن دکھائی دے رہے ہو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تت۔ تت۔ تم انسان نہیں ہو سکتے۔ تمہاری پھرتی اور تمہاری طاقت کا میں نے بہت غلط اندازہ لگایا تھا۔ تم واقعی جادوگر ہو۔ بہت بڑے جادوگر"...... جوالفرائڈ نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں سامری جادوگر بھی مجھے اپنا استاد مانتا ہے"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"کیا چاہتے ہو تم"...... جوالفرائڈ نے اسے ایک آنکھ سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"اگر شرافت سے بتاؤ گے تو میں تم سے ایک ہی سوال پوچھوں گا"...... عمران نے کہا۔

"یہ کہ ایم کے میزائل بنانے والی لیبارٹری کہاں ہے"۔ جوالفرائڈ نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"بہت خوب۔ ایک آنکھ نکلتے ہی تمہارا دماغ خاصا تیز ہو گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں اس لیبارٹری کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ لیبارٹری کی حفاظت کا سیٹ اپ کرنل ڈراس کا بنایا ہوا ہے"...... جوالفرائڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چلو تو پھر یہ بتا دو کہ کرنل ڈراس صاحب مجھے کہاں ملیں گے تاکہ میں اس سے تمہاری ممبوسہ۔ مم مم۔ میرا مطلب ہے کہ تمہاری محبوبہ کا اپنے لئے رشتہ مانگ سکوں۔ تمہاری محبوبہ کا نام لیڈی کونڈا ہے نا"...... عمران نے کہا۔

"لیڈی فونڈا"...... جوالفرائڈ نے غرا کر کہا۔

"فونڈا۔ بڑا ڈراؤنا نام ہے"...... عمران نے کہا۔

"تم لیڈی فونڈا سے کیا چاہتے ہو"...... جوالفرائڈ نے پوچھا۔

"وہ۔ وہ میری گیسو دراز مجھے چھوڑ کر چلی گئی ہے اور میرے چھ بچے ہیں جن کی دیکھ بھال کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ مجھے معلوم ہوا تھا کہ لیڈی کونڈا یا فونڈا جو بھی اس کا نام ہے وہ بچوں کی اچھی پرورش اور دیکھ بھال کر سکتی ہے تو میں نے سوچا کہ چلو اسے ہی اپنے ساتھ لے جاؤں گا اور اسے اپنے بچوں کی آیا بنا لوں گا"...... عمران نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

"اگر تم سمجھ رہے ہو کہ لیڈی فونڈا ایم کے میزائل بنانے والی فیکٹری کے بارے میں جانتی ہے تو تمہارا خیال غلط ہے عمران۔ میری طرح اسے بھی کرنل ڈراس نے اس بات سے بے خبر رکھا ہوا ہے کہ لیبارٹری کہاں ہے"...... جوالفرائڈ نے کہا۔

"تو پھر مجھے کرنل ڈراس کا ہی اتہ پتہ بتا دو۔ میں اس کے پاؤں پڑ جاؤں گا کہ وہ مجھے ایک بار اس لیبارٹری کی سیر کرا دے۔ مجھے اس سائنس دان کیا نام ہے اس کا ہاں پروفیسر ایڈگر کی شاگردی اختیار کرنی ہے اور وہ اس وقت تک مجھے اپنا شاگرد نہیں بنائے گا جب تک کرنل ڈراس میری سفارش نہیں کرے گا"۔ عمران نے کہا۔

"کرنل ڈراس موت قبول کر لے گا لیکن وہ تمہیں اس لیبارٹری

کا پتہ کبھی نہیں بتائے گا''...... جوالفرائڈ نے کہا۔

''لیبارٹری کا پتہ میں اس سے خود پوچھ لوں گا تم مجھے بس اس کا پتہ بتا دو کہ وہ مجھے کہاں ملے گا''...... عمران نے کہا۔

''ہونہہ۔ اب سمجھا تم مجھ سے کاپر ہیڈ کے ہیڈ کوارٹر کا پتہ پوچھنا چاہتے ہو''...... جوالفرائڈ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں نے کہا ہے نا کہ میں تمہاری محبوبہ کو اپنی خالہ بنانے کے لئے کاپر ہیڈ کے ہیڈ کوارٹر میں اپنے خالو کی بارات لے جانا چاہتا ہوں''...... عمران نے کنواری لڑکیوں کی طرح شرماتے ہوئے کہا۔

''سوری۔ میں تمہاری یہ خواہش پوری نہیں کر سکتا۔ میں تم سے شکست کھا گیا ہوں لیکن میں اپنے ملک سے غداری نہیں کروں گا اور میں نے تم سے کہا تھا کہ اگر میں تم سے شکست کھا گیا تو پھر میں زندہ نہیں رہوں گا کیونکہ مجھے اپنی شکست سے نفرت ہے شدید نفرت''...... جوالفرائڈ نے کرخت لہجے میں کہا۔ اس سے پہلے کہ عمران کچھ سمجھتا جوالفرائڈ نے آنکھ سے نکالا ہوا خنجر جو اس کے ہاتھ میں تھا اچانک اپنی گردن پر پھیر لیا۔ اس کی کٹی ہوئی گردن سے خون کا فوارا سا اچھلا اور جوالفرائڈ کے منہ سے خرخراہٹ کی آواز نکلی اور وہ اوندھے منہ گرتا چلا گیا۔

''ارے ارے۔ جاتے جاتے اپنی محبوبہ کا ہی پتہ دے جاتے اور کچھ نہیں تو میں اسے جا کر تمہاری موت کا دلاسہ ہی دے

دیتا''...... عمران نے کہا۔ جوالفرائڈ کا جسم بری طرح سے جھٹکے کھا رہا تھا۔ کچھ دیر تک وہ مرغِ بسمل کی طرح تڑپتا رہا اور پھر ساکت ہوتا چلا گیا۔ جوالفرائڈ کو اس طرح ہلاک ہوتے دیکھ کر عمران نے برے برے منہ بنانے شروع کر دیئے۔ مشینوں کے پیچھے چھپے ہوئے افراد جوالفرائڈ کو اس طرح عمران سے شکست کھاتے اور پھر اپنے ہاتھوں اپنی گردن پر خنجر پھیرتے دیکھ کر اور زیادہ ڈر گئے تھے۔ عمران آگے بڑھا اور اس نے ان سب کو نظر انداز کرتے ہوئے وہاں موجود مشینوں کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ ان مشینوں کے فنکشنز چیک کرنے کی کوشش کر رہا ہو لیکن ساتھ ساتھ وہ اپنے کفوں میں چھپے ہوئے چھوٹے چھوٹے بٹن جیسے مائیکرو بم نکالتا اور انہیں ایک انگلی اور انگوٹھے سے پریس کر کے مشین میں موجود رخنوں میں ڈال دیتا۔ اس نے وہاں موجود تمام مشینوں میں مائیکرو بم ڈال دیئے پھر اس نے ایک طویل سانس لیا اور سر اٹھا کر اس سوراخ کی جانب دیکھنے لگا جہاں سے وہ کود کر کنٹرول روم میں آیا تھا۔

سوراخ کے کنارے پر صفدر اور کیپٹن شکیل کھڑے تھے جو ابھی ابھی آئے تھے۔ ان دونوں کو دیکھ کر عمران نے مسکرا کر ہاتھ ہلانا شروع کر دیا۔

''کیا ہم آپ کی مدد کے لئے نیچے آئیں''...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"نہیں۔ میری مدد کرنی ہے تو مجھے اوپر کھینچو۔ یہاں تو سارے دروازے بند ہو کر جام ہو چکے ہیں"...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ سوراخ کے کنارے سے ہٹ کر ایک طرف بھاگتا چلا گیا۔ کچھ دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں رسی کا ایک گچھا تھا۔ اس نے رسی کا گچھا کھولا اور رسی نیچے لٹکانی شروع کر دی۔

"آپ رسی پکڑ لیں۔ ہم آپ کو اوپر کھینچ لیں گے"...... صفدر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے رسی پکڑی تو اوپر موجود صفدر اور کیپٹن شکیل نے فرش پر پیر جما کر اسے اوپر کھینچنا شروع کر لیا۔ کچھ ہی دیر میں عمران ان کے ساتھ تھا۔

"کیا ہوا۔ جوالفرائڈ کا کچھ پتہ چلا۔ کہاں ہے وہ"...... صفدر نے عمران سے پوچھا۔

"وہ اپنے ہاتھوں اپنی گردن کاٹ کر عالم بالا کی سیر کرنے چلا گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"عالم بالا کی سیر"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے انہیں ساری تفصیل بتا دی۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم اب بھی اس بات سے لاعلم ہیں کہ کاپر ہیڈ کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"...... صفدر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"میں نے تو بہت کوشش کی تھی لیکن جوالفرائڈ محب وطن تھا اس

نے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کچھ بتانے کی بجائے اپنی گردن کاٹ لی"...... عمران نے کہا۔

"چلیں جو ہونا تھا ہو گیا۔ ہم نے بیس کیمپ کو مکمل طور پر تباہ کر دیا ہے۔ بیس کیمپ میں ایک میزائل اسٹیشن تھا۔ اس میزائل اسٹیشن پر قبضہ کر کے ہم نے قریب موجود ان کا ایئر بیس بھی تباہ کر دیا ہے۔ بیس کیمپ اور ایئر بیس میں ہونے والی تباہی اسرائیل کے ہوش اُڑا دینے کے لئے کافی ہے۔ انہیں یہ تباہی زندگی بھر یاد رہے گی"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"باقی ساتھی کہاں ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"بیس کیمپ کے اسلحہ ڈپو سے وہ ٹائم بم نکال لائے ہیں اور وہ ان بموں کو قلعے کے ہر حصے میں ایڈجسٹ کر رہے ہیں تاکہ قلعے کا نام و نشان بھی باقی نہ رہے"...... صفدر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ ستونوں والے اس ہال نما کمرے سے نکل کر باہر آ گئے۔ کچھ ہی دیر میں ان کے ساتھی بھی ان کے پاس پہنچ گئے۔ ان میں الاسد بھی تھا۔ وہ سب محفوظ تھے لیکن الاسد کے جو دو ساتھی پہلے سے ہی بیس کیمپ میں موجود تھے اور جنہوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو قلعے میں داخل ہونے کے لئے ان کے ساتھ تعاون کیا تھا وہ ہلاک ہو گئے تھے البتہ الاسد سمیت عمران کے تمام ساتھی زخمی ہونے سے بھی محفوظ رہے تھے۔

"ہم نے ہر طرف بم لگا دیئے ہیں جو اب سے پندرہ منٹ بعد

بلاسٹ ہو جائیں گے اس لئے ہمیں جلد سے جلد یہاں سے نکلنا ہو گا''...... جولیا نے کہا۔

''یہاں سے نکلنے کے لئے کوئی سواری چھوڑی ہے تم نے یا ہمیں پیدل ہی بھاگنا ہو گا''...... عمران نے پوچھا۔

''آپ فکر نہ کریں پرنس۔ چند جیپیں محفوظ ہیں۔ ہم ان جیپوں میں یہاں سے نکل سکتے ہیں''...... الاسد نے کہا۔

''چند جیپوں کو چھوڑو ان میں سے ایک ہی جیپ لے آؤ۔ ہم سب اسی میں نکل چلیں گے''...... عمران نے کہا تو الاسد نے اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے ایک طرف بھاگتا چلا گیا۔ کچھ ہی دیر میں وہ ایک بڑی سیاہ رنگ کی جیپ لے آیا۔ جیپ دیکھ کر عمران نے اطمینان کا سانس لیا اور پھر عمران کے اشارے پر الاسد سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ عمران ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا اور اس کے اشارے پر اس کے ساتھی جیپ کے عقبی حصے میں سوار ہو گئے۔

ان سب کے جیپ میں سوار ہوتے ہی الاسد نے جیپ قلعے کے ٹوٹے پھوٹے حصوں سے باہر نکالی اور ایک سڑک پر دوڑاتا لے گیا۔ ابھی وہ جیپ لے کر تھوڑی ہی دور گیا ہو گا کہ اسی لمحے انہیں عقب سے مشین گنوں کے چلنے کی مخصوص آوازیں سنائی دیں۔ انہوں نے چونک کر دیکھا تو دو اور سیاہ رنگ کی جیپیں جن میں چار چار افراد سوار تھے تیزی سے ان کے پیچھے بھاگی آ رہی تھیں۔ جیپوں میں موجود افراد مشین گنوں سے ان کی جیپ پر

فائرنگ کر رہے تھے لیکن چونکہ وہ ان سے کافی دور تھے اس لئے گولیاں ان کی جیپ تک نہیں پہنچ رہی تھیں۔

''یہ سب کیسے بچ گئے۔ ہم نے تو سارا قلعہ چھان مارا تھا۔ وہاں تو کوئی ایک بھی زندہ نہیں بچا تھا''...... جولیا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ یہ افراد جیپیں لے کر قلعے سے باہر نکل گئے ہوں اور اپنی جانیں بچانے کے لئے پہاڑیوں میں چھپ گئے ہوں۔ اب انہوں نے ہمیں قلعے سے نکلتے دیکھا تو ہمارے پیچھے لگ گئے ہوں''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''کیا کرنا ہے ان کا''...... تنویر نے پوچھا۔

''آنے دو انہیں۔ دیکھتے ہیں کہ یہ کہاں تک ہمارے پیچھے آ سکتے ہیں''...... عمران نے لاپرواہی سے کہا تو تنویر ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ جیپوں کو دیکھ کر اس نے جیپ کی رفتار اور زیادہ تیز کر دی تھی۔ پہاڑیوں کے درمیان گھومتی ہوئی سڑک پر وہ ان دونوں جیپوں کو کافی پیچھے چھوڑ آیا تھا۔

کافی آگے جا کر سڑک متوازی ہو گئی اور متوازی سڑک پر آتے ہی عمران نے جیپ کی رفتار میں نمایاں اضافہ کر دیا۔ ابھی وہ جیپ لے کر کچھ ہی دور گیا ہو گا کہ انہیں دور سے سیاہ رنگ کا ایک ہیلی کاپٹر آتا ہوا دکھائی دیا۔ ہیلی کاپٹر سڑک کے ساتھ ساتھ اُڑ رہا تھا جو ایک پہاڑی کے پیچھے سے نکل کر اچانک ان کے سامنے آ گیا تھا

اور پھر انہیں وہ ہیلی کاپٹر سڑک پر لینڈ کرتا ہوا دکھائی دیا۔

''اب یہ ہیلی کاپٹر کہاں سے آ گیا''...... الاسد نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''فکر مت کرو۔ اس سے بھی نپٹ لیں گے''......عمران نے کہا تو الاسد نے اثبات میں سر ہلا دیا۔عمران کی نظریں ہیلی کاپٹر پر جمی ہوئی تھیں۔ اس نے سر گھما کر پیچھے دیکھا تو اسے دونوں جیپیں تیزی سے اپنے پیچھے آتی ہوئی دکھائی دیں۔

''ہم ان جیپوں پر فائر کرتے ہیں''......تنویر نے کہا تو عمران نے کوئی جواب نہ دیا۔عمران کی خاموشی کو رضا مندی سمجھتے ہوئے تنویر اور کیپٹن شکیل نے اپنے مشین پسٹل سنبھال لئے اور پیچھے آنے والی جیپوں پر فائرنگ کرنی شروع کر دی جو تیزی سے بھاگتی ہوئیں نزدیک آتی جا رہی تھیں۔

لیڈی فونڈا ہیلی کاپٹر میں سوار تھی اور ہیلی کاپٹر بلندی پر انتہائی تیز رفتاری سے آرشلم بیس کیمپ کی جانب اُڑا جا رہا تھا۔

لیڈی فونڈا کے چہرے پر مسرت کے تاثرات تھے۔ اسے ایک خوشی تو یہ تھی کہ پاکیشائی ایجنٹ جو اس کے ہاتھوں ہلاک ہونے سے بچ گئے تھے وہ سب اس کے منگیتر جوالفرائڈ کے ہاتھوں ہلاک ہو گئے تھے اور دوسری خوشی جوالفرائڈ سے ملنے کی تھی جس سے ملے ہوئے اسے کئی روز گزر چکے تھے۔

لیڈی فونڈا اور جوالفرائڈ کی حال ہی میں منگنی ہوئی تھی اور ان دونوں نے ایک دوسرے کو انگوٹھیاں پہنائی تھیں۔ منگنی کی رسم انہوں نے بڑی دھوم دھام سے منائی تھی اور ایک دوسرے سے عہد کیا تھا کہ وہ زندگی بھر ایک دوسرے کا ساتھ نبھائیں گے اور کسی بھی مشکل گھڑی میں ایک دوسرے کا ساتھ نہیں چھوڑیں گے۔

ان دونوں نے فیصلہ کیا تھا کہ منگنی کے ایک سال بعد شادی

کریں گے تاکہ اس دوران وہ دونوں ایک دوسرے کے مزاج کو بخوبی سمجھ سکیں اور اس بات کا فیصلہ کر سکیں کہ شادی کے بعد وہ زندگی بھر ایک دوسرے کا ساتھ دے بھی سکتے ہیں یا نہیں۔ اس ایک سال میں وہ دونوں ایک دوسرے کے نزدیک رہ کر اس بات کا اندازہ لگانا چاہتے تھے کہ ان میں ایک دوسرے کی عادات برداشت کرنے کی کتنی سکت ہے۔

ابھی ان کی منگنی کو چھ ماہ ہوئے تھے اور ان کے یہ چھ ماہ انتہائی خوشگوار گزرے تھے۔ ان چھ ماہ میں ان کی محبت میں بے پناہ اضافہ ہو گیا تھا اور چھ ماہ کے دوران وہ ایک دوسرے کے کافی حد تک مزاج سے آشنا ہو گئے تھے اس لئے انہوں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اب وہ شادی میں زیادہ دیر نہیں لگائیں گے۔ چیف نے اچانک ہی جوالفرائڈ کو آرشلم بیس کیمپ میں بھیج دیا تھا اور اس کی ڈیوٹی پاکیشیائی ایجنٹوں کو ٹریس کرنے کے لئے لگا دی تھی اس لئے وہ دونوں مصروف ہو گئے تھے ورنہ ان دنوں ان کی شادی ہو گئی ہوتی۔

مصروف رہنے کی وجہ سے وہ دونوں ایک دوسرے سے ملنا تو درکنار وہ کئی دن تک فون پر بھی بات نہیں کر سکے تھے۔ اب اچانک ہی لیڈی فونڈا کو شدت سے احساس ہونا شروع ہو گیا تھا کہ اسے جلد سے جلد جوالفرائڈ سے ملنا چاہئے اور اب اس کے پاس جوالفرائڈ سے ملنے کا بہانہ بھی تھا۔ اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر کے جو کارنامہ سرانجام دیا تھا۔ وہ قابل تحسین

تھا جس کے لئے لیڈی فونڈا، جوالفرائڈ سے مل کر اسے مبارک باد دینا چاہتی تھی اور اس کے لئے لیڈی فونڈا نے باقاعدہ کرنل ڈراس سے اجازت بھی حاصل کر لی تھی۔

ہیلی کاپٹر انتہائی تیز رفتاری سے اُڑا جا رہا تھا لیکن اس کے باوجود لیڈی فونڈا بے حد بے چین اور پریشان دکھائی دے رہی تھی۔ اس کا دل چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا کہ کچھ نہ کچھ ہونے والا ہے۔ کیا ہونے والا ہے اس کا اسے اندازہ نہیں تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ ہیلی کاپٹر کی رفتار تیز سے تیز ہو جائے یا پھر اسے پر لگ جائیں اور وہ اُڑتی ہوئی ایک لمحے میں جوالفرائڈ تک پہنچ جائے لیکن ہیلی کاپٹر جتنی تیز رفتاری سے پرواز کر رہا تھا اس سے زیادہ تیزی سے وہ اُڑ نہیں سکتا تھا اس لئے لیڈی فونڈا خاموش بیٹھی دانتوں سے ہونٹ کاٹ رہی تھی۔ تیز رفتاری سے اُڑنے کے باوجود اسے بیس کیمپ کا راستہ شیطان کی آنت کی طرح لمبا محسوس ہو رہا تھا جو کسی طور پر ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔

لیڈی فونڈا نے پائلٹ کو ہیلی کاپٹر کی رفتار آخری حد تک بڑھانے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ اسی لمحے ہیلی کاپٹر کے ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکلی۔

سیٹی کی آواز سن کر پائلٹ نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن پریس کیا تو سیٹی کی آواز بند ہو گئی اور ٹرانسمیٹر سے کرنل ڈراس

کی تیز آواز سنائی دی۔

''ہیلو ہیلو۔ لیڈی فونڈا۔ کرنل ڈراس کالنگ۔ ہیلو۔ اوور''۔ کرنل ڈراس لیڈی فونڈا کا نام لے رہا تھا جس کا مطلب تھا کہ وہ لیڈی فونڈا سے بات کرنا چاہتا ہے۔ لیڈی فونڈا نے فوراً سامنے ہک سے لٹکا ہوا ہیڈ فون اتارا اور اسے اپنے کانوں پر چڑھا لیا۔ ہیڈ فون کے ساتھ مائیک بھی لگا ہوا تھا جو اس کے ہونٹوں تک آ رہا تھا۔

''یس چیف۔ لیڈی فونڈا اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... لیڈی فونڈا نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''کہاں ہو تم لیڈی فونڈا۔ جلدی بتاؤ۔ اوور''...... کرنل ڈراس نے کہا۔ اس کے لہجے میں بے پناہ پریشانی کا عنصر تھا۔

''میں آرشلم بیس کیمپ سے سو کلو میٹر دور ہوں چیف۔ پندرہ سے بیس منٹ تک میں وہاں پہنچ جاؤں گی۔ اوور''...... لیڈی فونڈا نے کہا۔

''نہیں۔ تم فوراً ہیڈ کوارٹر واپس آ جاؤ۔ اوور''۔ کرنل ڈراس نے اسی انداز میں کہا۔

''کیوں چیف۔ کیا ہوا۔ ایسی کون سی ضروری بات ہے جو آپ مجھے فوری طور پر ہیڈ کوارٹر آنے کا کہہ رہے ہیں۔ میں بیس کیمپ کے قریب ہی ہوں۔ آپ مجھے تھوڑا وقت دیں میں جوالفرائڈ سے مل کر فوراً واپس آ جاؤں گی۔ اوور''...... لیڈی فونڈا نے پریشانی کے عالم میں کہا اسے کرنل ڈراس پر غصہ آ رہا تھا کہ اب جبکہ وہ

بیس کیمپ پہنچنے والی تھی تو کرنل ڈراس اسے فوری طور پر واپس آنے کا کہہ رہا تھا۔

''تمہارا بیس کیمپ میں جانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے لیڈی فونڈا۔ اب وہاں کچھ باقی نہیں بچا ہے۔ اوور''...... کرنل ڈراس نے کہا تو لیڈی فونڈا بری طرح سے اچھل پڑی۔

''کچھ باقی نہیں بچا ہے۔ کیا مطلب۔ اوور''...... لیڈی فونڈا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''بیس کیمپ پر اٹیک ہوا ہے اور مجھے اطلاع ملی ہے کہ بیس کیمپ کو مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا ہے۔ اوور''...... کرنل ڈراس نے کہا اور اس کی بات سن کر لیڈی فونڈا کا دماغ جیسے بھک سے اُڑ گیا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے یکلخت سرخی سی پھیل گئی۔

''بیس کیمپ تباہ ہو گیا ہے۔ یہ۔ یہ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں چیف۔ کیسے تباہ ہوا ہے۔ کس نے تباہ کیا ہے۔ اوور''...... لیڈی فونڈا نے شدت غم سے بری طرح سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اطلاع کے مطابق قلعے میں چھ افراد داخل ہوئے تھے جن میں ایک عورت بھی تھی۔ انہوں نے پہلے بیس کیمپ کے باہر پہاڑیوں پر موجود سرچ ٹاورز کو نشانہ بنایا تھا اور پھر وہ قلعے کے فرنٹ کی طرف آ گئے تھے۔ فورس سرچ ٹاورز کے تباہ ہونے کا جائزہ لینے کی کوشش کر رہی تھی کہ قلعے کے عقبی حصوں میں زور دار دھماکے ہونا شروع ہو گئے۔

یہ دھماکے قلعے کے اندر ہوئے تھے جو ریموٹ کنٹرول ڈیوائسز سے کئے جا رہے تھے۔ قلعے کے اندر ہونے والے دھماکوں نے فورس کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔ ابھی دھماکوں کا سلسلہ جاری تھا کہ قلعے کے فرنٹ پر چند افراد آئے اور انہوں نے دیواروں میں موجود حفاظتی ونڈوز اور قلعے کی فصیلوں پر منی میزائل فائر کرنے شروع کر دیئے۔ چونکہ یہ سب کچھ اچانک اور انتہائی تیزی سے ہوا تھا اس لئے بیس کیمپ میں کسی کو کچھ سمجھنے اور سنبھلنے کا موقع ہی نہیں مل سکا تھا۔ اس دوران حملہ آور قلعے کا مین گیٹ اُڑا کر اندر داخل ہو گئے اور انہوں نے قلعے میں داخل ہوتے ہی ہر طرف تباہی پھیلانی شروع کر دی۔ وہاں موجود غداروں کے ساتھ ساتھ باہر سے آنے والے افراد نے ہیلی پیڈ اور آرمڈ وہیکلز پر بھی بم اور میزائل برسائے تھے جس سے تمام آرمڈ وہیکلز اور گن شپ ہیلی کاپٹر بھی تباہ ہو گئے تھے اور پھر اسی طرح میزائل گنوں اور مشین پسٹلز کے ساتھ ساتھ راڈز بموں اور ہینڈ گرنیڈز کا آزادانہ استعمال کرتے ہوئے انہوں نے قلعے میں اس قدر خوفناک تباہی مچائی ہے جس کی مثال ملنا مشکل ہے۔ قلعے کا شاید ہی کوئی ایسا حصہ ہو جو حملہ آوروں کے حملے سے محفوظ رہا ہو۔

مجھے یہ اطلاع بیس کیمپ کے تہہ خانے میں موجود کنٹرول روم سے جوالفرائڈ نے دی تھی۔ ابھی ٹرانسمیٹر پر میری اس سے بات ہو ہی رہی تھی کہ مجھے زور دار دھماکے اور جوالفرائڈ کی تیز چیخ سنائی دی

تھی اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر بھی آف ہو گیا۔ میں یہ سب سن کر بے حد پریشان تھا۔ میں نے فوری طور پر بیس کیمپ کے قریب موجود ایئر بیس پر رابطہ کیا تو وہاں سے مجھے پتہ چلا کہ تباہی کا سلسلہ وہاں تک پہنچ گیا ہے اور حملہ آوروں نے قلعے میں تباہی مچانے کے بعد قلعے کے کنٹرول روم پر قبضہ کر کے قلعے کی حفاظت کے لئے نصب میزائل لانچروں سے ایئر بیس میں بھی تباہی مچا دی ہے۔ ایئر بیس پر موجود تمام گن شپ ہیلی کاپٹر اور جنگی جہاز تباہ ہو گئے ہیں۔ جن کی مالیت اربوں ڈالرز کی تھی۔ اوور''...... کرنل ڈراس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور اس سے بیس کیمپ اور ایئر بیس کی تباہی کا سن کر لیڈی فونڈا کو اپنے جسم سے جان نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

''کک۔ کک۔ کیا یہ وہی پاکیشیائی ایجنٹ تھے جنہیں جوالفرائڈ نے ہلاک کرنے کا دعویٰ کیا تھا۔ اوور''...... لیڈی فونڈا نے ہکلاتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں۔ ان کے سوا اور کون ہو سکتا ہے۔ ان کی تعداد چھ تھی جبکہ بیس کیمپ میں بھی ان کے چند ساتھی موجود تھے جنہوں نے انہیں بیس کیمپ میں داخل ہونے کے لئے تعاون کیا تھا اور انہوں نے ان چھ افراد کے آنے سے پہلے بیس کیمپ کے مختلف حصوں میں ریموٹ کنٹرولڈ بم لگا دیئے تھے اور پھر ان کے بیس کیمپ کے قریب آتے ہی انہوں نے کیمپ کے اندر دھماکے کرنے شروع کر

دیئے تاکہ اندر موجود فورس کی ساری توجہ اس طرف مبذول ہو جائے اور باہر موجود افراد کو قلعے میں داخل ہونے کا موقع مل سکے اور ایسا ہی ہوا تھا۔ اوور"...... کرنل ڈراس نے کہا۔

"اور جوالفرائڈ۔ اس کا کیا ہوا ہے۔ اوور"...... لیڈی فونڈا نے دھڑکتے دل سے پوچھا۔

"میں اس سے دوبارہ رابطہ کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہا ہوں لیکن میرا اس سے رابطہ نہیں ہو رہا ہے۔ جیسا کہ میں نے تمہیں بتایا ہے کہ جب میں اس سے بات کر رہا تھا تو میں نے زور دار دھماکے کے ساتھ جوالفرائڈ کے چیخنے کی آواز سنی تھی۔ اس کی چیخ سے لگ رہا تھا جیسے یہ اس کی آخری چیخ ہو۔ وہ چونکہ کنٹرول روم میں موجود تھا اس لئے ہو سکتا ہے کہ ایکرز نے وہاں بم یا منی میزائل فائر کئے ہوں جن کی زد میں جوالفرائڈ بھی آنے سے نہ بچ سکا ہو۔ اوور"۔ کرنل ڈراس نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"آپ کے کہنے کا مطلب ہے کہ جوالفرائڈ ہلاک ہو چکا ہے۔ اوور"...... لیڈی فونڈا نے بجھے بجھے لہجے میں کہا۔

"اس کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ اوور"...... کرنل ڈراس نے بھی اسی انداز میں کہا تو لیڈی فونڈا کو اپنی آنکھوں میں اندھیرا سا بھرتا ہوا محسوس ہوا اور پھر اچانک اس کی آنکھوں کے سامنے جوالفرائڈ کا چہرہ آ گیا جو خون سے لت پت تھا۔

"نن نن۔ نہیں۔ نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ جوالفرائڈ نہیں مر

سکتا۔ وہ کبھی نہیں مر سکتا۔ مم مم۔ میں میں......" اچانک لیڈی فونڈا نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کا چہرہ جوالفرائڈ کی موت کی خبر سن کر سیاہ پڑ گیا تھا اور اس کی آنکھوں سے آنسو امنڈ آئے تھے۔

"لیڈی فونڈا۔ عمران اور اس کے ساتھی ابھی وہیں موجود ہیں۔ تم اگر ہیلی کاپٹر لے کر وہاں گئی تو وہ تمہیں بھی نشانہ بنا سکتے ہیں۔ اس لئے تم فوری طور پر واپس آ جاؤ۔ تم کاپر ہیڈ کی باصلاحیت اور ٹاپ لیڈی ایجنٹ ہو۔ جوالفرائڈ کی طرح میں تمہیں بھی کھونا نہیں چاہتا۔ اس لئے ہیلی کاپٹر موڑو اور جلد سے جلد ہیڈ کوارٹر پہنچو۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر سے کرنل ڈراس کی چیختی ہوئی آواز سنائی دے رہی تھی لیکن لیڈی فونڈا پر جوالفرائڈ کی موت کا اس قدر گہرا اثر ہوا تھا کہ وہ کرنل ڈراس کی آواز سن ہی نہیں رہی تھی۔ اس کی آنکھوں کے سامنے جوالفرائڈ کا خون سے بھرا چہرہ تھا۔

"عمران۔ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہی ہیں جنہوں نے میرے جوالفرائڈ کو ہلاک کیا ہے۔ میں انہیں زندہ نہیں چھوڑوں گی۔ میں ان سے جب تک جوالفرائڈ کی موت کا بدلہ نہیں لے لیتی مجھے سکون نہیں آئے گا۔ چلو چلو۔ جلدی چلو۔ ابھی عمران اور اس کے ساتھی بیس کیمپ کے اردگرد ہی کہیں موجود ہوں گے۔ ہیلی کاپٹر سے ہم انہیں آسانی سے سرچ کر لیں گے"...... لیڈی فونڈا نے پہلے بڑبڑاتے ہوئے اور پھر چیخ کر پائلٹ سے مخاطب ہو کر

کہا۔ اس نے بڑے غصیلے انداز میں اپنے سر پر چڑھا ہوا ہیڈ فون اتار کر نیچے پھینک دیا جیسے وہ اب کرنل ڈراس کی کوئی بات نہ سننا چاہتی ہو۔

"یس۔ یس مادام"...... پائلٹ نے لیڈی فونڈا کو غصے میں دیکھ کر سہمے ہوئے لہجے میں کہا اور اس نے ہیلی کاپٹر کی رفتار بڑھا دی۔

"ہیلی کاپٹر کو پہاڑیوں کی طرف سے آنے والی سڑک کی طرف لے چلو۔ وہ اسی راستے پر ہوں گے۔ سڑک کے سوا ان کے پاس اسرائیل داخل ہونے کا دوسرا کوئی راستہ نہیں ہے کیونکہ آگے کا تمام علاقہ پہاڑیوں اور گہری کھائیوں سے پُر ہے"...... لیڈی فونڈا نے غصے سے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا تو پائلٹ نے اثبات میں سر ہلایا اور ہیلی کاپٹر کو موڑتا ہوا تیزی سے نیچے لے گیا اور پھر وہ پہاڑیوں کے درمیان سے گزرتا ہوا پہاڑیوں میں گھومتی ہوئی ایک سڑک پر آ گیا۔ لیڈی فونڈا کی ہدایات پر اس نے ہیلی کاپٹر، سڑک سے کچھ اوپر رکھ کر اُڑانا شروع کر دیا۔

لیڈی فونڈا انتہائی بے چین نظروں سے سڑک اور اس کے ارد گرد دیکھ رہی تھی جیسے وہ سڑک پر اور پہاڑیوں پر عمران اور اس کے ساتھیوں کو ڈھونڈ رہی ہو۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے بگڑا ہوا تھا اور اس کی آنکھیں یوں سرخ ہو رہی تھیں جیسے آنکھوں میں انگارے سلگ رہے ہوں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے بیس

کیمپ پر اٹیک کر کے جس طرح سے بیس کیمپ کو تباہ کیا تھا اور وہاں موجود اس کے منگیتر جوالفرائڈ کو ہلاک کیا تھا، یہ سن کر لیڈی فونڈا کے تن بدن میں آگ سی لگ گئی تھی۔ اسے عمران اور اس کے ساتھیوں پر شدید غصہ آ رہا تھا اور اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی ایک بار اس کے سامنے آ جائیں تو وہ واقعی اپنے ہاتھوں سے ان سب کے ٹکڑے اُڑا دے۔

"ڈھونڈو۔ ڈھونڈو نانسنس انہیں۔ وہ بیس کیمپ سے نکل چکے ہوں گے اور اسی سڑک پر ہوں گے"...... لیڈی فونڈا نے پائلٹ سے مخاطب ہو کر خونخوار شیرنی کی طرح غراتے ہوئے کہا۔

"مم مم۔ میں ڈھونڈ رہا ہوں مادام"...... پائلٹ نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ لیڈی فونڈا کا بگڑا ہوا چہرہ اور اس کی سرخ سرخ آنکھیں دیکھ کر پائلٹ کو اپنی جان نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ وہ تیزی سے ہیلی کاپٹر سڑک کے اوپر اُڑاتا ہوا جا رہا تھا۔ چند موڑ مڑ کر وہ جیسے ہی ایک بڑی پہاڑی کے پیچھے سے نکل کر سڑک کی دوسری طرف آیا تو لیڈی فونڈا اور پائلٹ چونک پڑے۔ انہیں دور سے ایک سیاہ رنگ کی بڑی سی جیپ سڑک پر دوڑتی ہوئی دکھائی دی۔ اس جیپ کے پیچھے دو اور جیپیں بھی تھیں۔ ان تینوں جیپوں میں جیسے ریس لگی ہوئی تھی۔ سب سے آگے موجود جیپ سڑک پر لہراتے ہوئے دوڑ رہی تھی۔ ان تینوں جیپوں سے مسلسل جگنو چمکتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ جو شاید مشین گنوں سے

نکلنے والے شعلے تھے اور دور ہونے کی وجہ سے انہیں شعلے جگنوؤں کی طرح چمکتے دکھائی دے رہے تھے۔

''یہ ضرور عمران اور اس کے ساتھی ہیں جن کے پیچھے بیس کیمپ کی فورس لگی ہوئی ہے۔ ہیلی کاپٹر نیچے لے جاؤ۔ اسے سڑک پر اتار دو۔ آگے والی جیپ کو یہاں سے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ملنا چاہئے''...... لیڈی فونڈا نے چیختے ہوئے کہا تو پائلٹ نے فوراً ہیلی کاپٹر کو سڑک پر اتارنا شروع کر دیا۔ سڑک کافی کھلی تھی اس لئے پائلٹ کو ہیلی کاپٹر وہاں اتارنے میں کوئی دقت نہیں ہوئی تھی۔ سڑک کے دونوں جانب نشیب تھے۔

جیپوں کو دیکھتے ہی لیڈی فونڈا نے ہیلی کاپٹر کے کنٹرول پینل پر پڑی ہوئی دوربین اٹھا لی تھی اور اسے آنکھوں پر لگا کر اسے ایڈجسٹ کرتے ہوئے سامنے سے آنے والی جیپوں کی طرف دیکھنا شروع ہو گئی۔ اگلی جیپ میں چھ افراد موجود تھے۔ ان چھ افراد کے چہرے تو نئے تھے لیکن ان کی تعداد دیکھ کر لیڈی فونڈا کو یقین ہو گیا کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہی ہو سکتے ہیں کیونکہ بیس کیمپ پر چھ افراد نے ہی حملہ کیا تھا جن میں ایک عورت بھی تھی اور اسے جیپ میں پانچ افراد کے ساتھ ایک عورت بھی بیٹھی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

ان سب کے ہاتھوں میں مشین پسٹل تھے اور وہ پیچھے آنے والی جیپوں پر فائرنگ کر رہے تھے۔ پیچھے آنے والی جیپوں میں

ہلکے خاکی لباسوں والے مسلح افراد موجود تھے جو اس جیپ کے تعاقب میں آتے ہوئے مشین گنوں سے ان پر مسلسل فائرنگ کر رہے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے سڑک پر لینڈ ہونے والے ہیلی کاپٹر کو دیکھ لیا تھا لیکن اس کے باوجود ان کی جیپ تیزی سے آگے بڑھی آ رہی تھی۔

''ہونہہ۔ تو یہ بچ کر یہاں تک پہنچ گئے ہیں لیکن یہ نہیں جانتے کہ ان کا سفر یہیں تک کا تھا۔ آگے جانا ان کے لئے ممکن نہیں ہے۔ ان کا یہ سفر یہاں ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا''...... لیڈی فونڈا نے آنکھوں سے دوربین ہٹاتے ہوئے انتہائی غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''جیپ تیزی سے ہمارے قریب آ رہی ہے مادام''...... پائلٹ نے جیپ کو اسی تیزی سے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھتے دیکھ کر قدرے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''تو دیکھ کیا رہے ہو نانسنس۔ میزائل فائر کرو جیپ پر''۔ لیڈی فونڈا نے کہا۔ تو پائلٹ نے اثبات میں سر ہلا کر فوراً آرڈ بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''جلدی کرو نانسنس۔ وہ ہمارے سروں پر پہنچنے والے ہیں''۔ لیڈی فونڈا نے چیختے ہوئے کہا۔

''یس مادام''...... پائلٹ نے کہا اور اس نے فوراً لیور کے ساتھ لگا ہوا سرخ رنگ کا بٹن پریس کر دیا۔ بٹن پریس ہوتے ہی ہیلی

کاپٹر کے نچلے حصے سے سرخ رنگ کا ایک میزائل نکلا اور بجلی کی سی
تیزی سے سامنے سے آنے والی جیپ کی جانب بڑھتا چلا گیا۔
میزائل کو جیپ کی طرف بڑھتے دیکھ کر لیڈی فونڈا کے ہونٹوں پر
انتہائی زہر انگیز مسکراہٹ ابھر آئی۔ اس میزائل کے جیپ کو لگنے کی
دیر تھی پھر جیپ کے ساتھ جیپ میں موجود عمران اور اس کے
ساتھیوں کے بھی پرخچے اُڑ جاتے۔

میزائل بجلی کی سی تیزی سے جیپ کی طرف آ رہا تھا۔ عمران
جیپ روکے بغیر اسے تیز رفتاری سے سڑک پر دوڑائے لئے جا رہا
تھا۔ جیسے ہی میزائل جیپ کے نزدیک آیا عمران نے بجلی کی سی
تیزی سے بریک لگاتے ہوئے جیپ کو دائیں طرف موڑ لیا۔ جیپ
گھوم کر سڑک پر گھسٹتی ہوئی سائیڈ پر ہوتی چلی گئی اور اسی لمحے
میزائل جیپ سے چند انچ کے فاصلے سے شائیں کی تیز آواز کے
ساتھ گزرتا چلا گیا اور پیچھے آنے والی ایک جیپ کے فرنٹ سے
ٹکرایا۔ دوسرے لمحے ایک زور دار دھماکہ ہوا اور جیپ کے ٹکڑے
اُڑتے چلے گئے۔ جیپ کے ٹکڑے ہوا میں اچھل کر سائیڈ میں
موجود دوسری جیپ پر گرے اور فضا دوسری جیپ کے ٹائروں کے
ساتھ انسانی چیخوں سے بری طرح سے گونج اٹھی۔ اس جیپ کے
ڈرائیور نے اپنی جیپ پر تباہ ہونے والی جیپ کے ملبہ گرنے سے
بچانے کے لئے فوراً بریک لگا دیئے تھے جس کے نتیجے میں جیپ

کے اگلے ٹائر سڑک پر جم سے گئے اور ساتھ ہی جیپ آگے کی طرف جھکی اور اس کا عقبی حصہ ہوا میں اٹھتا چلا گیا دوسرے لمحے جیپ سڑک پر اچھلتی اور قلابازیاں کھاتی ہوئی عمران کی جیپ کی طرف آئی۔ جیپ کو اس طرح ہوا میں بلند ہو کر اپنی جیپ کی طرف آتے دیکھ کر ان سب کے رنگ بدل گئے لیکن جیپ کافی بلندی پر تھی۔ جیپ قلابازیاں کھاتی ہوئی ان کی جیپ کے اوپر سے گزر گئی تھی اور پھر سڑک پر گر کر مسلسل قلابازیاں کھاتے ہوئے سیدھی سڑک پر لینڈ ہونے والے اس ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھتی چلی گئی جس سے عمران کی جیپ پر میزائل فائر کیا گیا تھا۔

جیپ کو اس طرح سڑک پر اچھلتے اور قلابازیاں کھا کر ہیلی کاپٹر کی طرف آتے دیکھ کر ہیلی کاپٹر کا پائلٹ اور سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی نوجوان لڑکی بوکھلا گئی۔ لڑکی کو اور کچھ نہ سوجھا تو اس نے فوراً اپنی سائیڈ کا دروازہ کھول لیا۔ پائلٹ نے ہیلی کاپٹر کو ہوا میں بلند کرنا شروع کیا ہی تھا کہ لڑکی نے کھلے ہوئے دروازے سے فوراً باہر چھلانگ لگا دی۔ وہ سڑک پر کمر کے بل گری اور پھر تیزی سے کروٹیں بدلتی ہوئی سڑک کے نشیب کی جانب بڑھتی چلی گئی۔ ابھی وہ نشیب میں پہنچی ہی تھی کہ ہیلی کاپٹر سے وہ جیپ جا ٹکرائی دوسرے لمحے ماحول زور دار اور تیز دھماکوں سے گونج اٹھا۔ جیپ ہیلی کاپٹر کے پیڈز پر نصب ایک میزائل لانچر سے ٹکرائی تھی جس کے نتیجے میں زور دار دھماکہ ہوا اور ہیلی کاپٹر کے ساتھ ساتھ جیپ

کے بھی پرخچے اُڑ گئے تھے۔ دھماکہ ہوتے دیکھ کر عمران اور اس کے ساتھی فوراً نیچے جھک گئے کیونکہ تباہ ہونے والی جیپ اور ہیلی کاپٹر کے بہت سے جلتے ہوئے ٹکڑے ان کے اوپر سے گزر رہے تھے۔

”دیکھو۔ اس لڑکی کو پکڑو۔ میں نے اس کی ایک جھلک دیکھی تھی۔ مجھے یقین ہے کہ وہ لیڈی فونڈا ہو گی“...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور اچھل کر جیپ سے باہر آ گیا اور تیزی سے اس طرف بھاگتا چلا گیا جہاں اس نے لڑکی کو ہیلی کاپٹر سے کود کر سڑک کی نشیب کی طرف اترتے دیکھا تھا۔ اس کے ساتھی بھی جیپ سے اترے اور تیزی سے عمران کے پیچھے دوڑنا شروع ہو گئے۔

عمران سڑک کے اس حصے کے قریب پہنچا تو یہ دیکھ کر اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں کہ وہاں کوئی نہیں تھی۔ نشیب زیادہ گہری نہیں تھی وہاں چھوٹی بڑی چٹانیں بکھری ہوئی تھیں لیکن یہ چٹانیں اور پتھر اتنے بڑے نہیں تھے کہ لیڈی فونڈا وہاں چھپ سکتی ہو۔ دور ایک پہاڑی تھی لیکن پہاڑی اتنے فاصلے پر تھی کہ لیڈی فونڈا اگر برق رفتاری سے بھی دوڑتی ہوئی اس طرف جاتی تو وہ انہیں دکھائی دے سکتی تھی۔

”وہ یہیں کہیں ہے۔ ڈھونڈو اسے“...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور تیزی سے نشیب میں اترتا چلا گیا۔ اس کے ساتھی بھی نشیب میں آئے اور پھر وہ پاگلوں کی طرح لیڈی فونڈا کو ڈھونڈنے لگے۔ کافی دیر تک وہ لیڈی فونڈا کو ڈھونڈتے رہے لیکن لیڈی فونڈا

یوں غائب ہوگئی تھی جیسے اسے زمین نے نگل لیا ہو یا پھر آسمان نے اٹھا لیا ہو۔

"حیرت ہے۔ کھلے میدان میں وہ کہاں غائب ہوسکتی ہے۔ ڈھونڈو۔ ڈھونڈو اسے۔ اگر وہ نکل گئی تو اس کا دوبارہ ہاتھ آنا مشکل ہو جائے گا"...... عمران نے پہلے حیرت بھرے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے اور پھر چیخ کر اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہوکر کہا۔ وہ سب پتھروں اور چٹانوں کے ساتھ ساتھ وہاں موجود جھاڑیوں میں بھی لیڈی فونڈا کو ڈھونڈ رہے تھے لیکن وہاں لیڈی فونڈا تو کیا اس کے قدموں کے نشان بھی کہیں دکھائی نہیں دے رہے تھے۔

"نہیں عمران صاحب۔ لیڈی فونڈا یہاں کہیں نہیں ہے۔ ہم نے ہر جگہ اسے تلاش کر لیا ہے"...... صفدر نے عمران کی طرف آتے ہوئے کہا۔ ایک ایک کر کے اس کے باقی ساتھی بھی عمران کے پاس آ گئے۔

"آخر وہ جا کہاں سکتی ہے۔ ہمارے سامنے ہی تو وہ کروٹیں بدلتے ہوئے نشیب کی طرف گئی تھی۔ پھر اس طرح اچانک وہ کیسے غائب ہوگئی۔ کیا وہ جادوگرنی تھی"...... الاسد نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"وہ کہیں نہیں گئی۔ وہ یہیں ہے ہمارے قریب لیکن وہ ہماری نظروں سے پوشیدہ ہے۔ وہ ایسی جگہ ہے جہاں ہماری نظریں اسے ڈھونڈ نہیں پا رہی ہیں"...... عمران نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"ہم نے ہر جگہ تو دیکھ لی ہے اور کہاں تلاش کریں اسے"۔ تنویر نے منہ بنا کر کہا۔ عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا اس کی نظریں سڑک کے اس حصے کی طرف اٹھ گئیں جہاں سے لیڈی فونڈا لڑھکتی ہوئی نیچے آئی تھی۔ عمران چند لمحے اس طرف دیکھتا رہا پھر وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا اس طرف بڑھنے لگا۔ سڑک کے جس حصے سے لیڈی فونڈا نیچے آئی تھی وہاں کچھ بڑے پتھر پڑے تھے لیکن وہ چونکہ پہلے ہی ان پتھروں کو دیکھ چکے تھے اور انہیں وہاں لیڈی فونڈا نظر نہیں آئی تھی تو وہ آگے بڑھ گئے تھے۔ عمران ان پتھروں کے قریب گیا تو اس کی نظر ایک بڑے پتھر کے قریب گڑھے پر پڑی۔ گڑھا دیکھ کر عمران کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔ گڑھا جھاڑیوں سے بھرا ہوا تھا۔

"یہ دیکھو۔ وہ اس گڑھے کے راستے گئی ہے۔ گڑھے میں موجود جھاڑیاں مسلی ہوئی ہیں اور ایک سائیڈ میں بڑا سا سوراخ ہے۔ لیڈی فونڈا اس سوراخ میں ہوسکتی ہے"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا جو اس کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے اس گڑھے کے قریب آ گئے تھے۔

"میں دیکھتا ہوں"...... الاسد نے کہا۔ اس نے جیب سے اپنا مشین پسٹل نکالا اور گڑھے میں کود گیا۔ گڑھا زیادہ گہرا نہیں تھا لیکن گڑھے کی دیوار میں جو سوراخ تھا وہ کافی کھلا دکھائی دے رہا تھا جس میں ایک انسان آسانی سے چھپ سکتا تھا۔ الاسد جھکے

انداز میں آگے بڑھا اور پھر اس نے ہاتھوں سے جھاڑیاں ہٹا کر گڑھے میں جھانکنا شروع کر دیا۔

''اوہ۔ یہ گڑھا تو دور تک جاتا دکھائی دے رہا ہے''...... الاسد نے کہا۔

''کیا تم اندر جا سکتے ہو''...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

''جی ہاں''...... الاسد نے کہا۔

''تو جاؤ اور لیڈی فونڈا جہاں بھی چھپی ہوئی ہو اسے نکال لاؤ''...... عمران نے کہا۔

''اندر کافی اندھیرا ہے۔ اگر کسی کے پاس کوئی ٹارچ یا لائٹ راڈ ہے تو مجھے دے دے''...... الاسد نے کہا تو تنویر نے فوراً اپنا تھیلا کاندھے سے اتارا اور اسے کھول کر اس میں موجود ایک لائٹ راڈ نکال کر الاسد کی جانب اچھال دیا۔ الاسد نے راڈ ہوا میں دبوچا اور پھر اس نے اپنا مشین پسٹل اپنی کمر کی بیلٹ میں اڑس لیا۔ وہ جھاڑیوں پر پیٹ کے بل لیٹ گیا اور پھر وہ رینگتا ہوا اس سوراخ میں گھس گیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ سوراخ میں غائب ہو گیا۔ یہ سوراخ کسی جانور کا بنایا ہوا لگتا تھا جو باہر اور اندر سے کافی کشادہ دکھائی دے رہا تھا۔ الاسد کو سوراخ میں جاتے دیکھ کر صفدر اور کیپٹن شکیل چھلانگیں لگا کر گڑھے میں آئے اور جھک کر سوراخ میں جھانکنے لگے۔ انہیں الاسد رینگتا ہوا آگے بڑھتا صاف دکھائی دے

رہا تھا۔

''کیا وہ دکھائی دے رہا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''جی ہاں۔ سوراخ کسی تنگ سرنگ کی طرح کافی دور تک چلا گیا ہے۔ الاسد رینگتا ہوا آگے جا رہا ہے''...... صفدر نے جواب دیا۔

''کیا تم اندازہ لگا سکتے ہو کہ اس سرنگ کا رخ کس طرف ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''ابھی تک تو یہ سیدھا جاتا دکھائی دے رہا ہے۔ آگے جا کر سوراخ کہیں مڑ گیا ہو تو کہہ نہیں سکتا''...... صفدر نے جواب دیا تو عمران سوراخ کے رخ سے سامنے کی جانب دیکھنا شروع ہو گیا۔

''ہونہہ۔ اگر نیچے کوئی سرنگ موجود ہے تو یہ سرنگ اس پہاڑی کی طرف ہی جاتی ہو گی۔ ہمیں اس پہاڑی کو چیک کرنا چاہئے''۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''لیکن پہاڑی تو کافی فاصلے پر ہے۔ یہ چھوٹی سی سرنگ اتنی دور تک کیسے جا سکتی ہے''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''صحرا کے نیچے ایک طویل و عریض سرنگ میں سفر کرنے کے باوجود تم ایسا کہہ رہی ہو''...... عمران نے منہ بنا کر کہا تو جولیا نے بے اختیار اپنے ہونٹ بھینچ لئے۔ واقعی وہ سب ناقابل عبور اور خوفناک صحرائے آرشلم کے نیچے موجود ایک طویل ترین سرنگ سے گزر کر آئے تھے۔ اگر صحرا کے نیچے اتنی طویل اور مضبوط سرنگ

بنائی جا سکتی تھی تو پھر اس میدان اور پہاڑیوں میں کسی سرنگ کا ہ
کون سی انہونی بات تھی۔

”تو کیا لیڈی فونڈا اس سرنگ کے بارے میں جانتی تھی کہ
اس سرنگ کے راستے اپنی جان بچا کر پہاڑی میں جا کر چھپ سکۃ
ہے“......تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”نہیں۔ اسے اس کی قسمت اس سرنگ میں لے گئی تھی۔ و
سڑک سے لڑھکتی ہوئی اس گڑھے میں گری ہو گی اور پھر وہ ہماری
نظروں سے چھپنے کے لئے اس سوراخ میں گھس گئی ہو گی اور آگے
ہی آگے بڑھتی گئی ہو گی“......عمران نے کہا۔

”تو کیا ہم بھی سرنگ کے راستے اس کے پیچھے جائیں“۔ صفدر
نے پوچھا۔

”نہیں۔ کیا ضرورت ہے۔ الاسد اس کے پیچھے گیا ہے۔ ہمیں
یہاں رکنے کی بجائے پہاڑی کی طرف جانا چاہئے۔ سرنگ کا دہانہ
ضرور پہاڑی کے کسی حصے میں نکلتا ہو گا۔ ایسا نہ ہو کہ ہمیں دیر ہو
جائے اور لیڈی فونڈا پہاڑیوں سے گزرتی ہوئی کسی اور طرف نکل
جائے“......عمران نے کہااور پھر وہ پلٹ کر تیزی سے پہاڑی کی
جانب دوڑنا شروع ہو گیا۔

لیڈی فونڈا نے میزائل عمران اور اس کے ساتھیوں کی جیپ کی
بجائے پیچھے آنے والی جیپ کو لگتے اور پھر دوسری جیپ کو ہوا میں
اچھل کر سڑک پر آتے دیکھا تو اس کا رنگ اُڑ گیا۔ جیپ جس
طرح سے ہوا میں قلابازیاں کھاتی اور سڑک پر اچھلتی ہوئی آ رہی
تھی اس کا ہیلی کاپٹر سے ٹکرا جانا ناگزیر تھا۔

لیڈی فونڈا جانتی تھی کہ اگر وہ جلد سے جلد ہیلی کاپٹر سے نہ نکلی
تو جیپ ہیلی کاپٹر سے ٹکرا جائے گی اور ہیلی کاپٹر تباہ ہو جائے گا۔
اس نے فوراً سائیڈ کا دروازہ کھولا اور پھر اس سے پہلے کہ پائلٹ
اس سے کچھ کہتا، لیڈی فونڈا نے فوراً باہر چھلانگ لگا دی۔ وہ سڑک
پر پہلو کے بل گری اور پھر وہ رکے بغیر تیزی سے کروٹیں بدلتی ہوئی
سڑک کی سائیڈ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ سائیڈ میں نشیب پر آتے
ہی وہ تیزی سے نیچے گرتی چلی گئی۔ اس نے خود کو نیچے گرنے سے
بچانے کے لئے کافی ہاتھ پاؤں مارے لیکن کامیاب نہ ہو سکی۔

ایک پتھر سے ٹکرا کر اس کا جسم ہوا میں اچھلا اور پھر وہ ایک
جھاڑیوں سے بھرے ہوئے گڑھے میں گر گئی۔

سڑک اور پتھروں پر کروٹیں لینے کی وجہ سے اس کا جسم بری
طرح سے زخمی ہو گیا تھا۔ وہ جھاڑیوں پر گری بری طرح سے
کراہنے لگی۔ اس نے دائیں طرف کروٹ بدلی تو اچانک اس کی
نظریں جھاڑیوں کے پیچھے ایک بڑے سے ہول پر پڑی۔ لیڈی
فونڈا ابھی اس ہول کو دیکھ ہی رہی تھی کہ اسے سڑک پر بھاگتے
قدموں کی آوازیں سنائی دی۔ لیڈی فونڈا سمجھ گئی کہ عمران اور اس
کے ساتھیوں نے اسے ہیلی کاپٹر سے نکل کر نشیب میں جاتے دیکھ
لیا ہے اب وہ اسے پکڑنے کے لئے اس طرف آ رہے ہیں۔ لیڈی
فونڈا کافی زخمی تھی لیکن اسے اپنے زخموں سے زیادہ اپنی جان کی فکر
تھی اس لئے اس نے کروٹ بدلی اور پھر وہ زخمی ہونے کے باوجود
تیزی سے ہول کی طرف پیٹ کے بل رینگتی چلی گئی۔ ہول کافی کھلا
تھا وہ آسانی سے اس میں سما سکتی تھی۔ ہول آگے جاتا دیکھ کر لیڈی
فونڈا اس میں مسلسل رینگتی چلی گئی۔ آگے بڑھتے ہوئے ہول کافی
بڑا اور کھلا ہو گیا تھا۔ اب لیڈی فونڈا رینگنے کی بجائے کسی چوپائے
کی طرح چلتی ہوئی آگے جا سکتی تھی چنانچہ اس نے ہاتھوں اور
پیروں کے بل چلنا شروع کر دیا۔ آگے بڑھتے ہوئے اس نے سر
موڑ کر پیچھے دیکھا تو اسے ہول سے ہلکی سی روشنی دکھائی دی اس
کے اندر آتے ہی چونکہ ہول جھاڑیوں میں چھپ گیا تھا اس لئے

لیڈی فونڈا کو اطمینان ہو گیا کہ عمران اور اس کے ساتھی اب اسے
آسانی سے نہیں ڈھونڈ سکیں گے۔

لیڈی فونڈا اس تنگ اور طویل سرنگ کو دیکھ کر حیران بھی ہو رہی
تھی جو اچانک ہی اسے دکھائی دی تھی اور اس کی زندگی کی محافظ بن
گئی تھی۔ آگے چونکہ اندھیرا تھا اس لئے لیڈی فونڈا اس بات کا
اندازہ نہیں لگا سکتی تھی کہ تنگ سرنگ مزید آگے کہاں تک جاتی ہے
یا اس کا اختتام کہاں ہوتا ہے۔

لیڈی فونڈا نے پہلے سوچا کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں سے
کافی دور ہے۔ اسے یہیں رک جانا چاہئے۔ جب عمران اور اس
کے ساتھی اسے ڈھونڈ ڈھونڈ کر تھک کر واپس چلے جائیں گے تب
وہ اس سرنگ سے باہر نکل جائے گی لیکن پھر اس نے سوچا کہ عمران
بے حد چالاک اور ذہین انسان ہے۔ اگر وہ گڑھے میں اترا تو اسے
گڑھے میں اس کے گرنے کی وجہ سے مسلی ہوئی جھاڑیوں اور ہول
میں رینگنے کے شواہد مل جائیں گے اور پھر وہ اسے پکڑنے کے لئے
لازمی طور پر اس کے پیچھے آ سکتا ہے۔ یہ سوچ کر لیڈی فونڈا نے
مزید آگے جانے کا فیصلہ کر لیا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں سے
بچنے کے ساتھ ساتھ وہ یہ بھی دیکھنا چاہتی تھی کہ آخر یہ تنگ سرنگ
کتنی طویل ہے اور اسے کہاں تک لے جاتی ہے چنانچہ اس نے
چوپایوں کی طرح مزید آگے بڑھنا شروع کر دیا۔ سرنگ تنگ ضرور
تھی لیکن اس میں کوئی موڑ نہیں تھا یہ بالکل سیدھی جا رہی تھی اور

لیڈی فونڈا کو سانس لینے میں کوئی دقت نہیں ہو رہی تھی۔ لیڈی فونڈا کو یقین ہو گیا تھا کہ وہ اس سرنگ سے ہوتی ہوئی کسی ایسی جگہ پہنچ جائے گی جو عمران اور اس کے ساتھیوں کی پہنچ سے دور بھی ہو گی اور اس کے لئے محفوظ بھی۔

آگے بڑھتی ہوئی لیڈی فونڈا جب تھک جاتی تو کچھ دیر سانس لینے کے لئے رک جاتی اور پھر جیسے ہی اس کا سانس بحال ہوتا تو چوپایوں کی طرح پھر سے آگے بڑھنا شروع ہو جاتی۔ آخر بیس منٹ آگے بڑھتے رہنے کے بعد اسے سامنے سے تیز ہوا کا جھونکا محسوس ہوا اور ساتھ ہی اسے سامنے ایک بڑا سا دہانہ اور وہاں ہلکی ہلکی روشنی دکھائی دی۔ روشنی بے حد ہلکی تھی اس لئے لیڈی فونڈا اندازہ نہیں لگا سکتی تھی کہ وہ دہانہ کہاں ہے اور وہ میدان کے کس حصے کی طرف آئی ہے۔ لیکن دہانہ دیکھ کر اس کا جوش اور ہمت بڑھ گئی تھی اس لئے اس نے اور تیزی سے آگے بڑھنا شروع کر دیا۔

جب وہ دہانے کے قریب پہنچی تو یہ دیکھ کر وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گئی کہ سرنگ کا دہانہ ایک پہاڑی غار کے اندر نکلا تھا اور یہ دہانہ چونکہ غار کے آخری سرے پر تھا اس لئے غار کے دوسرے دہانے سے جو کافی فاصلے پر تھا آنے والی روشنی بے حد کم تھی۔ لیڈی فونڈا تیزی سے چلتی ہوئی اس دہانے سے نکل کر غار میں آ گئی۔ غار چٹیل تھا اور بے حد کشادہ تھا۔ دائیں طرف روشنی زیادہ تھی جو غار کے دہانے سے اندر آ رہی تھی۔ لیڈی فونڈا کے خیال

کے مطابق یہ غار کافی طویل تھا۔

دہانے سے نکل کر لیڈی فونڈا غار میں آئی اور پھر وہ غار کی دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی اور گہرے گہرے سانس لینا شروع ہو گئی۔ وہ زخمی بھی تھی اور کافی دیر ہاتھوں اور پیروں کے بل چلتی بھی رہی تھی جس سے وہ کافی تھک گئی تھی۔ اب وہ کچھ دیر یہاں رک کر سانس لینا چاہتی تھی۔

لیڈی فونڈا کو عمران اور اس کے ساتھیوں پر شدید غصہ آ رہا تھا۔ ان سب نے ایک تو آرشلم بیس کیمپ کو تباہ کر دیا تھا اور وہاں موجود اس کے منگیتر جوالفرائڈ کو بھی ہلاک کر دیا تھا اور دوسرا جب وہ اس کی نظر میں آئے تو اس نے انہیں میزائل سے ٹارگٹ کر کے ہلاک کرنا چاہا لیکن وہ اس میزائل سے بھی بچ گئے اور میزائل عمران اور اس کے ساتھیوں کے پیچھے آنے والی ایک جیپ سے جا ٹکرایا جس نے دوسری جیپ کو ہوا میں اچھال دیا تھا اور وہ جیپ ہوا میں قلابازیاں کھاتی ہوئی ہیلی کاپٹر سے آ ٹکرائی تھی۔ اگر لیڈی فونڈا بروقت فیصلہ کر کے ہیلی کاپٹر سے نہ نکلی ہوتی تو اب تک اس کی لاش بھی ہیلی کاپٹر کے ساتھ جل کر بھسم ہو گئی ہوتی۔

لیڈی فونڈا ابھی سانس لے ہی رہی تھی کہ اسی لمحے اسے اس سرنگ جس سے وہ نکل کر آئی تھی میں ہلکی ہلکی آوازیں سنائی دیں۔ لیڈی فونڈا بری طرح سے چونک پڑی۔ وہ تیزی سے اٹھی اور دہانے کے پاس آئی اور پھر سرنگ میں راڈ لائٹ کی روشنی دیکھ کر

اس نے غصے اور پریشانی سے جبڑے بھینچ لئے۔ راڈ لائٹ کی روشنی کا مطلب تھا کہ عمران نے گڑھے میں موجود اس ہول کو ٹریس کر لیا تھا جس سے ہوتی لیڈی فونڈا یہاں پہنچی تھی اور اب عمران یا اس کا کوئی ساتھی اس کی تلاش میں اسی سرنگ کے راستے اس طرف آ رہا تھا۔

لیڈی فونڈا اٹھ کر ہول سے پیچھے ہٹ گئی اور بے چینی سے چاروں طرف دیکھنے لگی۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات تھے کیونکہ اس کے پاس کوئی اسلحہ نہیں تھا جبکہ عمران اور اس کے ساتھی اسلحہ سے لیس تھے۔

لیڈی فونڈا نے غصے سے مٹھیاں بھینچیں اور پھر وہ تیزی سے غار کے دہانے کی جانب بڑھی۔ اس نے دہانے کی جانب دوڑ لگا دی۔ وہ سرنگ سے آنے والے آدمی کے غار میں آنے سے پہلے ہی اس غار سے نکل جانا چاہتی تھی۔ تیزی سے بھاگتی ہوئی وہ غار کے دہانے کے قریب آ کر رک گئی۔ اس نے ایک لمحے کے لئے توقف کیا اور پھر غار کی سائیڈ دیوار سے لگ کر کھڑی ہو گئی۔ وہ باہر کی سن گن لینے کی کوشش کر رہی تھی لیکن اسے دوسری طرف کوئی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔ لیڈی فونڈا نے ایک لمحہ توقف کیا اور پھر جب اسے یقین ہو گیا کہ اس طرف کوئی نہیں ہے تو وہ تیزی سے غار سے باہر نکلی اور اس نے سامنے کی طرف بھاگنا شروع کر دیا۔ چٹانوں اور گڑھوں کو پھلانگتی ہوئی وہ سامنے موجود

دوسری پہاڑیوں کی جانب بڑھتی چلی گئی۔ وہ بھاگتی ہوئی ایک پہاڑی کی سائیڈ سے نکل کر جیسے ہی دوسری جانب آئی یکلخت ٹھٹھک کر رک گئی۔ اس کے سامنے پانچ افراد کھڑے تھے۔ یہ وہی افراد تھے جنہیں لیڈی فونڈا نے ہیلی کاپٹر سے جیپ میں بھاگتے دیکھ کر ان پر میزائل فائر کرایا تھا۔ دوسرے لفظوں میں اس کے سامنے علی عمران اور اس کے ساتھی کھڑے تھے۔ انہیں اپنے سامنے دیکھ کر لیڈی فونڈا کا چہرہ سرخ ہوتا چلا گیا اور وہ انہیں کھا جانے والی نظروں سے دیکھنے لگی۔

''زیادہ جلدی میں معلوم ہوتی ہو لیڈی صاحبہ۔ کہاں جانا چاہتی ہو۔ اتنی جلدی ہے تو ہمیں بتاؤ ہم تمہیں وہاں پہنچا دیتے ہیں جہاں تم جانا چاہتی ہو''...... ان میں سے ایک نوجوان نے آگے بڑھ کر بڑے شوخ لہجے میں کہا۔

''کون ہو تم''...... لیڈی فونڈا نے غراتے ہوئے کہا۔

''مجھ خاکسار کو عبدل میاں ولد چنوں بھائی گھاس پھونس والا کہتے ہیں۔ یہ سب میرے ساتھی ہیں اگر کہو تو میں ان کا بھی تعارف کرا دوں''...... نوجوان نے اسی طرح اطمینان بھرے انداز میں آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ کیا تم عمران ہو''...... لیڈی فونڈا نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''عمران کون عمران۔ یہ کس چڑیا میرا مطلب ہے کس چڑے کا

نام ہے''...... نوجوان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے لہجے میں بے پناہ شرارت اور طنز کا عنصر تھا۔

''ہونہہ۔ تم جس طرح سے شوخ پن کا مظاہرہ کر رہے ہو اس سے مجھے یقین ہو گیا ہے کہ تم عمران ہی ہو۔ علی عمران''...... لیڈی فونڈا نے غصے سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''چلو تم کہتی ہو تو میں تمہاری بات مان لیتا ہوں۔ پھر کیا تمہیں میرا رشتہ منظور ہے''...... نوجوان نے اسی انداز میں کہا۔

''رشتہ۔ کیا مطلب۔ کیسا رشتہ''...... لیڈی فونڈا نے چونک کر کہا۔

''ارے تم بھول گئی کیا۔ تم نے آج سے بیس برس پہلے اخبار میں ضرورت رشتہ کا اشتہار دیا تھا اور کہا تھا کہ میں صرف اسی انسان سے شادی کروں گی جس کا نام علی عمران ہو گا اور جس کے پاس ایم ایس سی، ڈی ایس سی (آکسن) کی ڈگریاں ہوں گی۔ میں تمہارا ضرورت رشتہ کا اشتہار پڑھ کر ہی تو یہاں آیا ہوں گو کہ مجھے یہاں تک پہنچنے میں بیس برس لگ گئے ہیں لیکن وہ کیا کہتے ہیں کہ دیر آئید درست آئید۔ اس عرصے میں بھی تمہاری جوانی اور حسن میں کوئی کمی نہیں آئی ہے۔ تم پہلے کی طرح جوان بلکہ کئی گ حسین ہو گئی ہو اور مجھ جیسے دل پھینک عاشق مہاراج کو اگر تم جیسی حسین اور جوان لڑکی مل جائے تو پھر میری تو دنیا ہی سنور جا گی۔ کیوں ساتھیو۔ میں غلط تو نہیں کہہ رہا ہوں''...... عمران نے

پہلے لیڈی فونڈا سے اور پھر اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

''نہیں۔ تم بالکل ٹھیک کہہ رہے ہو۔ تم جیسے انسان کے لئے ایسی ہی بھتنی ٹھیک رہے گی''...... جولیا نے جلے کٹے لہجے میں کہا۔

''بھتنی۔ ارے۔ خدا کا خوف کرو۔ بھتنیاں اتنی حسین ہوتی ہیں کیا''...... عمران نے کہا تو جولیا نے اپنا منہ دوسری طرف کر لیا۔

اسی لمحے الاسد بھی غار سے نکل کر تیز تیز چلتا ہوا ان کی طرف بڑھتا دکھائی دیا جو گڑھے میں اتر کر سرنگ میں رینگتا ہوا اس غار تک پہنچ گیا تھا جس میں سے لیڈی فونڈا نکل کر باہر آئی تھی۔

''یہ یہاں ہے''...... الاسد نے لیڈی فونڈا کو دیکھ کر کہا تو لیڈی فونڈا نے پلٹ کر اس کی طرف دیکھا۔

''تم کیا چاہتے ہو''...... لیڈی فونڈا نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''یہ بات تمہارے منگیتر جوالفرائڈ نے بھی پوچھی تھی۔ اس نے ب نہیں دیا تھا اور تم بھی میرے اس سوال کا جواب نہیں دے ی''...... عمران نے کہا۔

''کون سا سوال''...... لیڈی فونڈا نے پوچھا۔

''ہم پروفیسر ایڈگر کے ساتھ پنگ پانگ کھیلنا چاہتے ہیں لیکن کے ساتھ پنگ پانگ کھیلنے کے لئے ہمیں سب سے پہلے اسے ونڈنا پڑے گا اور اسے ڈھونڈنے میں نجانے ہمارا کتنا وقت لگ ئے اس لئے اگر تم ان کے بارے میں کچھ جانتی ہو تو بتا

دو“...... عمران نے کہا۔

”میں پروفیسر ایڈگر کے بارے میں کچھ نہیں جانتی“...... لیڈی فونڈا نے منہ بنا کر کہا۔

”اس کا کوئی اتہ پتہ۔ اس کی لیبارٹری یا پھر اس کی کسی رہائش گاہ کا ہی پتہ بتا دو وہاں جا کر ہم اسے خود ہی ڈھونڈ لیں گے“۔ عمران نے اسی انداز میں کہا۔

”مجھے اس کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے“...... لیڈی فونڈا نے اسی انداز میں کہا۔

”اچھا تو پھر ایک کام کرو“...... عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

”کیا“...... لیڈی فونڈا نے اس کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”ہمیں کرنل ڈراس کے پاس لے چلو۔ کرنل ڈراس میرا لنگوٹیا ہے۔ ایک زمانے میں ہم ایک دوسرے کے لنگوٹ بدل لیا کرتے تھے۔ ایک بار اس نے مجھ سے میرے چند لنگوٹ ادھار لئے تھے اور اس کے بعد وہ غائب ہو گیا تھا۔ سنا ہے وہ اسرائیل میں کہیں موجود ہے اور اس نے ایک خفیہ کاپر ہیڈ ایجنسی بنا لی ہے اور اب وہ وہاں شہنشاہوں کی زندگی بسر کر رہا ہے۔ شہنشاہ بننے کے باوجود وہ اب بھی میرے ہی لنگوٹ استعمال کرتا ہے لیکن اب میں اسے مزید اپنے لنگوٹ استعمال کرنے کی اجازت نہیں دوں گا اس لئے

ہمیں اس کے ہیڈ کوارٹر لے چلو تا کہ میں اس سے اپنے سارے لنگوٹ واپس لے سکوں“...... عمران نے کہا۔

”مجھے کرنل ڈراس اور کاپر ہیڈ ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے“...... لیڈی فونڈا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

”لو جولیا۔ یہ تو کچھ بھی نہیں جانتی۔ اب کیا کریں۔ لگتا ہے اپنے بچوں کے لئے ہمیں نئے لنگوٹ ہی بنوانے پڑیں گے“۔ عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

”اسے میرے حوالے کر دو۔ پھر دیکھنا یہ کس طرح گلا پھاڑ پھاڑ کر سب کچھ بتاتی ہے“...... جولیا نے غرا کر کہا۔

”ٹھیک ہے لیکن خیال رکھنا کہ کہیں یہ اپنے منگیتر کی طرح اپنے ہی ہاتھوں ہلاک نہ ہو جائے“...... عمران نے کہا۔

”کیا مطلب۔ کیا جوالفرائڈ نے خود کو اپنے ہاتھوں ہلاک کیا تھا“...... لیڈی فونڈا نے چونک کر پوچھا۔

”ہاں۔ اس نے کہا تھا کہ وہ سب کچھ برداشت کر سکتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر اس کی منگیتر لیڈی فونڈا بھی اس کے سر پر سینڈل مارے تو وہ ہنس کر اسے بھی برداشت کر لے گا لیکن اسے شکست سے سخت نفرت ہے۔ وہ یہ کبھی برداشت نہیں کر سکتا کہ کوئی اسے شکست دے۔ اس نے میرے ساتھ کبڈی کبڈی کھیلنے کی کوشش کی تھی اور وہ ناکام رہا تھا بس پھر کیا تھا اس بزدل نے فوراً اپنی گردن

پر خنجر چلا لیا''......عمران نے کہا تو لیڈی فونڈا غصے سے بل کھا کر رہ گئی۔

''ہونہہ۔ میں جوالفرائڈ کو بخوبی جانتی ہوں۔ وہ ان لوگوں میں سے نہیں ہے جو بلا وجہ اپنے ہاتھوں اپنی جان لے لے۔ مجھے یقین ہے کہ اس نے تم سے مقابلہ کرنے کی کوشش کی ہو گی اور تم نے اسے شکست سے دوچار کر دیا ہو گا جس کے نتیجے میں اس نے خود کو ہلاک کیا ہو گا''......لیڈی فونڈا نے کہا۔

''ہاں شاید ایسا ہی ہوا تھا۔لیکن مجھے ٹھیک سے یاد نہیں ہے۔ جب تم اس کے پاس جاؤ گی تو خود ہی اس سے ساری حقیقت پوچھ لینا''......عمران نے کہا۔

''عمران فضول باتیں چھوڑو اور مجھے اجازت دو کہ میں اس کا منہ کھلوا سکوں۔ یہاں تک آتے ہوئے پہلے ہی ہمارا بہت وقت ضائع ہو چکا ہے''......جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اجازت ہے۔ اجازت ہے۔ اجازت ہے۔ تین بار کہہ دیا ہے کافی ہے یا اور کہوں''......عمران بھلا آسانی سے کہاں باز آنے والوں میں سے تھا۔ جولیا نے اسے تیز نظروں سے گھورا اور پھر لیڈی فونڈا کو گھورتی ہوئی اس کی جانب بڑھی۔ اسے اپنی طرف آتے دیکھ کر لیڈی فونڈا کے اعصاب تن گئے اور وہ جولیا کی جانب خونخوار نظروں سے دیکھنے لگی۔

''تو تم میری زبان کھلواؤ گی''......لیڈی فونڈا نے جولیا کو

گھورتے ہوئے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔تمہاری زبان کھلوانے کے لئے مجھے دس منٹ سے زیادہ نہیں لگیں گے''......جولیا نے جواباً غرا کر کہا۔

''ہونہہ''......لیڈی فونڈا نے ہنکارہ بھرا اور مارشل آرٹس کا اسٹائل بنا کر دو قدم پیچھے ہٹ گئی۔ اس کی نظریں جولیا کے بڑھتے ہوئے قدموں پر جمی ہوئی تھیں۔ جولیا تیز تیز چلتی ہوئی اس کے قریب آئی تو اچانک لیڈی فونڈا نے حلق سے ایک زور دار چیخ ماری اور ساتھ ہی اس نے زمین چھوڑ دی۔ ہوا میں اچھلتے ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے گھومی اور اس نے دونوں ٹانگیں سمیٹ کر ایک نئے انداز میں جولیا کو فلائنگ کک مارنے کی کوشش کی، عموماً فلائنگ کک اچھل کر سامنے کے رخ سے ماری جاتی ہے لیکن لیڈی فونڈا ہوا میں اچھلتے ہی کسی پھرکی کی طرح گھومتی ہوئی جولیا کی طرف بڑھی تھی اور اس نے دونوں ٹانگیں جولیا کو مارنے کی کوشش کی تھی لیکن جولیا بھی کم نہیں تھی۔ لیڈی فونڈا کو اس طرح اچھلتے اور ہوا میں گھومتے دیکھ کر اس نے بھی بجلی کی سی تیزی سے چھلانگ لگائی اور قلابازی کھاتی ہوئی لیڈی فونڈا کے اوپر سے نکلتی چلی گئی۔ لیڈی فونڈا نے ہوا میں اپنا جسم گھما کر اسے ٹانگ مارنی چاہی لیکن اس وقت تک جولیا اس کے عقب میں آ چکی تھی اور پھر جیسے ہی لیڈی فونڈا کا جسم جولیا کو ٹانگ مارنے کے لئے گھوما جولیا نے ہوا میں ہی ایک الٹی قلابازی کھائی اور اس کی ٹانگ کی بھرپور ضرب لیڈی

فونڈا کی کمر پر پڑی۔ لیڈی فونڈا کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ اچھل کر نیچے زمین پر گری۔ اسی لمحے جولیا قلابازیاں کھاتی ہوئی نیچے آ گئی۔ اس کے پیر جیسے ہی زمین سے لگے اس نے ایک ٹانگ اٹھا کر اپنا جسم نیم کمان کی طرح موڑتے ہوئے تیزی سے اٹھتی ہوئی لیڈی فونڈا کے پہلو میں مار دی۔ لیڈی فونڈا کو زور دار جھٹکا لگا اور وہ رول ہوتی ہوئی ایک بار پھر زمین پر گر گئی۔ جولیا فوراً سیدھی ہوئی اور تیزی سے لیڈی فونڈا کی جانب لپکی۔

جولیا اور لیڈی فونڈا کا مارشل آرٹس کا یہ نیا انداز دیکھ کر عمران سمیت اس کے ساتھیوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ وہ سائیڈ میں ہو کر ان دونوں کی فائٹ دیکھ رہے تھے۔

''اٹھو لیڈی فونڈا۔ اگر تم میں دم ہے تو آؤ اور میرا مقابلہ کرو۔ میں نے تمہیں دس منٹ کا وقت دیا ہے۔ دس منٹوں میں تمہیں میں نے بار بار زمین نہ چٹائی تو میرا نام جولیا نہیں''...... جولیا نے لیڈی فونڈا کی جانب بڑھتے ہوئے کہا تو لیڈی فونڈا کے حلق سے غراہٹ نکلی اور وہ ماہر جمناسٹک کا مظاہرہ کرتی ہوئی فوراً اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ دو بار زمین چاٹنے کی وجہ سے اس کے چہرے پر شدید جھنجھلاہٹ کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے۔

''ان دس منٹوں میں تمہاری میں وہ حالت کر دوں گی کہ تمہیں خود کو پہچاننا بھی مشکل ہو جائے گا''...... لیڈی فونڈا نے کہا اور وہ

تیزی سے جولیا کی طرف بڑھی۔

جولیا کے قریب آتے ہی اس نے جولیا پر جوڈو کا انتہائی خوفناک حملہ کر دیا۔ اس کا دایاں بازو بجلی کی سی تیزی سے جولیا کے بائیں پہلو سے رگڑ کھاتا ہوا نکلا اور اس کا بایاں گھٹنا پوری قوت سے جولیا کے پیٹ سے ٹکرایا جولیا بری طرح سے ڈکراتی ہوئی پیچھے ہٹتی چلی گئی۔ اس کے انداز میں لڑکھڑاہٹ تھی اور لیڈی فونڈا نے اس کے پیچھے ہٹتے ہی انتہائی مہارت سے الٹی قلابازی لگا کر دونوں لاتیں جوڑ کر جولیا کی تھوڑی کے نیچے ماریں اور جولیا اچھل کر پشت کے بل زمین پر گر پڑی۔ عمران، لیڈی فونڈا کی پھرتی اور مہارت پر دل ہی دل میں داد دیئے لگا۔ وہ واقعی ایک خوفناک اور ماہر لڑاکا ثابت ہو رہی تھی ورنہ جولیا اس طرح آسانی سے گرنے والوں میں سے نہیں تھی۔

لیڈی فونڈا قلابازی کھا کر سیدھی ہوئی اور ایک بار پھر بجلی کی سی تیزی سے الٹی قلابازی کھا کر اس کی دونوں ٹانگیں عین اسی جگہ پہنچیں جہاں جولیا کا پیٹ تھا لیکن جولیا نیچے گرتے ہی انتہائی تیزی سے کروٹ بدل گئی۔ اگر اسے ایک لمحے کی بھی دیر ہو جاتی اور لیڈی فونڈا کا داؤ کامیاب ہو جاتا تو جولیا کی آنتیں یقیناً اس کے پیٹ سے باہر نکل آتیں کیونکہ دوبارہ قلابازی کھاتے ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے گھومی تھی۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ جیسے ہی اس کے پیر جولیا کے پیٹ پر پڑتے وہ گھوم جاتی نتیجہ یہ کہ تیزی سے گھومنے

سے جولیا کا پیٹ پھٹ جاتا لیکن جولیا کے بجلی کی سی تیزی سے ہٹ جانے کی وجہ سے اس کے پیر زمین پر لگے اور پھر جیسے ہی وہ گھومی جولیا کی لات نیم دائرے کی صورت میں گھومتی ہوئی اس کی کمر سے ٹکرائی اور لیڈی فونڈا چیختی ہوئی اچھل کر سامنے موجود ایک چٹان سے جا ٹکرائی۔ اس نے اپنے دونوں ہاتھ آگے کر کے اپنے چہرے کو چٹان سے ٹکرانے سے بچا لیا تھا لیکن چٹان سے ٹکراتے ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے مڑی تھی۔ سنبھلنے کے لئے اتنا وقت جولیا کے لئے کافی تھا وہ دوبارہ اٹھ کر کھڑی ہو چکی تھی۔ جولیا کی تھوڑی کے نیچے زخم کا نشان واضح نظر آ رہا تھا۔

”تم گر بھی سکتی ہو۔ حیرت ہے۔ جولیا گر جائے تو پھر اب اللہ اللہ ہی کیا جا سکتا ہے“...... عمران نے بڑے کٹیلے لہجے میں کہا۔

”یو شٹ اپ نانسنس“...... جولیا نے چیخ کر کہا۔ غصے کی شدت سے وہ عمران پر ہی الٹ پڑی تھی اور عمران اس کا غصہ دیکھ کر مسکرا کر رہ گیا۔ وہ جولیا کی ذہنی کیفیت کو بخوبی جانتا تھا۔ اس نے جان بوجھ کر جولیا کو غصہ دلایا تھا تا کہ جولیا اپنے اصلی رنگ میں آ جائے اور وہی ہوا تھا۔ جولیا نے پوری قوت سے لیڈی فونڈا پر چھلانگ لگا دی۔ لیڈی فونڈا پھرتی سے دائیں طرف ہٹی لیکن جولیا فضا میں گھوم گئی اور پھر وہ پوری قوت سے لیڈی فونڈا سے ٹکرائی اور لیڈی فونڈا اچھل کر زمین پر گری اور اس کے حلق سے زور دار چیخ نکل گئی۔ اسی لمحے جولیا نے پوری قوت سے اس کی ناک پر ٹکر ماری۔ لیڈی

فونڈا نے ٹکر کھاتے ہی دونوں ہاتھ تیزی سے اٹھا کر جولیا کی پسلیوں پر زور سے مارے اور جولیا کے حلق سے غراہٹ سی نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم تیزی سے نیچے کی طرف جھکا جیسے وہ ضرب کھا کر گر رہی ہو اور لیڈی فونڈا اس کے عیارانہ داؤ کو نہ سمجھ کر مار کھا گئی۔ اسے گرتے دیکھ کر وہ اس کے سر پر مکا مارنے کے لئے ذرا سی جھکی لیکن جولیا نے یکلخت اسے پیچھے پلٹ دیا اور پھر جیسے ہی لیڈی فونڈا کا جسم زمین سے لگا۔ جولیا پوری قوت سے اچھلی اور لیڈی فونڈا کی دونوں ٹانگیں جو نیچے گرنے کی وجہ سے اوپر کو اٹھی ہوئی تھیں جولیا کے دونوں ہاتھوں میں آ گئیں اور جولیا اس کی دونوں ٹانگوں پر اپنے پورے جسم کا بوجھ ڈالتی ہوئی اس کے سر کے اوپر گری اور لیڈی فونڈا کے حلق سے دردناک چیخیں نکلنے لگیں۔ اس نے تڑپ کر اپنے نچلے جسم کو پیچھے کی طرف سمیٹ کر اس خوفناک داؤ سے نکلنا چاہا لیکن وہ ایسا کرنے میں ناکام رہی اور کٹاک کٹاک کی زور دار آوازوں کے ساتھ ہی لیڈی فونڈا کی ریڑھ کی ہڈی کے کئی مہرے ٹوٹتے چلے گئے اور لیڈی فونڈا، جولیا کے جسم کے نیچے پانی سے نکلی ہوئی مچھلی کی طرح تڑپنے لگی۔ کٹاک کٹاک کی آوازیں سنتے ہی جولیا تیزی سے اچھلی اور اس نے لیڈی فونڈا کی دونوں ٹانگیں چھوڑ کر اس کے پیٹ پر دونوں گھٹنے جوڑ کر ضرب لگائی تو لیڈی فونڈا کے حلق سے نکلنے والی دردناک چیخ سے ماحول لرز اٹھا۔ لیڈی فونڈا کے حلق سے چند لمحے خرخراہٹوں کی

آوازیں نکلتی رہیں اور پھر وہ ساکت ہوتی چلی گئی۔ جولیا تیزی سے اٹھی اور اس نے لیڈی فونڈا کے پہلو پر زور زور سے ٹھوکریں مارنی شروع کر دیں۔

''اٹھو۔ ماسٹر فائٹر کی اولاد۔ اب بے حس ہو کر کیوں پڑی ہو۔ اٹھو اور میرا مقابلہ کرو''...... جولیا نے اس کے پہلو میں ٹھوکریں مارتے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ غصے سے اس کا چہرہ پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو رہا تھا۔

''بس کرو جولیا۔ یا تو یہ مر چکی ہے یا پھر بے ہوش ہو چکی ہے''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور جولیا زخمی ناگن کی طرح مڑ کر عمران کی طرف دیکھنے لگی۔ اس کا غصہ عروج پر تھا وہ اس وقت واقعی انتہائی خونخوار شیرنی دکھائی دے رہی تھی جسے دیکھ کر اس کے ساتھی ساکت رہ گئے تھے۔ عمران اور اپنے ساتھیوں کو دیکھ کر جولیا نے سر جھٹکا اور لیڈی فونڈا کو چھوڑ کر آہستہ آہستہ پیچھے ہٹتی چلی گئی۔

''یہ عورت ہے۔ اب یہ زندہ ہے یا مر چکی ہے اس لئے اسے تم ہی چیک کر سکتی ہو۔ ہم مرد تو اسے ہاتھ لگانے سے رہے''۔ عمران نے کہا تو جولیا نے چونک کر سر اٹھایا اور ایک بار پھر لیڈی فونڈا کی جانب دیکھنے لگی۔ چند لمحے وہ لیڈی فونڈا کو دیکھتی رہی پھر وہ آہستہ آہستہ اس کی طرف بڑھی اور لیڈی فونڈا کی سانس اور اس کی نبض چیک کرنے لگی۔

''یہ ابھی زندہ ہے''...... جولیا نے کہا۔

''اوہ۔ پھر ٹھیک ہے۔ ورنہ میں تو یہی سمجھا تھا کہ دو شیرنیاں جب لڑتی ہیں تو اس وقت تک پیچھے نہیں ہٹتیں جب تک ان میں سے کسی ایک کی جان نہ چلی جائے۔ اب مجھے کیا معلوم تھا کہ ایک شیرنی ہے اور دوسری نے محض شیرنی کی کھال ہی پہن رکھی تھی اسی لئے وہ اصلی شیرنی کے ہاتھوں مار کھا گئی ہے''...... عمران نے کہا تو اس کی بات سن کر جولیا کے چہرے پر رنگ سے بکھرتے چلے گئے۔ عمران نے اسے شیرنی کا خطاب دے کر اس کی تعریف کی تھی اور عمران کی تعریف سن کر جولیا کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا تھا۔

''اس میں اگر جان باقی ہے تو پھر ہم اس موقع کا فائدہ اٹھا کر اس سے بہت کچھ اگلوا سکتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا میں اسے باندھ دوں''...... الاسد نے آگے آ کر کہا۔

''نہیں۔ اسے باندھنے کا کام بھی ہماری موٹیری ہی کرے گی اور اس سے جو پوچھنا ہو گا وہ بھی اسی کی ذمہ داری ہے''...... عمران نے کہا تو جولیا کے چہرے پر مسرت کے تاثرات دکھائی دینے لگے وہ واپس مڑ کر ان کے قریب آ گئی۔

''پوچھنا کیا ہے اس سے''...... جولیا نے کہا تو عمران اسے بتانے لگا کہ اسے لیڈی فونڈا سے کیا معلومات حاصل کرنی ہیں۔

''میں اس کی گردن کی ایک خاص رگ دبا کر اس کے سر کے ایک مخصوص حصے پر ہٹ مار کر اسے شعور سے لاشعور میں لے آتا ہوں۔ اس کی ریڑھ کی ہڈی ٹوٹی ہوئی ہے۔ جب اس کا لاشعور

اس کے شعور پر غالب آ جائے گا تو شدید زخمی ہونے کی وجہ سے یہ
ہر سوال کا صحیح صحیح جواب دے گی''...... عمران نے کہا تو جولیا نے
اثبات میں سر ہلا دیا۔

الاسد نے اپنے تھیلے سے نائلون کی رسی کا گچھا نکال کے دے
دیا جو وہ بیس کیمپ کے کسی حصے سے اٹھا لایا تھا۔ جولیا نے اس سے
رسی لی اور پھر وہ تیزی سے زخمی لیڈی فونڈا کو باندھنا شروع ہو گئی۔

کرنل ڈراس کا چہرہ غصے سے بگڑا ہوا تھا وہ بار بار سامنے پڑے
ہوئے فون کی جانب دیکھ رہا تھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے
فون کی گھنٹی بجنے کا انتظار ہو۔ وہ بار بار ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور
اٹھا کر کان سے لگاتا اور پھر رسیور میں ٹون کی آواز سن کر وہ رسیور
دوبارہ کریڈل پر رکھ دیتا تھا۔

''ہونہہ۔ یہ لیڈی فونڈا کہاں غائب ہو گئی ہے۔ میں نے اسے
فوری طور پر ہیڈ کوارٹر آنے کے لئے کہا تھا۔ کئی بار میں اس سے
ہیلی کاپٹر کے ٹرانسمیٹر پر رابطہ کر چکا ہوں لیکن میرا اس سے رابطہ ہی
نہیں ہو رہا ہے۔ آخر کہاں رہ گئی ہے وہ''...... کرنل ڈراس نے
غصے سے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو
کرنل ڈراس چونک اٹھا۔ دوسرے لمحے اس نے جھپٹ کر رسیور اٹھا
کر کان سے لگا لیا۔

''یس۔ کرنل ڈراس ہیئر۔ کہاں رہ گئی ہو تم لیڈی فونڈا۔ میں

کب سے تم سے رابطہ کرنے کی کوشش کر رہا ہوں''...... کرنل ڈراس نے رسیور کان سے لگاتے ہی چیختے ہوئے کہا۔

''جوفرڈ بول رہا ہوں چیف''...... دوسری طرف سے لیڈی فونڈا کی بجائے ایک مردانہ آواز سنائی دی تو کرنل ڈراس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ جوفرڈ، کاپڑ ہیڈ کے آپریشن روم کا انچارج تھا۔

''ہونہہ۔ بولو۔ کیوں کال کی ہے''...... کرنل ڈراس نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''چیف میں نے آپ کے حکم سے ٹریکر سسٹم پر لیڈی فونڈا کے ہیلی کاپٹر کو سرچ کیا ہے۔ ٹریکر سسٹم سے ملنے والی رپورٹ کے مطابق لیڈی فونڈا کا ہیلی کاپٹر تباہ ہو چکا ہے''...... جوفرڈ نے کہا اور کرنل ڈراس بری طرح سے اچھل پڑا۔

''اوہ اوہ۔ لیڈی فونڈا کا ہیلی کاپٹر تباہ ہو چکا ہے۔ کہاں۔ کیسے۔ کب''...... کرنل ڈراس نے حیرت سے چیختے ہوئے کہا تو جوفرڈ اسے بتانے لگا کہ ہیلی کاپٹر کس علاقے میں تھا اور اسے تباہ ہوئے کتنی دیر ہو چکی ہے۔ لیڈی فونڈا کے ہیلی کاپٹر کی تباہی کا سن کر کرنل ڈراس کو اپنے پیروں تلے سے زمین نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ جوفرڈ اسے تباہ ہونے والے ہیلی کاپٹر کی تفصیلات بتا رہا تھا لیکن کرنل ڈراس جیسے اس کی باتیں سن ہی نہیں رہا تھا پھر اس نے مشینی انداز میں اپنے کان سے رسیور ہٹایا اور اسے کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کا چہرہ دھواں دھواں ہو رہا تھا۔ یکے بعد دیگرے ملنے

والی بری خبروں نے اسے ہلا کر رکھ دیا تھا۔

''کیسے ہو گیا یہ سب۔ لیڈی فونڈا کا ہیلی کاپٹر کیسے تباہ ہو گیا۔ کیا اس کے ہیلی کاپٹر کی تباہی کے پیچھے بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کا ہی ہاتھ ہے''...... کرنل ڈراس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ چند لمحے سکتے کے عالم میں بیٹھا رہا پھر اچانک جیسے اسے ہوش آ گیا۔ اس نے فوراً ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور اسے کان سے لگا کر جلدی جلدی نمبر پریس کرنے لگا۔

''یس چیف۔ جوفرڈ بول رہا ہوں''...... رابطہ ملتے ہی آپریشن روم کے انچارج جوفرڈ کی آواز سنائی دی۔

''میری اینگری مین ڈگلورس سے بات کراؤ''...... کرنل ڈراس نے دھاڑتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ یس چیف۔ میں ابھی بات کراتا ہوں''...... جوفرڈ نے کرنل ڈراس کی دھاڑ سن کر سہمے ہوئے لہجے میں کہا تو کرنل ڈراس نے ایک جھٹکے سے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''مجھے عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے شروع سے ہی ڈگلورس کو آگے کر دینا چاہئے تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں سے نپٹنے کی جو صلاحیتیں ڈگلورس جیسے اینگری مین میں ہیں وہ صلاحیتیں جوالفرائڈ اور لیڈی فونڈا میں نہیں تھیں۔ اینگری مین ہی ایک ایسا ایجنٹ ہے جو عمران کی ٹکر کا ہے اور وہ زمین کی تہہ اور آسمان کی بلندی سے بھی انہیں ٹریس کر کے ہلاک کرنے کی صلاحیت رکھتا

ہے۔ اسے اب تک عمران کے مقابل نہ لا کر میں نے غلطی کی تھی۔ لیکن اب میں ایسی کوئی غلطی نہیں کروں گا۔ اگر عمران اور اس کے ساتھی جوالفرائڈ اور لیڈی فونڈا کو ہلاک کر کے اسرائیل داخل ہو چکے ہیں تب بھی ڈگلورس انہیں ہر حال میں ڈھونڈ نکالے گا اور انہیں ہر حال میں ان کے انجام تک پہنچا کر ہی دم لے گا''...... کرنل ڈراس نے غراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ فون کی گھنٹی بجتے ہی کرنل ڈراس نے فوراً رسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا۔

''یس۔ چیف آف کاپر ہیڈ کرنل ڈراس سپیکنگ''...... اس نے کان سے رسیور لگاتے ہی انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

''اینگری مین بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے ایک ایسی آواز سنائی دی جیسے کوئی انتہائی زہریلا ناگ پھنکار رہا ہو۔

''ڈگلورس۔ کہاں ہو تم''...... کرنل ڈراس نے اسی انداز میں کہا۔

''میں اپنے فلیٹ میں ہوں چیف۔ حکم''...... اینگری مین نے اسی انداز میں جواب دیا۔ گو کہ اس کے لہجے میں مؤدب پن تھا لیکن اس کی آواز میں بدستور کسی ناگ کی سی کاٹ تھی۔

''ہونہہ۔ تم ابھی اور اسی وقت میرے آفس پہنچو۔ تمہیں ایک انتہائی اہم ذمہ داری سونپنی ہے۔ میرے آفس پہنچنے کے لئے میں تمہیں زیادہ سے زیادہ دس منٹ دے سکتا ہوں۔ دس منٹ کے

اندر تمہیں میرے سامنے ہونا چاہئے''...... کرنل ڈراس نے کہا۔

''یس چیف۔ میں پہنچ جاؤں گا''...... اینگری مین نے اپنے مخصوص انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا اور کرنل ڈراس نے اوکے کہہ کر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اگلے دس منٹ کے بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور لمبے قد اور انتہائی مضبوط جسامت کا مالک ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس نوجوان نے سیاہ رنگ کا اوور کوٹ پہن رکھا تھا اور اس کے سر پر فلیٹ ہیٹ بھی تھا۔ نوجوان کا چہرہ لمبوترا تھا اور اس کی تھوڑی آگے سے کسی ہتھوڑے جیسی دکھائی دے رہی تھی۔ اس کی آنکھیں نیلی اور چھوٹی تھیں لیکن ان میں بلا کی ذہانت اور سفاکی دکھائی دے رہی تھی اور اس کے چہرے پر سنجیدگی جیسے ثبت ہو کر رہ گئی تھی۔ وہ شکل و صورت سے انتہائی سخت گیر اور بدمزاج کا معلوم ہو رہا تھا۔

''آ گئے تم۔ آؤ بیٹھو''...... اسے دیکھ کر کرنل ڈراس نے چونکتے ہوئے کہا تو سیاہ لباس والا نوجوان آگے بڑھا اور پھر وہ بڑے اطمینان بھرے انداز میں کرنل ڈراس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

''آپ نے کہا تھا کہ آپ مجھے اہم ذمہ داری دینا چاہتے ہیں''...... اینگری مین نے کرنل ڈراس کی جانب دیکھتے ہوئے بڑے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ کیا تم جانتے ہو کہ کاپر ہیڈ کے ٹاپ ایجنٹ جوالفرائڈ اور لیڈی فونڈا ہلاک ہو چکے ہیں''...... کرنل ڈراس نے اس کی

جانب غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''جی ہاں۔ مجھے معلوم ہے''...... اینگری مین نے اسی انداز

کہا تو کرنل ڈراس چونک پڑا۔

''معلوم ہے۔ کہاں سے معلوم ہوا ہے تمہیں''...... کرنل ڈرا

نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ابھی آپ نے ہی بتایا ہے''...... اینگری مین نے کہا تو کر

ڈراس ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ اینگری مین اس کے سا

مؤدب تو تھا لیکن اس کا لب و لہجہ اور انداز ایسا تھا جیسے وہ کر

ڈراس کو اس کی حیثیت کی وجہ سے عزت دے رہا ہو ورنہ اس

نظر میں کرنل ڈراس کی کوئی اہمیت نہ ہو۔

اینگری مین جس کا اصل نام ڈگلورس تھا کاپر ہیڈر کی ا

فورس کا سربراہ تھا لیکن ڈگلورس صرف نام کا ہی اینگری مین

تھا۔ کرنل ڈراس اسے جو بھی مشن سونپتا تھا۔ وہ اس مشن پر

سے تو کام کرتا تھا لیکن وہ مجرموں کو زندہ گرفتار کرنے کے حق

نہیں ہوتا تھا۔ اس کی نظر میں ہر چھوٹا بڑا مجرم محض مجرم ہی ہو

جسے وہ موت سے کم سزا نہیں دیتا تھا۔ اس کا اصول تھا کہ وہ

کی بنیاد پر ہی مجرموں کو گولی سے اڑا دیتا تھا کہ نہ مجرم ہو گا ا

ہی کوئی جرم ہو گا۔

کرنل ڈراس نے ڈگلورس کو اس کام سے روکنے کی ۔

کوشش کی تھی کیونکہ ڈگلورس نے بعض ایسے مجرموں کو بھی گولی

ہلاک کر دیا تھا جن سے بڑے مجرموں کے بارے میں اہم

معلومات حاصل ہو سکتی تھیں۔ لیکن ڈگلورس، کرنل ڈراس کی بات

ایک کان سے سنتا اور دوسرے سے نکال دیتا تھا۔ اس کے ہاتھوں

آج تک کوئی بھی مجرم زندہ گرفتار نہیں ہوا تھا۔ ایک بار ڈگلورس نے

ایک ایسے شخص کو ہلاک کر دیا تھا جو کرنل ڈراس کے لئے انتہائی

اہمیت کا حامل تھا۔ اس شخص کا تعلق فلسطین کی تحریک آزادی کے

ایک اہم رہنما سے تھا۔ وہ شخص ڈگلورس کے ہاتھ آ گیا تھا اور

ڈگلورس نے عادت کے مطابق اسے فوراً ہی گولی مار کر ہلاک کر دیا

جس پر کرنل ڈراس کو ڈگلورس پر بے حد غصہ آیا تھا کہ اگر

ڈگلورس اس آدمی کو زندہ پکڑ لیتا تو اس سے تحریک آزادی کے اصل

تک آسانی سے پہنچا جا سکتا تھا جس کی وجہ سے اسرائیلی حکام

نے اس کی شدید سرزنش کی تھی۔ کرنل ڈراس چاہتا تو ڈگلورس کا

کورٹ مارشل کر کے اسے ہلاک کرا سکتا تھا لیکن ڈگلورس کی

کارکردگی اور اس کی ذہانت کا کرنل ڈراس بھی معترف تھا اس لئے

نے ڈگلورس کو فوری طور پر کاپر ہیڈ کے ایکشن گروپ سے

ف کر دیا تھا۔ اب وہ اس سے فری لانسر کے طور پر کبھی کبھار

ہیڈ کے لئے کام لے لیتا تھا ورنہ ڈگلورس زیادہ تر فری ہی

تھا۔ فری لانسر ہونے کی وجہ سے ڈگلورس کاپر ہیڈ سمیت

ل کی دوسری ایجنسیوں کے لئے بھی کام کرتا تھا۔ اسرائیل کی

م ایجنسیاں بھی ڈگلورس کی صلاحیتوں کا بھرپور فائدہ اٹھا رہی

تھیں لیکن اس بات کی ڈگلورس کو کوئی پرواہ نہیں تھی اب اس کا ما
پیسے دو اور کام لو بن گیا تھا۔ وہ چونکہ مجرم پر رحم کرنا نہیں جانتا تھا
اور مجرم کے سامنے آتے ہی اسے گولی مار دینے کا قائل تھا اور ہر
وقت سنجیدہ اور خشک مزاج رہتا تھا اس لئے اس کے نام کی بجائے
اسے اینگری مین کہا جاتا تھا اور ڈگلورس اسرائیل میں اینگری مین
کے نام سے ہی مشہور تھا۔

''ان دونوں کو ہلاک کرنے والے پاکیشائی ایجنٹ ہیں''۔ کرنل
ڈراس نے غور سے ڈگلورس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا اور پاکیشیائی
ایجنٹوں کا سن کر ڈگلورس بری طرح سے چونک پڑا۔

''پاکیشائی ایجنٹ۔ آپ کا مطلب ہے کہ علی عمران اور اس کے
ساتھی''...... ڈگلورس نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ علی عمران اور اس کے ساتھی جو پاکیشیا سیکرٹ سروس
کے لئے کام کرتے ہیں''...... کرنل ڈراس نے کہا۔

''اوہ۔ تو علی عمران اور اس کے ساتھی ایک بار پھر اسرائیل آئے
ہوئے ہیں لیکن کیوں۔ اب ان کا یہاں کیا مشن ہے''...... ڈگلورس
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''وہ یہاں ایم کے میزائل کی لیبارٹری تباہ کرنے کے لئے آئے
ہیں''...... کرنل ڈراس نے کہا۔

''ایم کے میزائل کی لیبارٹری۔ یہ کیسی لیبارٹری ہے۔ میں نے
ایسی کسی لیبارٹری کا نام نہیں سنا ہے''...... ڈگلورس نے حیران ہوتے

ہوئے کہا۔ تو کرنل ڈراس اسے ایم کے میزائلوں کے بارے میں
تفصیل بتانے لگا۔

''اس لیبارٹری کی حفاظت کی ساری ذمہ داری کاپر ہیڈ کی ہے
ڈگلورس۔ لیبارٹری اسرائیل کے کس علاقے میں ہے اس کے
بارے میں سوائے میرے اور لیبارٹری میں کام کرنے والے افراد
کے کسی کو کچھ علم نہیں ہے۔ حتیٰ کہ سیکورٹی کے پیش نظر اس لیبارٹری
کے بارے میں اسرائیلی پریذیڈنٹ اور پرائم منسٹر کو بھی لاعلم رکھا گیا
ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم یہ میزائل چونکہ مسلم ممالک کے خلاف
استعمال کرنے کے لئے بنا رہے ہیں اس لئے صدر اور وزیر اعظم کی
ہدایات کے مطابق اس لیبارٹری کو ان سے بھی پوشیدہ رکھا گیا ہے
کیونکہ ہم جب بھی مسلم ممالک اور خاص طور پر پاکیشیا کے خلاف
کوئی پلاننگ کرتے ہیں تو اس پلاننگ کی خبر پاکیشائی ایجنٹ خاص
طور پر عمران کو فوراً ہو جاتی ہے اور وہ اسرائیل پہنچ کر ایجنسیوں کے
سربراہوں کے ساتھ ساتھ صدر اور وزیر اعظم کی آوازوں کی انتہائی
کامیاب نقل آسانی سے کر لیتا تھا اور اس طرح وہ صدر سے وزیر
اعظم اور وزیر اعظم سے صدر کی آواز میں معلومات حاصل کر لیتا
ہے اس لئے ایک میٹنگ میں فیصلہ کیا گیا تھا کہ ایم کے میزائل کی
لیبارٹری کو ہر خاص وعام کے ساتھ ساتھ صدر اور وزیر اعظم سے
بھی مخفی رکھا جائے تاکہ عمران اور اس کے ساتھی جب بھی یہاں
آئیں تو وہ صدر اور وزیر اعظم کی آواز کی نقل کر کے اس لیبارٹری

کے بارے میں کوئی معلومات حاصل نہ کر سکیں۔ صدر اور وزیر اعظم نے لیبارٹری بنانے اور اس کی حفاظت کی تمام ذمہ داری مجھے سونپ دی تھی اور میں نے اس پر دن رات ایک کر کے کام کیا تھا اور ایک ایسی جگہ لیبارٹری بنائی ہے جس کا کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا۔ بہرحال ہم نے ایم کے میزائل لیبارٹری کو خفیہ رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی تھی لیکن اس لیبارٹری میں کام کرنے والے سائنس دان پروفیسر ایڈگر جو ایم کے میزائل کا موجد بھی ہے کی ایک غلطی کی وجہ سے ایم کے میزائلوں کے بارے میں ساری تفصیل پاکیشیا پہنچ گئی اور اس بات کی خبر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہو گئی۔ تم جانتے ہو کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس تک جب مسلم ممالک اور پاکیشیا کے خلاف ہونے والی پلاننگ کی رپورٹ پہنچتی ہے تو وہ موت کا طوفان بن کر اسرائیل کا رخ کرتے ہیں اور اپنی ہر ممکن کوششیں کر کے اس پلاننگ کا تار و پود بکھیر کر رکھ دیتے ہیں''...... کرنل ڈراس نے کہا اور پھر اس نے آئی بالز کے ذریعے عمران تک پہنچنے والی تمام رپورٹس کے بارے میں ڈگلورس کو بتانا شروع کر دیا۔ ڈگلورس خاموشی سے کرنل ڈراس کی باتیں سن رہا تھا۔ اس نے ایک بار بھی کرنل ڈراس کو ٹوکنے یا اس سے کچھ پوچھنے کی کوشش نہ کی تھی۔

''ہونہہ۔ تو اب عمران اور اس کے ساتھی آئی بالز سے حاصل ہونے والی معلومات کی بنا پر یہاں ایم کے لیبارٹری کو تباہ کرنے کے لئے آئے ہیں''...... ساری تفصیل سن کر ڈگلورس نے غصے اور

نفرت سے ہنکارہ بھرتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ لیبارٹری کے ساتھ ساتھ وہ ایم کے میزائل کے موجد پروفیسر ایڈگر کو بھی ہلاک کرنا چاہتے ہیں اور ہمارے لئے پروفیسر ایڈگر اور ان کی لیبارٹری بے حد اہمیت کی حامل ہے۔ اس لیبارٹری کو بنانے اور اس لیبارٹری میں ایم کے میزائل تیار کرنے کے لئے ہم اربوں ڈالرز لگا چکے ہیں۔ اگر عمران اور اس کے ساتھی سائنس دان پروفیسر ایڈگر تک پہنچ گئے اور انہوں نے پروفیسر ایڈگر کو ہلاک اور ایم کے لیبارٹری کو تباہ کر دیا تو اسرائیل کو اس بار زبردست دھچکا لگے گا اور بے حد مالی نقصان ہو گا۔ اس نقصان سے اسرائیل کی معیشت کو بھی دھچکا لگے گا جس کا اسرائیل متحمل نہیں ہو سکتا ہے''...... کرنل ڈراس نے کہا۔

''تو آپ ایم کے میزائلوں کی لیبارٹری عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھوں تباہ ہونے سے بچانا چاہتے ہیں''...... ڈگلورس نے کہا۔

''ظاہر ہے اور میں نے تمہیں کیا یہاں جھک مارنے کے لئے بلایا ہے''...... کرنل ڈراس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ عمران اور اس کے ساتھی کس راستے سے اسرائیل آئے ہیں اور ان کی تعداد کتنی ہے''۔ ڈگلورس نے کرنل ڈراس کے غصے کی پرواہ نہ کرتے ہوئے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو کرنل ڈراس نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔

"اوکے۔ میں یہ کام کرنے کے لئے تیار ہوں لیکن......"
ڈگلورس نے جان بوجھ کر فقرہ ادھورا چھوڑتے ہوئے کہا۔

"میں جانتا ہوں کہ تم کیا کہنا چاہتے ہو۔ تم اس کام کا معاوضہ چاہتے ہو اور وہ بھی اپنے مطلب کا معاوضہ"...... کرنل ڈراس نے کہا۔

"جب آپ سمجھ ہی گئے ہیں تو پھر میں کیا کہہ سکتا ہوں"۔ ڈگلورس نے کہا۔

"تم بے فکر رہو ڈگلورس۔ ایک بار تم میرا کام کر دو۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر کے مجھے اس کی تصدیق کرا دو کہ ہلاک ہونے والے عمران اور اس کے ساتھی ہیں تو تم جتنا بھی معاوضہ مانگو گے میں تمہیں اس سے ڈبل ادا کروں گا اور وہ بھی کیش"...... کرنل ڈراس نے کہا تو ڈگلورس دونوں ہاتھ میز پر مارتا ہوا ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"ڈن۔ اب میں آپ کے پاس عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی یا تو لاشیں لے کر آؤں گا یا پھر ان کے کٹے ہوئے سر۔ تب تک آپ مجھے میرا منہ مانگا معاوضہ ادا کرنے کا بندوبست کر لیں"۔ ڈگلورس نے کہا تو کرنل ڈراس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ڈگلورس اسے سلام کئے بغیر مڑا اور تیز تیز چلتا ہوا کمرے سے نکلتا چلا گیا۔

"مجھے تمہارے معاوضے کی کوئی فکر نہیں ہے ڈگلورس۔ بس تم مجھے عمران اور اس کے ساتھیوں کے سر لا کر دکھا دو میں تمہیں تمہاری

سوچ سے بھی زیادہ معاوضہ دوں گا اور میں تمہیں واپس اپنی فورس میں لے آؤں گا"...... ڈگلورس کے جاتے ہی کرنل ڈراس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر اب قدرے اطمینان تھا۔ اسے یقین تھا کہ اینگری مین اپنے اس ٹاسک پر ضرور کامیاب رہے گا اور جلد ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کے سر اس کے سامنے ہوں گے۔

کرنل ڈراس ابھی انہی سوچوں میں گم تھا کہ اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔

"یس۔ چیف آف کاپر ہیڈ کرنل ڈراس سپیکنگ"...... کرنل ڈراس نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"لیڈی فونڈا بول رہی ہوں چیف"...... دوسری طرف سے لیڈی فونڈا کی آواز سنائی دی تو کرنل ڈراس اس کی آواز سن کر بری طرح سے اچھل پڑا۔

"لیڈی فونڈا۔ تم۔ تم کہاں سے بول رہی ہو۔ مجھے تو اطلاع ملی تھی کہ تمہارا ہیلی کاپٹر تباہ ہو گیا ہے۔ اور......" کرنل ڈراس نے انتہائی حیرت بھرے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔ میرا ہیلی کاپٹر تباہ ہو گیا ہے لیکن ہیلی کاپٹر کی تباہی سے چند لمحے قبل میں ہیلی کاپٹر سے نکل گئی تھی"...... لیڈی فونڈا نے جواب دیا۔

"اوہ اوہ۔ مگر کیسے"...... کرنل ڈراس نے یقین نہ آنے والے

لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے لیڈی فونڈا نے اسے ہیلی کاپٹر سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو سرچ کرنے اور سڑک پر ان کی جیپ پر میزائل فائر کرنے اور میزائل کی زد میں آنے اور اپنے ہیلی کاپٹر کی تباہی کے بارے میں ساری تفصیل سے آگاہ کر دیا۔ اس نے کرنل ڈراس کو یہ بھی بتا دیا تھا کہ وہ جیپ کے ہیلی کاپٹر سے ٹکرانے سے کچھ لمحہ پہلے ہی ہیلی کاپٹر سے کود گئی تھی۔ اس کے بعد وہ کس طرح سے ایک گڑھے میں گری اور پھر اسے وہاں ایک ہول نظر آیا جس سے گزر کر وہ ایک پہاڑی غار میں پہنچ گئی۔

''ہونہہ۔ تو اب تم انہی پہاڑیوں میں ہو''...... کرنل ڈراس نے پوچھا۔

''یس چیف۔ اتفاق سے میرا سیل فون میری جیب میں ہی تھا اسی لئے مجھے آپ کو کال کرنے کا موقع مل گیا ہے۔ میں یہاں اکیلی ہوں چیف۔ کسی کو بھیج کر مجھے جلد سے جلد یہاں سے نکال لیں تاکہ میں فوراً عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف کارروائی کرسکوں''...... لیڈی فونڈا نے کہا۔

''نہیں۔ تمہیں اب ان کے خلاف کارروائی کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اس کام کے لئے میں نے اینگری مین کو ہائر کر لیا ہے۔ اب وہی عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف کام کرے گا اور انہیں تلاش کر کے موت کے گھاٹ اتارے گا۔ یہ تمہاری خوش قسمتی ہے کہ تم ہیلی کاپٹر کی تباہی سے بچ گئی ہو اور عمران اور

اس کے ساتھیوں کے ہاتھ نہیں لگی ورنہ وہ تمہیں بھی ہلاک کر دیتے۔ بہرحال میں ہیلی کاپٹر بھیج رہا ہوں۔ تم اس ہیلی کاپٹر میں ہیڈ کوارٹر آ جاؤ تاکہ تمہارے زخموں کا علاج کیا جا سکے''...... کرنل ڈراس نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''اینگری مین۔ آپ کا مطلب ہے وہ اینگری مین جو کاپر ہیڈ کے ایکشن گروپ کا انچارج تھا اور جس کا نام ڈگلورس ہے''۔ دوسری طرف سے لیڈی فونڈا نے چونکتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اب وہی عمران اور اس کے ساتھیوں کو کیفرِ کردار تک پہنچائے گا۔ اینگری مین ہی ایک ایسا انسان ہے جس میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ٹکرانے اور انہیں موت کے گھاٹ اتارنے کی پوری صلاحیت موجود ہے۔ اس سے بچنا عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے یقیناً ناممکن ہو گا''...... کرنل ڈراس نے کہا۔

''یس چیف۔ آپ ہیلی کاپٹر بھیجیں تاکہ میں ہیڈ کوارٹر آ جاؤں۔ باقی باتیں میں آپ کو ہیڈ کوارٹر پہنچ کر بتاؤں گی''۔ لیڈی فونڈا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں ہیلی کاپٹر بھیج رہا ہوں''...... کرنل ڈراس نے منہ بنا کر کہا اور ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ ابھی اس نے رسیور کریڈل پر رکھا ہی تھا کہ اسی لمحے ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ کرنل ڈراس نے غصیلی نظروں سے فون سیٹ کی طرف دیکھا جیسے فون کی گھنٹی بار بار بجنے سے وہ تنگ آ گیا ہو۔

"یس"...... کرنل ڈراس نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"جوفرڈ بول رہا ہوں چیف"...... کاپر ہیڈ کے آپریشن روم کے انچارج جوفرڈ کی آواز سنائی دی۔

"اب تمہیں کیا ہوا ہے۔ کیوں کی ہے کال"...... کرنل ڈراس نے جوفرڈ کی آواز سن کر برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چیف ابھی لیڈی فونڈا کی جو کال آئی تھی وہ اصلی لیڈی فونڈا نہیں تھی"...... جوفرڈ نے کہا تو کرنل ڈراس ایک لمحے کے لئے خاموش ہو گیا پھر جیسے ہی اسے جوفرڈ کی بات سمجھ آئی تو وہ محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً اچھل پڑا۔

"کیا کہا۔ کال لیڈی فونڈا کی نہیں تھی"...... کرنل ڈراس نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔ مشین روم میں وائس چیکنگ سسٹم نے لیڈی فونڈا کی آواز کو نقلی قرار دیا ہے۔ وہ کوئی اور ہے جو انتہائی چالاکی سے لیڈی فونڈا کی آواز میں بات کر رہا تھا اور ماسٹر کمپیوٹر نے یہ بھی چیک کیا ہے کہ یہ آواز کسی عورت کی نہیں بلکہ مردانہ تھی جو عورت یعنی لیڈی فونڈا کی آواز میں بات کر رہا تھا"...... جوفرڈ نے کہا اور کرنل ڈراس کو اپنے ہاتھوں کے طوطے اُڑتے ہوئے محسوس ہوئے۔

"مرد، لیڈی فونڈا کی آواز میں بات کر رہا تھا"...... کرنل ڈراس نے کھوئے کھوئے لہجے میں کہا۔

"یس چیف اور یہ خاصیت پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ کام کرنے والے علی عمران میں ہے جو ہر انسان کی آواز کی ہو بہو نقل کر سکتا ہے"...... جوفرڈ نے کہا اور علی عمران کا سن کر کرنل ڈراس کو ایک بار پھر اپنا سانس رکتا ہوا محسوس ہونے لگا۔

"اوہ گاڈ۔ عمران، لیڈی فونڈا کی آواز میں مجھ سے بات کر رہا تھا اور میں یہی سمجھ رہا تھا کہ لیڈی فونڈا زندہ ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ لیڈی فونڈا واقعی اب زندہ نہیں ہے اسی لئے عمران نے اس کی آواز میں مجھ سے بات کی تھی تا کہ وہ کسی کو لیڈی فونڈا بنا کر کاپر ہیڈ کے ہیڈ کوارٹر بھیج سکے"...... کرنل ڈراس نے اسی انداز میں کہا۔

"یس چیف۔ ایسا ہی لگ رہا ہے"...... جوفرڈ نے کہا۔

"ہونہہ۔ یہ عمران تو ضرورت سے زیادہ ہی تیز ہے۔ اس نے مجھ سے جو گیم کھیلنے کی کوشش کی ہے۔ اس گیم کو میں اسی کے لئے موت کا پھندہ بنا دوں گا۔ تم ایک کام کرو"...... کرنل ڈراس نے اچانک ایک خیال آنے پر غراتے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔ حکم"...... جوفرڈ نے مؤدب لہجے میں کہا۔

"تم فوری طور پر ایکشن فورس کو اس جگہ بھیج دو جہاں سے کال کی گئی تھی۔ عمران ضرور ابھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہیں موجود ہو گا۔ اگر عمران سامنے آیا تو ایکشن گروپ اسے اور اس کے ساتھیوں کو وہیں ہلاک کر دے گا اور اگر عمران نے وہاں اپنے

ساتھ آنے والی لڑکی کو لیڈی فونڈا کے میک اپ میں چھوڑا ہو تو ایکشن گروپ سے کہنا کہ وہ اس سے کوئی بات نہ کریں اور اسے خاموشی سے یہاں لے آئیں۔ یہاں لا کر اسے قید کر دیں۔ وہ لڑکی ہمارے بے حد کام آئے گی اس کا ہم برین واش کر کے اس سے عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ الاسد کے ٹھکانوں کا بھی پتہ پوچھ لیں گے اور پھر میں اینگری مین سے کہہ کر ان ٹھکانوں پر اٹیک کرا کر عمران اور اس کے باقی ساتھیوں سمیت الاسد اور اس کے ساتھیوں کو بھی ہلاک کرا دوں گا''...... کرنل ڈراس نے کہا۔

''لیس چیف۔ یہ بہترین آئیڈیا ہے۔ عمران نے جس طرح لیڈی فونڈا بن کر آپ سے بات کی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ عمران اپنی ساتھی لڑکی کو لیڈی فونڈا کے میک اپ میں ہیڈ کوارٹر بھیجنا چاہتا ہے تاکہ وہ آپ کو قابو میں کر سکیں۔ عمران اور اس کے ساتھی نقلی لیڈی فونڈا کو وہاں چھوڑ کر چھپ جائیں گے۔ ان کی تلاش میں وقت لگ سکتا ہے لیکن اگر ہم اس نقلی لیڈی فونڈا کو یہاں لے آئیں تو اس کی برین واشنگ سے ہمیں اس بات کا بھی علم ہو جائے گا کہ عمران کے اسرائیل میں داخل ہونے کے سورسز کیا ہیں''...... جوفرڈ نے کہا۔

''گڈ شو۔ تو پھر ایکشن گروپ کو وہاں مت بھیجو۔ وہاں صرف ایک پائلٹ کو بھیج دو تاکہ وہ نقلی لیڈی فونڈا کو لے کر یہاں آ

جائے۔ اس طرح اس لڑکی اور عمران کو بھی اس بات کا علم نہیں ہو سکے گا کہ ہمیں اس لڑکی کی حقیقت کا پہلے سے ہی علم تھا''...... کرنل ڈراس نے کہا۔

''لیس چیف لیکن اکیلے پائلٹ کو بھیجنا بھی مناسب نہیں ہو گا''۔ جوفرڈ نے کہا۔

''کیوں مناسب نہیں ہو گا نانسنس۔ جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ تم مجھ سے زیادہ عقلمند نہیں ہو سکتے۔ سمجھے تم نانسنس''...... کرنل ڈراس نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ سوری چیف لیکن میں جو کہنا چاہتا ہوں آپ ایک بار سن لیں''...... جوفرڈ نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

''بولو۔ کیا کہنا چاہتے ہو تم''...... کرنل ڈراس نے اسی انداز میں کہا۔

''چیف اگر پائلٹ اکیلا گیا تو ہو سکتا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی بھی اس لڑکی کے ساتھ ہیلی کاپٹر میں گھس جائیں اور وہ سب ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونے کی کوشش کریں۔ اگر ایکشن گروپ ساتھ ہو گا تو ہیلی کاپٹر میں صرف وہی لڑکی آئے گی جو لیڈی فونڈا کے میک اپ میں ہو گی۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے ہیلی کاپٹر کی طرف آنے کی کوشش کی تو ایکشن گروپ انہیں وہیں ہلاک کر سکتا ہے''۔ جوفرڈ نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''[illegible]۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو واقعی یہ خطرہ لاحق ہو سکتا ہے کہ

اکیلے پائلٹ کو دیکھ کر عمران اس کا فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے اور وہ اپنی ساتھی لڑکی کے ساتھ ہی ہیلی کاپٹر میں آ جائیں۔ ٹھیک ہے۔ تم ایکشن گروپ کو بھی بھیج دو اور انہیں سختی سے ہدایات دے دینا کہ وہ لیڈی فونڈا سے کوئی بات نہ کریں اور اگر لیڈی فونڈا کے سوا کوئی اور ہیلی کاپٹر کی طرف آئے تو وہ اسے فوراً گولیوں سے بھون دیں“...... کرنل ڈراس نے کہا۔

”یس چیف۔ میں ابھی ایکشن گروپ کے انچارج کروفس سے بات کرتا ہوں اور اسے آپ کی طرف سے ہدایات دے دیتا ہوں“...... جوفرڈ نے کہا تو کرنل ڈراس نے اوکے کہہ کر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر بدستور حیرت کے تاثرات تھے کہ عمران کس قدر حیرت انگیز اور ناقابلِ یقین خوبیوں کا مالک تھا جو اس سے لیڈی فونڈا کی آواز میں باتیں کرتا رہا لیکن کرنل ڈراس کو معمولی سا بھی شک نہیں ہوا کہ وہ لیڈی فونڈا نہیں بلکہ عمران ہے۔ یہ تو ہیڈ کوارٹر میں وائس چیکنگ سسٹم نصب تھا جس کی وجہ سے انہیں معلوم ہو گیا تھا ورنہ شاید کرنل ڈراس عمران کی اس خطرناک گیم کا شکار ہو جاتا۔

عمران کی ہدایات پر لیڈی فونڈا کو باندھ دیا گیا تھا۔ پھر عمران نے لیڈی فونڈا کی گردن کی ایک رگ مسل دی اور پھر جب جولیا نے اس کے کہنے پر لیڈی فونڈا کی ناک اور منہ پر ہاتھ رکھ کر اس کا سانس روک کر اسے ہوش دلایا تو عمران نے لیڈی فونڈا کے ہوش میں آتے ہی اس کی پیشانی کے عین سنٹر میں اپنی انگلی کا ہک بنا کر مخصوص انداز میں ضرب لگا دی۔ ہک کی ضرب سے لیڈی فونڈا کا دماغ جھنجھنا اٹھا۔ عمران نے اس کی پیشانی پر مزید دو ہک مار کر اس کی قوت مدافعت کم کر کے اور اس کے شعور کو معدوم کر کے اس کے لاشعور کو شعور پر غالب کیا اور پھر وہ پیچھے ہٹ گیا۔

اس کے پیچھے ہٹتے ہی جولیا آگے بڑھی اور اس نے لیڈی فونڈا سے وہ تمام باتیں پوچھنی شروع کر دیں جو عمران نے اسے لیڈی نڈا سے پوچھنے کے لئے کہا تھا۔ لیڈی فونڈا کی قوت مدافعت ونکہ ختم ہو چکی تھی اور وہ لاشعوری کیفیت میں تھی اس لئے وہ کسی

معمول کی طرح جولیا کے ہر سوال کا جواب دے رہی تھی۔ چونکہ لیڈی فونڈا کے دماغ پر شدید دباؤ تھا اس لئے وہ جولیا کے سوالوں کے جواب تو دے رہی تھی لیکن دماغ پر دباؤ بڑھنے کی وجہ سے اس کی دماغی رگیں پھٹنے کے قریب ہو گئی تھیں جس کی وجہ سے اس کی ناک اور کانوں سے خون رسنا شروع ہو گیا تھا اور پھر کچھ ہی دیر میں جولیا کے سوالوں کے جواب دیتے ہوئے اسے ہیمبرج ہو گیا۔ اس نے ایک ہچکی لی اور اس کا سر ڈھلکتا چلا گیا۔ اس کی آنکھیں ایک لمحے میں بے نور ہو گئی تھیں۔

''یہ تو ہلاک ہو گئی ہے''...... اسے ہچکی لیتے اور اس کا سر ایک طرف ڈھلکتے دیکھ کر جولیا نے چونکتے ہوئے کہا۔

''یہ تو ہونا ہی تھا۔ میں نے اس کی قوت مدافعت ختم کر دی اور اس کے دماغ پر جو دباؤ تھا اس کی وجہ سے اسے برین ہیمبر ہونا طے تھا لیکن بہرحال ہم نے اس سے جو معلوم کرنا تھا وہ ہم چکے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ اس سے ہمیں کاپر ہیڈ کا ہیڈ کوارٹر کی لوکیشن اور اس سیکورٹی کے انتظامات کے بارے میں معلوم ہو گیا ہے''...... ج نے اثبات میں سر ہلا کر کہا اور لیڈی فونڈا کی لاش کے پاس اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

''اب ہمیں کاپر ہیڈ کے ہیڈ کوارٹر کا علم ہو چکا ہے تو کیوں اب ہم کاپر ہیڈ کے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کر دیں۔ ہیڈ کوارٹر میں دا

ہو کر ہم کرنل ڈراس کو قابو کر لیں اور پھر اس سے ہم کے ایم میزائل لیبارٹری کا معلوم کر کے وہاں حملہ کر دیں گے اور اس لیبارٹری کو تباہ کر دیں گے''...... تنویر نے کہا۔

''کرنل ڈراس تر نوالہ نہیں ہے کہ وہ آسانی سے ہمارے قابو آ جائے''...... عمران نے سوچتے ہوئے انداز میں کہا تو وہ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

''کیا مطلب۔ کیا تم کچھ اور سوچ رہے ہو''...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

''ہاں''...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''کیا سوچ رہے ہو۔ ہمیں بھی بتاؤ''...... جولیا نے کہا۔

''میں سوچ رہا ہوں کہ کیوں نہ ہم لیڈی فونڈا کو کاپر ہیڈ کے ہیڈ کوارٹر بھیج دیں تا کہ وہ کرنل ڈراس کو قابو کر کے اس سے ایم لے لیبارٹری کے بارے میں اگلوا سکے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن لیڈی فونڈا تو ہلاک ہو چکی ہے اور اگر یہ زندہ بھی ہوتی یہ ہمارے لئے کرنل ڈراس کو کیوں قابو کرتی اور اس سے ایم کے لیبارٹری کے بارے میں کیوں پوچھتی''...... الاسد نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''لیڈی فونڈا کی ہلاکت کے بارے میں ہم جانتے ہیں کرنل ڈراس نہیں''...... عمران نے کہا۔

''میں اب بھی نہیں سمجھا''...... الاسد نے اسی انداز میں کہا۔

"جب مردہ لیڈی فونڈا کے ساتھ ایک اور زندہ لیڈی فونڈا کو دیکھو گے تو سب سمجھ جاؤ گے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اب سمجھا۔ آپ لیڈی فونڈا کی جگہ مس جولیا کو میک اپ میں کرنل ڈراس کے پاس بھیجنے کا سوچ رہی ہیں شاید"...... الاسد نے جولیا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"جلدی سمجھ گئے ورنہ میں سوچ رہا تھا کہ شاید تمہیں سمجھانے کے لئے مجھے تمہارے سر پر چپت رسید کرنی پڑتی"...... عمران نے کہا تو الاسد جواباً مسکرا دیا۔

"میں وہاں جانے کے لئے تیار ہوں۔ تم نے لیڈی فونڈا سے جو سوالات پوچھے تھے میں اسی وقت سمجھ گئی تھی کہ تم کیا چاہتے ہو۔ لیڈی فونڈا کا قد کاٹھ تو میرے جیسا ہے لیکن کاپر ہیڈ کے ہیڈکوارٹر جانے کے لئے خصوصی میک اپ ضروری ہے۔ اس کے لئے میک اپ کٹ کہاں سے آئے گی"...... جولیا نے کہا۔

"میں ہوں نا ہر مرض کی دوا۔ میں کس دن کام آؤں گا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے اپنے لباس کی ایک اندرونی خفیہ جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک چھوٹی سی ڈبیہ نکال لی۔ ڈبیہ ماچس کی ڈبیہ سے زیادہ بڑی نہیں تھی لیکن ماچس کی ڈبیہ سے خاصی پتلی تھی۔ عمران نے ڈبیہ کا ڈھکن کھولا اور چٹکی سے اس میں رکھی ہوئی باریک اور تہہ دار جھلی سی نکال لی۔

"یہ تو ماسک معلوم ہو رہا ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے

میں کہا۔

"اسے ایسا ویسا ماسک نہ سمجھو۔ یہ خاص قسم کا ماسک ہے۔ اسے بس ایک بار چہرے پر لگانے کی دیر ہوتی ہے۔ پھر ہاتھوں کے مساج سے اس ماسک سے چہرے کو کسی بھی شکل میں ڈھالا جا سکتا ہے اور چونکہ یہ جھلی جیسا باریک ماسک ہے اس لئے اسے کسی بھی کیمرے کی آنکھ چیک نہیں کر سکتی، نہ ہی اسے کسی بھی کیمیکل اور لوشنز سے اتارا جا سکتا ہے۔ اس ماسک کا یہ بھی کمال ہے کہ اسے میک اپ واشر سے بھی نہیں اتارا جا سکتا۔ اس ماسک کو چہرے سے اتارنے کے لئے نئی تکنیک ایجاد کی گئی ہے اور وہ تکنیک کیا ہے اس کے بارے میں ابھی میں کچھ نہیں بتاؤں گا"...... عمران نے کہا۔

اس نے جھلی جیسا ماسک چٹکی میں پکڑ کر ڈبیہ جیب میں رکھی اور پھر وہ دونوں ہاتھوں سے جھلی کی تہیں انتہائی احتیاط سے کھولتا ہوا جولیا کے قریب آ گیا۔ پھر وہ ماسک کو ہتھیلیوں سے آہستہ آہستہ جولیا کے چہرے پر چڑھانا شروع ہو گیا۔ کچھ ہی دیر میں ماسک جولیا کے چہرے کے کھال کے ساتھ فکس ہو گیا تو عمران نے انگوٹھے اور انگلیوں کی مدد سے جولیا کے چہرے کے خد و خال تبدیل کرنے شروع کر دیئے۔

اس کی انگلیاں تیزی سے چل رہی تھیں اور جولیا کا چہرہ بدلتا جا رہا تھا۔ جولیا کا چہرہ اس تیزی سے بدلتے دیکھ کر الاسد اور عمران کے ساتھی بھی حیرت زدہ ہو رہے تھے۔ محض انگلیوں کے مساج سے

اس قدر تیزی سے چہرہ بدلنے والا ماسک انہوں نے پہلی بار دیکھا تھا۔ کچھ ہی دیر میں جولیا کے چہرے پر لیڈی فونڈا کے خد و خال واضح ہوتے چلے گئے۔ عمران کی انگلیاں پانچ منٹ تک چلتی رہیں اور پھر وہ ایک طویل سانس لیتا ہوا پیچھے ہٹ آیا۔ اب جولیا مکمل طور پر لیڈی فونڈا جیسی دکھائی دے رہی تھی۔

”حیرت انگیز۔ اس قدر جدید ماسک۔ صرف انگلیوں سے ہی آپ نے مس جولیاکے چہرے کا مساج کر کے انہیں ہو بہو لیڈی فونڈا جیسا بنا دیا ہے“...... الاسد نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

”اس ماسک میں ایک اور خصوصیت بھی ہے“...... عمران نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا۔

”وہ کیا“...... جولیا نے پوچھا۔

”جس طرح میں نے ہاتھوں کے مساج سے تمہارا چہرہ بدلا ہے اگلی بار چہرہ بدلنے کے لئے تمہیں ہاتھوں کے مساج کی ضرورت نہیں ہو گی۔

میں تمہاری آنکھوں میں دو لینز لگا دوں گا جو ہر طرح کے رنگ بدل سکتے ہیں۔ ان لینز کا لنک اس ماسک کے ساتھ بھی ہو گا۔ تمہیں بس کرنا یہ ہو گا کہ جیسے ہی تم کوئی دوسرا چہرہ اختیار کرنا چاہو تو ایک مخصوص بٹن پریس کر کے اس کی تصویر لینز میں حاصل کر لینا۔ تصویر لینز کی میموری میں آ جائے گی اور پھر تم دوبارہ بٹن پریس کرو گی تو تمہارا چہرہ ٹھیک ویسا ہی بن جائے گا جس کی تمہاری

آنکھوں کے لینز میں تصویر ہو گی۔ لینز اور ماسک کے لنکس خود بخود تمہارا چہرہ بدل دیں گے اور تم چاہو تو ہر منٹ میں اپنے کئی روپ بدل سکتی ہو“...... عمران نے کہا تو وہ سب حیرت زدہ رہ گئے۔

”اس کا مطلب ہے کہ اب ہمیں بار بار میک کرنے یا بدلنے کے لئے میک اپ کٹس کا استعمال نہیں کرنا پڑے گا۔ ایک بار ہم نے یہ ماسک اپنے چہروں پر لگا لیا تو ہم پھر جس کا چاہیں روپ بدل سکتے ہیں“...... صفدر نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ ایسا ہی ہے۔ تم اسے جادو کا ماسک بھی کہہ سکتے ہو۔ ویسے میں نے اسے میجک فیس کا نام دیا ہے“...... عمران نے کہا۔

”میجک فیس۔ واہ اچھا نام ہے اور واقعی یہ کسی جادو سے کم نہیں ہے“...... الاسد نے کہا۔

”یہ تمہاری ہی ایجاد ہو گی“...... تنویر نے عمران کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں عمران کے لئے اس نئی اور جدید ایجاد پر تحسین کے تاثرات نمایاں تھے۔

”نہیں۔ یہ پرنس آف ڈھمپ کی ایجاد ہے“...... عمران نے کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

”تو پھر مس جولیا کی طرح ہمیں بھی ایک ایک میجک فیس دے دیں۔ اسرائیل میں نجانے ہمیں کب اور کس وقت میک اپ کی ضرورت پڑ جائے۔ ہمارے پاس میجک فیس ہوں گے تو ہمیں بار بار میک اپ تبدیل نہیں کرنا پڑے گا“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''میں تم سب کو میجک فیس دے دوں گا لیکن اس کے بدلے مجھے کیا ملے گا''...... عمران نے ان سب کی طرف باری باری دیکھتے ہوئے کہا۔

''تو کیا اب تم اپنے ساتھیوں سے بارگیننگ کرو گے''...... جولیا نے اسے گھور کر کہا۔

''نن نن۔ نہیں ڈاررر۔ مم مم۔ میں تو ان سب کو گواہ بنانا چاہتا تھا کہ اگر قسمت نے ہمیں کبھی موقع دیا تو کوئی رقیب و روسفید ہمارے درمیان حائل ہونے کی کوشش نہیں کرے گا''...... عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کا اشارہ ظاہر ہے تنویر کے سوا اور کون ہوسکتا تھا۔

''ہونہہ۔ کسی نے سچ ہی کہا ہے بلی کو خواب میں بھی چھیچھڑے ہی نظر آتے ہیں''...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

''بلی کو نظر آتے ہوں گے خواب میں چھیچھڑے۔ میں تو انسان ہوں مجھے تو خواب میں بھی جولیا ہی جولیا دکھائی دیتی ہے''۔ عمران نے برجستہ کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے جبکہ تنویر برے برے منہ بنانا شروع ہو گیا۔

''اب کیا یہیں بسیرا کرنے کا ارادہ ہے آپ کا''...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

''نہیں نہیں۔ میرا ان پہاڑوں اور ان چٹانوں پر بسیرا کرنے کا کوئی پروگرام نہیں ہے۔ میں تو اب جلد سے جلد کاپر ہیڈ کے ہیڈ

کوارٹر تک پہنچنا چاہتا ہوں تا کہ اپنا مشن مکمل کروں اور پھر واپس اپنے گھر جا کر لمبی تان کر سو جاؤں''...... عمران نے کہا۔

''مس جولیا کو لیڈی فونڈا کے روپ میں کاپر ہیڈ کے ہیڈ کوارٹر بھیجنے کا آئیڈیا تو اچھا ہے لیکن انہیں آپ وہاں بھیجیں گے کیسے۔ لیڈی فونڈا کا ہیلی کاپٹر تو تباہ ہو چکا ہے''...... الاسد نے کہا۔

''ہیلی کاپٹر تباہ ہوا ہے۔ اس کا سیل فون تو تباہ نہیں ہوا۔ اگر لیڈی فونڈا، کرنل ڈراس کو کال کرے اور اسے اپنے ہیلی کاپٹر کی تباہی اور پھر ہم سے اپنے بچ نکلنے کا احوال بتائے گی تو کرنل ڈراس اسے لینے کے لئے شاید خود نہ آئے لیکن کسی دوسرے کو ضرور بھیج دے گا اور وہ بھی اُڑنے والے مشینی پرندے پر جسے شاید ہیلی کاپٹر کہا جاتا ہے''...... عمران نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

''اوہ۔ تو آپ لیڈی فونڈا کی آواز میں کرنل ڈراس کو کال کرنا چاہتے ہیں''...... الاسد نے کہا۔

''ظاہر ہے۔ جب تک لیڈی فونڈا، کرنل ڈراس سے بات نہیں کرے گی اس وقت تک بھلا کرنل ڈراس کو کیسے علم ہو گا کہ اس کی ٹاپ لیڈی ایجنٹ کس حال میں ہے اور کہاں ہے''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''کرنل ڈراس نے لیڈی فونڈا کی حفاظت کے لئے ہیلی کاپٹر میں فورس بھیج دی تو''...... صفدر نے کہا۔

''یہی تو میں چاہتا ہوں۔ کرنل ڈراس فورس بھیجے گا تب ہی ہم

انہیں قابو کر کے اور پھر ان کے میک اپ میں لیڈی فونڈا کے ساتھ کاپر ہیڈ کے ہیڈ کوارٹر جا سکتے ہیں۔ اگر کرنل ڈراس نے ہیلی کاپٹر محض ایک پائلٹ کے ساتھ بھیج دیا تو پھر ہم جولیا کے ساتھ اس ہیلی کاپٹر میں داخل نہیں ہو سکیں گے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ جب ہیلی کاپٹر ہمیں لے کر کاپر ہیڈ کے ہیڈ کوارٹر کے قریب پہنچے تو اس ہیلی کاپٹر کو اسکین کر لیا جائے۔ ہیلی کاپٹر میں لیڈی فونڈا اور پائلٹ کے ساتھ ہمیں دیکھ لیا گیا تو ہیلی کاپٹر کا یا تو رخ بدل جائے گا یا پھر اسے ہٹ کر دیا جائے گا''......عمران نے کہا۔

''واقعی فورس کے میک اپ میں ہم بھی مس جولیا کے ساتھ اس ہیلی کاپٹر میں جا سکتے ہیں۔ گڈ شو۔ یہ واقعی اچھا آئیڈیا ہے''۔ الاسد نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تو پھر آپ کریں کرنل ڈراس کو کال پھر دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے''......کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران نے لیڈی فونڈا کا سیل فون جیب سے نکالا جو کہ جولیا نے لیڈی فونڈا کے لباس کی تلاشی لے کر اس کی جیب سے نکال کر عمران کو دے دیا تھا اور عمران نے اس سیل فون پر کرنل ڈراس سمیت بہت سے نمبر چیک کر لئے تھے۔ اس نے سیل فون وقتی طور پر آف کر دیا تھا۔

عمران نے سیل فون آن کیا اور پھر اس نے فون انڈیکس سے کرنل ڈراس کے دفتر کا نمبر سلیکٹ کیا اور کالنگ بٹن پریس کر دیا۔ جیسے ہی دوسری طرف سے بیل بجنے کی آواز سنائی دی اس نے ان

سب کو خاموش رہنے کا اشارہ کر دیا تو وہ سب خاموش ہو گئے۔ عمران کا کرنل ڈراس سے رابطہ ہوا اور پھر عمران نے کرنل ڈراس سے لیڈی فونڈا کی آواز میں باتیں کرنی شروع کر دیں۔ اس نے کرنل ڈراس کو ہیلی کاپٹر کے تباہ ہونے کے بارے میں تفصیل بتانی شروع کر دی اور پھر اس نے آخر میں کرنل ڈراس کو یہی بتایا کہ ہیلی کاپٹر تباہ ہونے سے چند لمحے پہلے ہی وہ ہیلی کاپٹر سے باہر کود گئی تھی اور سڑک کے کنارے لڑھکتی ہوئی نشیب میں موجود ایک گڑھے میں گر گئی تھی۔

جہاں ایک زمین دوز تنگ سرنگ مل گئی تھی جس میں وہ کرالنگ کرتی ہوئی ایک پہاڑی غار میں جا پہنچی تھی اور پھر وہ غار سے نکل کر پہاڑیوں کے عقبی حصے میں پہنچ گئی تھی۔ عمران نے چونکہ سیل فون کا لاؤڈر آن کر رکھا تھا اس لئے وہ سب خاموشی سے عمران اور کرنل ڈراس کی باتیں سن رہے تھے۔ کرنل ڈراس کو معمولی سا بھی شک نہیں ہوا تھا کہ اس سے لیڈی فونڈا نہیں بلکہ عمران بات کر رہا ہے۔ اس نے اس کی مدد کے لئے عمران کی توقع کے عین مطابق ایک ہیلی کاپٹر بھیجنے کی حامی بھری اور پھر عمران نے کال ڈسکنکٹ کر دی اس کے چہرے پر سنجیدگی اور قدرے پریشانی کے تاثرات نمایاں نظر آ رہے تھے۔

''کیا ہوا۔ کرنل ڈراس نے آپ کی توقع کے مطابق ہیلی کاپٹر بھیجنے کی حامی بھر لی ہے اس کے باوجود آپ پریشان اور الجھے

ہوئے دکھائی دے رہے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے عمران کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"الجھن اور پریشانی ہی والی بات ہے پیارے بھائی۔ اسی لئے تمہیں میرے منہ پر بارہ بجے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں"۔ عمران نے سنجیدگی سے کہا۔ اس کی سنجیدگی میں بھی مزاح کا عنصر موجود تھا۔

"لیکن یہ بارہ بجے ہی کیوں ہیں۔ اس کی کوئی خاص وجہ"۔ جولیا نے پوچھا۔

"لگتا ہے تم سب نے میری اور کرنل ڈراس کی باتوں پر ہی غور کیا ہے۔ سیل فون سے آنے والی ایک مخصوص آواز پر تم میں سے کسی نے دھیان نہیں دیا ہے"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"کیسی آواز"...... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔ باقی سب بھی چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگے۔

"سیل فون سے سرسر کی مخصوص آواز سنائی دے رہی تھی۔ یہ آواز ایسی ہی تھی جیسی پرانے زمانے کے ٹیپ ریکارڈ میں خالی کیسٹ چلنے سے سنائی دیتی ہے۔ اس آواز کے ساتھ کلک کلک کی بھی آواز سنائی دے رہی تھی۔ جانتے ہو ان دو آوازوں کا کیا مطلب ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں تم بتا دو۔ کیا مطلب ہے سرسر اور کلک کلک کی آوازوں کا"...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ان آوازوں کا مطلب ہے کہ ہماری کال نہ صرف ریکارڈ کی جا رہی تھی بلکہ اسے ایک مخصوص وائس چیکر مشین سے چیک بھی کیا جا رہا تھا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تمہارا مطلب ہے کہ وائس چیکر مشین سے یہ پتہ لگایا جا رہا تھا کہ کال کرنے والی لیڈی فونڈا ہی ہے یا کوئی اور"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ کلک کلک کی آواز اس بات کی نشانی ہے کہ وائس چیکر میری آواز کو لیڈی فونڈا کی آواز کے ساتھ میچ نہیں کر رہا ہے۔ اب دو باتیں ہو سکتی ہیں ایک تو یہ کہ کرنل ڈراس کو اگر اس بات کا علم ہو گیا کہ اس سے لیڈی فونڈا نے نہیں بلکہ کسی اور نے لیڈی فونڈا کی آواز میں بات کی ہے تو وہ الرٹ ہو جائے گا اور وہ فوری طور پر اس بات کا پتہ لگائے گا کہ لیڈی فونڈا کے سیل فون سے کس نے آواز بدل کر کال کی ہے اور اس سیل فون کو اگر اس نے ٹریکنگ سسٹم پر ڈال دیا تو اسے ہماری لوکیشن کا بھی پتہ چل جائے گا۔ اور وہ فوری طور پر ہمارے ڈیتھ وارنٹ جاری کر دے گا اور اس بار وہ نجانے ہماری ہلاکت کے لئے کتنی بڑی فورس کو یہاں بھیج دے"...... عمران نے کہا۔

"اور دوسری بات"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"دوسری بات یہ ہو سکتی ہے کہ کرنل ڈراس ہمیں چکر دینے کے لئے واقعی ایک ہیلی کاپٹر یہاں بھیج دے تاکہ ہم نہ سہی ہماری ایک

ساتھی ہی اس کے قابو میں آ جائے جس سے وہ ہمارے بارے میں معلومات حاصل کر سکے اور ہمارے ساتھ ہمارے ان ہمدردوں کو بھی ان کے انجام تک پہنچا سکے جو اسرائیل میں ان کے لئے سر درد بنے ہوئے ہیں۔ جن میں الاسد کا نام سرفہرست ہے''۔ عمران نے کہا۔

''تو تمہارا کیا خیال ہے۔ میں آسانی سے کرنل ڈراس کو سب کچھ بتا دوں گی''...... جولیا نے کہا۔

''آسانی سے نہ سہی مشکل سے ہی سہی۔ یہ مت بھولو کہ ہم اسرائیل میں ہیں اور کاپر ہیڈ ایک انتہائی باوسائل اور فعال ایجنسی ہے جس کے پاس سائنسی کرشمے دکھانے والے آلات بھی موجود ہیں۔ وہ تمہیں بے ہوش کر کے تمہارا مائنڈ اسکین کر کے ہمارے بارے میں بہت کچھ معلوم کر سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''تب تو یہ دونوں صورتیں ہمارے لئے انتہائی خطرناک ہیں''۔ الاسد نے کہا۔

''ہاں۔ اس لئے مجھے جولیا کو لیڈی فونڈا کے روپ میں کاپر ہیڈ کے ہیڈ کوارٹر بھیجنے کا پروگرام ڈراپ کرنا پڑے گا''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''لیڈی فونڈا کا سیل فون بھی ہمارے لئے خطرے کا باعث بن سکتا ہے۔ میں تو کہتا ہوں کہ اسے آف کر دیں یا پھر یہیں کہیں پھینک کر کسی طرف نکل چلیں''...... صفدر نے کہا۔

''فون ٹریکنگ سسٹم پر آنے کے بعد آن ہو یا آف اس کے سسٹم سے لوکیشن کا پتہ لگا لیا جاتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر اسے یہیں پھینک دو۔ ہم اس خطرے کو ساتھ رکھنے کا رسک نہ لیں تو اچھا ہو گا''...... جولیا نے کہا۔

''نہیں۔ ہم اس سیل فون کو ساتھ لے جائیں گے۔ اس سیل فون کے ذریعے میرے دماغ میں کاپر ہیڈ کے ہیڈ کوارٹر پہنچنے کا ایک اور آئیڈیا آیا ہے''...... عمران نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

''کیا آئیڈیا ہے''...... جولیا نے پوچھا۔

''بتاتا ہوں۔ الاسد۔ تم بتاؤ۔ تم فوری طور پر ہمارے لئے یہاں سے نکلنے اور تل ابیب پہنچانے کے لئے کیا کر سکتے ہو''...... عمران نے پہلے جولیا سے کہا اور پھر الاسد سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''یہاں سے ایک کلو میٹر کے فاصلے پر تیمرس نامی ایک قصبہ ہے۔ ہم اس قصبے میں جا کر راہبہ جانے والی بسیں پکڑ سکتے ہیں۔ راہبہ میں میرے آدمی موجود ہیں جن سے ہم تیز رفتار گاڑیاں لے کر تل ابیب جا سکتے ہیں۔ تل ابیب کا سفر طویل ضرور ہے لیکن ہمارے پاس اگر تیز رفتار گاڑیاں ہوں تو ہم دو سے تین گھنٹے میں تل ابیب میں ہوں گے''...... الاسد نے کہا۔

''گڈ شو۔ تو چلو۔ پہلے ہم تیمرس چلتے ہیں''۔ عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تو چلو پھر سوچ کیا رہے ہو''...... جولیا نے اسے وہیں رکے

دیکھ کر کہا۔

''جانے سے پہلے ہم لیڈی فونڈا کی لاش کسی پہاڑی کی غار میں چھپا دیتے ہیں تاکہ کرنل ڈراس یا اس کی فورس یہاں آئے تو انہیں لیڈی فونڈا کی لاش ڈھونڈنے میں اتنا وقت لگ جائے کہ ہم راہبہ جانے کے لئے نکل چکے ہوں''...... عمران نے کہا تو صفدر نے لیڈی فونڈا کی لاش اٹھا کر کاندھے پر لادی اور اسے کسی غار میں چھپانے کے لئے چلا گیا۔ جلد ہی وہ لاش ٹھکانے لگا کر واپس آ گیا۔

''لیڈی فونڈا کا سیل فون تم اپنے ساتھ رکھ رہے ہو۔ اس سیل فون کی ٹریکنگ سے کرنل ڈراس یا اس کی فورس ڈائریکٹ ہمارے پیچھے بھی تو آ سکتی ہے''...... جولیا نے کہا۔

''جب تک وہ ہمارے پیچھے آئیں گے یہ سیل فون نجانے کہاں سے کہاں پہنچ چکا ہو''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''کیا مطلب''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا جیسے اسے عمران کی بات کا مطلب سمجھ میں نہ آیا ہو۔

''میں تمہیں یہاں ہر بات کا مطلب بتانے بیٹھ گیا تو پھر ہم یہیں کے ہو کر رہ جائیں گے۔ چلو۔ راستے میں تمہیں میں سب کچھ بتا دوں گا''...... عمران نے کہا تو جولیا سر ہلا کر خاموش ہو گئی اور پھر وہ سب تیزی سے سڑک کی طرف دوڑتے چلے گئے جہاں ان کی جیپ بدستور سائیڈ پر موجود تھی۔

جیپ جوں کی توں کھڑی تھی۔ الاسد نے جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی۔ عمران سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ باقی سب جیپ کے پچھلے حصے میں سوار ہو گئے اور ان کے بیٹھتے ہی الاسد نے جیپ تیمرس کی طرف جانے والی سڑک پر دوڑانی شروع کر دی۔

ڈگلورس اپنے اینگری مین کے مخصوص روپ میں آ گیا تھا۔ اس
نے کرنل ڈراس کے آفس سے نکلنے سے پہلے اس کی میز کے نیچے
ایک چھوٹا سا بگ لگا دیا تھا۔ یہ بگ اتنا چھوٹا تھا کہ آسانی سے
دکھائی نہیں دے سکتا تھا اور اسے کسی گائیگر سے چیک بھی نہیں کیا
سکتا تھا۔ بگ کا رسیور بلیوٹوتھ ڈیوائس کی شکل میں اینگری مین کے
کان میں لگا ہوا تھا۔

''اینگری مین جب بھی کوئی کیس اپنے ہاتھ میں لیتا تھا تو وہ ارد
گرد کے ماحول اور خاص طور پر ان افراد پر گہری نظر رکھتا تھا جو
اسے کسی بھی کیس کے لئے ہائر کرتے تھے۔ ایسے افراد پر نظر رکھنے
سے اسے بہت فائدہ ہوتا تھا اور اسے بعض اوقات انہی افراد سے
ایسے کلیومل جاتے تھے جن کی مدد سے وہ بڑے بڑے مسائل حل کر
لیتا تھا اور کامیابیوں سے ہمکنار ہوتا تھا۔ اینگری مین کی عادت تھی
کہ وہ جو کچھ بھی کرتا تھا اسے خود تک محدود رکھتا تھا البتہ اپنی

ذہانت سے وہ دوسروں سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہر وہ اقدام کرتا
تھا جس کی اسے ضرورت محسوس ہوتی تھی۔

کرنل ڈراس کے آفس میں بگ لگانے کی بھی یہی وجہ تھی تاکہ
اگر کرنل ڈراس کو کسی بھی ذرائع سے عمران اور اس کے ساتھیوں
کے بارے میں کوئی خبر ملے تو وہ خبر خود بخود اینگری مین کو مل
جائے۔ کرنل ڈراس کے آفس سے نکلتے ہی اس نے فون کی گھنٹی
بجنے کی آواز سن لی تھی اور پھر جب اس نے سنا کہ کرنل ڈراس کو
لیڈی فونڈا نے کال کی ہے تو وہ کاپر ہیڈ کے آفس سے نکلنے کی
بجائے واش روم میں چلا گیا اور وہاں جا کر وہ غور سے کرنل ڈراس
اور لیڈی فونڈا کی باتیں سننے لگا۔ اس نے کرنل ڈراس کے آفس
میں جو مائیکرو بگ لگایا تھا وہ انتہائی حساس تھا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ
کرنل ڈراس بلکہ فون پر بولنے والی لیڈی فونڈا کی آواز بھی بخوبی
سن رہا تھا۔ کرنل ڈراس کی لیڈی فونڈا سے بات چیت مکمل ہوئی تو
اینگری مین واش روم سے نکلنے ہی لگا تھا کہ فون کی گھنٹی دوبارہ بجنے
کی آواز سن کر وہ وہیں رک گیا۔ اس بار اسے کاپر ہیڈ کے ہیڈ
کوارٹر کے آپریشن روم کے انچارج جوفرڈ نے کال کی تھی۔ جوفرڈ
کرنل ڈراس کو لیڈی فونڈا کی آواز کے بارے میں بتا رہا تھا جسے
سن کر اینگری مین کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ انتہائی جوش
کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ وہ جوفرڈ اور کرنل ڈراس کی باتیں سنتا
رہا پھر اس نے ڈیوائس آف کی اور واش روم سے نکل کر باہر آ گیا

اور پھر وہ تیزی سے کاپر ہیڈ کے ہیڈ کوارٹر کی پارکنگ میں آ گیا۔ اس نے پارکنگ سے اپنی کار نکالی اور کار سڑک پر لے آیا۔ لیڈی فونڈا سے ہونے والی باتیں اور پھر جوفرڈ نے کرنل ڈراس کو عمران کے حوالے سے جو باتیں بتائی تھیں وہ سب باتیں اینگری مین کے دماغ میں گڈ مڈ سی ہو رہی تھیں۔ وہ کار چلاتے ہوئے مسلسل انہی باتوں پر غور کر رہا تھا۔

کچھ دیر تک وہ ان سب باتوں پر غور کرتا رہا پھر اس نے کان پر لگی ہوئی ڈیوائس کا ایک بٹن پریس کیا تو ڈیوائس میں فون کی ٹون سنائی دی۔

”کالنگ کوڈ تھری تھری ون“...... اینگری مین نے تیز لہجے میں کہا تو اچانک اس کی جیب میں موجود سیل فون کی سکرین پر جوفرڈ کا نام ڈسپلے ہوا اور آٹو میٹک انداز میں اسے کال ملنی شروع ہو گئی۔ اینگری مین نے اپنے سیل فون میں کوڈز فیڈ کر رکھے تھے۔ اسے سیل فون جیب سے نکالنے کی ضرورت پیش نہیں آتی تھی اسے جب کسی کو کال کرنی ہوتی تو وہ ڈیوائس پر کوڈز بتا دیتا تھا اور سیل فون آٹو میٹک طریقے سے کال ملانا شروع کر دیتا تھا اسی طرح اینگری مین کو جب بھی کوئی کال موصول ہوتی تھی تو ڈیوائس پر سیل فون سے کوڈز بتائے جاتے تھے جس سے اینگری مین کو علم ہو جاتا تھا کہ اسے کون کال کر رہا ہے۔

”یس مائیک سپیکنگ“...... رابطہ ملتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی

دی۔

”ڈگلورس بول رہا ہوں“...... اینگری مین نے کہا۔

”اوہ۔ اینگری مین تم۔ کہاں گم ہو بڑے عرصے بعد کال کی ہے تم نے مجھے“...... دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

”مصروفیت کی وجہ سے رابطہ نہیں کر سکا تھا۔ بہرحال تم سے ایک کام ہے“...... اینگری مین نے کہا۔

”جانتا ہوں۔ بغیر کسی کام کے تم رابطہ کر ہی نہیں سکتے۔ بولو۔ کیا کام ہے اور کس کا نمبر ٹریس کرنا ہے“...... مائیک نے ہنستے ہوئے کہا۔ مائیک کا تعلق اسرائیل کے ٹیلی کام آفس کے ٹریکنگ سسٹم سے تھا جو ان لینڈ اور آؤٹ لینڈ کال ٹریس اور ٹریک کرتا تھا۔ اس کا چونکہ اینگری مین سے اکثر رابطہ رہتا تھا اس لئے وہ اینگری مین سے خاصا فرینک تھا۔ سرکاری سطح پر کام کرنے کے ساتھ ساتھ وہ معاوضہ لے کر بھی اہم معلومات فروخت کرنے کا دھندہ کرتا تھا اور چونکہ اسے معلوم تھا کہ اینگری مین کا تعلق پہلے کاپر ہیڈ سے تھا اور اب وہ فری لانسر کی حیثیت سے کام کرتا ہے اس لئے وہ ایسے افراد کے کام نجی طور پر کرتا تھا اور ان سے منہ مانگا معاوضہ وصول کرتا تھا۔

”میں تمہیں نمبر بتاتا ہوں۔ اس نمبر کی لوکیشن کا پتہ کرو اور فوراً مجھے بتاؤ۔ اگر نمبر موو ہوتا دکھائی دے تو پھر تم مجھے اس کی موونگ کے حوالے سے اپ ڈیٹ کرو گے تاکہ مجھے اس کی ایگزیکٹ

لوکیشن کا پتہ چلتا رہے“...... اینگری مین نے کہا۔

”او کے۔ کیا بتانا پسند کرو گے کہ یہ کس کا نمبر ہے اور تم اس کے بارے میں انفارمیشن کیوں حاصل کرنا چاہتے ہو“...... مائیک نے پوچھا۔

”اٹ از ٹاپ سیکرٹ۔ تمہیں جو کام کہا گیا ہے اس پر عمل کرو۔ تمہیں تمہارے کام کا معاوضہ مل جائے گا“...... اینگری مین نے غرا کر کہا۔

”اوہ۔ ٹھیک ہے۔ سمجھ گیا۔ اپ ڈیٹ کے لئے کیا میں اسی نمبر پر تمہیں کال کروں“...... مائیک نے اینگری مین کی غراہٹ سن کر سنجیدہ ہوتے ہوئے پوچھا۔

”ہاں“...... اینگری مین نے کہا۔

”او کے۔ مجھے پانچ منٹ دو۔ پانچ منٹ بعد میں تمہیں اس نمبر کی لوکیشن کے بارے میں بتا دوں گا اور اگر نمبر موو کرتا ہوا نظر آیا تو میں اس سے بھی تمہیں آگاہ کر دوں گا“...... مائیک نے سنجیدگی سے کہا۔

”ٹھیک ہے“...... اینگری مین نے کہا۔

”جب تک میں ٹریکنگ سسٹم پر کام کرتا ہوں تم میرا معاوضہ میرے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کرا دو۔ تم جانتے ہی ہو کہ میں اس کام کے لئے کتنا معاوضہ لیتا ہوں“...... مائیک نے اسی طرح سے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”تم بے فکر رہو۔ میں ابھی تمہارے اکاؤنٹ میں دس ہزار ڈالرز ٹرانسفر کرا دیتا ہوں۔ مزید معلومات دیتے رہو گے تو ڈالرز میں اضافہ ہوتا رہے گا“...... اینگری مین نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

”او کے۔ میں پانچ منٹ تک تمہیں کال بیک کرتا ہوں“۔ مائیک نے کہا اور اینگری مین نے اسے لیڈی فونڈا کے سیل فون کا نمبر بتا کر کان پر لگی بلیوٹوتھ ڈیوائس کا بٹن پریس کر کے رابطہ منقطع کر دیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی سنجیدگی اور سختی کے تاثرات تھے۔ اس نے تیز آواز میں ڈیوائس میں ایک اور کوڈ بتایا تو سیل فون سے آٹو میٹک مخصوص نمبرز ملنا شروع ہو گئے۔

”جیوفرے بول رہا ہوں“...... رابطہ ملتے ہی ایک غراہٹ بھری آواز سنائی دی۔

”اینگری مین بول رہا ہوں“...... اینگری مین نے اس سے زیادہ غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ باس آپ۔ حکم باس“...... اینگری مین کی آواز سنتے ہی بولنے والے کے لہجے میں نرمی اور انتہائی مؤدب پن آ گیا۔

”جیوفرے۔ دس آدمیوں کو تیار کرو اور میری کال کا انتظار کرو۔ میں ایکشن کے لئے کسی بھی وقت تمہیں کال کر سکتا ہوں“۔ اینگری مین نے کرخت لہجے میں کہا۔

”یس باس۔ جیسا آپ کا حکم“...... جیوفرے نے بغیر کسی تعرض کے کہا۔ وہ اینگری مین کے گروپ کا انچارج تھا اور جیوفرے کی

عادت تھی کہ وہ اینگری مین سے کوئی سوال نہیں پوچھتا تھا۔ اینگری مین اسے جو بھی ہدایات دیتا تھا وہ اس پر من وعن عمل کرتا تھا۔

''میں ایئر بیس پر کال کر کے ایک ہیلی کاپٹر تمہارے پاس بھیج رہا ہوں۔ تھوڑی دیر تک میں خود بھی وہاں پہنچ جاؤں گا تم بس ساتھیوں کے ساتھ تیار رہنا ہو سکتا ہے کہ میرے وہاں پہنچتے ہی ہمیں وہاں سے نکلنا پڑے''...... اینگری مین نے کہا اور پھر اس نے اپنے رائٹ ہینڈ جیوفرے کو چند مزید ہدایات دیں اور رابطہ ختم کر دیا۔ جیسے ہی اس نے رابطہ ختم کیا اسی لمحے اس کے سیل فون پر گھنٹی بج اٹھی اور گھنٹی کے ساتھ ہی اس کے کان پر لگی بلیو ٹوتھ ڈیوائس سے ایک کوڈ نمبر بولا جانے لگا۔

''یس اٹنڈ''...... اینگری مین نے کہا تو کال فوراً اٹنڈ ہو گئی۔

''مائیک بول رہا ہوں''...... رابطہ ملتے ہی مائیک کی آواز سنائی دی۔

''یس بولو۔ سن رہا ہوں''...... اینگری مین نے اپنے مخصوص سپاٹ لہجے میں کہا۔

''تم نے جو نمبر بتایا تھا میں نے اسے ٹریک کر لیا ہے۔ اس نمبر کی لوکیشن شمالی علاقے تیمرس کی ہے۔ نمبر باقاعدہ موو ہو رہا ہے اور تیمرس سے آگے راہبہ کی طرف موو ہوتا ہوا نظر آ رہا ہے''۔ مائیک نے لیڈی فونڈا کے نمبر کی لوکیشن بتاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ آرشلم کے علاقے سے نکل

آئے ہیں''...... اینگری مین نے چونک کر کہا۔

''کون''...... مائیک نے چونک کر پوچھا۔

''کوئی نہیں۔ کیا تم اس نمبر کو مسلسل ٹریک کر رہے ہو''۔ اینگری مین نے کہا۔

''ہاں۔ میں نے اس نمبر کو مارک کر لیا ہے اور اس کی مسلسل ٹریکنگ ہو رہی ہے''...... مائیک نے جواب دیا۔

''گڈ شو۔ اس پر نظر رکھو اور جب اس نمبر کی موونگ کسی ایک جگہ رک جائے تو مجھے اس جگہ کی ایگزٹ لوکیشن بتانا اور تم فکر نہ کرو میں نے اپنے آدمی سے کہہ کر تمہارے اکاؤنٹ میں دس ہزار ڈالرز منتقل کرا دیئے ہیں۔ مزید معاوضہ بھی جلد ہی تمہارے اکاؤنٹ میں پہنچ جائے گا''...... اینگری مین نے کہا۔

''اوکے۔ جب اس نمبر کی موونگ رکے گی تو میں تمہیں آگاہ کر دوں گا''...... مائیک نے کہا اور اینگری مین نے اوکے کہہ کر اس سے رابطہ منقطع کر دیا۔

''ہونہہ۔ مجھے اس بات کا پہلے ہی اندازہ ہو رہا تھا کہ عمران اپنی کسی ساتھی لڑکی کو کاپر ہیڈ کے ہیڈ کوارٹر بھیجنے کا فیصلہ مؤخر کر دے گا۔ وہ انتہائی ذہین انسان ہے۔ کرنل ڈراس کو اس نے لیڈی فونڈا کی آواز میں کال کی تھی۔ اسے یقیناً فون کرتے ہوئے اس بات کا علم ہو گیا ہو گا کہ اس کی آواز سپیشل وائس سسٹم پر چیک ہو رہی ہے۔ جس سے کرنل ڈراس کو پتہ چل سکتا ہے کہ اس سے

بات کرنے والی لیڈی فونڈا نہیں ہے۔ ایسی صورت میں عمران کا اپنی کسی ساتھی لڑکی کو لیڈی فونڈا بنا کر بھیجنا حماقت کے سوا کچھ نہ ہوتا۔ لیڈی فونڈا کا سیل فون اس کے پاس ہے اور نمبر موو کر رہا ہے اس کا مطلب ہے کہ عمران کو اس بات کا اندازہ ہو گیا ہے کہ نقلی لیڈی فونڈا کو کاپر ہیڈ کے ہیڈ کوارٹر بھیجنا اس کے حق میں اچھا نہیں ہو گا اور میرے خیال میں اس نے عقلمندی کا ثبوت دیا ہے کہ اس نے اپنی ساتھی کو لیڈی فونڈا کے میک اپ میں کاپر ہیڈ کے ہیڈ کوارٹر بھیجنے کا فیصلہ بدل لیا ہے۔ اب میں اسی بات کا فائدہ اٹھاؤں گا۔ میں اس نمبر سے لنک رکھوں گا تاکہ پتہ چل سکے کہ عمران کا اگلا ٹھکانہ کون سا ہے۔ جیسے ہی مجھے پتہ چلے گا کہ عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ کہاں موجود ہے میں اسی وقت موت بن کر اس کے سر پر پہنچ جاؤں گا۔ پھر میں دیکھوں گا کہ عمران اور اس کے ساتھی مجھ سے کیسے بچتے ہیں''...... اینگری مین نے غراہٹ بھرے لہجے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس نے سیل فون پر ایئر بیس پر کال کر کے کاپر ہیڈ کے ایجنٹ کے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے ایئر بیس کے کمانڈر کو ایک گن شپ ہیلی کاپٹر فوری طور پر اپنے ٹھکانے پر پہنچانے کی ہدایات دے دی تھیں اور پھر اس نے اپنی ساری توجہ کار ڈرائیونگ کی طرف مبذول کر لی کیونکہ اب وہ شہر کی پر رونق سڑک پر آ گیا تھا جہاں کار ڈرائیو کرنے کے لئے پوری توجہ کی ضرورت تھی اور پھر کچھ ہی دیر میں وہ ایک بڑی رہائش

گاہ کے گیٹ کے سامنے تھا۔ اس نے گیٹ کے سامنے کار روکی اور مخصوص انداز میں ہارن بجانے لگا۔

چند لمحوں کے بعد گیٹ آٹو میٹک انداز میں خود بخود کھلتا چلا گیا۔ جیسے ہی گیٹ کھلا اینگری مین کار اندر لے گیا اور اس نے کار سامنے موجود پورچ میں لے جا کر روک دی۔ وہاں دو کاریں اور چار جیپیں پہلے سے ہی کھڑی تھیں۔ سائیڈوں میں سیاہ لباسوں میں ملبوس مسلح افراد کھڑے تھے جن کی تعداد گیارہ تھی۔ دائیں طرف ایک بڑا سا لان تھا جس کے سنٹر میں ایک ہیلی پیڈ بنا ہوا تھا۔ وہاں سیاہ رنگ کا ایک جنگی ہیلی کاپٹر موجود تھا جس کے فرنٹ سے پائلٹ بھی سیٹ پر بیٹھا دکھائی دے رہا تھا۔ یہ ہیلی کاپٹر اینگری مین نے خصوصی طور پر ایئر بیس پر کال کر کے اپنی رہائش گاہ میں منگوایا تھا تاکہ وہ اس ہیلی کاپٹر میں تیز رفتاری سے کسی بھی جگہ پہنچ کر کارروائی کر سکے۔ جیسے ہی اینگری مین نے پورچ میں کار روکی اور کار سے باہر نکلا اسی لمحے ایک مسلح آدمی تیز تیز چلتا ہوا اس کے پاس آ گیا۔ اس نے اینگری مین کو فوجی انداز میں سیلوٹ کیا۔

''ہم تیار ہیں باس''...... نوجوان نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ کچھ دیر انتظار کرو میں ابھی آتا ہوں''...... اینگری مین نے کہا تو نوجوان نے اثبات میں سر ہلایا اور الٹے قدموں پیچھے ہٹتا چلا گیا اور اینگری مین تیز تیز چلتا ہوا رہائشی حصے کی طرف

بڑھ گیا۔ مسلح نوجوان، اینگری مین کا رائٹ ہینڈ اور اس کے گروپ کو نمبر ٹو جیوفرے تھا جو ایکشن کے لئے اپنے دس ساتھیوں کے ساتھ تیار تھا۔

اینگری مین رہائش گاہ میں اپنے مخصوص کمرے میں گیا اور پھر اس نے ڈریسنگ روم میں جا کر لباس بدلا اور بار روم میں آ گیا۔ اس نے کاؤنٹر پر سیل فون رکھا اور انتہائی بے چینی کے عالم میں کلائی پر بندھی ہوئی ریسٹ واچ دیکھنے لگا پھر اس نے سائیڈ ریک میں پڑی ہوئی ایک بوتل اٹھائی اور انگوٹھے سے اس کا کارک اُڑا کر بوتل اپنے منہ سے لگا لی۔

بوتل میں انتہائی تیز اور پرانی شراب تھی جس کا ایک گھونٹ بھرتے ہی حلق اور سینے میں آگ سی بھر جاتی تھی اور اس شراب کو پینے والا دیر تک اپنا سینہ مسلتا رہتا تھا لیکن اینگری مین کو جیسے تیز شراب کا کچھ اثر ہی نہیں ہو رہا تھا۔ وہ بوتل منہ سے لگائے غٹاغٹ پی رہا تھا جیسے وہ عام سا ڈرنک ہو۔ اس نے بوتل منہ سے تب ہی ہٹائی جب بوتل میں موجود شراب کا ایک ایک قطرہ اس کے حلق میں نہ اتر گیا۔

بوتل خالی کرتے ہی اس نے سائیڈ پر رکھی ایک بڑی باسکٹ میں پھینکی اور ایک بار پھر ریسٹ واچ کی طرف دیکھا۔ پھر اس نے ریک میں پڑی ہوئی ایک اور بوتل اٹھائی اور اس کا کارک اڑا کر پہلے کی طرح بوتل اپنے منہ سے لگا لی۔ وہ کافی دیر تک وہاں بیٹھا

رہا اور بوتلوں پر بوتلیں چڑھاتا رہا۔ وہ پانچ بوتلیں خالی کر چکا تھا لیکن اس کے چہرے اور آنکھوں میں نشہ نام کی کوئی چیز دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ اس کا چہرہ پہلے کی طرح فریش نظر آ رہا تھا۔

”ہونہہ۔ دو گھنٹے ہو چکے ہیں۔ اب تک تو مائیک کی کال آ جانی چاہئے تھی“...... اینگری مین نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس نے ایک اور بوتل کی جانب ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ اسی لمحے کاؤنٹر پر پڑے ہوئے سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے جھپٹ کر سیل فون اٹھا لیا اور پھر اس نے سیل فون کا ڈسپلے دیکھے بغیر کال رسیونگ بٹن پریس کر کے سیل فون کان سے لگا لیا۔

”یس مائیک۔ بولو۔ کہاں پہنچے ہیں وہ“...... اینگری مین نے تیز لہجے میں کہا۔

”تمہارا مطلوبہ سیل فون راہبہ کے ایک علاقے اتاشیل کے بس اسٹینڈ کے پاس موجود ہے اسی علاقے میں سیل فون کی موونگ ختم ہوگئی ہے“...... دوسری طرف سے مائیک کی آواز سنائی دی۔

”گڈ شو۔ کیا بس سٹینڈ کے ساتھ وہاں کوئی رہائشی علاقہ بھی ہے“...... اینگری مین نے پوچھا۔

”ہاں۔ وہاں کافی آبادی ہے۔ میں تمہیں سیل فون کی ایگزیکٹ لوکیشن بتا دیتا ہوں تم وہاں جا کر آسانی سے کارروائی کر سکتے ہو۔ اگر تم ایک کام کر لو تو تمہیں سیل فون کی موونگ لوکیشن کا بھی ساتھ ساتھ علم ہوتا رہے گا“...... مائیک نے کہا۔

”کیا کام۔ بولو“...... اینگری مین نے پوچھا۔

”تم اپنا لیپ ٹاپ کمپیوٹر ساتھ لے لو اور انٹرنیٹ سے کنکٹ کر لو۔ اس کمپیوٹر کا تم مجھے آئی پی نمبر بتا دینا میں اس کمپیوٹر کے آئی پی کے ذریعے تم سے لنک کر کے ایک سافٹ ویئر تمہارے کمپیوٹر پر سینڈ کر دوں گا جو ورکنگ پوزیشن میں ہو گا۔ یہ سافٹ ویئر پوری دنیا کے عام کمپیوٹروں میں استعمال ہونے والے سافٹ ویئر ارتھ گوگل جیسا ہے جس سے سیٹلائٹ سے پوری دنیا کو سٹل گرافکس کے ذریعے دیکھا جا سکتا ہے۔ لیکن میں تمہیں جو سافٹ ویئر دوں گا وہ سٹل گرافکس کا نہیں ہو گا بلکہ اس سے تم سڑک پر دوڑنے والی اپنی گاڑی کو بھی آسانی سے مانیٹر کر سکو گے۔ تمہیں سافٹ ویئر سے لیڈی فونڈا کے سیل فون کا وہ مقام بھی دکھائی دیتا رہے گا جہاں سیل فون موجود ہے اور اگر وہ سیل فون اس مقام سے نکلا تو اس کا بھی تمہیں علم ہو جائے گا“...... مائیک نے کہا۔

”اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میں اپنا لیپ ٹاپ ساتھ لے لیتا ہوں اور اسے آن کر کے تمہیں ابھی اس کا آئی پی ایڈریس دے دیتا ہوں“...... اینگری مین نے کہا اور اٹھ کر تیزی سے ایک کمرے میں گھس گیا۔ کچھ دیر بعد وہ کمرے سے نکلا تو اس کے ہاتھوں میں ایک جدید اور نیا لیپ ٹاپ کمپیوٹر تھا۔ اس نے لیپ ٹاپ لا کر سامنے میز پر رکھا اور کرسی پر بیٹھ کر اس نے لیپ ٹاپ کھول کر اسے آن کرنا شروع کر دیا۔

”میرے کمپیوٹر کا آئی پی نمبر نوٹ کر لو“...... اینگری مین نے سیل فون پر مائیک سے مخاطب ہو کر کہا جو بدستور آن لائن تھا۔

”اوکے۔ بتاؤ“...... مائیک نے کہا تو اینگری مین نے اسے کمپیوٹر کا آئی پی نمبر بتانا شروع کر دیا۔

”ٹھیک ہے۔ کمپیوٹر آن رکھنا۔ ابھی دس منٹ میں میرا بھیجا ہوا سافٹ ویئر تمہارے کمپیوٹر پر لوڈ ہو جائے گا“...... مائیک نے کہا تو اینگری مین نے اوکے کہہ کر سیل فون آف کر دیا۔ اس کی نظریں کمپیوٹر کی سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ چند ہی لمحوں میں اچانک اس کے کمپیوٹر اسکرین پر ایک لائیو ارتھ گوگل کا سائن ابھرا اور پھر ایک سافٹ ویئر تیزی سے لوڈ ہونا شروع ہو گیا۔ اینگری مین اس سافٹ ویئر کا استعمال جانتا تھا۔ اس نے سافٹ ویئر کے لوڈ ہوتے ہی تیزی سے اس پر کام کرنا شروع کر دیا۔ سکرین پر ارتھ گوگل کی طرح دنیا کا گلوب گھومتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اینگری مین جیسے جیسے سافٹ ویئر پر کام کر رہا تھا گلوب تیزی سے سکڑتا جا رہا تھا اور اس پر مختلف ملکوں کے نام دکھائی دینا شروع ہو گئے۔ اینگری مین نے سائیڈ بار میں اسرائیل اور پھر اس کے نیچے والی بار میں جہاں لوکیشن لکھا ہوا تھا پر راہبہ ٹائپ کر دیا۔ گلوب تیزی سے سکڑتا چلا گیا اور پھر اسرائیل کے ساتھ ساتھ راہبہ کا علاقہ مارک ہوا اور سکرین تیزی سے راہبہ کے علاقے کو کلوز کرتی چلی گئی۔ کچھ ہی دیر میں سکرین پر ایک نیا تعمیر شدہ علاقہ دکھائی دینے لگا جہاں بے شمار

عمارتیں شاہراہیں اور دوڑتی پھرتی گاڑیوں کے ساتھ سڑکوں اور گھروں میں موجود افراد کی موونگ دکھائی دینے لگی۔ اینگری مین نے کمپیوٹر کا ایک بٹن پریس کیا تو سکرین تیزی سے حرکت میں آئی جیسے کوئی کیمرہ مین، کیمرہ آن کئے تیزی سے دوڑتا جا رہا ہو پھر اچانک کیمرہ ایک جگہ رک گیا۔ یہ ایک بڑی رہائش گاہ تھی جو کوٹھی کے طرز پر بنی ہوئی تھی۔ کیمرہ اس کوٹھی پر رک گیا تھا اور ساتھ ہی اس کوٹھی کے گرد سرخ دائرہ بن گیا۔ سرخ دائرہ بنتے ہی کمپیوٹر سے ٹوں ٹوں کی آواز نکلنا شروع ہو گئی۔

''ہونہہ۔ تو یہ ہے وہ رہائش گاہ جہاں عمران اور اس کے ساتھی چھپے ہوئے ہیں''...... اینگری مین نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے کمپیوٹر کے چند مزید بٹن پریس کئے اور پھر وہ رہائش گاہ کے اردگرد کا جائزہ لینے لگا۔ بظاہر رہائش گاہ خالی دکھائی دے رہی تھی لیکن سرخ دائرہ بدستور اسی رہائش گاہ پر فلیش ہو رہا تھا۔ ابھی اینگری مین اس رہائش گاہ کا جائزہ لے ہی رہا تھا کہ اسی لمحے رہائشی حصے کا دروازہ کھلا اور وہاں سے پانچ مرد اور ایک عورت نکل کر باہر آ گئے۔ انہیں دیکھ کر اینگری مین چونک پڑا۔ وہ سب شکل وصورت سے مقامی دکھائی دے رہے تھے لیکن ان کی تعداد چھ تھی اور عمران اور اس کے ساتھیوں کی تعداد بھی چھ ہی تھی اس لئے اینگری مین کو پورا یقین تھا کہ یہی اس کے دشمن ہیں۔ ان سب نے یقیناً میک اپ کر رکھے ہیں۔ ان کے حلیئے بھی ایسے ہی تھے جیسے وہ طویل سفر

کر کے آ رہے ہوں۔

''یہی ہیں عمران اور اس کے ساتھی''...... اینگری مین نے چیختے ہوئے کہا۔ اس نے فوراً لیپ ٹاپ بند کیا اور اٹھ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھا۔

رہائشی حصے سے نکل کر وہ ایک برآمدے میں آیا اور برآمدے سے ہوتا ہوا لان کی جانب بڑھنے لگا جہاں ہیلی کاپٹر موجود تھا۔ ہیلی کاپٹر کے پاس اس کے مسلح ساتھی اور اس کا رائٹ ہینڈ جیوفرے بھی موجود تھا۔ اینگری مین کو دیکھ کر جیوفرے فوراً اس کی طرف بڑھا۔

''چلو۔ چلو۔ ہمیں جلد سے جلد راہبہ پہنچنا ہے''...... اینگری مین نے کہا تو جیوفرے نے اثبات میں سر ہلایا اور مڑ کر اس نے ہیلی کاپٹر کے پائلٹ کو مخصوص اشارہ کیا تو پائلٹ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ہیلی کاپٹر سٹارٹ کرنا شروع کر دیا۔ ہیلی کاپٹر کے دروازے کھلے ہوئے تھے۔ جیوفرے کے اشارے پر اس کے ساتھی تیزی سے ہیلی کاپٹر کے پچھلے حصے میں سوار ہونا شروع ہو گئے۔ جیوفرے بھی ان کے ساتھ ہیلی کاپٹر کے عقبی حصے میں سوار ہو گیا جبکہ اینگری مین ہیلی کاپٹر کے تیز گردش کرنے والے پروں کے نیچے سے جھکے جھکے انداز میں فرنٹ کی طرف سے ہوتا ہوا پائلٹ کی سائیڈ سیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے سائیڈ کا دروازہ کھولا اور ہیلی کاپٹر میں سوار ہو گیا۔ اس وقت تک ہیلی کاپٹر کے پر تیزی سے گردش کرنا شروع ہو گئے تھے۔

’’ہمیں راہبہ جانا ہے‘‘...... اینگری مین نے پائلٹ سے مخاطب ہو کر تیز لہجے میں کہا تو پائلٹ نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اس نے آہستہ آہستہ ہیلی کاپٹر اوپر اٹھانا شروع کر دیا۔

ہیلی کاپٹر پہلے آہستہ آہستہ اوپر اٹھتا رہا پھر کافی بلندی پر آ کر ہیلی کاپٹر کا رخ بدلا اور پھر پائلٹ نے ہیلی کاپٹر انتہائی تیزی سے ایک طرف اُڑانا شروع کر دیا۔

’’ہم راہبہ پہنچنے والے ہیں جناب‘‘...... پائلٹ نے ایک گھنٹہ ہیلی کاپٹر اُڑاتے رہنے کے بعد اینگری مین سے مخاطب ہو کر کہا تو اینگری مین جو گہرے خیالوں میں کھویا ہوا تھا چونک پڑا۔ اس نے نیچے دیکھا جہاں پہاڑیوں میں گھرا ہوا ایک چھوٹا سا قصبہ دکھائی دے رہا تھا۔ اینگری مین نے اپنی گود میں رکھا ہوا لیپ ٹاپ کھولا اور اس میں موجود مخصوص سافٹ ویئر پر کام کرنا شروع ہو گیا۔ دوسرے لمحے سکرین پر ایک علاقے کا منظر پھیل گیا۔ یہ اسی علاقے کا منظر تھا جو اینگری مین اپنے ٹھکانے پر بھی دیکھ چکا تھا۔ سکرین پر علاقے میں موجود مکان، سڑکیں اور سڑکوں پر دوڑنے والی گاڑیوں کے ساتھ چلتے پھرتے عام انسان بھی صاف دکھائی دے رہے تھے۔ ان میں سے ایک مکان پر ریڈ سرکل بنا ہوا تھا اور یہ وہی رہائش گاہ تھی جس میں اینگری مین نے چھ افراد کو لان میں جاتے دیکھا تھا اور اسے یقین تھا کہ وہ عمران اور اس کے ساتھی ہی ہیں۔

’’ٹھیک ہے۔ رائٹ ٹرن لو اور ہیلی کاپٹر کی سپیڈ کم کر دو۔ ہیلی کاپٹر بلندی پر ہی رہے۔ میں جہاں کہوں ہیلی کاپٹر اسی طرف لے چلنا‘‘...... اینگری مین نے کہا تو پائلٹ نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اس نے رائٹ ٹرن لیتے ہوئے ہیلی کاپٹر کی رفتار کم کرنا شروع کر دی۔ ہیلی کاپٹر کی گڑگڑاہٹ سن کر نیچے موجود افراد چونک چونک کر اس ہیلی کاپٹر کو دیکھنا شروع ہو گئے تھے اور پھر ان کی نظریں لڑاکا ہیلی کاپٹر پر پڑیں تو وہ خوفزدہ ہو گئے اور وہ سب تیزی سے اپنے چھپنے کے لئے پناہ گاہیں ڈھونڈنے کے لئے ادھر ادھر بھاگنا شروع ہو گئے۔

ہیلی کاپٹر آبادی کے اوپر سے گزرتا ہوا ایک مخصوص حصے پر آ گیا۔ جیسے ہی ہیلی کاپٹر ایک خاص مقام پر پہنچا اسی لمحے لیپ ٹاپ کی سکرین پر جس رہائش گاہ پر ریڈ سرکل بنا ہوا تھا وہ ریڈ سرکل سپارک کرنا شروع ہو گیا۔

’’بس۔ ہیلی کاپٹر کو یہیں روک دو اور اس سامنے والی رہائش گاہ کو ٹارگٹ کرو جلدی‘‘...... اینگری مین نے پائلٹ سے مخاطب ہو کر نیچے موجود ایک رہائش گاہ کی طرف انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے بتایا تو پائلٹ نے اس رہائش گاہ کو دیکھ کر فوراً اسے ہیلی کاپٹر میں لگے ہوئے میزائلوں کے نشانے پر لینا شروع کر دیا۔

’’رہائش گاہ ٹارگٹ پر ہے جناب‘‘...... پائلٹ نے کہا۔

’’گڈ شو۔ ٹارگٹ پر فائر کرو۔ فوراً‘‘...... اینگری مین نے تیز

لہجے میں کہا تو پائلٹ نے اثبات میں سر ہلا کر اس رہائش گاہ پر میزائل فائر کر دیئے۔ دوسرے لمحے میزائل ٹارگٹ پر لگے اور ماحول ہولناک دھماکوں کی آوازوں سے بری طرح سے گونج اٹھا۔ میزائلوں نے نہ صرف اس رہائش گاہ کو جس پر میزائل برسائے گئے تھے بلکہ اس کے اردگرد کئی دوسری رہائش گاہوں کو تباہ کر دیا تھا۔ رہائش گاہیں تنکوں کی طرح ہوا میں بکھر گئی تھیں اور ہر طرف آگ، دھویں اور دھول کے بادل اٹھتے دکھائی دے رہے تھے۔ نیچے جیسے قیامت صغریٰ برپا ہو گئی تھی۔ ہر طرف لوگ پاگلوں کی طرح شور مچاتے ہوئے بھاگنا شروع ہو گئے تھے۔

اینگری مین کے حکم پر پائلٹ نے وہاں چار میزائل برسائے تھے جس سے اس علاقے میں خوفناک تباہی پھیل گئی تھی۔ اپنے مطلوبہ افراد کو ٹارگٹ بنانے کے ساتھ ساتھ اینگری مین نے وہاں موجود نجانے کتنے بے گناہ اور معصوم انسانوں کے خون کی ہولی کھیلی تھی۔ وہاں ہونے والی تباہی دیکھ کر اینگری مین کے چہرے پر سکون اور اطمینان ابھر آیا جیسے اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ بے شمار بے گناہ افراد کے ہلاک ہونے کی کوئی فکر نہ ہو اور یہ بات اس کے ظالم اور سفاک ہونے کی دلیل تھی۔

عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ تیمرس پہنچ گیا تھا۔ اس کے کہنے پر الاسد نے تیمرس میں داخل ہوتے ہی جیپ چھوڑ دی تھی اور پھر وہ سب ایک دوسرے سے الگ الگ ہو کر تیمرس کے بس اڈے تک پہنچ گئے۔ چونکہ پہلے سے ہی طے ہو چکا تھا کہ وہ سب الگ الگ راہبہ کی طرف سفر کریں گے اس لئے وہ سب تیمرس سے راہبہ جانے والی مختلف بسوں میں سوار ہو گئے۔

عمران نے بس اڈے پر پہنچ کر ادھر ادھر دیکھا اور پھر وہ بس سٹینڈ کی کار پارکنگ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کار پارکنگ میں آ کر اس نے وہاں موجود گاڑیاں دیکھنی شروع کر دیں۔ پھر اس کی نظر وہاں موجود ایک سیاہ رنگ کی بند باڈی والی وین پر پڑی تو اس کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔ عمران اطمینان بھرے انداز میں وین کی جانب بڑھ گیا۔ وین کے قریب آ کر اس نے ادھر ادھر دیکھا لیکن اس وقت پارکنگ میں کوئی نہیں تھا۔ عمران نے جیب سے لیڈی

فونڈا کا سیل فون نکالا اور وہ وین کے عقبی حصے کی طرف آ گیا۔ اس نے جھک کر لیڈی فونڈا کا سیل فون وین کے نچلے حصے میں موجود ایک خانے میں پھنسا دیا۔ یہ خانہ تنگ سا تھا جس میں سیل فون پھنس گیا تھا۔ اب اگر وین اچھلتی کودتی ہوئی بھی آگے بڑھتی تب بھی سیل فون اس خانے سے نکل نہیں سکتا تھا۔

عمران اس سیل فون کے ذریعے کاپر ہیڈ کے ایجنٹوں کو ڈاج دینا چاہتا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ کرنل ڈراس، لیڈی فونڈا کے سیل فون کو ٹریک کر کے اس کے پیچھے آنے کی کوشش کر سکتا ہے۔ اسے چونکہ فوری طور پر اپنے ساتھیوں کو لے کر وہاں سے نکلنا تھا اس لئے وہ تل ابیب پہنچنے تک کسی بھی نئی الجھن میں نہیں پڑنا چاہتا تھا اس لئے اس نے لیڈی فونڈا کا سیل فون وین کے نچلے حصے میں چھپا دیا کہ جب یہ وین وہاں سے نکلے گی تو کاپر ہیڈ کے ایجنٹ اسے ٹریک کرتے ہوئے اسی وین کے پیچھے لگے رہیں گے اور انہیں آسانی سے تیمرس سے راہبہ اور راہبہ سے تل ابیب پہنچنے کا موقع مل جائے گا۔

عمران کی بس یہی دعا تھی کہ کاپر ہیڈ کی کسی بھی فورس کے یہاں آنے سے پہلے یہ وین پارکنگ سے نکل جائے۔ اگر وین دیر تک یہاں کھڑی رہتی تو کاپر ہیڈ کی فورس کے لئے یہ سمجھنا مشکل نہ ہوتا کہ سیل فون انہیں ڈاج دینے کے لئے یہاں چھپایا گیا ہے اور پاکیشیائی ایجنٹ اسی بس سٹینڈ سے راہبہ کی طرف گئے ہیں۔ وہ

فوری طور پر راہبہ اور اردگرد کے علاقوں کی طرف روانہ ہونے والی بسوں کا تعاقب کرتے اور ان تک پہنچ جاتے۔ فورس ان کے میک اپ تو چیک نہیں کر سکتی تھی لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں کے پاس کاغذات نہیں تھے جن سے وہ یہ ثابت کر سکتے کہ ان کا تعلق اسرائیل سے ہے۔

عمران نے الاسد اور اپنے ساتھیوں کے چہروں پر میجک فیس لگا کر ان کی آنکھوں میں مخصوص لینز بھی لگا دیئے تھے اور ان کی قمیض کے بٹنوں کے ساتھ وہ مخصوص ریموٹ بٹن بھی لگا دیئے تھے جنہیں پریس کر کے وہ کوئی بھی روپ بدل سکتے تھے لیکن عمران کی خواہش یہی تھی کہ اس کے ساتھیوں کے ساتھ ایسی کوئی نوبت نہ ہی آئے تو اچھا ہو گا کیونکہ صرف سوائے چہرے بدلنے کے ان کے پاس اپنی شخصیت کا کوئی پروف نہیں تھا اس لئے وہ پھنس سکتے تھے۔

عمران نے بھی اپنے چہرے پر میجک فیس لگا لیا تھا اور اس کی آنکھوں میں بھی لینز لگے ہوئے تھے۔ ایک ریموٹ بٹن بھی اس کی قمیض کے بٹن پر چپکا ہوا تھا جو دیکھنے میں عام بٹن جیسا ہی دکھائی دے رہا تھا۔ عمران نے ایک مقامی آدمی کا روپ بدل رکھا تھا۔ وین کے نیچے لیڈی فونڈا کا سیل فون چھپا کر وہ پارکنگ سے نکلتا چلا گیا اور پھر وہ کچھ ہی دیر میں ایک بس میں سوار عام مسافروں کی طرح راہبہ کی جانب بڑھا چلا جا رہا تھا۔

راہبہ پہنچ کر عمران اور اس کے ساتھی الاسد کے بتائے ہوئے

مخصوص مقام پر پہنچ کر اکٹھے ہوئے اور کچھ ہی دیر میں الاسد اپنے ایک ساتھی کے ساتھ ایک بند باڈی والی وین لے کر وہاں پہنچ گیا۔ وہ سب اس وین میں سوار ہوئے اور وین انہیں لے کر تل ابیب کی طرف روانہ ہوگئی۔

رات بھر انہوں نے وین میں سفر کیا۔ دن نکلتے ہی وہ تل ابیب کی سڑکوں پر تھے۔ الاسد انہیں تل ابیب کی سڑکوں سے گزارتا ہوا ایک ایسے علاقے میں پہنچ گیا جہاں آبادی نہ ہونے کے برابر تھی۔ یہ نو آباد علاقہ تھا جہاں اکا دکا رہائش گاہیں ہی دکھائی دیتی تھیں جس کی وجہ سے وہاں سڑکیں تقریباً ویران ہی رہتی تھیں۔ اس علاقے کو ایسٹ ویو کہا جاتا تھا جہاں نئی کالونیاں بنائی جا رہی تھیں۔

الاسد انہیں نئی تعمیر ہونے والی ایک عمارت میں لے آیا۔ وہ سب مسلسل سفر کرتے ہوئے بری طرح سے تھک چکے تھے اس لئے عمران کے کہنے پر سب ریسٹ کرنے چلے گئے۔ عمران، الاسد کو لے کر سٹنگ روم میں آیا اور پھر وہ اس سے ڈسکس کرنے لگا کہ اب انہیں کاپر ہیڈ کے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونے کے لئے کیا لائحہ عمل بنانا چاہئے۔ لیڈی فونڈا سے اسے کاپر ہیڈ کے ہیڈ کوارٹر کی لوکیشن کو پتہ چل چکا تھا جسے تلاش کرنے کے لئے انہیں زیادہ تگ و دو کی ضرورت نہیں تھی لیکن لیڈی فونڈا نے انہیں کاپر ہیڈ کے ہیڈ کوارٹر کی حفاظتی انتظامات کے بارے میں جو تفصیلات بتائی تھیں اس پر ان کی ڈسکس بے حد ضروری تھی۔

”لیڈی فونڈا سے کاپر ہیڈ کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جو معلومات حاصل ہوئی تھیں ان کے مطابق تو کرنل ڈراس نے ہیڈ کوارٹر کو انتہائی فول پروف اور ناقابلِ تسخیر بنا رکھا تھا۔ اس کا ہیڈ کوارٹر تل ابیب کے مشرقی کنارے پر موجود ساحلی علاقے کی پہاڑیوں میں تھا۔ جو انڈر گراؤنڈ تھا۔ وہاں ہر طرف پہاڑیاں پھیلی ہوئی ہیں۔ ان پہاڑیوں پر جگہ جگہ چیکنگ ڈیوائسز لگی ہوئی ہیں جو اس طرف آنے والے پرندے کو بھی مارک کر سکتی ہیں اور کرنل ڈراس نے پہاڑیوں پر لیزر گنیں لگا رکھی ہیں جو ان پہاڑیوں پر آنے والے پرندوں پر آٹو میٹک طریقے سے فائر کرتی تھیں اور پرندے ہوا میں ہی جل کر راکھ بن جاتے تھے۔ ان پہاڑیوں میں بھی کرنل ڈراس نے حفاظت کے لئے میگا بلیو پاور ریز پھیلا رکھی ہے جس کے حصار میں داخل ہونے والے کا کاشن ایک تو کاپر ہیڈ کے ہیڈ کوارٹر کے آپریشن روم میں مل جاتا ہے اور دوسرا یہ کہ میگا بلیو پاور کی ریز کی زد میں آنے والا ایک لمحے میں بے ہوش ہو جاتا ہے چاہے وہ شخص بھولا بھٹکا ہوا ہی کیوں نہ اس طرف آ گیا ہو۔ کاپر ہیڈ کی فورس میگا بلیو ریز کی زد میں آنے والے شخص کو اٹھا کر لے جاتی ہے اور پھر اس شخص کو لے جا کر ان پہاڑیوں میں موجود کسی غار میں بند کر دیا جاتا ہے جسے موت کا غار کہا جاتا ہے۔ اس غار کا ایک ہی راستہ ہے جسے کاپر ہیڈ کے ہیڈ کوارٹر سے ہی اوپن اور کلوز کیا جاتا ہے۔ بے ہوش شخص کو غار میں پھینکنے کے لئے

غار کا دروازہ کھولا جاتا ہے اور جب اس شخص کو فورس غار میں پھینک دیتی ہے تو غار کا دروازہ بند ہو جاتا ہے اس کے بعد وہ شخص غار میں ہی بھوکا پیاسا ایڑیاں رگڑ رگڑ کر ہلاک ہو جاتا ہے۔ آج تک کوئی ایک شخص بھی موت کی اس غار سے نہیں نکل سکا ہے۔ لیڈی فونڈا کے کہنے کے مطابق اس غار میں بھوک پیاس سے مرنے والے افراد کی گلی سڑی ہڈیوں کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ اس غار کی دیواریں ریڈ اور بلیک بلاک سے بھی زیادہ مضبوط ہیں جنہیں توڑنا ناممکن ہے اور جو ایک بار غار میں پہنچا دیا جاتا ہے اس کی لاش بھی وہیں پڑی رہتی ہے۔ اس لئے اس علاقے میں جانے والے کا آج تک کسی کو علم نہیں ہو سکا ہے کہ وہ کہاں غائب گیا ہے۔ اس لئے مقامی لوگ ان پہاڑیوں کی طرف جانے سے ڈرتے ہیں اور وہ اس علاقے کو آسیبی علاقہ سمجھتے ہیں اس لئے دن کے وقت بھی لوگ ان پہاڑیوں کی طرف نہیں جاتے ہیں۔ انہی پہاڑیوں کے نیچے کاپر ہیڈ کا ہیڈ کوارٹر موجود ہے اور ہمیں ان تمام باتوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے انڈر گراؤنڈ موجود کاپر ہیڈ کے ہیڈ کوارٹر میں پہنچنا ہے۔ جب تک ہم اس ہیڈ کوارٹر میں نہیں پہنچیں گے اس وقت تک ہمارے لئے یہ جاننا ناممکن ہو گا کہ ایم کے میزائل کی لیبارٹری کہاں ہے اور ہم وہاں کیسے پہنچ سکتے ہیں''۔ عمران نے الاسد کے سامنے لیڈی فونڈا کی بتائی ہوئی باتیں دہراتے ہوئے کہا۔

''ان مشرقی ساحلی پہاڑیوں کے بارے میں تو میں نے بھی یہی سن رکھا تھا کہ وہ آسیبی پہاڑیاں ہیں لیکن اب اس کی حقیقت کا پتہ چلا ہے کہ وہ علاقہ آسیبی نہیں ہے بلکہ کاپر ہیڈ ایجنسی نے اس علاقے پر قبضہ کر رکھا ہے اور انہوں نے ہی اس علاقے کو آسیب زدہ مشہور کر رکھا ہے تاکہ کوئی آدمی بھول کر بھی وہاں نہ آئے اور وہ اس مقصد میں کامیاب بھی رہے ہیں''...... الاسد نے کہا۔

''ہاں اور میں چاہتا ہوں کہ اب میرے راستے میں کوئی رکاوٹ نہ آئے۔ ہمارا پہلے ہی بہت وقت ضائع ہو چکا ہے۔ اب ہمیں جلد سے جلد اس مسئلے کو نپٹانا ہو گا۔ ہم جتنی دیر اسرائیل میں رکے رہیں گے ہمارے لئے خطرات میں اضافہ ہوتا رہے گا''...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''پھر آپ کا کیا ارادہ ہے''...... الاسد نے عمران کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''اب بھی تم میرا ارادہ پوچھ رہے ہو۔ تمہیں نہیں معلوم کہ میرا کیا ارادہ ہے''...... عمران نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''آپ کاپر ہیڈ کے ہیڈ کوارٹر جانا چاہتے ہیں۔ یہ میں جانتا ہوں۔ میں ایکشن کے لئے پوچھ رہا تھا کہ آپ کب اور کیسے کاپر ہیڈ کے ہیڈ کوارٹر کی طرف جانا چاہتے ہیں اور آپ کے پاس کاپر ہیڈ کے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونے کا کوئی واضح پلان ہے''۔ الاسد

نے عمران کو گھورتے پا کر قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ پلان تو کوئی نہیں ہے۔ میرا ذہن پہاڑیوں کی چوٹیوں پر لگی ہوئی ریز گنوں اور خاص طور پر میگا بلیو پاور ریز پر اٹکا ہوا ہے۔ لیڈی فونڈا نے یہ نہیں بتایا تھا کہ میگا بلیو پاور ریز کا حصار کتنا بڑا ہے اور کہاں تک پھیلا ہوا ہے۔ ریز گنوں سے تو شاید ہم خود کو بچا لیں لیکن میگا بلیو پاور ریز کے بارے میں جہاں تک میں جانتا ہوں اس سے بچنے کا کوئی طریقہ نہیں ہے۔ اس ریز کی زد میں آنے والا ہر صورت میں بے ہوش ہوتا ہے چاہے وہ گیس ماسک میں ہو، اس نے مخصوص لباس پہن رکھا ہو یا پھر گیس اور ریز سے بچنے والے انجکشن ہی کیوں نہ لگا رکھے ہوں"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ میگا بلیو ریز جدید ترین ایجاد ہے جس کا ابھی تک کوئی توڑ سامنے نہیں آیا ہے۔ یہ نئی اور ایسی ریزز کا مرکب ہے جس کے نام بھی ہمارے علم میں نہیں ہیں"...... الاسد نے کہا۔

"اسی لئے تو میں پریشان ہوں کہ اگر ہم وہاں گئے تو ہم بھی میگا بلیو ریز سے نہیں بچ سکیں گے اور لیڈی فونڈا نے یہ بھی بتایا تھا کہ میگا بلیو ریز سے بے ہوش ہونے والا چاہے وہ کتنی ہی مضبوط قوت ارادی کا مالک کیوں نہ ہو اسے دس سے پندرہ گھنٹوں تک ہوش نہیں آتا ہے اور اگر ہم وہاں گئے اور میگا بلیو پاور ریز کا شکار بن گئے تو پھر کرنل ڈراس کے لئے دس پندرہ گھنٹے تو کیا دس پندرہ منٹ بھی ہمیں موت کے منہ میں پہنچانے کے لئے بہت ہوں

گے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر ہمیں وہاں بلائنڈ گیم ہی کھیلنی پڑے گی"...... الاسد نے سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔

"بلائنڈ گیم۔ ہاں۔ مجھے بھی یہی لگ رہا ہے۔ بلائنڈ گیم کھیلے بغیر ہم کاپر ہیڈ کے ہیڈ کوارٹر میں داخل نہیں ہو سکیں گے"۔ عمران نے پہلے چونک کر پھر بلائنڈ گیم کا مطلب سمجھ کر اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"بلائنڈ گیم کے لئے بھی ہمیں باقاعدہ پلاننگ کرنی پڑے گی۔ یہ تو طے ہے کہ ہم جیسے ہی مشرقی پہاڑیوں میں جائیں گے میگا بلیو پاور ریز کا شکار ہو جائیں گے۔ ہمارے بے ہوش ہوتے ہی کاپر ہیڈ کے ہیڈ کوارٹر کے خفیہ راستوں سے فورس نکلے گی۔ یا تو ہمیں بے ہوشی کی ہی حالت میں وہ گولیوں سے بھون دیں گے یا پھر ہمیں اٹھا کر موت کے اس غار میں پھینک دیں گے جہاں سے آج تک کوئی زندہ نہیں نکل سکا ہے۔ ہم اپنے ساتھ اسلحہ بھی نہیں لے جا سکتے کیونکہ ہمیں بے ہوش کرنے والے ہم سے ہمارا سارا اسلحہ چھین لیں گے۔ اسلحہ دیکھ کر انہیں اس بات کا بھی یقین ہو جائے گا کہ ان پہاڑیوں کی طرف ہم بھولے بھٹکے نہیں بلکہ کسی خاص مقصد کے لئے آئے ہیں ایسی صورت میں وہ ہمیں موت کے غار میں زندہ پھینکنے کی بجائے وہاں ہماری لاشیں بھی پھینک سکتے ہیں"۔ الاسد نے کہا۔

''ہاں۔ اس لئے ہمیں وہاں خالی ہاتھ ہی جانا ہو گا اور وہ بھی ایک ایک کر کے''...... عمران نے کہا۔

''ایک ایک کر کے۔ میں سمجھا نہیں''...... الاسد نے چونک کر کہا۔

''اگر ہم ایک ساتھ گئے تو پھر ہماری ہلاکت طے ہے۔ ہمیں وہ بے ہوشی کی حالت میں ہی ہلاک کر دیں گے۔ لیکن اگر ہم بلائنڈ گیم کھیلنے کے لئے ایک ایک کر کے وہاں جائیں گے اور وہ بھی خالی ہاتھ تو کاپر ہیڈ کی فورس ہمیں ڈائریکٹ گولی مار کر ہلاک کرنے کی بجائے موت کے غار میں ہی لے جا کر پھینکنا پسند کرے گی۔ اس طرح ہم ایک ایک کر کے ہی سہی موت کے غار میں اکٹھے تو ہو جائیں گے اور پھر موت کے غار میں جب ہمیں ہوش آئے گا تب ہم مل بیٹھ کر اس بات کا فیصلہ کریں گے کہ ہمیں اس غار سے کیسے نکلنا ہے اور کاپر ہیڈ کے ہیڈ کوارٹر میں کیسے گھسنا ہے''۔ عمران نے کہا۔

''اگر ہم غار سے نہ نکل سکے تو''...... الاسد نے کہا۔

''تو پھر چند دنوں بعد ہماری بھی وہاں گلی سڑی لاشیں پڑی ہوں گی''...... عمران نے مسکرا کر کہا تو جواب میں الاسد بھی مسکرا دیا۔

''غار سے نکلنے کے لئے ہمیں اور کچھ نہیں تو کچھ ایسے اوزار اپنے ساتھ لے جانے ہوں گے جنہیں کاپر ہیڈ کی فورس ہماری

تلاشی لینے کے باوجود ٹریس نہ کر سکے۔ اگر تو اس غار کی مضبوطی کے لئے غار میں بلیک پینٹ کیا گیا ہے تو اس کا توڑ میں جانتا ہوں اور غار کی دیواریں کاٹ کر ہم اس غار سے باہر آ سکتے ہیں لیکن اگر میگا بلیو پاور کی طرح غار کو مضبوط بنانے کے لئے انہوں نے کوئی اور طریقہ استعمال کیا ہے تو پھر ہم سب اسی غار میں پھنسے رہ جائیں گے اور پھر شاید وہاں سے ہماری لاشیں بھی کبھی باہر نہیں آ سکیں گی''...... الاسد نے کہا۔

''اسی لئے تو ہم اسے بلائنڈ گیم کہہ رہے ہیں۔ رسک تو ہمیں بہرحال لینا ہی پڑے گا۔ اگر ہم غار سے نکل کر کاپر ہیڈ کے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو گئے تو بہتر ہو گا اور اگر ایسا نہ ہوا اور ہماری موت، موت کے غار میں ہونا لکھی ہے تب بھی میں اکیلا نہیں مروں گا۔ مرتے مرتے میں کم از کم کاپر ہیڈ کے ہیڈ کوارٹر کو تو ضرور تباہ کر دوں گا''...... عمران نے کہا۔

''وہ کیسے''...... الاسد نے کہا۔

''یہ سوچنا میرا کام ہے۔ تم جس سائنسی آلے سے موت کے غار کی دیواریں کاٹ سکتے ہو اس کے بارے میں سوچو کہ وہ آلہ تم بے ہوشی کی حالت میں کاپر ہیڈ کی فورس کی نظروں میں آنے سے کیسے بچا سکتے ہو''...... عمران نے کہا۔

''وہ آلہ ایک چھوٹے اور باریک قلم جیسا ہے جسے میں نگل لوں گا اور پھر ہوش میں آ کر میں اسے اپنے حلق سے نکال لوں گا۔

چاہے اس کے لئے مجھے الٹی ہی کیوں نہ کرنی پڑے"۔ الاسد نے کہا۔

"گڈ تو پھر تیار ہو جاؤ۔ ہم آج رات ہی اپنے مشن پر نکل جائیں گے تب تک ہمارے ساتھی بھی ریسٹ کر کے فریش ہو جائیں گے۔ شام کو جب وہ جاگیں گے تو میں انہیں بلائنڈ گیم کے لئے تیار کر لوں گا"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں بھی کچھ دیر آرام کروں گا اور پھر میں مشن پر جانے کی تیاری شروع کر دوں گا"...... الاسد نے کہا۔

"ہاں۔ تمہارے لئے بھی آرام کرنا ضروری ہے۔ میں بھی تھکا ہوا ہوں۔ آرام کر کے دماغ فریش ہو گیا تو ہو سکتا ہے کہ میرے دماغ میں ریز گنوں اور خاص طور پر میگا بلیو پاور سے بچنے کا کوئی آئیڈیا آ جائے"...... عمران نے کہا تو الاسد نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ اٹھ کر سٹنگ روم سے نکلتا چلا گیا۔ اس کے جانے کے بعد عمران سٹنگ روم کے ہی ایک صوفے پر لیٹ گیا۔ اس کا دماغ بدستور میگا بلیو پاور ریز سے بچنے کے طریقے کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ پھر اچانک اس کے ذہن میں ایک کوندا سا لپکا تو وہ بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس آئیڈیے پر وہ جوں جوں سوچتا چلا گیا اس کی آنکھوں میں چمک بڑھتی گئی اور اس کے چہرے پر سکون اور آسودگی کے تاثرات نمایاں ہوتے چلے گئے۔ چند لمحوں تک وہ اپنے دماغ میں آنے والے خیال کے بارے میں سوچتا رہا پھر اپنے ان

خیالات کو حتمی شکل دیتے ہوئے وہ دوبارہ صوفے پر لیٹ گیا اور اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ اب وہ کچھ دیر واقعی سونا چاہتا تھا۔ طویل سفر کی تھکاوٹ کی وجہ سے جلد ہی اسے نیند آ گئی۔ ابھی اسے سوئے ہوئے کچھ ہی دیر گزری ہو گی کہ اچانک ایک زور دار دھماکہ ہوا اور عمران کی آنکھیں کھل گئیں۔ دوسرے لمحے ماحول جیسے نہ ختم ہونے والے تیز دھماکوں کی آوازوں سے بری طرح سے گونجنا شروع ہو گیا جیسے اس عمارت پر کسی مسلح فورس نے حملہ کر دیا ہو اور وہ ہر طرف فائرنگ کرتے اور بم برساتے ہوئے عمارت میں گھس آئے ہوں۔

اینگری مین اپنی رہائش گاہ میں داخل ہوا ہی تھا کہ اسی لمحے اس کی جیب میں موجود سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اینگری مین نے چونک کر جیب سے سیل فون نکالا اور پھر اس نے سیل فون کا ڈسپلے دیکھا۔ سکرین پر رہوڈس کا نام ڈسپلے ہو رہا تھا۔ رہوڈس کا نام دیکھ کر اینگری مین بری طرح سے چونک پڑا۔

رہوڈس انڈر ورلڈ میں کام کرنے والے ایک مخبر کا نام تھا جو اینگری مین کے لئے خصوصی طور پر انڈر ورلڈ پر نظر رکھتا تھا اور ایسے جرائم پیشہ افراد کی کھوج لگاتا تھا جن کا تعلق فلسطین کی کسی بھی آزادی کی تحریک سے ہوتا تھا۔ اینگری مین کے کہنے پر رہوڈس اس جرائم پیشہ شخص کو فوراً اٹھا لیتا تھا پھر اس آدمی کو اینگری مین کے خفیہ ہیڈ کوارٹر میں لایا جاتا تھا جہاں اس جرائم پیشہ شخص کی زبان کھلوانے کے لئے ہر طرح کے طریقے اختیار کئے جاتے تھے جو ظاہر ہے انسانیت سوز اور پرتشدد ہوتے تھے۔ اینگری مین اس شخص کی زبان کھلوانے کے لئے اس کی کھال تک کھینچنے اور اس کی ہڈیوں میں کیل تک ٹھونکنے سے بھی گریز نہیں کرتا تھا اور پھر اس

شخص سے حاصل ہونے والی معلومات پر وہ فوری طور پر فلسطین کی اس تحریک آزادی کے خلاف کام کرتا تھا اور اسے جڑ سے اکھاڑ پھینکتا تھا۔ رہوڈس اسی وقت اینگری مین کو کال کرتا تھا جب اس کے پاس انتہائی اہم اور حتمی اطلاع ہوتی تھی۔

''یس اینگری مین سپیکنگ''...... اینگری مین نے کال رسیونگ بٹن پریس کر کے سیل فون اپنے کان سے لگا کر سٹنگ روم کی طرف بڑھتے ہوئے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''رہوڈس بول رہا ہوں باس''...... دوسری طرف سے رہوڈس نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''جانتا ہوں۔ بولو۔ کیوں فون کیا ہے''...... اینگری مین نے سٹنگ روم میں داخل ہو کر ایک صوفے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

''میرے پاس ایک اہم اطلاع ہے باس''...... رہوڈس نے مؤدب لہجے میں کہا۔

''تمہید مت باندھو رہوڈس۔ تم جانتے ہو میں کام کی بات سننے کے سوا کچھ پسند نہیں کرتا''...... اینگری مین نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے منہ بنا کر کہا۔

''میرے پاس پاکیشیا کے علی عمران اور اس کے ساتھ آنے والے چار افراد کے بارے میں اطلاع ہے باس''...... رہوڈس نے کہا تو عمران کا نام سن کر اینگری مین برے برے منہ بنانا شروع

ہو گیا۔

''تمہارے پاس ابھی صرف اطلاع پہنچی ہے نانسنس۔ میں نے ان سب کو ہلاک بھی کر دیا ہے''...... اینگری مین نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہلاک کر دیا ہے۔ کیا مطلب۔ کیا آپ کو ان کی آمد کی پہلے سے اطلاع تھی کہ وہ تل ابیب میں موجود ہیں''...... دوسری طرف سے رہوڈس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تل ابیب میں نہیں۔ عمران اور اس کے پانچ ساتھی جن میں الاسد کا لیڈر یا کوئی اہم رکن بھی تھا راہبہ میں موجود تھے۔ میں نے فوری طور پر کارروائی کرتے ہوئے اس رہائش گاہ کو میزائلوں سے اُڑا دیا ہے۔ اب نہ عمران زندہ ہے اور نہ اس کے ساتھی''۔ اینگری مین نے جواب دیا۔

''یہ کب کی بات ہے باس''...... رہوڈس نے اسی طرح سے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''ہونہہ۔ اب تم مجھ سے استفسار بھی کرو گے کہ میں کب کیا کرتا ہوں اور کب کہاں ہوتا ہوں۔ نانسنس''...... اینگری مین نے غرا کر کہا۔

''نن نن۔ نو چیف۔ میرے کہنے کا یہ مطلب نہیں تھا''۔ رہوڈس نے کہا۔

''تمہارے کہنے کا جو بھی مطلب تھا نانسنس۔ مگر میں تمہیں بتا چکا

ہوں کہ میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو راہبہ میں ہلاک کر دیا ہے''...... اینگری مین نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''یس باس۔ لیکن......'' رہوڈس نے کہا۔ اس کے لہجے میں انتہائی پریشانی اور خوف کا عنصر تھا جیسے اس کی سمجھ میں نہ آ رہا ہو کہ وہ اینگری مین سے مزید بات کیسے کرے۔

''تم نے کوئی اہم بات کرنی ہے تو کرو ورنہ فون بند کر دو۔ میں تھکا ہوا ہوں اور اب ریسٹ کرنا چاہتا ہوں''...... اینگری مین نے اسی طرح سے غصیلے لہجے میں کہا۔

''یس باس۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کو تفصیلات بتا دیتا ہوں۔ اس کے بعد جیسا آپ کا حکم ہو گا میں اسی پر عمل کروں گا''...... رہوڈس نے کہا۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ بولو''...... اینگری مین نے سر جھٹک کر کہا۔

''میں تل ابیب کے ایک کلب میں کام کرتا ہوں۔ کلب کا نام ہارڈ کلب ہے۔ اس کلب میں اسرائیل کے تمام کرمنلز اور بدمعاش ٹائپ کے لوگ آتے جاتے رہتے ہیں۔ میرا کام ایسے ہی لوگوں پر نظر رکھنے کا ہے کیونکہ ان میں ہی ایسے لوگ شامل ہوتے ہیں جو فلسطینی ہوتے ہیں اور یہاں کے کرمنلز کو اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کرتے ہیں اور پھر ان سے مدد لے کر اسرائیل میں بدامنی پھیلاتے ہیں''...... رہوڈس نے کہا۔

''ہونہہ۔ تم پھر تمہید باندھنا شروع ہو گئے ہو۔ سیدھی طرح مین

پوائنٹ پر آؤ''...... اینگری مین نے غرا کر کہا۔

''یس باس۔ کچھ روز قبل میری ایک ایسے ہی شخص سے ملاقات ہوئی تھی جسے خود پر بے حد ناز تھا۔ وہ طاقتور ہونے کے ساتھ ساتھ ذہین بھی تھا۔ کلب میں اس کا میرے ساتھ جھگڑا ہو گیا۔ میری اور اس کی زبردست فائٹ ہوئی لیکن نہ وہ ہار ماننے والوں میں سے تھا اور نہ میں نے ہار ماننی سیکھی تھی۔ اس شخص کا نام زیوفرے تھا۔ جب ہماری فائٹ کا کوئی نتیجہ نہ نکلا تو کلب کے مالک نے ہم دونوں کے درمیان صلح کرا دی اور ہم واقعی ایک دوسرے کے دوست بن گئے۔ دوست بن کر میں نے اسے اپنے اعتماد میں لینا شروع کر دیا۔ اس کے لئے یہی کافی تھا کہ میں یہودی نہیں ہوں۔ زیوفرے میں جہاں بہت سی خوبیاں تھیں وہاں اس میں ایک خامی بھی تھی کہ وہ اپنے دل کی بات چھپا نہیں سکتا تھا۔ کل شام کے وقت ہم دونوں کلب میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے تو اس نے مجھے باتوں باتوں میں بتایا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چند افراد کسی اہم مشن پر اسرائیل آ رہے ہیں۔ اس نے پہلے مجھے یہ نہیں بتایا تھا کہ اس کا تعلق فلسطینی تحریک الاسد سے ہے لیکن کل اچانک جب اس نے مجھ سے باتیں کرنا شروع کیں تو اس نے خود ہی مجھے بتا دیا کہ اس کا تعلق الاسد سے ہے۔ مجھے یہ سن کر بے حد حیرت ہوئی تھی کہ اس نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا تھا کہ اس کا تعلق الاسد سے ہے۔ میں نے یہ سن کر اس کے سامنے خوشی کا اظہار کیا کہ اس کا

تعلق الاسد سے ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ میں بھی اس کے ساتھ کام کرنا چاہتا ہوں اور یہ میری خوش قسمتی ہو گی کہ وہ مجھے الاسد میں شامل کرا دے جس کا اس نے وعدہ بھی کر لیا تھا۔ ابھی ہم بات کر ہی رہے تھے کہ اسے سیل فون پر ایک کال موصول ہوئی۔ وہ کال سکرین کا ڈسپلے دیکھ کر فوراً وہاں سے اٹھ گیا اور پھر اس نے کلب سے باہر جا کر کال سنی اور تھوڑی دیر بعد وہ واپس آ گیا۔ میرے استفسار پر اس نے بتایا کہ الاسد کی کال تھی جس نے اسے بند باڈی والی ایک اسٹیشن ویگن لے کر فوری طور پر راہبہ پہنچنے کی ہدایات دی ہیں۔ میرے پوچھنے پر اس نے مجھے بتایا کہ الاسد اپنے ساتھ علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چار افراد کو لا رہا ہے جنہیں راہبہ سے نکال کر تل ابیب پہنچانے کی ذمہ داری اس کی ہے۔ میں یہ سن کر چونک پڑا۔ میں نے اس کے ساتھ راہبہ جانے کی بات کی تو اس نے مجھے ٹال دیا۔ اتفاق سے میرے پاس بند باڈی والی سیاہ رنگ کی ایک ویگن موجود تھی۔ میں نے جب زیوفرے کو اپنی ویگن کی آفر کی تو اس نے میری آفر مان لی اور پھر میں اسے اپنے ایک ٹھکانے پر لے گیا اور اپنی ویگن میں نے اس کے حوالے کر دی اور باس میں نے اسے ویگن دینے سے پہلے ویگن کے نیچے ایک ٹریکر لگا دیا تھا تاکہ میں اس پر نظر رکھ سکوں اور مجھے پتہ چلتا رہے کہ زیوفرے ویگن واقعی راہبہ لے گیا ہے یا کہیں اور لیکن یہ درست تھا وہ راہبہ ہی گیا تھا۔ وہاں سے اس نے الاسد،

عمران اور اس کے چار ساتھیوں کو لیا اور پھر وہ تل ابیب روانہ ہو گیا''...... رہوڈس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ کیا اس سے تمہاری دوبارہ بات ہوئی ہے کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں سمیت الاسد کو بھی لے کر تل ابیب پہنچ چکا ہے''...... اینگری مین نے غصے اور قدرے پریشانی سے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

''یس باس۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے وہ کلب میں آیا تھا۔ اس نے مجھے ویگن کی چابی واپس کی ہے اور وہ خوش ہے کہ وہ اپنے چیف الاسد، عمران اور اس کے چار ساتھیوں جن میں ایک لڑکی بھی شامل ہے، کو بحفاظت تل ابیب لے آیا ہے۔ اسے کہیں جانے کی جلدی تھی اس لئے میری اس سے زیادہ بات نہیں ہو سکی تھی لیکن یہ کنفرم ہے کہ وہ راہبہ سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہی لایا ہے اور ان میں الاسد بھی موجود ہے''...... رہوڈس نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ اگر الاسد، عمران اور اس کے ساتھی تل ابیب میں ہیں تو پھر وہ کون تھے جنہیں میں نے ایک رہائش گاہ میں ہلاک کیا تھا۔ ان افراد کی تعداد بھی چھ ہی تھی۔ جن میں چار عمران کے ساتھی تھے ایک الاسد یا اس کا کوئی ساتھی تھا''۔ اینگری مین نے کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ جن افراد کو آپ نے ہلاک کیا ہو وہ عمران اور

اس کے ساتھیوں کا دوسرا گروپ ہو۔ دونوں راہبہ پہنچ کر الگ الگ ہو گئے ہوں۔ ایک گروپ راہبہ میں رک گیا ہو اور دوسرا گروپ تل ابیب آ گیا ہو''...... رہوڈس نے کہا۔

''نہیں۔ ہمارے پاس عمران سمیت چار افراد کی آمد کی اطلاع تھی۔ اس کے ساتھ صرف الاسد کی موجودگی کو کنفرم کیا گیا تھا۔ ان چھ افراد کے سوا کوئی اور گروپ اسرائیل کی طرف نہیں آیا تھا''۔ اینگری مین نے کہا۔

''تب پھر میں کیا کہہ سکتا ہوں باس''...... رہوڈس نے کہا۔

''بہرحال یہ بتاؤ کہ زیوفرے نے ویگن میں جن چھ افراد کو تل ابیب پہنچایا ہے وہ اب کہاں ہیں''...... اینگری مین نے پوچھا۔

''جیسا کہ میں نے آپ کو بتایا ہے کہ میں نے ویگن کے نیچے ٹریکر لگا دیا تھا اس لئے میرے پاس ہر اس جگہ کی ڈیٹیل موجود ہے جہاں پر ویگن کو لے جایا گیا تھا۔ تل ابیب میں آ کر ویگن تل ابیب کے ایسٹ ویو کی ایک کالونی الباسر گئی تھی۔ میں نے اس علاقے اور کالونی کی مارکنگ کر لی ہے۔ ویگن الباسر کالونی کے ایس بلاک کی رہائش گاہ نمبر سات سو دس میں گئی تھی۔ میں نے بعد میں اس علاقے کی سرچنگ کی ہے اور میری اطلاع کے مطابق زیوفرے نے الاسد سمیت تمام افراد کو اسی رہائش گاہ میں ڈراپ کیا ہے''...... رہوڈس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ تم اس وقت کہاں ہو''...... اینگری مین نے غرا کر

پوچھا۔

''میں ایسٹ ویو میں ہی موجود ہوں باس۔ اس کالونی کے موڑ کے پاس تاکہ میں اس رہائش گاہ پر نظر رکھ سکوں''۔ رہوڈس نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ تم وہیں رکو میں تھوڑی دیر تک اپنی فورس لے کر وہاں پہنچتا ہوں۔ اگر تمہیں شک ہے کہ اس رہائش گاہ میں الاسد، عمران اور اس کے ساتھی موجود ہیں تو ہم رابہ کی طرح اس رہائش گاہ کو بھی تباہ کر دیں گے تاکہ نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری''۔ اینگری مین نے کہا۔

''یس چیف۔ میں آپ کا یہیں منتظر رہوں گا''...... رہوڈس نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اینگری مین نے اوکے کہہ کر رابطہ منقطع کر دیا۔

''ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ لیڈی فونڈا کا سیل فون عمران کے پاس تھا۔ ہم نے اسی سیل فون کو ٹریک کیا تھا اور رابہ کی اس رہائش گاہ میں پہنچے تھے جہاں چھ افراد موجود تھے۔ ان میں بھی ایک ہی لڑکی تھی۔ یہ وہی تعداد تھی جو عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں بتائی گئی تھی پھر ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ الاسد، عمران اور اس کے ساتھی ایک ہی وقت میں رابہ میں بھی موجود ہوں اور تل ابیب میں بھی''...... اینگری مین نے حیرت بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''کہیں ایسا تو نہیں کہ عمران نے لیڈی فونڈا کا سیل فون کسی ایسی گاڑی میں رکھ دیا ہو جس میں ایک عورت سمیت چھ افراد رابہ جا رہے ہوں۔ اس نے سیل فون مجھے اور میری فورس کو ڈاج دینے کے لئے رکھا ہو تاکہ ہم اس سیل فون کے پیچھے لگے رہیں اور اسے رابہ سے نکلنے کا موقع مل جائے''...... اینگری مین نے مسلسل سوچتے ہوئے کہا اور پھر اس پوائنٹ پر وہ جتنا سوچتا اس کا شک یقین میں بدلتا چلا گیا کہ ہو نہ ہو عمران نے اسے یقیناً ڈاج دینے کے لئے لیڈی فونڈا کا سیل فون رابہ کی کسی فیملی کی گاڑی میں رکھ دیا ہو گا جو تیمرس سے ہوتے ہوئے رابہ پہنچے ہوں گے اور اینگری مین اسی فون کے تعاقب میں وہاں پہنچ گیا تھا۔

''ہونہہ۔ عمران واقعی شیطانی دماغ کا مالک ہے اس سے کچھ بعید نہیں کہ وہ کیا کر گزرے۔ مجھے یقین تو نہیں ہو رہا ہے کہ عمران مجھے اس طرح سے ڈاج دے دے گا لیکن اس کے باوجود میرا دل مطمئن نہیں ہو رہا ہے۔ تل ابیب میں جو افراد موجود ہیں اگر وہ الاسد، عمران اور اس کے ساتھی ہیں اور ان کے زندہ ہونے کی اطلاع چیف کو مل گئی تو اسے مجھ پر انگلی اٹھانے کا موقع مل جائے گا۔ مجھے ہر حال میں ان افراد کو چیک کرنا ہو گا اور انہیں چیک کرنے کا یہی طریقہ ہے کہ اس رہائش گاہ پر ریڈ کیا جائے اور ان سب کو زندہ گرفتار کیا جائے۔ ان کے میک اپ چیک کئے جائیں اور پھر ان سے پوچھ گچھ کی جائے۔ اگر مجھے ان پر ذرا سا بھی شک

ہوا کہ وہ الاسد، عمران اور اس کے ساتھی ہی ہیں تو میں انہیں دوسرا سانس بھی لینے کا موقع نہیں دوں گا اور انہیں ہلاک کر کے وہیں دفن کر دوں گا''...... اینگری مین نے غصے سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

وہ چند لمحے اسی طرح سوچتا رہا پھر اس نے فوراً سیل فون کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ جلد ہی اس کا اپنی فورس کے انچارج جیوفرے سے رابطہ ہو گیا۔ اس نے جیوفرے کو ایک بار پھر مشن کے بارے میں تفصیلات سے آگاہ کر کے تیار رہنے کا حکم دیا۔ جیوفرے نے کہا کہ وہ اس کے آنے تک فورس کو تیار کر دے گا۔ اس بار انہیں چونکہ تل ابیب میں ہی کارروائی کرنی تھی اس لئے اینگری مین نے انہیں تیز رفتار جیپوں پر ایسٹ ویو پہنچنے کی ہدایات دی تھیں۔ جیوفرے کو کال کرنے کے بعد اینگری مین اٹھا اور اپنا سیل فون جیب میں ڈالتا ہوا بیرونی دروازے کی جانب بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اپنی تیز رفتار کار میں ایسٹ ویو کی جانب اُڑا جا رہا تھا۔ الباسر کالونی کے آغاز میں ہی اسے چار جیپیں نظر آئیں جو سائیڈ میں رکی ہوئی تھیں۔ ان جیپوں میں پانچ پانچ افراد کا گروپ موجود تھا جنہیں جیوفرے ساتھ لایا تھا۔ اینگری مین نے انہیں دیکھ کر کار وہاں روکی تو جیوفرے تیز تیز چلتا ہوا اس کی کار کے پاس آ گیا۔

''اس کالونی کے آغاز میں رہوڈس موجود ہے۔ ہمیں اسے بھی پک کرنا ہے۔ تم سب میرے پیچھے آ جاؤ''...... اینگری مین نے کہا تو جیوفرے نے اثبات میں سر ہلایا اور اینگری مین نے کار آگے

بڑھا دی۔ کچھ ہی دیر میں جیپیں بھی اس کے پیچھے روانہ ہو گئیں۔

اس کالونی کی طرف مڑتے ہی اینگری مین کو سائیڈ میں ایک نوجوان کھڑا دکھائی دیا۔ اس نوجوان کو دیکھتے ہی اینگری مین نے کار روک دی۔ نوجوان اینگری مین کا مخبر رہوڈس تھا۔ اینگری مین نے اشارے سے اسے اپنی کار میں آنے کے لئے کہا تو رہوڈس فرنٹ سے گھومتا ہوا کار کے دوسری طرف آیا اور سائیڈ سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا۔

''کون سی ہے وہ رہائش گاہ''...... اینگری مین نے پوچھا۔

''رائٹ سائیڈ میں چار عمارتوں کو چھوڑ کر پانچویں رہائش گاہ جس کا گیٹ سیاہ رنگ کا ہے''...... رہوڈس نے انگلی کے اشارے سے سامنے موجود ایک عمارت کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ تمہارا وہ دوست کہاں ہے جس نے تمہیں بتایا تھا کہ اس نے الاسد، عمران اور اس کے ساتھیوں کو اسی رہائش گاہ میں ڈراپ کیا تھا''...... اینگری مین نے پوچھا۔

''میں اس کی رہائش گاہ کے بارے میں جانتا ہوں باس۔ ہم جب چاہیں اسے وہاں سے اٹھا سکتے ہیں''...... رہوڈس نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ میں جب تک ان افراد کو دیکھتا ہوں تم جاؤ اور جا کر اسے بھی اٹھا لاؤ''...... اینگری مین نے کہا تو رہوڈس نے اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے کار کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

اس کے کار سے نکلتے ہی اینگری مین بھی کار سے نکل کر باہر آ گیا۔ اس کے پیچھے آنے والی جیپیں اس کی کار کے پیچھے رکی ہوئی تھیں۔ اینگری مین نے جیوفرے کو اشارہ کیا تو جیوفرے نے فوراً اپنے ساتھیوں کو جیپوں سے اتارنا شروع کر دیا۔

"تیزی سے جا کر اس عمارت کو گھیر لو۔ اس بات کا خیال رکھنا کہ عمارت کے کسی حصے سے کوئی نکل نہ سکے۔ ہمیں عمارت میں داخل ہو کر وہاں موجود تمام افراد کو گرفتار کرنا ہے۔ اگر وہ آسانی سے قابو آ جائیں تو ٹھیک ہے ورنہ تم انہیں گولیاں مار کر اس حد تک زخمی کر دینا کہ وہ بے بس ہو جائیں کیونکہ میں ان سے ضروری معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں"...... اینگری مین نے کہا تو جیوفرے نے اثبات میں سر ہلایا اور اپنے ساتھیوں کو اشارہ کر کے تیزی سے مطلوبہ رہائش گاہ کی طرف بھاگتا چلا گیا۔ کچھ ہی دیر میں رہائش گاہ جیوفرے اور اس کے مسلح ساتھیوں کے گھیرے میں تھی۔ جیوفرے کے ساتھ آنے والے بیس افراد نے رہائش گاہ کے ہر حصے کے گرد پوزیشن لے لی تھی۔ اینگری مین نے جب انہیں پوزیشن سنبھالتے دیکھا تو وہ تیز تیز چلتا ہوا جیوفرے کے نزدیک آ گیا۔

"اپنے ساتھیوں کے ساتھ رہائش گاہ کی دیواروں کو بموں سے اُڑاؤ اور فائرنگ کرتے ہوئے تیزی سے اندر داخل ہو جائے۔ تمہارا حملہ اس قدر تیز ہونا چاہئے کہ اندر موجود افراد میں سے کسی کو

بھی جوابی کارروائی کرنے یا مزاحمت کا موقع نہ مل سکے"۔ اینگری مین نے کہا تو جیوفرے نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ تیز تیز چلتا ہوا عمارت کی طرف بڑھ گیا۔ دوسرے لمحے ماحول اچانک تیز دھماکوں اور فائرنگ کی تیز آوازوں سے گونجنا شروع ہو گیا۔ جیوفرے اور اس کے ساتھیوں نے رہائش گاہ کی دیواروں کو بموں سے اُڑاتے ہوئے اور فائرنگ کرتے ہوئے تیزی سے رہائش گاہ کے اند داخل ہونا شروع کر دیا تھا۔ اینگری مین رہائش گاہ کے باہر ہی کھڑا انتظار کر رہا تھا۔ اسے یقین تھا کہ جیوفرے اور اس کی فورس عمارت میں کسی کو بھی ایسا موقع نہیں دے گی کہ وہ اپنا اسلحہ لے کر ان کا مقابلے پر آ سکے اور یہی ہوا تھا۔ جیوفرے فورس کو لے کر عمارت کی بیرونی اور اندرونی دیواروں اور دروازوں کو بموں سے اُڑاتا ہوا برق رفتاری سے اندر داخل ہو گیا تھا۔ تقریباً پندرہ منٹ تک یہ کارروائی جاری رہی پھر اندر سے فائرنگ اور دھماکوں کی آوازیں آنی بند ہو گئیں۔

جب عمارت میں خاموشی چھا گئی تو اسی لمحے ایک مسلح آدمی تیزی سے باہر نکلا اور پھر جیسے ہی اس کی نظر اینگری مین پر پڑی تو وہ تیز تیز چلتا ہوا اس کے پاس آ گیا۔

"سر۔ باس جیوفرے آپ کو اندر بلا رہے ہیں۔ ہم نے رہائش گاہ میں موجود تمام افراد کو گرفتار کر لیا ہے۔ وہ سب ہمارے قابو میں ہیں"...... اس آدمی نے کہا۔

"گڈ شو۔ کتنے افراد ہیں وہ"...... اینگری مین نے پوچھا۔

"چھ افراد ہیں جناب۔ ان میں ایک عورت بھی شامل ہے"۔ اس آدمی نے کہا تو اینگری مین کی آنکھوں میں تیز چمک آ گئی۔ اس نے اثبات میں سر ہلایا اور مسلح آدمی کے ساتھ رہائش گاہ میں داخل ہو گیا۔ وہ آدمی اسے مختلف راستوں سے گزارتا ہوا ایک ہال نما بڑے کمرے میں لے آیا جو سٹنگ روم کے طرز پر سجا ہوا تھا۔ سامنے صوفوں اور کرسیوں پر چھ افراد بیٹھے ہوئے تھے جن کے ہاتھ پاؤں باندھ دیئے گئے تھے۔ ان میں ایک عورت بھی شامل تھی۔ جیوفرے اور اس کے ساتھیوں نے انہیں باندھنے کے باوجود ان پر اپنی مشین گنیں تان رکھی تھیں تا کہ ان میں سے کوئی حرکت نہ کر سکے۔ وہ سب ہوش میں تھے اور خاصے پریشان دکھائی دے رہے تھے۔

اینگری مین کو اندر آتے دیکھ کر جیوفرے اور اس کے ساتھی اور زیادہ الرٹ ہو گئے۔

"کیا یہی چھ افراد تھے یہاں"...... اینگری مین نے جیوفرے کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"یس باس۔ ہم نے عمارت کا ایک ایک حصہ چیک کر لیا ہے۔ ان چھ کے سوا یہاں کوئی نہیں ہے"...... جیوفرے نے جواب دیا۔

"رہائش گاہ میں کوئی تہہ خانہ تو نہیں ہے"۔ اینگری مین نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"نو باس۔ میرے پاس تہہ خانے سرچ کرنے والا ایک آلہ ہے۔ میں نے اس آلے سے ساری عمارت کو چیک کیا ہے۔ اس عمارت کے نیچے کوئی تہہ خانہ یا کوئی خفیہ راستہ موجود نہیں ہے"۔ جیوفرے نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ شکل و صورت سے تو یہ سب مقامی ہی معلوم ہو رہے ہیں لیکن بہرحال انہیں چیک کرنا ضروری ہے"...... اینگری مین نے کہا اور تیز تیز چلتا ہوا صوفے اور کرسیوں پر بیٹھے افراد کی طرف گیا۔ سامنے کرسی پر ایک نوجوان بیٹھا ہوا تھا جس کے چہرے اور آنکھوں میں دہشت طاری تھی۔ وہ بڑی خوف بھری نظروں سے اینگری مین اور وہاں موجود مسلح افراد کو دیکھ رہا تھا جیسے اس کی سمجھ میں نہ آ رہا ہو کہ اس کی رہائش گاہ میں کارروائی کیوں کی گئی ہے اور ان سب کو اس طرح کیوں باندھا گیا ہے۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... اینگری مین نے نوجوان کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"مم مم۔ میں انکل ٹام ہوں اور یہ میرے بیوی بچے ہیں"۔ نوجوان نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"انکل ٹام۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ تم نوجوان ہو۔ تم بھلا انکل کیسے ہو سکتے ہو اور یہ تمہارے بیوی بچے ہیں۔ اس کا کیا مطلب ہوا"...... اینگری مین نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"میں ننھے بچوں کا انکل ہوں اور یہ میری بیوی ہیں اور باقی

سب میرے بچے ہیں''......نوجوان نے کہا۔

''تمہاری اور تمہاری بیوی کی عمر اتنی زیادہ نہیں لگتی پھر اتنے بڑے بڑے بچے۔ یہ کیا تک ہوئی''......اینگری مین نے منہ بنا کر کہا۔

''بس جناب کیا بتاؤں۔ جن کی بچپن میں ہی شادیاں کر دی جائیں تو پھر اولاد باپ سے بھی بڑی ہو جاتی ہیں۔ میرے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا تھا''......نوجوان نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ لگتا ہے تم مجھے احمق بنانے کی کوشش کر رہے ہو''۔ اینگری مین نے غرا کر کہا۔

''نہیں جناب۔ میری اتنی اوقات کہاں کہ میں بنے بنائے کو کچھ بنا سکوں''......نوجوان نے اسی انداز میں کہا تو اینگری مین اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورنا شروع ہو گیا۔

''سچ سچ بتاؤ تم کون ہو ورنہ میرے ساتھی تمہیں ابھی بھون کر رکھ دیں گے''......اینگری مین نے غرا کر کہا۔

''کیوں جناب۔ ہم نے کیا کیا ہے جو آپ کے ساتھی ہمیں بھون دیں گے۔ ویسے بھی ہم انسان ہیں جانور نہیں جو آپ کے ساتھی ہمیں روسٹ کر دیں گے اور جہاں تک میرا خیال ہے روسٹ ہونے کو ہی بھوننا کہتے ہیں۔ کیوں ڈاررر......'' نوجوان نے پہلے اینگری مین سے اور پھر اپنے دائیں طرف بیٹھی ہوئی لڑکی کی طرف

دیکھتے ہوئے کہا تو جواب میں لڑکی اسے تیز نظروں سے گھورنا شروع ہو گئی۔

''کیا تم پاگل ہو''...... اینگری مین نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''نہیں جناب۔ آپ کے سامنے بھلا میری کیا حیثیت ہو سکتی ہے''......نوجوان نے بڑے سعادت مندانہ لہجے میں کہا اور اینگری مین غرا کر رہ گیا۔ اچانک کوئی خیال آنے پر وہ چونکا اور پھر اس کا چہرہ غیظ و غضب سے سرخ ہوتا چلا گیا۔

''ہونہہ۔ تمہاری باتوں سے مجھے اندازہ ہو رہا ہے کہ تم علی عمران ہو۔ وہی دوسروں کو احمق بنانے کے لئے ایسی باتیں کرتا ہے''...... اینگری مین نے نوجوان کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''علی عمران۔ کون علی عمران جناب۔ اس نام کی تو میں نے کبھی چڑیا بھی نہیں پالی ہے۔ کیوں ڈاررر......'' نوجوان نے ایک بار پھر لڑکی کی طرف تصدیق کرانے کے لئے دیکھ کر اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

''ہونہہ۔ تو میرا اندازہ غلط نہیں ہے کہ میں نے راہبہ میں لیڈی فونڈا کے سیل فون کا تعاقب کرتے ہوئے جن چھ افراد کو ہلاک کیا تھا وہ تم اور تمہارے ساتھی نہیں تھے۔ تم نے لیڈی فونڈا کا سیل فون تیرس میں ہی کسی ایسی گاڑی میں رکھ دیا تھا جو راہبہ جا رہی تھی اور

اتفاق سے اس گاڑی میں بھی چھ افراد موجود تھے۔ تم نے یہ سب مجھے ڈاج دینے کے لئے کیا تھا تاکہ میں لیڈی فونڈا کے سیل فون کے پیچھے بھاگتا رہوں اور تم آسانی سے راہبہ سے نکل جاؤ"...... اینگری مین نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"آپ شاید کچھ کہہ رہے ہیں جناب۔ لیکن مجھے آپ کی آواز سنائی ہی نہیں دے رہی ہے۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے یا تو میرے کان خراب ہو گئے ہیں یا پھر آپ بولنے والے انداز میں چیونگم چبا رہے ہیں"...... نوجوان نے کہا۔

"یو شٹ اپ نانسنس۔ تمہاری باتیں سن کر اور تمہارا اطمینان بھرا انداز دیکھ کر مجھے یقین ہو گیا ہے کہ تم عمران ہو"...... اینگری مین نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"نن نن۔ نہیں جناب۔ میں علی عمران نہیں۔ عمران علی ہوں۔ ارے ہپ مم مم میرا مطلب ہے کہ میں انکل سام، جام، قوام۔ اوہ نہیں۔ میں انکل شام۔ افوہ پھر زبان پھسل گئی۔ کیا بتایا تھا میں نے آپ کو میں کون سا انکل ہوں"...... نوجوان نے بڑے گڑبڑائے ہوئے لہجے میں کہا تو اینگری مین غرا کر رہ گیا۔

"اب جبکہ مجھے یقین ہو چکا ہے کہ تم عمران ہو اور یہ سب تمہارے ساتھی ہیں تو پھر مجھے تم سے مزید بات کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ میں یہاں تمہاری موت بن کر آیا ہوں اور تم اور تمہارے ساتھی آج ہر صورت میں میرے ہاتھوں موت کا شکار

ہوں گے"...... اینگری مین نے غرا کر کہا اور ساتھ ہی اس نے بجلی کی سی تیزی سے اپنی جیب سے ایک مشین پسٹل نکال لیا۔

"بڑا خوبصورت کھلونا ہے۔ کہاں سے لیا ہے"...... نوجوان نے اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل دیکھ کر ننھے بچوں کی طرح آنکھیں چمکاتے ہوئے کہا۔

"جب اس مشین پسٹل کی گولیاں تمہارے سینے میں اتریں گی تو تمہیں اس کی قیمت کا خود ہی علم ہو جائے گا"...... اینگری مین نے کہا اور ساتھ ہی اس نے مشین پسٹل کا ٹریگر دبا دیا۔ ماحول مشین پسٹل کی تیز تڑتڑاہٹ اور ایک انسانی چیخ کی آواز سے بری طرح سے گونج اٹھا۔

کرنل ڈراس کے چہرے پر انتہائی پریشانی اور کبیدگی کے تاثرات تھے۔ وہ اپنے آفس میں بیٹھا غصے اور پریشانی سے ہونٹ چبا رہا تھا۔ اس نے فورس کو جنوبی علاقے میں لیڈی فونڈا کو لینے کے لئے بھیجا تھا لیکن وہ خالی ہاتھ ہی واپس آ گئی تھی۔ فورس کے سربراہ نے اس علاقے کی سرچنگ کی تو اسے ایک غار سے لیڈی فونڈا کی لاش مل گئی تھی۔ اس لاش کے سوا وہاں کوئی نہیں تھا۔

کرنل ڈراس کو یقین تھا کہ عمران نے لیڈی فونڈا کو ہلاک کر کے جس طرح سے اسے لیڈی فونڈا کی آواز کال کی تھی وہ اپنے ساتھ آنے والی لڑکی کو یقیناً لیڈی فونڈا کے میک اپ میں کاپر ہیڈ کے ہیڈ کوارٹر بھیجنے کی کوشش کرے گا اور اس کے لئے کرنل ڈراس نے عمران کو یہ یقین بھی دلا دیا تھا کہ وہ جلد ہی اسے لینے کے لئے ایک ہیلی کاپٹر بھیج رہا ہے۔ ہیلی کاپٹر وہاں پہنچ گیا تھا لیکن عمران اور اس کے ساتھی وہاں سے نکل چکے تھے۔ کرنل ڈراس کو

اس بات پر بھی حیرت ہو رہی تھی کہ آخر عمران نے نقلی لیڈی فونڈا کو کاپر ہیڈ کے ہیڈ کوارٹر بھیجنے کا پروگرام کیوں ملتوی دیا تھا۔ کیا اسے معلوم ہو گیا تھا کہ کرنل ڈراس نے اس کی آواز پہچان لی ہے۔ لیکن اسے اس بات کا پتہ کیسے چل سکتا تھا۔

عمران اور اس کے ساتھی کرنل ڈراس کے لئے سر درد بنتے جا رہے تھے۔ وہ انہیں کسی بھی صورت میں اسرائیل نہیں آنے دینا چاہتا تھا لیکن عمران اور اس کے ساتھی تو موت کا طوفان بنے ہوئے تھے جو نہ صرف اسرائیل پہنچ چکے تھے بلکہ انہوں نے اسرائیل کا ایک اہم اور بڑا بیس کیمپ بھی تباہ کر دیا تھا جہاں اس کا ٹاپ ایجنٹ جوالفرائڈ موجود تھا اور اب عمران نے اس کی ٹاپ لیڈی ایجنٹ فونڈا کو بھی ہلاک کر دیا تھا اور خود وہ اور اس کے ساتھی نجانے کہاں غائب ہو گئے تھے۔ گو کہ کرنل ڈراس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے پیچھے اینگری مین جیسے تیز اور شاطر ایجنٹ کو لگا دیا تھا لیکن اس کے باوجود اب اسے اطمینان نہیں ہو رہا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی اینگری مین کے قابو میں آ سکیں گے۔

کرنل ڈراس کو یہ فکر ستائے جا رہی تھی کہ اگر عمران اور اس کے ساتھی کاپر ہیڈ کے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو گئے تو وہ اس کے ساتھ ساتھ کاپر ہیڈ کے ہیڈ کوارٹر کو بھی تباہ کر دیں گے۔ یہ درست تھا کہ کرنل ڈراس نے کاپر ہیڈ کے ہیڈ کوارٹر کو ناقابلِ تسخیر بنا رکھا تھا لیکن کرنل ڈراس کو فکر اس بات سے تھی کہ لیڈی فونڈا، ہیڈ کوارٹر

کے بارے میں اور ہیڈ کوارٹر کے حفاظتی انتظامات کے بارے میں سب کچھ جانتی تھی۔ جس طرح سے کاپر ہیڈ کی فورس کو غار سے لیڈی فونڈا کی لاش ملی تھی اس لاش کو دیکھ کر ایسا لگتا تھا کہ اس پر تشدد کیا گیا ہو اور ظاہر ہے عمران جیسا انسان لیڈی فونڈا جیسی تربیت یافتہ لیڈی ایجنٹ کو معلومات حاصل کئے بغیر ہلاک نہیں کر سکتا تھا۔ اس نے ضرور لیڈی فونڈا سے کاپر ہیڈ کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تمام تر معلومات حاصل کر لی ہوں گی اور یہ بھی ممکن ہے کہ عمران کو جب ہیڈ کوارٹر کے حفاظتی انتظامات کا پتہ چلا ہوگا تو وہ ان تمام حفاظتی انتظامات کو بریک کرنے کے انتظامات کر کے ہی وہاں آئے اور کرنل ڈراس ہر حال میں عمران کو ہیڈ کوارٹر تک آنے سے روکنا چاہتا تھا۔ کرنل ڈراس کے پاس ایسا کوئی سسٹم نہیں تھا کہ وہ فوری طور پر ہیڈ کوارٹر کے حفاظتی انتظامات کو تبدیل کر سکے۔ حفاظتی انتظامات کی تبدیلی کے لئے اسے وقت درکار تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی اس دوران اس کے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کر سکتے تھے۔

کرنل ڈراس اسی ادھیڑ بن میں تھا کہ وہ ایسا کیا کرے کہ عمران اور اس کے ساتھی اگر مشرقی پہاڑی علاقے میں بھی آ جائیں تو وہ کسی طرح سے ہیڈ کوارٹر میں نہ گھس سکیں۔ اس نے فوری طور پر ہیڈ کوارٹر میں داخلے کے تمام راستے سیلڈ کر دیئے تھے اور غیر معینہ مدت تک کے لئے کاپر ہیڈ کے تمام ایجنٹوں کو ہیڈ کوارٹر کے اندر آنے اور ہیڈ کوارٹر میں موجود افراد کو باہر جانے سے روک دیا

تھا۔ اس نے ہیڈ کوارٹر کے آپریشن روم میں بھی سختی سے ہدایات جاری کر دی تھیں کہ آپریشن روم سے ہیڈ کوارٹر کے ارد گرد کے علاقے میں خصوصی طور پر اور ہر لمحہ چیکنگ کا انتظام کیا جائے۔ ہیڈ کوارٹر کے مخصوص ایریئے میں اگر کوئی بھی شخص چاہے اس کا تعلق ملک کے کسی اعلیٰ عہدے دار سے ہی کیوں نہ ہو اسے فوراً پہاڑیوں پر نصب لیزر گنوں سے ہلاک کر دیا جائے۔

ہیڈ کوارٹر کے گرد میگا بلیو ریز کا حصار بھی بڑھا دیا گیا تھا اور اب اس ریز میں ہاٹ ریز بھی مکس کر دی گئی تھی جس سے ان ریز کے حصار میں آنے والا صرف بے ہوش نہیں ہوتا تھا بلکہ جو بھی اس ریز کے حصار میں داخل ہوتا تھا وہ فوراً ہلاک ہو جاتا تھا۔ یہ انتظام کرنل ڈراس نے اس لئے کیا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی اگر پہاڑیوں کی چوٹیوں پر لگی لیزر گن سے بچنے کی کوشش کریں اور وہ پہاڑی چٹانوں کے پیچھے سے رینگتے ہوئے بھی آئیں تو وہ میگا بلیو پاور اور ہاٹ ریز سے کسی طور پر نہ بچ سکیں اور اس حصار میں آتے ہی وہ فوراً ہلاک ہو جائیں۔ چونکہ میگا بلیو ریز ہاٹ ریز مکسڈ ہو چکی تھیں اس لئے اس ریز کی پاور میں بے حد اضافہ ہو چکا تھا اور اس ریز کی زد میں آنے والا انسان تو انسان چٹانوں اور پہاڑیوں پر رینگنے والے حشرات الارض بھی نہیں بچ سکتے تھے۔

یہ انتظام عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونے سے روکنے کے لئے کافی تھے لیکن اس کے باوجود کرنل

ڈراس مطمئن نہیں ہو رہا تھا۔ اس کا دل چیخ چیخ کر اسے آنے والے خطرات سے آگاہ کر رہا تھا اور اسے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ اس قدر حفاظتی انتظامات کے باوجود وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونے سے نہیں روک سکے گا۔

کرنل ڈراس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی اس کے قابو میں آ جائے تو وہ اپنے دانتوں سے ان کی گردنیں ادھیڑ کر رکھ دے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے اسرائیل پہنچنے کی وجہ سے پروفیسر ایڈگر کی ایم کے میزائلوں کی لیبارٹری بھی خطرے میں آ گئی تھی اور عمران اور اس کے ساتھیوں کا مین ٹارگٹ ایم کے لیبارٹری ہی تھی۔

کرنل ڈراس نے پروفیسر ایڈگر سے بات کر کے لیبارٹری کو بھی سیلڈ کرا دیا تھا اور اس نے پروفیسر ایڈگر سے استدعا کی تھی کہ وہ اگلے چند روز تک لیبارٹری کا تمام مواصلاتی نظام بلاک کر دیں تاکہ نہ لیبارٹری سے کوئی کسی کو کال کر سکے اور نہ ہی باہر سے لیبارٹری میں کوئی کال کر سکے یہاں تک کہ کرنل ڈراس نے پروفیسر ایڈگر سے کہا تھا کہ اگر وہ اپنی لیبارٹری کو غیر ملکی ایجنٹوں سے محفوظ رکھنا چاہتے ہیں تو وہ اس سے مکمل طور پر کوآپریٹ کرے اور اسرائیلی پرائم منسٹر اور اسرائیلی پریذیڈنٹ سے بھی بات کرنے سے اجتناب کرے کیونکہ ایم کے لیبارٹری کو تباہ کرنے کے لئے جو غیر ملکی ایجنٹ آئے ہیں وہ اسے دھوکہ دینے کے لئے پرائم منسٹر اور

پریذیڈنٹ کی آواز میں بھی اس سے بات کر سکتے ہیں۔

پروفیسر ایڈگر نے کرنل ڈراس کی تمام باتیں مان لی تھیں اب اس کا کرنل ڈراس کے سوا کسی سے کوئی رابطہ نہیں تھا۔ کرنل ڈراس خود بھی پروفیسر ایڈگر سے رابطہ نہیں رکھنا چاہتا تھا لیکن چونکہ اسے پروفیسر ایڈگر کو مسلسل اپ ڈیٹ بھی کرنا تھا اس لئے اسے مجبوراً پروفیسر ایڈگر سے رابطہ برقرار رکھنا پڑ رہا تھا۔

”ہونہہ۔ یہ اینگری مین کہاں رہ گیا ہے۔ وہ تو مجرموں کا سراغ لگا کر آندھی اور طوفان کی طرح ان کے پیچھے لگ جاتا ہے اور اس وقت تک چین نہیں لیتا جب تک کہ وہ مجرموں کو ان کے انجام تک نہ پہنچا دے۔ اس بار اسے کیا ہوا ہے۔ کیا وہ اب تک عمران اور اس کے ساتھیوں کو تلاش ہی نہیں کر سکا ہے۔ اس نے کوئی رپورٹ بھی نہیں دی ہے۔ نجانے وہ کیا کرتا پھر رہا ہے“...... کرنل ڈراس نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے اچانک کمرے میں تیز سیٹی کی آواز ابھری تو کرنل ڈراس چونک پڑا۔

سیٹی کی آواز اس کی میز کی دراز سے نکل رہی تھی۔ کرنل ڈراس نے فوراً میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال لیا۔ کرنل ڈراس نے جیسے ہی ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن پریس کیا اس سے نکلنے والی سیٹی کی آواز بند ہو گئی۔

”ہیلو ہیلو۔ اینگری مین سپیکنگ۔ ہیلو۔ اوور“...... ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی اس سے اینگری مین کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"یس کرنل ڈراس اٹنڈنگ۔ اوور"...... کرنل ڈراس نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

"چیف میں نے آپ کو خوشخبری دینے کے لئے کال کی ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے اینگری مین کی سپاٹ آواز سنائی دی۔

"کیسی خوشخبری۔ کیا عمران اور اس کے ساتھی تمہارے ہاتھوں ہلاک ہو چکے ہیں۔ اوور"...... کرنل ڈراس نے کہا۔

"یس چیف۔ میں نے عمران سمیت اس کے تمام ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے جن میں الاسد تنظیم کا سربراہ الاسد بھی شامل تھا۔ اوور"۔ اینگری مین نے اسی انداز میں کہا تو کرنل ڈراس بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ اوہ۔ کیا تم سچ کہہ رہے ہو۔ کیا واقعی عمران اور اس کے ساتھی ہلاک ہو چکے ہیں۔ اوور"...... کرنل ڈراس نے یقین نہ آنے والے انداز میں کہا۔

"یس چیف۔ ان کی لاشیں میرے قدموں میں پڑی ہیں۔ اوور"...... اینگری مین نے کہا۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ ہلاک ہونے والے عمران اور اس کے ساتھی ہی ہیں۔ اوور"...... کرنل ڈراس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔ وہ سب میک اپ میں تھے۔ میں نے انہیں ہلاک کر کے خصوصی طور پر ان کے میک اپ صاف کرائے ہیں۔

اس وقت ان کی لاشیں اصلی شکل میں ہی میرے سامنے پڑی ہیں۔ اوور"...... اینگری مین نے کہا۔

"ہونہہ۔ مجھے تفصیل بتاؤ۔ تم ان تک کیسے پہنچے تھے اور وہ سب تمہارے ہاتھوں کیسے ہلاک ہوئے ہیں۔ اوور"...... کرنل ڈراس نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

"مجھے ان کے بارے میں انڈر ورلڈ میں کام کرنے والے میرے ایک آدمی نے اطلاع دی تھی چیف۔ اس نے بتایا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی راہبہ سے نکل کر تل ابیب پہنچ گئے ہیں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو جس اسٹیشن ویگن میں لایا گیا تھا وہ ویگن میرے ہی آدمی نے اس شخص کو دی تھی جو الاسد سمیت عمران اور اس کے ساتھیوں کو لینے راہبہ گیا تھا۔ میرے آدمی نے ویگن کے نیچے ایک ٹریکر لگا دیا تھا جس سے ویگن کے بارے میں اسے تمام انفارمیشن مل رہی تھی کہ ویگن نے کن کن راستوں پر سفر کیا ہے اور کہاں کہاں گئی ہے۔ جب اس بات کی تصدیق ہو گئی کہ راہبہ سے آنے والے افراد کہاں ڈراپ ہوئے ہیں تو اس نے فوراً مجھ سے رابطہ کیا اور مجھے تمام تفصیلات سے آگاہ کر دیا۔ میں فوری طور پر اپنے ساتھ ایکشن گروپ لے گیا۔اور پھر میں نے اس رہائش گاہ پر دھاوا بول دیا۔ میرے آدمی رہائش گاہ کی دیواروں اور دروازوں کو بموں سے اُڑاتے ہوئے فوراً اس رہائش گاہ میں داخل ہو گئے۔ اس رہائش گاہ کے مختلف حصوں میں چھ افراد موجود تھے جن میں

ایک لڑکی بھی شامل تھی۔

میرے آدمیوں نے فوری طور پر انہیں گرفتار کیا اور پھر جب ان سب کو میرے سامنے پیش کیا گیا تو ان میں سے ایک شخص نے میرے ساتھ احمقانہ انداز میں باتیں کرنی شروع کر دیں۔ اس کی احمقانہ باتیں سن کر مجھے یقین ہو گیا کہ وہ علی عمران ہی ہے جو جان بوجھ کر ایسی باتیں کر کے دوسروں کو احمق بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ میں نے فوراً مشین پسٹل نکال کر سب سے پہلے اسے گولیاں ماریں اور پھر میرے حکم پر میرے ساتھیوں نے وہاں موجود باقی سب کو بھی گولیوں سے چھلنی کر دیا۔ وہ سب ہلاک ہو چکے تھے لیکن میں چونکہ کوئی رسک لینے کا عادی نہیں ہوں اس لئے میں نے اپنے ہاتھوں سے ایک ایک گولی ان کے سروں میں بھی ماردی تھی تاکہ ان کے زندہ ہونے کا ایک فیصد بھی چانس نہ رہے۔ ان سب کو ہلاک کرنے کے بعد میں نے ان کے میک اپ کی طرف توجہ دی۔ انہوں نے عجیب وغریب قسم کے میک اپ کر رکھے تھے جو کسی بھی طرح سے صاف ہونے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے لیکن آپ جانتے ہیں کہ میں میک اپ صاف کرنے کا ایکسپرٹ ہوں۔ میں نے جب اپنے نسخے آزمائے تو ان کے چہرے صاف ہوتے چلے گئے اور ان سب کے اصلی چہرے میرے سامنے آ گئے جو بلاشبہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہی چہرے ہیں۔ اوور‘‘...... اینگری مین نے کرنل ڈراس کو تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

’’اوہ۔ گڈ شو۔ رئیلی گڈ شو اینگری مین۔ تم اندازہ بھی نہیں لگا سکتے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کا سن کر مجھے کس قدر سکون ملا ہے۔ میں ان کی وجہ سے بے حد پریشان تھا۔ خاص طور پر جب سے ان کے ہاتھوں لیڈی فونڈا ہلاک ہوئی ہے میری تو جیسے نیند ہی اُڑی ہوئی تھی۔ لیڈی فونڈا سے انہوں نے یقیناً کاپر ہیڈ کے ہیڈ کوارٹر کا پتہ چلا لیا ہو گا اور اب وہ یہاں ریڈ کرنے کا پروگرام بنا رہے ہوں گے۔ میں نے ہیڈ کوارٹر کے تمام راستے سیلڈ کر دیئے تھے لیکن اس کے باوجود مجھے چین نہیں آ رہا تھا اور مجھے ایسا لگ رہا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی ہر حال میں ہیڈ کوارٹر پہنچ جائیں گے اور میرے لئے ان سے ہیڈ کوارٹر کے ساتھ ساتھ ایم کے میزائل کی لیبارٹری بھی بچانی مشکل ہو جائے گی لیکن اب تم نے ان سب کو ہلاک کر دیا ہے تو میرے تمام خدشات اور پریشانیاں دور ہو گئی ہیں۔ تم نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر کے جو کارنامہ سر انجام دیا ہے وہ میرے لئے ہی نہیں اسرائیل کے لئے بھی باعثِ مسرت ہے۔ تم یقیناً اس کارنامے کے لئے مبارک باد اور انعام کے حقدار ہو۔ میں اس سلسلے میں پرائم منسٹر کے ساتھ ساتھ اسرائیلی پریذیڈنٹ سے بھی بھرپور سفارش کروں گا کہ تمہارے اس کارنامے کو نہ صرف تاریخ میں سنہری حرفوں سے لکھا جائے بلکہ اس کارنامے پر تمہیں اسرائیل کا بڑے سے بڑا میڈل اور انعام سے بھی نوازا جائے۔ اوور‘‘۔ کرنل ڈراس

نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یس چیف۔ تھینک یو۔ اوور''...... اینگری مین نے اسی طرح ا
سے سپاٹ لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا کہ میڈل اور انعام
ملنے کا سن کر بھی اسے خاص خوشی نہ ہوئی ہو۔

''اب تم ایسا کرو کہ ان سب کی لاشیں کہیں لے جا کر دفن کر
دو۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں پھر سے ان کی لاشیں زندہ نہ ہو جائیں۔
اگر ایسا ہوا تو یہ لوگ زندہ انسانوں سے بھی کہیں بڑھ کر طاقتور اور
خوفناک ہو جائیں گے۔ اوور''...... کرنل ڈراس نے کہا۔

''میں ان کی لاشیں جلانے کا سوچ رہا تھا چیف اور میں یہ کام
کرنے ہی لگا تھا کہ مجھے خیال آیا کہ اس سلسلے میں مجھے پہلے آپ
سے مشورہ کر لینا چاہئے۔ اوور''...... اینگری مین نے کہا۔

''کیسا مشورہ۔ اوور''...... کرنل ڈراس نے چونک کر پوچھا۔

''علی عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں کہا جاتا ہے
کہ یہ مافوق الفطرت قسم کے انسان ہیں جو مرنے کے بعد بھی زندہ
ہو جاتے ہیں اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اکثر مرنے والے جنہیں
ایجنٹ عمران اور اس کے ساتھی سمجھ لیتے ہیں بعد میں وہ کوئی اور
نکلتے ہیں اور عمران اور اس کے ساتھی اسی طرح سے اپنا مشن مکمل
کرنے کے لئے دندناتے پھرتے ہیں۔ ان کی ہلاکت کا کسی بھی
ایجنٹ یا حکومت کو اس وقت تک یقین نہیں ہوتا جب تک وہ ان کی
لاشیں اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لیں اور کئی بار ایسا بھی ہوا ہے کہ

جس ملک میں عمران اور اس کے ساتھی مشن پر گئے ہیں وہاں کی
ایجنسیوں اور ایجنٹوں نے یقینی طور پر انہیں ہلاک کر دیا تھا اور اس
ملک کے اعلیٰ حکام نے بھی اس بات کی تصدیق کر دی تھی کہ ہلاک
ہونے والے عمران اور اس کے ساتھی ہی ہیں لیکن پھر اچانک پانسہ
پلٹ جاتا ہے اور عمران اور اس کے ساتھی ہلاک ہونے کے باوجود
زندہ ہوتے ہیں کہ ہلاک ہونے والے وہ نہیں بلکہ کوئی اور تھے جو
ان کے خصوصی میک اپ میں تھے۔ اس طرح انہیں اپنا مشن مکمل
کرنے کا موقع بھی مل جاتا ہے اور وہ غیر ملکی ایجنسیوں اور ایجنٹوں
کو بھی چکمہ دے کر نکل جانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔
اوور''...... اینگری مین نے کہا۔

''میں سمجھا نہیں۔ تم کہنا کیا چاہتے ہو۔ اوور''...... کرنل ڈراس
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''چیف میں آپ کے اعتماد کا آدمی ہوں۔ آپ نے تو میری
بات سن کر یقین کر لیا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو میں
ہلاک کر چکا ہوں لیکن کیا آپ اس بات کا پرائم منسٹر یا پریذیڈنٹ
صاحب کو یقین دلا سکیں گے کہ ہلاک ہونے والے عمران اور اس
کے ساتھی ہی ہیں۔ اوور''...... اینگری مین نے کہا تو کرنل ڈراس
نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''ہونہہ۔ واقعی پرائم منسٹر اور پریذیڈنٹ صاحب بغیر تصدیق کے
یا پھر ان سب کی لاشیں دیکھے بغیر اس بات کو کبھی تسلیم نہیں کریں

گے کہ ہلاک ہونے والے عمران اور اس کے ساتھی ہی ہیں۔ اوور"۔ کرنل ڈراس نے کہا۔

"تو پھر۔ انہیں کیسے یقین دلایا جائے گا کہ اس بار ہم اپنے مقصد میں کامیاب رہے ہیں اور عمران اور اس کے ساتھی یقینی موت کا شکار بن چکے ہیں۔ اوور"...... اینگری مین نے کہا۔

"ہونہہ۔ تمہارے پاس اس مسئلے کا کیا حل ہے۔ اوور"۔ کرنل ڈراس نے پوچھا۔

"میرا تو خیال ہے کہ ہمیں ان کی لاشوں کی ویڈیو بنا کر پرائم منسٹر اور پریذیڈنٹ صاحب کو دکھا دینی چاہئیں۔ اوور"...... اینگری مین نے کہا۔

"نہیں۔ ویڈیو دیکھ کر بھی انہیں آسانی سے یقین نہیں آئے گا کہ عمران اور اس کے ساتھی ہلاک ہوئے ہیں۔ اوور"...... کرنل ڈراس نے کہا۔

"تو پھر میں ان لاشوں کے خون کے سیمپل اور سکن کے ٹکڑے لے لیتا ہوں۔ ان کے ڈی این اے ٹیسٹ کرائے جائیں جس سے اس بات کی تصدیق ہو جائے گی کہ ہلاک ہونے والے عمران اور اس کے ساتھی ہی ہیں۔ اوور"...... اینگری مین نے مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

"ایسا تب ہو گا جب ہمارے پاس عمران اور اس کے ساتھیوں کے خون اور ان کے جسم کے کسی حصے کے نمونے پہلے سے موجود

ہوں۔ جن سے ہم ان کے ڈی این اے ٹیسٹ کا موازنہ کر سکیں۔ بغیر نمونوں کے ہمیں کیسے پتہ چلے گا کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہی ہیں۔ اوور"...... کرنل ڈراس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نمونے حاصل کرنے کے لئے ہم ورلڈ کراس آرگنائزیشن جیسی تنظیموں سے رابطہ کر سکتے ہیں جن کے پاس دنیا کے تمام ایجنٹوں کے ریکارڈ ہوتے ہیں۔ ان کے پاس ضرور عمران اور اس کے ساتھیوں کے خون اور اسکن کے ڈی این اے موجود ہوں گے۔ اگر وہ ہمیں دے دیں تو ہم ان سے ان لاشوں کے ڈی این اے میچ کر سکتے ہیں۔ اوور"...... اینگری مین نے کہا۔

"نہیں۔ اینگری مین۔ یہ لانگ پروسس ہو گا۔ میں پرائم منسٹر اور پریذیڈنٹ صاحب کو جلد سے جلد اس بات کا یقین دلانا چاہتا ہوں کہ کاپر ہیڈ نے انہیں ہلاک کر دیا ہے۔ وہ آر شلم کے بیس کیمپ کی تباہی کا سن کر پہلے ہی مجھ سے ناراض ہیں کہ ہمارے سپر ایجنٹ جوالفرائڈ کے وہاں ہوتے ہوئے بھی ہم عمران اور اس کے ساتھیوں سے بیس کیمپ کو نہیں بچا سکے تھے بلکہ کل پرائم منسٹر صاحب نے میری سرزنش بھی کی تھی اور انہوں نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں ہر حال میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کر کے انہیں ان کے انجام تک پہنچاؤں وہ اس وقت تک مطمئن نہیں ہوں گے جب تک کہ وہ اپنی آنکھوں سے خاص طور پر عمران کی لاش نہیں دیکھ لیتے۔ اوور"۔ کرنل ڈراس نے کہا۔

"اوہ۔ تب پھر۔ آپ کا کیا حکم ہے۔ اوور"...... اینگری مین نے کہا۔

"تم ان کی لاشیں اپنے پاس محفوظ کر لو۔ میں تم سے تھوڑی دیر بعد رابطہ کرتا ہوں اور پھر میں تمہیں بتاؤں گا کہ تمہیں کیا کرنا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ عمران اور اس کی لاشیں دیکھنے کے لئے میں خود تمہارے پاس آ جاؤں یا تمہیں ان لاشوں سمیت اپنے ہیڈ کوارٹر بلا لوں۔ اوور"...... کرنل ڈراس نے کہا۔

"یس چیف۔ جیسا آپ کا حکم۔ اوور"...... اینگری مین نے سادہ سے انداز میں کہا۔

"اوکے۔ میں تمہارے سیل فون پر تم سے بات کرتا ہوں۔ اوور اینڈ آل"...... کرنل ڈراس نے کہا اور پھر اس نے اینگری مین کا جواب سنے بغیر رابطہ ختم کر دیا۔

کرنل ڈراس کو اس بات کی پریشانی تھی کہ جس طرح لیڈی فونڈا نے اس سے بات کی تھی تو اسے کسی قسم کا کوئی شک نہیں ہوا تھا کہ وہ اصلی لیڈی فونڈا ہے یا کوئی اور۔ اس کی آواز وائس چیکنگ سسٹم کی وجہ سے چیک ہو گئی تھی اور آپریشن روم کے انچارج نے اسے بتا دیا تھا لیکن اس بار کال فون کی بجائے ڈائریکٹ ٹرانسمیٹر پر کی گئی تھی جس کا لنک آپریشن روم سے نہیں تھا اس لئے کرنل ڈراس کے لئے یہ پتہ لگانا مشکل تھا کہ اسے کال اینگری مین نے ہی کی ہے یا کسی اور نے۔

عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کی خبر واقعی کرنل ڈراس کے لئے انتہائی خوش کن تھی اور یہ بھی درست تھا کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں اس وقت تک ضائع نہیں کرانا چاہتا تھا جب تک اسے بلکہ اسرائیلی پرائم منسٹر کو اس بات کا یقین نہ ہو جاتا کہ ہلاک ہونے والے عمران اور اس کے ساتھی ہی ہیں۔ کرنل ڈراس چونکہ شکی مزاج انسان تھا اس لئے وہ اینگری مین کی باتیں سن کر بھی مطمئن نہیں ہو رہا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ یہ بھی ممکن ہے کہ عمران نے لیڈی فونڈا کی طرح اینگری مین کو بھی اپنے قابو میں کر لیا ہو اور اب وہ اس سے اینگری مین کی آواز میں بات کر رہا ہو۔

"ہونہہ۔ مجھے تو یہ اینگری مین ہی معلوم ہو رہا تھا اگر اس کی جگہ عمران ہوتا تو وہ کبھی بھی مجھے اس بات کا مشورہ نہ دیتا کہ وہ لاشوں کے ڈین این اے کرائے یا لاشوں کی تصویریں بنائے"۔ کرنل ڈراس نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔ وہ چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے جیب سے سیل فون نکالا اور اس پر اینگری مین کے مخصوص نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

اینگری مین کی انگلی کا دباؤ ٹریگر پر بڑھا ہی تھا کہ اسی لمحے دائیں سائیڈ پر بیٹھا ہوا الاسد اچھل کر اس پر آ پڑا۔ وہ پوری قوت سے اینگری مین سے ٹکرایا تھا جس کی وجہ سے اینگری مین اس کے ساتھ ہی چیختا ہوا نیچے گر گیا تھا چونکہ اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل تھا اور وہ اس کا ٹریگر دبا چکا تھا اس لئے مشین گن سے تڑتڑاہٹ ہوئی تھی اور گولیاں صوفے پر بیٹھے ہوئے عمران کو لگنے کی بجائے کمرے کی چھت پر پڑیں تھی۔

اینگری مین کو ٹریگر دباتے دیکھ کر عمران نے بھی فوراً اپنی جگہ چھوڑ دی تھی۔ چونکہ اس کے اور اس کے ساتھیوں کے رسیوں سے ہاتھ پیر ہی باندھے گئے تھے اور انہیں کرسیوں اور صوفوں پر جکڑا نہیں گیا تھا اس لئے وہ اپنی جگہ سے حرکت کر سکتے تھے اور اسی بات کا الاسد نے بھی فائدہ اٹھایا تھا۔ اس نے ہاتھ پیر بندھے ہونے کے باوجود اچانک اچھل کر اینگری مین پر حملہ کر دیا اور اسے

لئے ہوئے نیچے گر گیا۔

اسے اینگری مین پر حملہ کرتے دیکھ کر وہاں موجود مسلح افراد اینگری مین کو بچانے کے لئے اس کی طرف بڑھے ہی تھے کہ الاسد نے بجلی کی سی تیزی سے اپنا جسم گھمایا اور اس نے کمر کے پیچھے بندھے ہوئے ہاتھوں کو اس انداز میں حرکت دی کہ اینگری مین کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل نکل کر الاسد کے ہاتھ میں آ گیا۔ الاسد نے ایک اور پلٹا کھایا اور وہ اینگری مین سے اچھل کر نیچے آیا اور اس نے جمناسٹک کا بہترین مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے نچلے جسم کو تیزی سے حرکت دیتے ہوئے خود کو اوپر اٹھا لیا اور پھر وہ اچھلا اور ہوا میں بلند ہوتے ہی اس نے نہ صرف تیزی سے قلابازی کھائی بلکہ وہ ہاتھ پیر بندھے ہونے کے باوجود ہوا میں کسی تیز رفتار پھرکی کی طرح گھومتا چلا گیا۔

تیزی سے چکر کھاتے ہوئے اس نے کمر کے پیچھے بندھے ہوئے ہاتھوں میں موجود مشین پسٹل کا ٹریگر دبا دیا۔ مشین پسٹل سے گولیوں کی بوچھاڑ نکلی اور گولیاں الاسد کے ہوا میں گھومتے ہوئے جسم کے ساتھ ہی کمرے کے چاروں طرف برستی چلی گئیں اور اینگری مین کے مسلح ساتھی جو ایک ساتھ تیزی سے آگے بڑھے تھے وہ الاسد کی فائرنگ کی زد میں آ گئے اور کمرہ ان کی تیز اور دلخراش چیخوں سے بری طرح سے گونج اٹھا۔

کچھ مسلح افراد نے خود کو گولیوں سے بچانے کے لئے نیچے گرا لیا

تھا وہ مشین گنیں سیدھی کر ہی رہے تھے کہ عمران اور اس کے ساتھی رسیوں سے بندھے ہونے کے باوجود اپنی جگہوں سے اچھلے اور پھر انہوں نے بھی انتہائی حیرت انگیز انداز میں کمرے میں الٹی اور سیدھی قلابازیاں کھاتے ہوئے مسلح افراد پر حملہ کر دیا۔ وہ تیزی سے اپنے جسم گھماتے ہوئے اپنے سروں اور ٹانگوں کا استعمال کرتے ہوئے مسلح افراد پر ٹوٹ پڑے تھے۔ ہوا میں اچھلتے، زمین، دیواروں اور وہاں پڑے ہوئے صوفوں پر بندھے ہوئے پیر لگا کر اپنے جسموں کو مخصوص انداز میں گھماتے ہوئے اور قلابازیاں کھا کر ان سب نے مسلح افراد کو بری طرح سے رگید کر رکھ دیا تھا۔ ان سب نے ہی بروقت کارروائی کرتے ہوئے سب سے پہلے مسلح افراد کے ہاتھوں سے مشین گنیں گرائی تھیں اور اب وہ ان مسلح افراد کو ٹانگیں اور سر مارتے ہوئے انہیں کسی بھی طرح سنبھلنے کا موقع ہی نہیں دے رہے تھے کہ وہ دوبارہ مشین گنیں اٹھا کر ان پر گولیاں برسا سکیں۔

الاسد بھی اینگری مین پر چھایا ہوا تھا وہ اینگری مین کو زمین سے اٹھنے کا موقع ہی نہیں دے رہا تھا۔ اینگری مین اسے خود پر سے گرانے کے لئے جیسے ہی زور لگاتا، الاسد اچھل کر سر کی ٹکر اس کی ناک پر مار دیتا جس سے اینگری مین بری طرح سے چیخنا شروع کر دیتا۔ دو تین زوردار ضربوں نے ہی اینگری مین کی ناک کی ہڈی توڑ دی تھی اور اس کی ٹوٹی ہوئی ناک سے خون فوارے کی طرح

نکلنے لگا۔

عمران نے مسلح افراد پر حملہ کرتے ہوئے ادھر ادھر قلابازیاں کھائیں اور پھر اس نے موقع ملتے ہی عقب میں بندھی ہوئی رسیوں کو ناخنوں میں چھپے ہوئے بلیڈوں سے کاٹنا شروع کر دیا۔ جیسے ہی اس کے ہاتھوں کی رسیاں کٹیں وہ فوراً جھکا اور اس نے اپنے پیروں پر بندھی رسی کھولنی شروع کر دی۔ وہ ابھی آزاد ہو کر سیدھا ہوا ہی تھا کہ اسی لمحے جولیا قلابازی کھاتی ہوئی اس کے قریب آ گری۔ جولیا نے دو مسلح افراد کو زوردار ٹکر مار کر قلابازی کھائی تھی اور جیسے ہی اس کے پیر زمین سے لگے وہ خود کو نہ سنبھال سکی اور عمران کے قریب آ کر گر گئی۔

جولیا کو دیکھ کر عمران تیزی سے اس کی طرف بڑھا اور اس نے جولیا کے ہاتھوں کی رسیاں کھول دیں۔ ہاتھ آزاد ہوتے ہی جولیا نے اپنے پیروں پر بندھی ہوئی رسی کھولی اور اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

"تھینکس"...... جولیا نے عمران سے کہا اور پھر وہ تیزی سے صفدر کی جانب بڑھی جو اس کی طرح مسلح افراد سے ٹکراتا ہوا گر گیا تھا۔ جولیا نے آگے بڑھ کر صفدر کی رسیاں کھول دیں۔ رسیوں سے آزاد ہوتے ہی صفدر نے جھپٹ کر نیچے گری ہوئی ایک مشین گن اٹھائی اور دوسرے لمحے ماحول مشین گنوں کی تیز ریٹ ریٹ کی آوازوں اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ صفدر کو گن اٹھاتے دیکھ کر جولیا نے بھی ایک مشین گن اٹھا لی تھی اور پھر اس نے بھی اپنے

ساتھیوں کا دھیان رکھتے ہوئے اینگری مین کے ساتھیوں کو گولیاں مارنی شروع کر دیں۔

"تم مشین گن سے انہیں نشانہ بناؤ میں باقی سب کو رسیوں سے آزاد کراتی ہوں"...... جولیا نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران زمین پر گرے ہوئے اینگری مین کی طرف بڑھا جس نے شدید زخمی ہونے کے باوجود الاسد کو آخر کار اپنے جسم سے ہٹا کر ایک طرف پھینک دیا تھا۔ وہ اٹھ کر انتہائی غضبناک انداز میں الاسد کی طرف بڑھ رہا تھا جیسے وہ اسے کچا ہی چبا جائے گا۔ عمران اچھل کر اچانک اینگری مین کے سامنے آیا تو اینگری مین وہیں ٹھٹھک گیا۔

"تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی یہ اچھل کود کسی کام نہیں آئے گی عمران۔ تمہیں ہلاک کئے بغیر میں نہیں مروں گا"...... اینگری مین نے غراتے ہوئے کہا۔

"اپنی حالت دیکھو۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے دھوبی نے اپنے کتے کو مار مار کر ادھ موا کر دیا ہو"...... عمران نے تمسخرانہ لہجے میں کہا تو اینگری مین کا چہرہ غصے سے سرخ ہوتا چلا گیا۔

"ابھی بتاتا ہوں کہ دھوبی کون ہے اور اس کا کتا کون"۔ اینگری مین نے غرا کر کہا۔

"ظاہر سی بات ہے دھوبی تو میں ہی ہوں اور اب دیکھنا میں

تمہیں کیسے دھوبی پٹڑے مارتا ہوں کہ اب تم نہ گھر کے رہو گے اور نہ گھاٹ کے"...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں دھوبی کے گدھے کا محاورہ مکمل کرتے ہوئے کہا تو اینگری مین کے حلق سے ایک خوفناک غراہٹ نکلی اور اس نے اچانک عمران پر چھلانگ لگا دی اس نے اچھل کر عمران کی ناک پر ٹکر مارنے کی کوشش کی تھی۔

عمران اپنی جگہ کھڑا رہا پھر جیسے ہی اینگری مین اس کے نزدیک آیا عمران نے فوراً اپنی جگہ چھوڑتے ہوئے اس کے پہلوؤں میں ہاتھ ڈالتے ہوئے جھپٹ کر اسے پکڑا اور دوسرے لمحے اینگری مین بری طرح سے ہاتھ پاؤں مارتا ہوا عمران کے ہاتھوں میں اٹھتا چلا گیا۔

اس سے پہلے کہ اینگری مین عمران کے ہاتھوں سے نکلتا، عمران دائیں پاؤں کی ایڑی پر گھوما اور دوسرے لمحے اینگری مین اڑتا ہوا سائیڈ دیوار سے جا ٹکرایا۔ اینگری مین نے فوراً دونوں ہاتھ آگے کر کے اپنا چہرہ بچا لیا تھا۔ وہ جیسے ہی دیوار سے ٹکرایا اس نے نیچے گرنے کی بجائے اپنا جسم سمیٹا اور پھر وہ کسی کھلتے ہوئے سپرنگ کی طرف الٹ کر عمران کی طرف آیا لیکن عمران فوراً نیچے جھک گیا جس کے نتیجے میں اینگری مین عمران کے اوپر سے ہوتا ہوا پیچھے صوفے پر گرا اور صوفے سمیت الٹ گیا۔ عمران فوراً مڑا اور اس نے چھلانگ لگا کر صوفہ عبور کیا اور ٹھیک اس جگہ پہنچ گیا جہاں اینگری مین گرا ہوا تھا اور اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ عمران کی بھرپور ٹانگ اٹھتے ہوئے اینگری مین کے پہلو پر پڑی۔ اینگری مین کو

ایک زور دار جھٹکا لگا وہ زمین سے اچھلا ہی تھا کہ اسی لمحے عمران کی ٹانگ ایک بار پھر چلی اور اینگری مین ہوا میں رول ہوتا ہوا دور جا گرا۔ اس بار اینگری مین ٹھیک اس جگہ گرا تھا جہاں اس کے ساتھیوں میں سے کسی ایک کی مشین گن گری ہوئی تھی۔ اینگری مین نے جھپٹ کر مشین گن اٹھائی اور وہ عمران پر فائرنگ کرنے ہی لگا تھا کہ تڑتڑاہٹ ہوئی اور اس کا سینہ چھلنی ہوتا چلا گیا۔

عمران کے سائیڈ میں کھڑی جولیا نے اینگری مین کو مشین گن اٹھا کر عمران کا نشانہ لیتے دیکھ لیا تھا اس لئے اس نے موقع ضائع کئے بغیر اینگری مین پر فائرنگ کر دی تھی اور اینگری مین سینے پر گولیاں لگنے کے بعد جیسے ساکت ہو گیا۔ اس کی آنکھیں پھٹ پڑی تھیں۔ اس نے سر جھکا کر اپنے سینے سے ابلتے ہوئے خون کی طرف دیکھا پھر اس کے ہاتھوں سے مشین گن نکل کر نیچے گری اور پھر وہ کسی ریت کی خالی ہوتی ہوئی بوری کی طرح الٹ کر گرتا چلا گیا۔

''یہ تم نے کیا کیا ہے۔ میں اسے زندہ پکڑنا چاہتا تھا''۔ عمران نے پلٹ کر جولیا کی طرف دیکھ کر غراتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ اگر میں اسے گولیاں نہ مارتی تو یہ تم پر فائرنگ کر دیتا''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''تو کرنے دیتی اسے فائرنگ۔ تمہارا کیا خیال ہے میں اس کی گولیوں کی زد میں آ جاتا''...... عمران نے اسی انداز میں کہا تو جولیا

برے برے منہ بنانے لگی۔

''ہونہہ۔ ایک تو احسان کرو اور اوپر سے باتیں سنو''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''یہ کرنل ڈراس کا رائٹ ہینڈ تھا۔ اگر یہ زندہ قابو آ جاتا تو ہم اس سے بہت کچھ اگلوا سکتے تھے''...... عمران نے کہا۔

''اگر زندہ ہاتھ آتا تب ہی اس سے تم کچھ اگلواتے۔ اب تو کچھ نہیں ہو سکتا''...... جولیا نے لاپرواہی سے کہا اور عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ اس کے ساتھیوں نے اینگری مین کے دوسرے ساتھیوں کو بھی گولیاں مار کر ہلاک کر دیا تھا۔

''ہونہہ۔ کسی ایک کو تو زندہ چھوڑ دیتے۔ اب کیسے پتہ چلے گا کہ یہ یہاں تک کیسے پہنچے تھے''...... عمران نے اینگری مین کے ساتھیوں کی لاشیں دیکھتے ہوئے کہا۔

''جیسے بھی پہنچے تھے انہیں بہرحال ان کی موت یہاں کھینچ لائی تھی''...... تنویر نے بھی بڑے لاپرواہ سے لہجے میں کہا اور عمران سر جھٹک کر رہ گیا۔

''میں باہر دیکھتا ہوں شاید ان کے اور ساتھی بھی باہر موجود ہوں''...... الاسد نے کہا اور مشین گن لئے تیزی سے کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔ صفدر اور کیپٹن شکیل بھی اس کے پیچھے لپکے۔

عمران کی نظریں ابھی تک اینگری مین کی لاش پر جمی ہوئی تھیں۔ وہ اینگری مین کی لاش دیکھتا ہوا صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔

"اب بس بھی کرو۔ تمہارے دیکھنے سے کیا یہ زندہ ہو جائے گا"...... جولیا نے کہا۔ عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ وہ اٹھا اور پھر اینگری مین کی لاش کے قریب آ کر اس کی تلاشی لینا شروع ہو گیا۔ اینگری مین کی جیبوں سے اس نے تمام چیزیں نکال لیں۔ ان میں اینگری مین کا والٹ، جس میں مقامی کرنسی کے ساتھ ساتھ چند وزیٹنگ کارڈز اور کچھ تہہ کئے ہوئے کاغذات تھے۔ اینگری مین کی جیب سے سیل فون بھی نکلا تھا جس کی ساخت دیکھ کر عمران سمجھ گیا تھا کہ اس سیل فون میں ٹرانسمیٹر بھی نصب ہے۔ مخصوص کوڈز کے استعمال سے سیل فون کو ایک جدید ٹرانسمیٹر کی طرح بھی استعمال میں لایا جا سکتا تھا۔ چونکہ ٹرانسمیٹر سیل فون میں نصب تھا اس لئے اس کے انڈیکس میں سیل فون نمبرز اور ناموں کے ساتھ ٹرانسمیٹر کی فریکوینسیاں بھی موجود تھیں۔ ان میں کرنل ڈراس کے ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی دیکھ کر عمران کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ اس نے فوراً سیل فون کے کوڈز ملا کر ٹرانسمیٹر میں کنورٹ کیا اور پھر وہ ٹرانسمیٹر پر کرنل ڈراس کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اینگری مین کی آواز میں اسے کال دینے لگا۔ کچھ ہی دیر میں اس کا کرنل ڈراس سے رابطہ ہو گیا۔

عمران کو اینگری مین کی آواز میں کرنل ڈراس سے باتیں کرتے دیکھ کر جولیا اور اس کے ساتھی خاموش ہو گئے تھے۔ عمران، کرنل ڈراس کو اینگری مین کی آواز میں بتا رہا تھا کہ اس نے عمران اور

اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے اور اس کی لاشیں اس کے قدموں میں پڑی ہوئی ہیں۔ عمران نے جان بوجھ کر کرنل ڈراس سے عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں محفوظ رکھنے کی بات کی تھی تا کہ کرنل ڈراس کسی طرح اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں کاپر ہیڈ کے ہیڈ کوارٹر لانے کا عندیہ دے دے۔ اس نے کرنل ڈراس کو ڈاج دینے کے لئے جان بوجھ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشوں کی ویڈیو اور ان کے ڈی این اے ٹیسٹ کرانے کی بھی بات کی تھی۔ اس کی بات سن کر کرنل ڈراس کو یقین ہو گیا تھا کہ واقعی اینگری مین نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ کرنل ڈراس نے یہ کہہ کر اچانک رابطہ ختم کر دیا کہ وہ کچھ دیر بعد اسے خود کال کرے گا اور پھر وہ بتائے گا کہ اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشوں کے ساتھ کیا کرنا ہے۔

"یہ کیا چکر ہے۔ تم نے کرنل ڈراس کو یہ سب کچھ کیوں کہا ہے"...... ٹرانسمیٹر آف ہوتے دیکھ کر جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرے ذہن میں پہلے ایک پلاننگ آئی تھی کہ ہم مشرقی پہاڑیوں کی طرف سمندر میں جائیں گے۔ کاپر ہیڈ کا ہیڈ کوارٹر گو کہ پہاڑیوں کے نیچے کہیں چھپا ہوا ہے اور وہاں انہوں نے ہر طرف میگا بلیو پاور ریز کے حصار بنا رکھے ہیں جس کی زد میں آنے والا ہر جاندار فوراً بے ہوش ہو جاتا ہے تو میں نے سوچا تھا کہ ہم

سمندری راستے سے اس طرف جائیں گے۔ کاپر ہیڈ کا ہیڈ کوارٹر جہاں بھی ہو انہوں نے ہیڈ کوارٹر سے گندے پانی کی نکاسی کے لئے پائپ بچھا رکھے ہوں گے اور چونکہ پہاڑیوں کی دوسری طرف سمندر ہے اس لئے وہ پائپ یقینی طور پر سمندر کی طرف ہی نکالے گئے ہوں گے۔ اگر ہم سمندر کے اندر ہی اندر تیرتے ہوئے ان پائپوں تک پہنچ جائیں تو نہ ہمیں پہاڑیوں کی چوٹیوں پر موجود لیزر گنوں سے نشانہ بنایا جا سکتا ہے اور نہ ہی ہم میگا بلیو پاور ریز کی زد میں آ سکتے ہیں۔ ہم پائپوں میں موجود ہر طرح کی رکاوٹوں کو ختم کر کے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو سکتے ہیں لیکن پھر جب میں نے اینگری مین کو دیکھا تو مجھے اس سے بھی آسان راستہ یہ نظر آیا تھا کہ میں اینگری مین کو قابو کر کے اس سے لیڈی فونڈا کی طرح ضروری معلومات حاصل کروں اور پھر اینگری مین کا میک اپ کر کے اس کی جگہ لے لوں اور پھر میں کرنل ڈراس سے بات کر کے ایسا ڈرامہ کروں جس پر کرنل ڈراس کو یقین آ جائے اور وہ اینگری مین سے یہ کہنے پر مجبور ہو جائے کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں اٹھا کر ہیڈ کوارٹر لے آئے اور پھر ہم وہاں جاتے ہی ایکشن میں آ جائیں اور کاپر ہیڈ کے ہیڈ کوارٹر کو تاراج کر کے رکھ دیں۔ لیکن اس کے لئے ضروری تھا کہ میں اینگری مین کو زندہ رکھتا اور اس سے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرتا۔ اینگری مین کے بارے میں مجھے بہت کچھ معلوم ہے۔

یہ کرنل ڈراس کا انتہائی باوسائل اور پاورفل ایجنٹ ہے جسے کرنل ڈراس ضرورت اور انتہائی مشکل وقت میں سامنے لاتا ہے۔ یہ بھی ہوسکتا تھا کہ اینگری مین کے مل جانے کی وجہ سے ہمیں کاپر ہیڈ کے ہیڈ کوارٹر میں جانا ہی نہ پڑتا۔ ہم اینگری مین کے ذریعے ہی ایم کے لیبارٹری تک رسائی حاصل کر لیتے جو ہمارا اصل ٹارگٹ ہے''...... عمران نے کہا۔

''تم نے کرنل ڈراس سے اینگری مین کی آواز میں بات کی ہے ہوسکتا ہے کہ وہ وہی کرے جو تم چاہتے ہو۔ میرا مطلب ہے وہ اینگری مین کو عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں کاپر ہیڈ کے ہیڈ کوارٹر لانے کے احکام دے سکتا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں ہو بھی سکتا ہے اور نہیں بھی۔ کرنل ڈراس بے حد شکی مزاج انسان ہے وہ اپنے سائے سے بھی بدکتا ہے۔ بہرحال اب اس کی کال آئے گی تو پتہ چلے گا کہ وہ کیا کہتا ہے لیکن اینگری مین کی ہلاکت کی وجہ سے ہمارا ایم کے لیبارٹری تک پہنچنے کا چانس مس ہوگیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اب جو ہونا تھا ہو گیا۔ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ اینگری مین ہمارے کام آ سکتا ہے تو میں اس کے سینے پر نہیں بلکہ اس کی ٹانگوں پر گولیاں مار کر اسے زخمی کر دیتی''...... جولیا نے کہا۔

''ٹانگوں کی بجائے تم نشانہ لے کر اس کے ہاتھوں سے مشین گن بھی تو گرا سکتی تھی''...... عمران نے کہا۔

”اچھا اب بس بھی کرو۔ کہا ہے نا جو ہونا تھا ہو گیا“...... جولیا نے سر جھٹک کر کہا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ مزید بات کرتے اسی لمحے عمران کے ہاتھ میں موجود اینگری مین کے سیل فون کے ٹرانسمیٹر کی سیٹی بج اٹھی۔

”کرنل ڈراس کی کال ہے۔ اب خاموش ہو جاؤ“...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”ہیلو ہیلو۔ کرنل ڈراس سپیکنگ۔ اوور“...... ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی کرنل ڈراس کی آواز سنائی دی۔

”یس چیف۔ اینگری مین اٹنڈنگ یو۔ اوور“...... عمران نے اینگری مین کے لہجے میں کہا۔

”اینگری مین۔ تم عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشوں کی ویڈیو بناؤ اور ان کے خون اور اسکن کے سیمپل حاصل کرو۔ میری اعلیٰ حکام سے بات ہو گئی ہے۔ جی پی فائیو کے چیف کرنل ڈیوڈ کے پاس عمران اور اس کے ساتھیوں کے خون اور ان کی اسکن کے کچھ نمونے موجود ہیں۔ انہوں نے پہلے سے ہی ان کے خون اور اسکن کے ڈی این اے ٹیسٹ کرا رکھے ہیں۔ جب ہم انہیں عمران اور اس کے ساتھیوں کے خون اور اسکن کے نمونے دیں گے تو وہ ان کا ڈی این اے ٹیسٹ کرا کر اپنے پاس نمونوں سے میچ کر کے چیک کریں گے اور نمونوں کے میچ ہوتے ہی اس بات کی تصدیق ہو جائے گی کہ کاپر ہیڈ نے جن افراد کو ہلاک کیا ہے وہ عمران اور

اس کے ساتھی ہی ہیں۔ اوور“...... کرنل ڈراس نے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

”یس چیف۔ جیسا آپ کا حکم۔ اوور“...... عمران نے جیسے بادل نخواستہ لہجے میں کہا۔

”تم ان سب کے خون اور اسکن کے سیمپل لے کر ہیڈ کوارٹر پہنچ جاؤ۔ میں فوراً ہی یہ سب کچھ جی پی فائیو کے ہیڈ کوارٹر بھیج دوں گا۔ اوور“...... کرنل ڈراس نے کہا تو اس کی بات سن کر عمران کی آنکھوں میں ایک بار پھر چمک آ گئی۔

”یس چیف۔ میں ایک گھنٹے تک ہیڈ کوارٹر پہنچ جاؤں گا۔ اوور“...... عمران نے کہا۔

”ان سب کے سیمپل حاصل کر کے ان کی لاشیں کسی ایسی جگہ لے جا کر دفن کر دینا جہاں سے کسی کو کبھی ان کی ہڈیاں تک نہ مل سکیں۔ اوور“...... کرنل ڈراس نے کہا۔

”چیف۔ اگر آپ حکم دیں تو میں ان کی لاشیں مشرقی پہاڑیوں کی طرف موجود سمندر میں پھینک دوں۔ میرے علم میں آیا ہے کہ ان دنوں مشرقی ساحلوں کی طرف بڑی تعداد میں پرہانا مچھلیاں آئی ہوئی ہیں جو گوشت خور ہیں اور ان کے سامنے اگر انسانوں کو بھی پھینک دیا جائے تو وہ لمحوں میں ان کا گوشت چٹ کر جاتی ہیں۔ اوور“...... عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ جیسا تم مناسب سمجھو۔ تم مشرقی پہاڑیوں کے

پاس پہنچ کر بلیک ہاک پہاڑی کے پاس رک جانا اور ہیڈ کوارٹر کے انچارج جوفرڈ کو کال کر لینا وہ تمہیں میگا بلیو پاور سے بچنے کے لئے لائٹ سپاٹ مہیا کر دے گا جو تمہیں ہیڈ کوارٹر لے آئے گی۔ اوور''...... کرنل ڈراس نے کہا۔

''یس چیف۔ میں پہنچ جاؤں گا۔ اوور''...... عمران نے کہا اور کرنل ڈراس نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

''تمہاری آنکھوں کی چمک بتا رہی ہے جیسے کاپر ہیڈ کے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونے کا تمہیں راستہ مل گیا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''شاید''...... عمران نے مبہم سے انداز میں کہا۔

''اب بھی تم شاید پر اکتفا کر رہے ہو۔ کرنل ڈراس نے اینگری مین کو ہیڈ کوارٹر آنے کا کہہ دیا ہے اور اینگری مین تمہارے سامنے لاش کی شکل میں پڑا ہوا ہے جس کے میک اپ میں تم آسانی سے کاپر ہیڈ کے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو سکتے ہو''...... تنویر نے کہا۔

''اینگری مین کا قد کاٹھ میرے لئے مسئلہ بن سکتا ہے۔ اس کا قد کاٹھ الاسد سے ملتا جلتا ہے۔ میں اسے اینگری مین کا میک اپ کرا بھی دوں تو کیا وہ اینگری مین کی آواز میں بات کر سکے گا''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''اوہ ہاں۔ پھر تو واقعی مسئلہ ہو جائے گا''...... تنویر نے ہونٹ بھینچ کر کہا۔

''تم الاسد کو بلا کر لاؤ اور جولیا تم کسی رومال یا کپڑے سے اینگری مین کے چہرے پر موجود خون صاف کرو۔ میں نے ابھی تک اس کی میجک آئی سے تصویر نہیں لی ہے۔ اگر میں نے اس کے خون آلود چہرے کی تصویر بنائی تو تصویر میں اس کا چہرہ بگڑا ہوا نظر آئے گا''...... عمران نے کہا تو تنویر سر ہلا کر دروازے کی طرف جبکہ جولیا جیب سے ایک رومال نکال کر اینگری مین کی لاش کی جانب بڑھ گئی۔

تھوڑی ہی دیر میں تنویر، الاسد کو بلا کر اندر لے آیا۔ ان کے ساتھ کیپٹن شکیل اور صفدر بھی اندر آ گئے۔ عمران نے انہیں صورتحال سے آگاہ کیا تو الاسد بے اختیار مسکرا دیا۔

''تو آپ کیا سمجھتے ہیں کیا آپ ہی دنیا میں ایسے انسان ہیں جو دوسروں کی آوازوں کی نقل کر سکتے ہیں''...... الاسد نے اینگری مین کی آواز میں کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھی بھی حیران رہ گئے۔ الاسد نے ہو بہو اینگری مین کے انداز میں بات کی تھی۔

''گڈ شو۔ میں تو تمہیں کاغذی شیر سمجھتا تھا لیکن تم میں تو واقعی کئی خوبیاں موجود ہیں''...... عمران نے اس کی طرف تحسین بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''کاغذی شیر کیوں سمجھتے تھے آپ مجھے''...... اینگری مین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اسد کا مطلب شیر ہی ہوتا ہے۔ بن جبار کا مطلب ہے کہ تم

جبار کے بیٹے ہو اور میں نے الاسد کا مطلب تو شیر سے لے لیا تھا جبکہ بن جبار کو کاغذی سمجھ لیا تھا۔ یعنی کاغذی شیر''...... عمران نے اپنے انداز میں الاسد کے نام کی تشریح کرتے ہوئے کہا تو الاسد کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھی بھی بے اختیار ہنس پڑے۔

''اب تم اینگری مین کے سامنے جا کر میجک آئی سے اس کی تصویر لو اور قمیض پر لگا ہوا بٹن پریس کرو۔ بٹن پریس کرتے ہی تمہارے چہرے کی کھال خود بخود سمٹنا شروع ہو جائے گی اور تم الاسد کے ہمشکل بھائی بن جاؤ گے۔ اب تم اس کے بڑے بھائی بنو یا چھوٹے اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا''...... عمران نے کہا تو الاسد ہنستا ہوا اینگری مین کی لاش کے قریب آ گیا جس کا چہرہ جولیا نے صاف کر دیا تھا۔

الاسد کی آنکھوں میں جو لینز لگے ہوئے تھے اس نے قمیض پر لگا ہوا بٹن پریس کیا تو ان لینز میں اینگری مین کی تصویر آ گئی اور پھر اس نے عمران کی ہدایات کے مطابق دوبارہ بٹن پریس کیا تو واقعی اس کے چہرے کی کھال حیرت انگیز طور پر سمٹنا اور پھیلنا شروع ہو گئی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس کا چہرہ انتہائی حیرت انگیز طور پر اینگری مین جیسا بنتا چلا گیا۔ کچھ ہی دیر میں ان کے سامنے ایک اور اینگری مین موجود تھا۔

''گڈ شو۔ تمہاری بس ناک سیدھی کرنی پڑے گی کیونکہ تم نے اس کی ناک پر ٹکریں مار کر اس کی ناک کی ہڈی توڑ دی تھی۔ ناک

کی کھال تمہاری ناک کی ہڈی پر ٹھیک طریقے سے ایڈجسٹ نہیں ہوئی ہے ورنہ تم بالکل اینگری مین کے ہمشکل بڑے بھائی بن گئے ہو''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے آگے بڑھ کر الاسد کی ناک کی کھال کو انگلیوں سے پریس کرتے ہوئے ایڈجسٹ کرنا شروع کر دیا۔

''اب ٹھیک ہے''...... عمران نے گہری نظروں سے اس کے چہرے کا جائزہ لے کر اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''تو کیا تم اسے اکیلے ہی کاپر ہیڈ کے ہیڈ کوارٹر بھیجو گے''۔ جولیا نے پوچھا۔

''نہیں۔ ہم سب اس کے ساتھ ہی جائیں گے لیکن جانے سے پہلے اسے ہمارے لئے کچھ چیزوں کا بندوبست کرنا ہو گا تاکہ ہم اس کے ساتھ ہونے کے باوجود کاپر ہیڈ کے ہیڈ کوارٹر میں موجود آپریشن روم کے کسی کیمرے کی نظروں میں نہ آ سکیں اور کاپر ہیڈ کے آپریشن روم کے انچارج مسٹر جوفرڈ کو یہی دکھائی دے کہ اینگری مین وہاں اکیلا ہی آیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ کن چیزوں کی ضرورت ہے۔ مجھے بتائیں۔ میں ابھی جا کر آپ کی مطلوبہ چیزیں لے آتا ہوں''...... الاسد نے کہا تو عمران نے اسے چند چیزوں کے نام بتا دیئے۔

''ٹھیک ہے۔ یہ چیزیں میرے سپیشل ہیڈ کوارٹر سے ہی مل جائیں گے۔ میں ابھی اپنے ایک ساتھی کو کال کرتا ہوں وہ کچھ ہی

دیر میں تمام چیزیں لے آئے گا“...... الاسد نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور الاسد نے اپنا سیل فون نکالا اور پھر وہ اپنے ساتھی کو کال کرنے میں مصروف ہو گیا۔

پندرہ منٹ کے انتظار کے بعد اس کا ساتھی وہاں پہنچ گیا۔ وہ ایک بریف کیس میں عمران کی بتائی ہوئی تمام چیزیں لے آیا تھا۔ ان چیزوں میں چند چھوٹی چھوٹی ڈبیاں تھیں جو سیلڈ تھیں اور ان پر چھوٹے چھوٹے نمبرنگ بٹن لگے ہوئے تھے۔ ان کے علاوہ چند بریسلٹ بھی تھے جو عمران نے الاسد کے سوا سب کو ایک ایک دے دیئے۔ اسی طرح اس نے بریف کیس سے انہیں گیس کیپسول فائر کرنے والے چھوٹے چھوٹے پسٹلز بھی دے دیئے۔ دیکھنے میں بظاہر یہ چھوٹے چھوٹے پسٹلز تھے لیکن ان میں دس دس گیس کیپسول بھرے ہوئے تھے جنہیں فائر کر کے بڑے علاقے میں گیس پھیلائی جا سکتی تھی اور اس گیس کی زد میں آ کر زمین کے نیچے رینگنے والے حشرات الارض بھی فوراً بے ہوش ہو جاتے تھے۔ بریف کیس میں قلم جیسے چند آلے اور ایسی ہی بہت سی چیزیں موجود تھیں جو ان سب کے کام آ سکتی تھیں۔

عمران نے سب چیزیں بانٹیں اور پھر وہ سب رہائش گاہ سے باہر آ گئے۔ الاسد کو ایک کار اور چار جیپیں بھی مل گئی تھیں جن میں اینگری مین اور اس کے ساتھی آئے تھے۔ کار اور جیپیں ان کی رہائش گاہ سے کافی فاصلے پر تھیں۔

کار زیادہ بڑی تو نہیں تھی لیکن چونکہ ان سب کو اینگری مین کی کار میں جانا تھا اس لئے وہ سب سمٹ سمٹا کر کار میں بیٹھ گئے۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر اینگری مین کے روپ میں الاسد بیٹھ گیا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا بیٹھ گئی تھی۔ عمران کیپٹن شکیل، صفدر اور تنویر کے ساتھ پچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ ان کے بیٹھتے ہی الاسد نے کار آگے بڑھا دی۔

”کیا تم جانتے ہو کہ مشرقی پہاڑیوں میں ایسی کون سی پہاڑی ہے جسے بلیک ہاک کہا جاتا ہے“...... عمران نے الاسد سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

”جی ہاں۔ ان پہاڑیوں میں ایک پہاڑی کی چٹان پر ایک سیاہ رنگ کا بڑا سا ہاک بنا ہوا ہے اس ہاک کی وجہ سے ہی اس پہاڑی کو بلیک ہاک کہا جاتا ہے اور اس پہاڑی کی سائیڈ سے ایک راستہ نکلتا ہے جو سیدھا پہاڑیوں کے دامن کی طرف جاتا ہے“...... الاسد نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”تم سب نے جو بریسلٹ پہنے ہیں ان کے بٹن آن کر لو۔ ان بریسلٹس کی وجہ سے تمہیں کسی کیمرے کی آنکھ نہیں دیکھ سکے گی۔ پہاڑیوں میں اگر کلوز سرکٹ کیمرے بھی لگے ہوئے ہوں گے تو ان بریسلٹس کی وجہ سے کاپر ہیڈ کے ہیڈ کوارٹر سے ہمیں نہیں دیکھا جا سکے گا انہیں کار میں صرف اینگری مین ہی بیٹھا ہوا دکھائی دے گا“...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا کر

اپنے بریسلٹ پر لگے بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''الاسد بلاشبہ اینگری مین کی آواز کی نقل کر سکتا ہے لیکن تم شاید بھول رہے ہو کہ کرنل ڈراس نے اینگری مین کو ہیڈ کوارٹر کے آپریشن روم میں موجود کسی جوفرڈ سے بات کرنے کی ہدایات دی تھیں اور تم نے خود ہی بتایا تھا کہ آپریشن روم میں وائس چیکنگ مشین لگی ہوئی ہے۔ اس مشین سے اگر وہ لیڈی فونڈا کی آواز چیک کر سکتے ہیں تو کیا انہیں اس بات کا پتہ نہیں چلے گا کہ وہاں کال اینگری مین نے کی ہے یا کسی اور نے''...... جولیا نے کہا۔

''میں نے الاسد سے مائیکرو وائس کنٹرول سسٹم منگوایا تھا۔ بٹنوں والی ڈبیاں جنہیں تم شاید عام ڈبیاں سمجھ رہی ہو وہ وائس کنٹرول سسٹم کو کنٹرول کرتی ہیں۔ ہم وہاں جاتے ہی ان ڈیوائسز کو آن کر لیں گے۔ ان ڈیوائسز کی وجہ سے دس کلو میٹر کے دائرے میں آواز چیک کرنے والی کوئی بھی مشین ہو اس میں خلل آ جائے گا اور وہ کسی بھی آواز کو چیک نہیں کر سکتی اور نہ ہی آواز کی کسی دوسری آواز سے میچنگ کر سکتی ہے''...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران نے ایک ایک ڈبیہ ان سب کو دے دی تھی تاکہ وہ اسے آن کر کے اپنے پاس رکھ سکیں۔ ایسی ہی ایک ڈبیہ عمران نے الاسد کو بھی دے دی تھی۔

مسلسل ایک گھنٹے کے سفر کے بعد وہ مشرقی پہاڑی علاقے میں پہنچ گئے جس کی دوسری طرف سمندر تھا۔ الاسد کار پہاڑی راستوں

پر دوڑاتا لے جا رہا تھا۔ دور سے انہیں پہاڑیوں کے گرد نیلے رنگ کی تیز روشنی سی پھیلی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

''یہ نیلی روشنی شاید میگا بلیو پاور ریز ہے''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ اگر ہم اس روشنی کی زد میں آئے تو ہمیں بے ہوش ہونے میں دیر نہیں لگے گی''...... عمران نے جواب دیا۔ الاسد کار کو مختلف راستوں سے گزارتا ہوا ایک بڑی پہاڑی کے قریب لے آیا۔ اس پہاڑی کی چوٹی کے پاس ایک چٹان باہر کی طرف نکلی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ اس چٹان پر پتھروں سے بلیک ہاک بنا ہوا تھا۔ پہاڑی کے دائیں طرف ایک راستہ گھومتا ہوا دوسری طرف جا رہا تھا۔ عمران کے کہنے پر الاسد نے کار موڑی اور پہاڑی کی دوسری طرف جانے والے راستے پر آتے ہی اس نے کار روک لی۔ اس راستے پر دھند کی طرح نیلی روشنی بھری ہوئی تھی۔

''اب تم سب فوراً وائس کنٹرول ڈیوائسز آن کرو اور نیلی روشنی میں جتنی دور تک پھینک سکتے ہو پھینک دو تاکہ جب الاسد، اینگری مین کی آواز میں کاپر ہیڈ، ہیڈ کوارٹر کے آپریشن روم میں بات کرے تو وائس چیکر مشین اس کی آواز اینگری مین کی آواز سے میچ نہ کر سکے''...... عمران نے کہا تو وہ سب کار سے نکل آئے۔ عمران اور اینگری مین بھی کار سے باہر آ گئے اور پھر ان سب نے اپنی اپنی ڈیوائسز آن کیں اور انہیں پوری قوت سے پہاڑی دامن کی طرف پھینک دیا۔

"گڈ شو۔ اینگری مین۔ اب جوفرڈ کو کال کرو"...... عمران نے کہا اور اس نے جیب سے اینگری مین کا سیل فون نکال کر الاسد کو دے دیا۔ سیل فون میں کاپر ہیڈ کے آپریشن روم کے انچارج جوفرڈ کا نمبر بھی موجود تھا۔ الاسد نے نمبر چیک کیا اور پھر اس نے کالنگ بٹن پریس کر دیا۔

"یس جوفرڈ سپیکنگ"...... رابطہ ملتے ہی ایک تیز آواز سنائی دی۔

"اینگری مین بول رہا ہوں"...... الاسد نے کہا۔

"اوہ۔ تو تم پہنچ گئے ہو"...... جوفرڈ کی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ لائٹ سپاٹ دو تاکہ میں ہیڈ کوارٹر آ سکوں"...... الاسد نے عمران کی ہدایات کے مطابق کہا۔

"اوکے۔ میں لائٹ سپاٹ آن کر رہا ہوں"...... جوفرڈ کی آواز سنائی دی اور عمران کے اشارے پر الاسد نے رابطہ منقطع کر دیا۔

"اب وہ تمہاری آواز میچ کرنے کی کوشش کرے گا اور ظاہر ہے وہ اپنی کوشش میں ناکام ہی ہو گا"...... عمران نے مسکرا کر کہا تو الاسد نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ سب ایک بار پھر کار میں بیٹھ گئے۔ اسی لمحے اچانک سامنے سفید روشنی کا ایک بڑا سا دائرہ بن گیا۔ یہ روشنی ایسی تھی جیسی کلب کے ڈانسنگ فلورز پر فلڈ لائٹ سے دائرے کی شکل میں پھیلائی جاتی تھی۔

"آگے بڑھو۔ کار روشنی کے سپاٹ میں ہی رکھنا"...... عمران

نے کہا تو الاسد نے کار آگے بڑھا دی۔ جیسے ہی وہ کار سپاٹ لائٹ میں لایا اسی لمحے سپاٹ لائٹ پیچھے ہٹنا شروع ہو گئی اور الاسد دھیمی رفتار میں سپاٹ لائٹ کے اندر ہی رکھ کر کار آگے بڑھاتا لے گیا۔ ان کے چاروں طرف چونکہ نیلی روشنی پھیلی ہوئی تھی اس لئے انہیں وہاں کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ کچھ دیر تک سپاٹ لائٹ حرکت کرتی رہی اور پھر ان کے سامنے ایک غار کا دہانہ آ گیا۔ سپاٹ لائٹ اس غار میں جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ الاسد کار غار میں لے آیا۔ کار غار میں آئی تو سپاٹ لائٹ ختم ہو گئی اور غار میں یکلخت اندھیرا سا چھا گیا۔ البتہ غار میں لائٹ خود بخود جل اٹھی تھی۔ روشنی بے حد دھیمی تھی۔ عمران کے اشارے پر الاسد نے کار کی ہیڈ لائٹس آن کیں اور پھر وہ کار آگے بڑھتا لے گیا۔ عمران کی نظریں غار کا بغور جائزہ لے رہی تھیں اس نے اشارے سے اپنے ساتھیوں کو خاموش رہنے کا کہا تھا اس لئے وہ سب خاموش تھے۔ غار زیادہ طویل نہیں تھی۔ وہ ابھی کچھ ہی دور گئے ہوں گے کہ غار کا اختتام ہو گیا۔ اب ان کے سامنے ایک بڑی اور سپاٹ دیوار تھی۔ کار جیسے ہی آگے بڑھی انہیں تیز گڑگڑاہٹ کے ساتھ چٹان اپنی جگہ سے کھسکتی ہوئی دکھائی دی۔

"تیار ہو جاؤ۔ اپنا اسلحہ نکالو اور غار سے نکلو جلدی"...... عمران نے دھیمی آواز میں کہا تو انہوں نے فوراً اپنے لباسوں میں چھپی ہوئی مشین گنیں اور منی میزائل گنیں نکالیں اور اپنی سائیڈوں کے

دروازے کھول کر تیزی سے کار سے نکلتے چلے گئے۔ عمران نے اشارے سے الاسد کو کار میں ہی رہنے کا کہا تھا۔ ابھی چٹان مکمل طور پر نہیں کھلی تھی لیکن جوں جوں چٹان سرکتی جا رہی تھیں انہیں دوسری طرف سے روشنی کا سیلاب سا اس طرف آتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ عمران کے اشارے پر وہ سب تیزی سے کار کے عقب میں آ گئے تھے اور کار کے ساتھ آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہے تھے۔

کچھ ہی دیر میں غار کا دہانہ کھل گیا اور انہیں دوسری طرف ایک بڑا ہال دکھائی دیا جہاں ایک پورا شہر آباد دکھائی دے رہا تھا۔ وہاں کئی گاڑیاں موجود تھیں۔ ہال نما بڑے کمرے میں سرنگوں کا جال سا بچھا ہوا تھا۔ گاڑیاں ان سرنگوں میں جاتی اور ان سے نکلتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ وہاں موجود تمام افراد نے سبز رنگ کے لبادے نما لباس پہن رکھے تھے جن پر کاپر ہیڈ ناگ کے مخصوص نشان بنے ہوئے تھے۔ ان میں بہت سے ایسے افراد تھے جن کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں اور وہ ہر طرف گھومتے پھر رہے تھے۔

عمران اور اس کے ساتھی کار کے پیچھے سے ہال کا بغور جائزہ لے رہے تھے۔ کسی پہاڑی کو کاٹ کر یہ ہال نما کمرہ بنایا گیا تھا جہاں جگہ جگہ چٹانیں ابھری ہوئی دکھائی دے رہی تھیں اور ان چٹانوں پر سیڑھیاں بھی بنی ہوئی تھیں جو اوپر بنے ہوئے بڑے بڑے ہولز کی طرف جا رہی تھیں۔ شاید یہ کاپر ہیڈ کے مختلف حصوں کی طرف جانے کے راستے تھے۔

''یہاں تو پورا شہر آباد ہے۔ ہم نے اگر یہاں اٹیک کیا تو ہمارے لئے آگے بڑھنا مشکل ہو جائے گا اور ہو سکتا ہے کہ ہیڈ کوارٹر کے اندر جانے والے راستے سیلڈ کر دیئے جائیں اس لئے گیس پسٹلز نکالو اور ہر طرف گیس کیپسول فائر کر دو''...... عمران نے کہا تو انہوں نے فوراً جیبوں سے گیس پسٹلز نکالے اور پھر انہوں نے پسٹلز کے بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ صفدر اور جولیا ہال میں گیس پسٹلز سے کیپسول فائر کر رہے تھے جبکہ عمران، تنویر اور کیپٹن شکیل نے اوپر نظر آنے والے ہولز میں گیس کیپسول فائر کرنے شروع کر دیئے۔ گیس کیپسول ہلکے ہلکے دھماکوں سے پھٹنا شروع ہو گئے۔ عمران اور اس کے ساتھی چونکہ کار کے پیچھے تھے اس لئے ہال میں موجود کسی فرد کی ان پر نظر نہیں پڑی تھی۔ کیپسولوں کے پھٹتے ہی وہاں تیز گیس پھیلتی چلی گئی جو بے رنگ تھی۔ اس کی بو سے وہاں موجود افراد یوں اچھل اچھل کر گرنا شروع ہو گئے جیسے ٹڈی دل کے جتھے پر سپرے کر دیا ہو اور وہ ٹپ ٹپ گرتی جا رہی ہوں۔ گیس کیپسول فائر کرتے ہوئے ان سب نے سانس روک لئے تھے تاکہ ان پر گیس کا اثر نہ ہو۔ الاسد جو بیک ویو مرر پر انہیں دیکھ رہا تھا۔ ان کے ہاتھوں میں گیس پسٹلز دیکھ کر اس نے بھی اپنا سانس روک لیا تھا۔

کچھ ہی دیر میں ہال میں جیسے سناٹا سا چھا گیا۔ وہاں موجود تمام افراد بے ہوش ہو گئے تھے۔ سرنگوں سے آنے والی گاڑیاں بھی رک

گئی تھیں اور چونکہ اچانک ہی ہر طرف گیس پھیلی تھی اس لئے گاڑیاں ڈرائیو کرنے والے ڈرائیور اپنی گاڑیوں کو کنٹرول نہیں کر سکے تھے اور ان کی گاڑیاں یا تو سرنگوں میں رک گئی تھیں یا پھر سائیڈ کی دیواروں سے ٹکرا کر رک گئی تھیں۔

عمران کی نظریں اپنی ریسٹ واچ پر جمی ہوئی تھیں۔ اس نے اپنے ساتھیوں کو تین منٹ تک سانس روکے رکھنے کا اشارہ کیا تھا۔ جیسے ہی تین منٹ پورے ہوئے اس نے سانس لینا شروع کر دیا اور اس کے دیکھا دیکھی اس کے ساتھی بھی سانس لینا شروع ہو گئے اور پھر وہ سب تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے۔ الاسد بھی کار سے باہر آ گیا۔

”تم سب ان سب کو سنبھالو میں جا کر کرنل ڈراس کو ٹریس کرتا ہوں اور الاسد تم اس ہیڈ کوارٹر کے آپریشن روم کو تلاش کر کے اسے اپنے کنٹرول میں لے لو۔ ہو سکتا ہے کہ یہاں موجود آپریشن روم سے ہی ایم کے لیبارٹری کو کنٹرول کیا جاتا ہو اور اس کی لوکیشن کا بھی شاید ہمیں وہیں سے پتہ چل جائے“..... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلائے اور پھر وہ تیزی سے مختلف اطراف میں بھاگتے چلے گئے۔

عمران نے اوپر موجود ہولز کی طرف دیکھا اور پھر وہ ایک چٹان کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ چٹان کے پاس آ کر وہ ہول میں جانے کے لئے سیڑھیاں چڑھنا شروع ہو گیا۔

کرنل ڈراس اپنے آفس میں بیٹھا اینگری مین کا انتظار کر رہا تھا۔ اسے چند لمحے قبل آپریشن روم کے انچارج جوفرڈ نے اطلاع دے دی تھی کہ اینگری مین آ گیا ہے۔ اس نے اینگری مین کو ہیڈ کوارٹر میں لانے کے لئے اسے سپاٹ لائٹ مہیا کر دی ہے۔ وہ کچھ ہی دیر میں ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو جائے گا۔ کرنل ڈراس نے اسے ہدایات دی تھیں کہ جیسے ہی اینگری مین آئے اسے وہ فوری طور پر اس کے آفس میں بھیج دے۔

ابھی تھوڑی ہی دیر گزری ہو گی کہ اچانک کرنل ڈراس اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اسے ہر طرف سے تیز اور عجیب سی بو آتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔ اس سے پہلے کہ کرنل ڈراس کچھ سمجھتا اسی لمحے اسے اپنا سر چکراتا ہوا محسوس ہوا۔ کرنل ڈراس نے فوراً اپنا سانس روکنے کی کوشش کی لیکن دیر ہو چکی تھی۔ دوسرے لمحے اس کے دماغ میں اندھیرا سا بھر گیا اور وہ ریت کی خالی ہوتی ہوئی بوری کی طرح اپنی

کرسی سے ٹکرا کر فرش پر گرتا چلا گیا۔ پھر جس طرح اندھیرے میں جگنو چمکتا ہے بالکل اسی طرح کرنل ڈراس کے دماغ کے سیاہ پردے پر روشنی کا ایک نقطہ چمکا اور تیزی سے پھیلتا چلا گیا اور کرنل ڈراس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ آنکھیں کھولتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے احساس ہوا کہ وہ ایک کرسی پر رسیوں سے بندھا ہوا ہے۔

"یہ۔ یہ۔ یہ کیا۔ مجھے کس نے باندھا ہے"...... کرنل ڈراس نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔ اس نے دیکھا وہ اپنے آفس میں ہی موجود تھا اور ایک کرسی پر مضبوطی سے رسیوں کے ساتھ بندھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے صوفے پر ایک نوجوان بڑے اطمینان بھرے انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔ نوجوان کو دیکھ کر کرنل ڈراس بری طرح سے چونک پڑا۔ اس کے ذہن میں فوراً ہی سابقہ منظر گھوم گیا تھا۔ اسے یاد آیا کہ وہ اپنے آفس میں بیٹھا اینگری مین کا انتظار کر رہا تھا کہ اچانک وہاں تیز اور انتہائی ناگوار بو پھیل گئی تھی جس سے اس کے دماغ میں اندھیرا بھر گیا تھا اور اب اسے ہوش آیا تھا۔

"تم۔ کون ہو تم اور میرے آفس میں کیا کر رہے ہو"...... کرنل ڈراس نے نوجوان کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں جناب کے جاگنے کا انتظار کر رہا تھا۔ لگتا ہے آپ کی لڑاکا بیگم رات بھر آپ کو سونے نہیں دیتی اس لئے آپ اپنی نیند

یہاں آفس میں آ کر پوری کرتے ہیں"...... نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہاٹ نانسنس۔ یہ کیا بکواس کر رہے ہو۔ بولو کون ہو تم اور میرے آفس میں کیسے آئے ہو"...... کرنل ڈراس نے دھاڑتے ہوئے کہا۔

"اپنی ٹانگوں پر چل کر آیا ہوں جناب۔ یہاں آنے کے لئے میں نے کوئی جادو منتر نہیں پڑھا تھا"...... نوجوان نے اسی انداز میں کہا۔

"تم ہو کون۔ اپنے بارے میں مجھے بتا کیوں نہیں رہے اور تم نے مجھے اس طرح کیوں باندھا ہے"...... کرنل ڈراس نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"میں آپ کی نیند میں خلل نہیں آنے دینا چاہتا تھا جناب۔ آپ نیند کے عالم میں کرسی پر دائیں بائیں ڈول رہے تھے تو میں نے سوچا کہ آپ کے آرام کے لئے مجھے آپ کو کرسی پر باندھ دینا چاہئے تا کہ آپ اطمینان سے اپنی نیند پوری کر سکیں۔ رہی میری بات تو میں اپنے منہ سے اپنی کیا تعریف کروں۔ اپنے منہ اپنی تعریف صرف طوطا ہی کر سکتا ہے اور میں طوطا نہیں انسان ہوں پیور انسان جس کے دو ہاتھ، دو پاؤں، دو آنکھیں، دو کان، ایک ناک اور ایک منہ ہے جس میں پورے بتیس دانت ہیں۔ آپ کہیں تو میں اپنے دانتوں کی آپ کو نمائش بھی کر کے دکھا سکتا ہوں۔ یہ

دیکھیں''...... نوجوان نے کہا اور پھر اس نے واقعی کرنل ڈراس کے سامنے اپنے دانتوں کی نمائش کرنی شروع کر دی۔ کرنل ڈراس اس احمق نوجوان کی باتیں سن کر غصے سے کھول رہا تھا وہ خود کو رسیوں سے آزاد کرانے کی ہر ممکن کوشش کر رہا تھا لیکن اسے رسیوں سے اس قدر مضبوطی سے باندھا گیا تھا کہ وہ سوائے اپنا جسم ہلانے کے کچھ نہیں کر سکتا تھا۔

''میں تمہیں ہلاک کر دوں گا۔ تمہارے ٹکڑے اُڑا دوں گا نانسنس''...... کرنل ڈراس نے چیختے ہوئے کہا۔

''وہ کس خوشی میں جناب۔ میں نے آپ کی دم پر پاؤں تو رکھا نہیں ہوا کہ آپ غصے میں آ کر مجھے ہلاک بھی کر دیں گے اور میرے ٹکڑے بھی اُڑا دیں گے''...... نوجوان نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو کرنل ڈراس کا چہرہ غصے سے سرخ ہوتا چلا گیا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا ورنہ وہ واقعی اٹھ کر نوجوان کی گردن اُڑا دیتا اور اس وقت تک چین نہ لیتا جب تک اس کی لاش کے ٹکڑے ٹکڑے نہ کر ڈالتا۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر آ گیا۔ اس نوجوان پر نظر پڑتے ہی کرنل ڈراس بری طرح سے چونک پڑا۔

''میں نے ہیڈ کوارٹر کے آپریشن روم کو اپنے کنٹرول میں لے لیا ہے پرنس۔ آپریشن روم میں موجود تمام مشینیں اب میرے کنٹرول میں ہیں''...... آنے والے شخص نے نوجوان کی طرف

دیکھتے ہوئے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''یہ تم کیا بک رہے ہو اینگری مین، تم نے آپریشن روم کا کنٹرول کیوں سنبھالا ہے اور تم مجھ سے بات کرنے کی بجائے اس نانسنس سے کیوں بات کر رہے ہو۔ آخر یہ ہے کون جسے تم پرنس کہہ رہے ہو''...... کرنل ڈراس نے آنے والے نوجوان کی طرف دیکھ کر بری طرح سے چیختے ہوئے کہا جو اینگری مین تھا۔

''خادم کو پرنس آف ڈھمپ کہتے ہیں اور اینگری مین تمہاری دنیا کا باسی نہیں بلکہ میری ریاست ڈھمپ کا باسی ہے۔ اس لئے یہ میری ہدایات پر عمل کر رہا ہے''...... نوجوان نے کہا۔

''پرنس آف ڈھمپ۔ ریاست ڈھمپ۔ یہ سب کیا ہے اور اور......'' کرنل ڈراس نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا پھر اچانک جیسے اسے بجلی کا زبردست جھٹکا لگا اور اس کا جسم سیدھا ہوتا چلا گیا اور وہ نوجوان کی جانب یوں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنا شروع ہو گیا جیسے نوجوان کے روپ میں موت اس کے سامنے بیٹھی ہوئی ہو۔

''تت۔ تت۔ تم عمران ہو''...... کرنل ڈراس نے ہکلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''صرف عمران نہیں ڈیئر انکل۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بھی کہیں مجھے''...... نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا جو عمران تھا اور آنے والا اینگری مین الاسد تھا جسے عمران نے

اینگری مین کا میک اپ کیا ہوا تھا۔

’’نن نن۔ نہیں نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ میں ضرور کوئی خواب دیکھ رہا ہوں۔ تم عمران۔ تم میرے ہیڈ کوارٹر میں کیسے آ سکتے ہو۔ میں نے کاپر ہیڈ کا ہیڈ کوارٹر ناقابلِ تسخیر بنا رکھا ہے۔ میرے ہیڈ کوارٹر میں میری اجازت کے بغیر ایک مکھی بھی داخل نہیں ہو سکتی اور تم۔ تم میرے ہیڈ کوارٹر میں کیسے آ سکتے ہو‘‘...... کرنل ڈراس نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

’’آ سکتا ہوں نہیں ڈیئر انکل میں آ گیا ہوں‘‘...... عمران نے مسکرا کر اپنے مخصوص انداز میں کہا اور کرنل ڈراس کو اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہوا۔

’’کیسے۔ آخر کیسے اور وہ گیس۔ اوہ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم اینگری مین کے ساتھ یہاں آئے تھے اور تم نے یہاں آتے ہی کوئی ایسی گیس فائر کی تھی جس سے میں اور کاپر ہیڈ کے تمام افراد بے ہوش ہو گئے تھے۔ بولو۔ ایسا ہی کیا تھا نا تم نے۔ بولو‘‘۔ کرنل ڈراس نے چیختے ہوئے کہا۔

’’ہاں۔ انکل۔ میں نے ایسا ہی کیا تھا‘‘...... عمران نے کسی سعادت مند بچے کی طرح جواب دیا۔

’’ہونہہ۔ لیکن جوفرڈ نے تمہیں یہاں آنے کیسے دیا۔ اینگری مین کے سوا وہ کسی اور کو ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونے کی کیسے اجازت دے سکتا ہے‘‘...... کرنل ڈراس نے کہا۔

’’میں نے جوفرڈ کی آنکھوں میں دھول جھونک دی تھی۔ اس بے چارے کو کار میں سوائے اینگری مین کے اور کوئی دکھائی ہی نہیں دے رہا تھا پھر بھلا وہ مجھے اور میرے ساتھیوں کو یہاں آنے سے کیسے روک سکتا تھا‘‘...... عمران نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’کیا کہا۔ تمہارے ساتھی بھی آئے ہیں اور تم سب زندہ کیسے بچ گئے۔ اینگری مین نے تو مجھے رپورٹ دی تھی کہ اس نے تم سب کو ہلاک کر دیا ہے اور تمہارے ساتھ فلسطین کی تحریک آزادی کا سربراہ الاسد بھی مارا گیا تھا‘‘...... کرنل ڈراس نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

’’اینگری مین نے ہمیں نہیں بلکہ ہم نے تمہارے اینگری مین کو ہلاک کیا تھا انکل سرگم۔ تمہارے سامنے اینگری مین کے روپ میں وہی الاسد کھڑا ہے جس کی موت کی تمہیں اطلاع دی گئی تھی اور تم نے ٹرانسمیٹر پر جس اینگری مین سے بات کی تھی وہ ذات بھی میری ہی تھی‘‘...... عمران نے کہا تو کرنل ڈراس غرا کر رہ گیا اس نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا پھر فوراً بند کر لیا جیسے اس کی سمجھ میں نہ آ رہا ہو کہ وہ کیا کہے۔

’’کیا تم لوگوں نے ہیڈ کوارٹر کے تمام افراد کو ہلاک کر دیا ہے‘‘...... کرنل ڈراس نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد غصے اور پریشانی کے عالم میں پوچھا۔

"فی الحال تو سب بے ہوش ہیں البتہ انہیں میرے ساتھیوں نے اٹھا کر ایک ہال کمرے میں ڈال دیا ہے۔ میرے ساتھی مشین گنیں لئے ان کے سروں پر کھڑے ہیں وہ میرے حکم کے منتظر ہیں۔ میرا حکم ملتے ہی وہ تمہارے آدمیوں پر فائرنگ کھول دیں گے اور پھر ٹائیں ٹائیں فش"...... عمران نے کہا۔

"ہونہہ۔ تم چاہتے کیا ہو"...... کرنل ڈراس نے غصے سے دانتوں سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"کم از کم میں تمہیں نہیں چاہتا انکل۔ تم اگر فی میل بھی ہوتے تو پھر بھی چاہنے کے بارے میں تمہارے لئے میرا جواب انکار میں ہی ہوتا تھا"...... عمران نے کہا۔

"عمران"...... کرنل ڈراس نے غرا کر کہا۔

"ارے باپ رے۔ اتنا غصہ۔ اپنے غصے پر کنٹرول کرو انکل، زیادہ غصہ بلڈ پریشر ہائی کرنے کا سبب بنتا ہے اور بلڈ پریشر ہائی ہو جائے تو اس سے ہارٹ اٹیک یا پھر دماغی رگ پھٹنے کے چانس زیادہ ہو جاتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"مجھے بتاؤ۔ تم یہاں کس لئے آئے ہو"...... کرنل ڈراس نے بری طرح سے سر مارتے ہوئے کہا۔

"تم جانتے ہو انکل کہ میں یہاں کس لئے آیا ہوں"...... عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ تم مجھے بار بار انکل کیوں کہہ رہے ہو"...... کرنل ڈراس نے

غرا کر کہا۔

"اب تم بچے تو ہو نہیں کہ میں تمہیں منے میاں یا کاکا جی کہنا شروع کر دوں۔ مجھ سے عمر میں تم بڑے ہو اس لئے میں تمہیں عزت دینے کے لئے انکل کہہ رہا ہوں۔ اگر تمہیں میرا انکل کہنا پسند نہیں تو تم خود ہی بتا دو کہ میں تمہیں کیا کہوں۔ چچا، تایا، ماموں اور خالو تو میں تمہیں کہہ نہیں سکتا۔ رہی بات کہ میں یہاں کیوں آیا ہوں تو تم جانتے ہو کہ میرے یہاں آنے کا مقصد کیا ہے۔ بولو جانتے ہو نا"...... عمران نے کہا اور کرنل ڈراس غصے سے بل کھا کر رہ گیا۔

"نہیں۔ میں نہیں جانتا"...... کرنل ڈراس نے سر جھٹک کر کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ تم نہیں جانتے تو میں تمہیں بتا دیتا ہوں۔ میں یہاں ایم کے میزائل کی فیکٹری اور ایم کے میزائل بنانے والے سائنس دان پروفیسر ایڈگر کے لئے آیا ہوں۔ میرا مقصد ایم کے میزائل لیبارٹری کو تباہ کرنا اور پروفیسر ایڈگر جیسے مسلم دشمن انسان کو ہلاک کرنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہونہہ۔ نہ میں کسی ایم کے میزائل کی لیبارٹری کے بارے میں جانتا ہوں اور نہ مجھے پروفیسر ایڈگر کا علم ہے"...... کرنل ڈراس نے کہا۔

"یہ تو غلط بات ہے انکل۔ میں اتنی دور سے خوار ہوتا ہوا تمہارے پاس آیا ہوں کہ تم مجھے سب کچھ بتا دو گے اور میں اپنا

کام کر کے خوشی خوشی یہاں سے نکل جاؤں گا لیکن تم کہہ رہے ہو کہ تم نہ تو ایم کے میزائل لیبارٹری کے بارے میں جانتے ہو اور نہ تمہیں پروفیسر ایڈگر کا پتہ ہے“...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ میں کچھ نہیں جانتا“...... کرنل ڈراس نے ڈھٹائی سے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ تم نہیں مگر تمہارے فرشتے تو اس کے بارے میں ضرور جانتے ہوں گے“...... عمران نے کہا۔

”فرشتے۔ کیا مطلب“...... کرنل ڈراس نے چونک کر کہا۔

”ہر انسان کے کاندھوں پر نیکی اور بدی کا اندراج کرنے کے لئے دو فرشتے ہوتے ہیں اس لئے میں نے کہا ہے کہ وہ فرشتے تو جانتے ہوں گے“...... عمران نے کہا تو کرنل ڈراس برے برے منہ بنانے لگا۔

”مجھے پروفیسر ایڈگر اور اس کی لیبارٹری کا پتہ بتاؤ کرنل ڈراس ورنہ تمہاری زبان کھولنے کے لئے مجھے تم پر اپنے مخصوص حربے استعمال کرنے ہوں گے اور اگر میں نے اپنے مخصوص حربے استعمال کرنے شروع کئے تو تم تکلیف کی شدت سے چیخ چیخ کر پاگل ہو جاؤ گے“...... عمران نے کہا۔

”ہونہہ۔ میں کرنل ڈارس ہوں عمران، کوئی مجرم نہیں جس پر تشدد کر کے تم اس کی زبان کھلوا سکتے ہو۔ میں تم سے کہہ چکا ہوں

کہ میں اس بارے میں کچھ نہیں جانتا اور اگر میں جانتا بھی ہوتا تو میں تمہیں ان کے بارے میں کبھی نہ بتاتا۔ پروفیسر ایڈگر اسرائیل کے نامور سائنس دان ہیں۔ وہ محبّ وطن ہیں۔ ایک محبّ وطن دوسرے محبّ وطن کے بارے میں مجرموں کو کیسے کچھ بتا سکتا ہے“...... کرنل ڈراس نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

”پروفیسر ایڈگر کو محبّ وطن مت کہو۔ وہ محبّ وطن نہیں انسان کے بھیس میں ایک درندہ ہے جو مسلم امہ کو مٹانے کے درپے ہے اسی لئے اس نے ایسے میزائل بنائے ہیں جن سے وہ پوری دنیا کے مسلم ممالک کو ختم کر سکے“...... عمران نے غرا کر کہا۔

”جو بھی ہے۔ میں اس کے بارے میں تمہیں کچھ نہیں بتا سکتا اور نہ بتاؤں گا تم سے جو ہو سکتا ہے وہ کر لو لیکن میری زبان کھلوانا تمہارے بس کی بات نہیں ہے سمجھے تم“...... کرنل ڈراس نے ٹھوس لہجے میں کہا۔

”نہیں سمجھا“...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

”نہیں سمجھے تو میں کیا کروں“...... کرنل ڈراس نے بھی اسی لہجے میں کہا۔

”الاسد“...... عمران نے الاسد سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یس پرنس“...... الاسد نے مؤدب لہجے میں کہا۔

”کرنل ڈراس کو ریڈ پاور کا انجکشن لگا دو“...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

”یس پرنس“...... الاسد نے کہا اور پھر اس نے جیب سے ایک چھوٹی سی ڈبیہ نکالی اور اسے کھولتا ہوا کرنل ڈراس کے قریب آ گیا۔

”ریڈ پاور۔ یہ ریڈ پاور کیا ہے“...... کرنل ڈراس نے الاسد کے ہاتھ میں ڈبیہ دیکھ کر قدرے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔ الاسد نے ڈبیہ کھول کر اس میں سے ایک سرنج نکال لی جس میں سرخ رنگ کا محلول بھرا ہوا تھا۔ الاسد نے بھری ہوئی سرنج نکال کر ڈبیہ جیب میں ڈالی اور پھر اس نے سرنج پر لگی کیپ اتار کر ایک طرف پھینک دی اور سرنج لے کر کرنل ڈراس کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

”ریڈ پاور ایک وائرس کا نام ہے کرنل ڈراس۔ اس انجکشن میں ایک ایسا وائرس بھرا ہوا ہے جو تمہارے جسم میں سرایت کرتے ہی تمہارا جسم آگ کی طرح گرم کرنا شروع کر دے گا۔ کچھ ہی دیر میں تمہیں ایسا محسوس ہو گا جیسے تمہیں بھٹی میں زندہ جلایا جا رہا ہو۔ پھر تمہاری کھال جلنا شروع ہو جائے گی تمہارے جسم سے دھواں نکلے گا اور پھر تمہارے جسم کا گوشت اور ہڈیاں غائب ہونا شروع ہو جائیں گی۔ تم ایسے عذاب میں مبتلا ہو جاؤ گے جس سے چھٹکارا پانا تمہارے لئے ممکن نہیں ہو گا اور تم اس وقت تک ہلاک بھی نہیں ہو گے جب تک تمہارے جسم کا سارا گوشت نہیں جل جاتا اور تمہاری ہڈیاں دھواں بن کر نہیں اُڑ جاتیں“...... عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

”نن۔ نن۔ نہیں نہیں۔ یہ جھوٹ ہے۔ میں نے زندگی میں ایسے کسی وائرس کا نام نہیں سنا ہے جو انسانی جسم کا گوشت اور ہڈیاں جلا کر دھواں بنا سکے“...... کرنل ڈراس نے خوف بھری نظروں سے الاسد کے ہاتھوں میں انجکشن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”نہیں سنا ہو گا۔ لیکن آج تم نے اس وائرس کا نام بھی سن لیا ہے اور اب اس وائرس کا کمال بھی دیکھ لو گے۔ لگاؤ اسے انجکشن“۔ عمران نے کہا اور الاسد نے فوراً انجکشن کی سوئی کرنل ڈراس کی گردن کی سائیڈ میں گھونپ دی اور سرخ رنگ کا محلول اس کی گردن مین انجیکٹ کرتا چلا گیا۔ کرنل ڈراس بری طرح سے چیخ رہا تھا۔ الاسد نے سارا محلول اس کی گردن میں انجیکٹ کر دیا تھا اور ایک جھٹکے سے سوئی باہر کھینچ لی تھی۔

”نن نن۔ نہیں نہیں۔ تم ایسا نہیں کر سکتے عمران۔ تم تم“۔ کرنل ڈراس نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”میں نے کب کچھ کیا ہے۔ اب جو بھی کرنا ہے ریڈ وائرس نے ہی کرنا ہے“...... عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔ ریڈ وائرس تیزی سے کرنل ڈراس کے جسم میں سرایت کرتا جا رہا تھا اور کرنل ڈراس نے انتہائی بے چینی سے ہلنا اور اپنا سر ادھر ادھر مارنا شروع کر دیا تھا۔ اس کی آنکھیں تیزی سے سرخ ہوتی جا رہی تھیں۔ اس کے چہرے پر بھی سرخی پھیل رہی تھی۔ کچھ ہی دیر میں کرنل ڈراس کی آنکھیں اس قدر سرخ ہو گئیں جیسے خون سے

بھرے ہوئے لوتھڑے ہوں۔ اس کا رنگ بھی خون جیسا ہو گیا تھا جیسے ابھی اس کے مساموں سے خون پھوٹ پڑے گا۔ کرنل ڈراس دانتوں پر دانت جمائے اور ہونٹ بھینچے اپنے جسم میں بھرنے والی آگ کی تپش برداشت کرنے کی کوشش کرتا رہا پھر تکلیف اس کے لئے ناقابلِ برداشت ہوگئی تو اچانک اس کا منہ کھلا اور اس کے منہ سے چیخوں کا طوفان ابلنے لگا۔ وہ رسیوں میں بندھا اپنا جسم بری طرح سے جھٹک رہا تھا لیکن تکلیف کی شدت اسے کسی طور پر چین ہی نہیں لینے دے رہی تھی۔

''بچاؤ۔ مجھے اس عذاب سے بچاؤ۔ میرے لئے یہ تکلیف ناقابلِ برداشت ہے۔ فار گاڈ سیک۔ مجھے بچاؤ''...... کرنل ڈراس نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

''ابھی تو ابتدا ہے کرنل ڈراس۔ ابھی تو تمہارے جسم کے گوشت اور پھر ہڈیوں کے گلنے کا عمل ہونا شروع ہو گا پھر تمہیں پتہ چلے گا کہ ریڈ پاور کی اصل طاقت کیا ہے''...... عمران نے زہریلے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ گاڈ۔ بس کرو۔ میرے لئے یہی تکلیف ناقابلِ برداشت ہے۔ میرا جسم جل رہا۔ چھوڑ دو مجھے۔ میں میں......'' کرنل ڈراس نے اسی طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''الاسد''...... عمران نے الاسد سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس پرنس''...... الاسد نے کہا اور اس نے اپنے لباس کی ایک

جیب سے ایک اور ڈبیہ نکال لی۔ اس نے ڈبیہ کھولی تو اس میں بھی ایک سرنج رکھی ہوئی تھی۔ اس سرنج میں سرخ کی بجائے زرد رنگ کا محلول نظر آ رہا تھا۔ الاسد نے زرد محلول والی سرنج ڈبیہ سے نکالی اور خالی ڈبیہ اپنی جیب میں ڈال لی۔

''یہ۔ یہ کیا ہے اب''...... کرنل ڈراس نے اسی طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''یہ ریڈ پاور کا اینٹی ہے۔ اس انجکشن کے لگنے سے تمہارے جسم میں موجود ریڈ وائرس کا اثر زائل ہو جائے گا اور تمہیں سکون مل جائے گا''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ گڈ گاڈ۔ فوراً لگا دو مجھے یہ انجکشن۔ جلدی کرو نانسنس۔ میرے لئے تکلیف ناقابل برداشت ہے۔ میں اور زیادہ یہ تکلیف برداشت نہیں کر سکتا''...... کرنل ڈراس نے چیختے ہوئے کہا۔

''نہیں کرنل ڈراس۔ یہ انجکشن تمہیں اسی صورت میں لگایا جائے گا جب تم پروفیسر ایڈگر اور اس کی لیبارٹری کے بارے میں سب کچھ بتا دو گے''...... عمران نے سنجیدگی سے اور غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''میں کچھ نہیں جانتا۔ میں کچھ بھی نہیں جانتا''...... کرنل ڈراس نے اسی طرح ڈھٹائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔

''تو پھر بھگتو''...... عمران نے سر جھٹک کر کہا۔

''نہیں نہیں۔ فار گاڈ سیک۔ مجھ پر ایسا ظلم مت کرو۔ اگر تم مجھے

اینٹی نہیں لگانا چاہتے تو نہ لگاؤ۔ تم مجھے گولی مار کر ہلاک کر دو۔ اس عذاب کے سہنے سے تو یہی بہتر ہو گا کہ میں ہلاک ہو جاؤں"۔ کرنل ڈراس نے کہا۔

"جب تک تم پروفیسر ایڈگر اور ایم کے میزائل کی لیبارٹری کے بارے میں نہیں بتاؤ گے اس وقت تک میں تمہیں مرنے بھی نہیں دوں گا کرنل ڈراس۔ ریڈ پاور سے تمہاری ہلاکت ضرور ہو گی لیکن تمہیں کئی گھنٹوں تک یہ خوفناک عذاب بھگتنا ہو گا اور تمہاری اطلاع کے لئے میں یہ بھی بتا دوں کہ تمہیں یہ عذاب مسلسل برداشت کرتے رہنا ہو گا کیونکہ ریڈ پاور کے انجکشن میں، میں نے ایک ایسا انجکشن بھی شامل کر دیا ہے جو تمہیں کسی بھی صورت میں بے ہوش نہیں ہونے دے گا۔ تم ہوش میں رہ کر مسلسل یہ خوفناک عذاب بھگتتے رہو گے"...... عمران نے غرا کر کہا۔

"نن۔ نن۔ نہیں نہیں۔ یہ ظلم ہے۔ یہ بربریت اور سفاکی کی انتہاء ہے۔ مجھے چھوڑ دو۔ فار گاڈ سیک مجھ پر رحم کرو"...... کرنل ڈراس نے بری طرح سے سر مارتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ میں تم پر اور پروفیسر ایڈگر پر ویسا ہی رحم کروں گا جیسا تم امت مسلمہ پر کرنا چاہتے تھے"...... عمران نے کہا۔ کرنل ڈراس کا سارا جسم سرخ ہو گیا تھا اور اس کے جسم کے مختلف حصوں پر سیاہ آبلے سے بنتے جا رہے تھے جہاں سے ہلکا ہلکا دھواں نکل رہا تھا۔ ان آبلوں کی وجہ سے کرنل ڈراس کی حالت غیر ہوتی جا رہی تھی۔

اس کا دماغ چیخ رہا تھا۔ وہ حلق پھاڑ پھاڑ کر چیخ رہا تھا۔ اس قدر شدید تکلیف کے باوجود وہ واقعی ایک بار بھی بے ہوش نہیں ہوا تھا۔

"کرنل ڈراس تمہارے پاس صرف دس منٹ کا وقت ہے۔ یہ آبلے اگر تمہارے سارے جسم پر پھیل گئے تو پھر الاسد کے ہاتھ میں موجود اینٹی ریڈ پاور بھی تمہارے کسی کام نہیں آئے گا۔ اس کے بعد تمہاری ہڈیاں بھی جلنا شروع ہو جائیں گی اور پھر اگلے دو گھنٹوں تک تم اسی اذیت اور کرب میں مبتلا رہنے کے بعد مکمل طور پر جھلس جاؤ گے"...... عمران نے ریسٹ واچ دیکھ کر کرنل ڈراس کو وارن کرتے ہوئے کہا۔

"میں مر جاؤں گا۔ ہلاک ہو جاؤں گا لیکن میں تمہیں کچھ نہیں بتاؤں گا عمران۔ تم میری زبان نہیں کھلوا سکتے۔ میں کرنل ڈراس ہوں اور کرنل ڈراس اپنی جان تو دے سکتا ہے لیکن اپنی زبان نہیں کھول سکتا"...... کرنل ڈراس نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ اس کے جسم پر موجود آبلے تیزی سے پھیلتے جا رہے تھے اور کرنل ڈراس کی ڈھٹائی دیکھ کر اب عمران کو بھی تشویش لاحق ہونا شروع ہو گئی تھی۔ کرنل ڈراس اس قدر اذیت میں مبتلا ہونے کے باوجود اسے کچھ بتانے کے لئے تیار نہیں ہو رہا تھا۔

ابھی چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ اسی لمحے اچانک کمرے میں تیز سیٹی کی آواز گونجنے لگی۔ سیٹی کی یہ آواز کرنل ڈراس کی میز کی ایک دراز سے آ رہی تھی۔

"یہ ٹرانسمیٹر کی سیٹی ہے۔ دیکھو اس کی میز کی دراز میں ٹرانسمیٹر ہے تو اسے نکال کر مجھے دو"...... عمران نے الاسد سے کہا تو الاسد کرنل ڈراس کی میز کی طرف بڑھا اور پھر اس نے میز کی ایک دراز سے ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال لیا۔ ٹرانسمیٹر دیکھ کر کرنل ڈراس بری طرح سے چیخنے لگا۔

"تم اس ٹرانسمیٹر کو یوز نہیں کر سکتے۔ اسے واپس دراز میں رکھو۔ فوراً واپس رکھو"...... کرنل ڈراس نے چیختے ہوئے کہا لیکن الاسد نے اس کی کوئی بات نہ سنی اور ٹرانسمیٹر لا کر عمران کو دے دیا۔

"اس کا منہ بند کرو"...... عمران نے کہا تو الاسد نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ کرنل ڈراس کے عقب میں آ کر کھڑا ہو گیا۔ کرنل ڈراس حلق کے بل چیخ رہا تھا۔ وہ چونکہ انجکشن لگنے کی وجہ سے بے ہوش نہیں ہو سکتا تھا اس لئے الاسد نے اس کے عقب میں آ کر اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیئے جس سے کرنل ڈراس کی چیخوں کی آواز بند ہو گئی۔ کرنل ڈراس کی چیخیں بند ہوتے ہی عمران نے ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن پریس کیا تو ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکلنا بند ہو گئی اور ساتھ ہی ٹرانسمیٹر سے ایک بلغم زدہ بوڑھی آواز سنائی دینے لگی۔

"ہیلو ہیلو۔ پروفیسر ایڈگر کالنگ۔ ہیلو۔ اوور"...... دوسری طرف سے مسلسل کہا جا رہا تھا اور پروفیسر ایڈگر کا نام سن کر نہ صرف عمران

بلکہ الاسد بھی چونک پڑا۔

"یس کرنل ڈراس اٹنڈنگ۔ اوور"...... عمران نے ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن پریس کر کے کرنل ڈراس کے لہجے میں کہا اور اسے اپنی آواز میں بات کرتے دیکھ کر کرنل ڈراس کی آنکھیں پھٹ سی پڑیں۔

"یہ سب کیا ہو رہا ہے کرنل ڈراس۔ آخر کب تک مجھے اور میرے ساتھیوں کو لیبارٹری میں قید رہنا پڑے گا۔ کیا ابھی تک تم نے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہلاک نہیں کیا ہے جو مجھے ہلاک کرنے اور لیبارٹری تباہ کرنے کے لئے اسرائیل پہنچے ہوئے ہیں"۔ دوسری طرف سے پروفیسر ایڈگر نے بڑے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس پروفیسر ایڈگر میں آپ کو کال کرنے ہی والا تھا۔ اچھا کیا جو آپ نے خود ہی مجھے کال کر لی ہے۔ اب آپ کو فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ہم نے پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ کر دیا ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ کیا آپ سچ کہہ رہے ہیں۔ اوور"...... پروفیسر ایڈگر نے کرنل ڈراس کی بات سن کر مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس پروفیسر ایڈگر۔ میں بھلا آپ سے جھوٹ کیسے بول سکتا ہوں۔ ہم نے نہ صرف پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہلاک کر دیا ہے بلکہ ان کی لاشیں بھی برقی بھٹی میں جلا کر راکھ کر دی ہیں۔ اوور"۔ عمران نے کرنل ڈراس کے لہجے میں کہا۔

”گڈ شو۔ گڈ شو کرنل ڈراس۔ تم نے مجھے واقعی اتنی بڑی خوشخبری سنا کر میرا غصہ ٹھنڈا کر دیا ہے ورنہ مجھے تم پر شدید غصہ تھا کہ تمہاری وجہ سے مجھے اور میرے ساتھیوں کو لیبارٹری میں ہی محصور ہو کر رہنا پڑ رہا تھا۔ ہم نے لیبارٹری کے تمام راستے سیلڈ کر رکھے تھے نہ ہم لیبارٹری سے باہر جا سکتے تھے اور نہ کوئی لیبارٹری میں آ سکتا تھا۔ میرا ایک اسسٹنٹ لیبارٹری سے باہر گیا ہوا تھا اس کی لیبارٹری میں واپسی انتہائی ضروری تھی لیکن میں نے اسے بھی لیبارٹری میں آنے کی اجازت نہیں دی تھی۔ اوور“...... پروفیسر ایڈگر نے کہا۔

”آپ نے اچھا کیا تھا پروفیسر ایڈگر۔ بہرحال اب پاکیشائی ایجنٹوں کا قصہ تمام ہو چکا ہے۔ آپ لیبارٹری کے راستے کھول لیں اور نارمل پوزیشن میں آ جائیں اور اپنے اسسٹنٹ کو بھی لیبارٹری میں واپس بلا لیں۔ اوور“...... عمران نے کہا۔

”تھینک گاڈ۔ میں ابھی لیبارٹری کے راستے کھلواتا ہوں اور اپنے اسسٹنٹ کو بلا لیتا ہوں۔ تمہارا بھی شکریہ کہ تم نے مجھے اور میری لیبارٹری کو پاکیشائی ایجنٹوں سے بچا لیا ہے۔ اوور“۔ پروفیسر ایڈگر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”یہ تو میرا فرض تھا پروفیسر اور ہاں مجھے پاکیشائی ایجنٹوں سے ایک سائنسی آلہ ملا ہے۔ اس آلے سے وہ یہاں لیبارٹری کا سراغ لگانے کے لئے آئے تھے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ ایک نظر اس

آلے کو دیکھ لیں تاکہ پتہ چل سکے کہ اس آلے کی مدد سے وہ لیبارٹری کا سراغ کیسے لگا سکتے تھے۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں ایسے ہی آلات لے کر پاکیشیا سے اور ایجنٹ نہ آ جائیں اور وہ اس آلے کی مدد سے لیبارٹری کو ٹریس کر لیں اور ہمیں اس کا پتہ ہی نہ چل سکے۔ آلے کو دیکھ کر آپ اس کا بھی کوئی نہ کوئی توڑ کر لیں گے تاکہ اگر مزید پاکیشائی ایجنٹ آئیں تو وہ اس آلے کی مدد سے بھی لیبارٹری تک نہ پہنچ سکیں۔ اوور“...... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ کون سا آلہ ہے اور کس ہیت کا ہے۔ اوور“۔ پروفیسر ایڈگر نے چونک کر کہا۔

”ایک کمپیوٹرائزڈ آلہ ہے جو ایک چھوٹے لیپ ٹاپ کمپیوٹر جیسا ہے اس پر اسرائیل کا پورا نقشہ پھیلا ہوا ہے اور نقشے میں بہت سے اہم مقامات کو مارک بھی کیا گیا ہے۔ اوور“...... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ کیا اس نقشے میں بلیو سی کو بھی مارک کیا گیا ہے۔ اوور“...... پروفیسر ایڈگر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ بلیو سی اسرائیل کے سمندر کے ایک خاص حصے کا نام تھا جس کے بارے میں عمران کو بہت پہلے اطلاع ملی تھی کہ اسرائیلی سمندر میں ایک نیا شہر آباد کرنے کے لئے پلاننگ کر رہے ہیں اور وہ سمندر کے نیچے ایسی ٹنلز بچھا رہے ہیں جو سمندر کے نیچے واٹر ورلڈ تک پہنچ سکتی تھیں اور یہ واٹر ورلڈ ظاہر ہے سمندر کے نیچے فولادی اور واٹر پروف عمارتوں کی شکل میں ہی بنائی جا رہی تھیں۔

"یس پروفیسر۔ یہ مارکنگ واٹر ورلڈ پر بھی موجود ہے۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ گاڈ۔ پھر تو اس آلے کو دیکھنا میرے لئے بے حد ضروری ہے۔ آپ فوراً یہ آلہ لے کر میرے پاس آ جائیں تاکہ میں اس کی چیکنگ کر سکوں۔ اوور"...... پروفیسر ایڈگر نے کہا۔

"نہیں پروفیسر۔ میں ضروری کام میں مصروف ہوں۔ میری پرائم منسٹر اور پریذیڈنٹ سے بھی میٹنگز ہیں اس لئے میں خود وہاں نہیں آ سکتا۔ آپ ایسا کریں کہ اپنے کسی خاص آدمی کو میرے پاس بھیج دیں۔ میں وہ آلہ اسے دے دوں گا۔ آپ اس آلے کو چیک کر لیں بعد میں ہم اس پر ڈسکس کر لیں گے۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں نے لیبارٹری میں جس اسسٹنٹ کو بلایا ہے آپ وہ آلہ اسے دے دیں وہ اسے لے کر میرے پاس آ جائے گا۔ اوور"...... پروفیسر ایڈگر نے کہا۔

"کیا نام ہے اس اسسٹنٹ کا اور وہ مجھے کہاں ملے گا۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"اس کا نام زیرٹ ہے۔ آپ جہاں کہیں میں اسے بھیج دیتا ہوں۔ وہ آلہ لے کر خود ہی میرے پاس پہنچ جائے گا۔ اوور"۔ پروفیسر ایڈگر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ اسے میرے ہیڈ کوارٹر کے باہر موجود بلیک

ہاک پہاڑی کے پاس بھیج دیں۔ میں اسے وہیں آلہ دے کر واپس بھیج دوں گا۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"اوکے۔ وہ آدھے گھنٹے تک آپ کے پاس پہنچ جائے گا۔ اوور اینڈ آل"...... پروفیسر ایڈگر نے کہا اور رابطہ منقطع کر دیا۔

"لو ڈیئر انکل۔ اب تمہیں کچھ بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ پروفیسر ایڈگر نے میرا کام خود ہی آسان کر دیا ہے۔ اب دیکھنا میں کس طرح سے پروفیسر اور اس کی لیبارٹری کو ختم کرتا ہوں"۔ عمران نے مسکرا کر کرنل ڈراس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے اشارے پر الاسد نے کرنل ڈراس کے منہ سے ہاتھ ہٹا لئے تھے۔

"تم کچھ بھی کر لو عمران۔ تم پروفیسر ایڈگر کے اسسٹنٹ کے روپ میں بھی اس کی لیبارٹری میں نہیں جا سکو گے۔ لیبارٹری کی حفاظت مائنز ریز سے کی جاتی ہے جو انسانی جسم کے ایک ایک اعضاء کو چیک کرتی ہے اور اگر کوئی بھی غیر متعلق آدمی کسی بھی طریقے سے لیبارٹری میں داخل ہونے کی کوشش کرے تو مائنز ریز اسے وہیں جلا کر بھسم کر دیتی ہے"...... کرنل ڈراس نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

"مائنز ریز ہو یا کوئی اور ریز۔ وہاں مجھے اب جانے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ پروفیسر ایڈگر کا اسسٹنٹ زیرٹ میری دی ہوئی بھیانک موت اپنے ساتھ لیبارٹری لے جائے گا اور پھر......" عمران نے جان بوجھ کر فقرہ ادھورا چھوڑتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ اس لیبارٹری میں دھماکہ خیز مواد بھی نہیں جا سکتا۔ تم کسی بھی طرح اس لیبارٹری کو تباہ نہیں کرسکو گے عمران۔ تمہارا یہ خواب اس بار خواب ہی رہ جائے گا''...... کرنل ڈراس نے کہا۔

''کوئی بات نہیں۔ دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے''...... عمران نے کہا اور وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے کرنل ڈراس کا چہرہ پہلے ہی میجک آئی میں فیڈ کر لیا تھا۔ اس نے شرٹ پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کیا تو اس کا چہرہ کرنل ڈراس کے چہرے میں تبدیل ہوتا چلا گیا۔ عمران کے چہرے کو خود بخود بدلتے اور اپنے روپ میں آتے دیکھ کر کرنل ڈراس کی آنکھیں پھیل گئی تھیں۔ وہ حلق کے بل چیخ رہا تھا۔ عمران کے کہنے پر الاسد نے زرد محلول والا انجکشن وہیں پھینک دیا تھا اور پھر وہ دونوں کرنل ڈراس کو اسی تکلیف اور اذیت میں چھوڑ کر وہاں سے نکلتے چلے گئے۔

عمران اور اس کے ساتھی کاپر ہیڈ کے آپریشن روم میں موجود تھے جہاں ہر طرف بڑی بڑی مشینیں لگی ہوئی تھی۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے ایک مشین کو چھوڑ کر باقی تمام مشینیں آف کر دی تھیں۔ وہ سب ایک بڑی سی مشین کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔ اس مشین پر ایک بڑی سکرین لگی ہوئی تھی جو آن تھی اور اس سکرین پر شیشے جیسی بنی ہوئی ایک سرنگ کا منظر دکھائی دے رہا تھا جس میں ایک نوجوان بریف کیس اٹھائے بڑے اطمینان بھرے انداز میں آگے بڑھا جا رہا تھا۔

یہ نوجوان پروفیسر ایڈگر کا اسسٹنٹ زیرٹ تھا جو ایک گھنٹہ قبل عمران سے بلیک ہاک پہاڑی کے پاس آ کر ملا تھا اور عمران نے کرنل ڈراس کے روپ میں اسے لیپ ٹاپ جیسا چھوٹا سا ایک آلہ دے دیا تھا اور اسے لیبارٹری میں پروفیسر ایڈگر کو لے جا کر دینے کی ہدایات دی تھیں اور زیرٹ وہ آلہ اپنے بریف کیس میں رکھ کر

وہاں سے روانہ ہو گیا تھا۔

زیرٹ کے جاتے ہی عمران کاپر ہیڈ کے آپریشن روم میں آ گیا اور اس نے ایک مشین آن کر کے زیرٹ کو مانیٹر کرنا شروع کر دیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے ساتھ آپریشن روم میں موجود تھے اور ان سب کی نظریں بھی سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ زیرٹ ایک کار میں سوار تل ابیب کی مختلف سڑکوں سے گزرتا ہوا شہر سے باہر جانے والے راستوں کی طرف گامزن ہو گیا اور پھر ایک گھنٹے کے سفر کے بعد وہ ایک اور پہاڑی علاقے میں پہنچ گیا۔ پہاڑیوں کے گرد گھومتی ہوئی سڑکیں اوپر سے نیچے اور نیچے سے اوپر جاتی ہوئی صاف دکھائی دے رہی تھیں۔ کچھ ہی دیر میں زیرٹ کی کار ان پہاڑی راستوں سے ہوتی ہوئی ایک چھوٹے سے قصبے کی طرف مڑ گئی اور پھر کچھ دیر بعد وہ قصبے میں پہنچ گیا۔

قصبے میں بنے ہوئے مکانات پختہ نہیں تھے۔ وہاں بنے ہوئے تمام مکانات یا تو لکڑیوں کے تھے یا پھر گھاس پھونس کی جھونپڑیوں جیسے تھے۔ وہاں بے شمار مسلح افراد موجود تھے۔

زیرٹ کی کار کو نہیں روکا گیا تھا۔ وہ کار لے کر پگوڈوں جیسی بڑی بڑی جھونپڑیوں کی طرف چلا گیا اور پھر اس نے کار ایک کھلے علاقے میں روک دی۔ اور کار سے نکل کر سامنے کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کا رخ پگوڈوں جیسی ان جھونپڑیوں کی طرف تھا جو ایک میدانی علاقے میں چاروں طرف پھیلی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔

زیرٹ ایک بڑی سی جھونپڑی میں داخل ہو گیا۔ جھونپڑی اندر سے خالی تھی۔ سپاٹ زمین پر ایک معمولی تنکا بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ جھونپڑی میں داخل ہو کر اس نے جھونپڑی کا دروازہ بند کر دیا۔ جھونپڑی کا دروازہ بند ہوا تو اچانک جھونپڑی کی گھاس پھونس کی دیواروں پر تیز چمک سی پیدا ہوئی اور دوسرے لمحے جھونپڑی میں شیشے کا ایک بڑا سا گلوب بنتا چلا گیا۔ ساتھ ہی فرش کو ایک ہلکا سا جھٹکا لگا اور گلوب فرش سمیت تیزی سے نیچے اترتا چلا گیا۔ چند لمحوں تک فرش نیچے جاتا رہا پھر فرش کو ایک خفیف سا جھٹکا لگا اور فرش ایک جگہ رک گیا۔ سامنے ایک ٹھوس دیوار تھی۔ سرر کی آواز کے ساتھ شیشے کا گلوب غائب ہوا اور سامنے آنے والی دیوار میں ایک بڑا سا فولادی دروازہ دکھائی دینا شروع ہو گیا۔ زیرٹ نے دروازے کی سائیڈ میں لگا ہوا ایک بٹن پریس کیا تو ایک بار پھر سرر کی آواز سنائی دی اور فولادی دروازہ کسی لفٹ کے دروازے کی طرح کھلتا چلا گیا۔ دروازے کے دوسری طرف چمکدار راہداری تھی۔ یہ راہداری کسی چوکور سرنگ جیسی بنی ہوئی تھی اور یوں لگ رہا تھا جیسے ساری کی ساری راہداری کسی چمکدار دھات سے بنائی گئی ہو۔ راہداری دور تک جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی اور خالی تھی۔

زیرٹ لفٹ سے نکل کر راہداری میں آیا۔ جیسے ہی وہ راہداری میں داخل ہوئے اسی لمحے لفٹ کا دروازہ بند ہوتا چلا گیا اور ساتھ ہی راہداری کا فرش حرکت میں آ گیا۔ راہداری کا فرش تیزی سے

آگے کی طرف کھسکنا شروع ہو گیا تھا۔ فرش کے کھسکنے کی وجہ سے زیرٹ کو قدم نہیں اٹھانے پڑ رہے تھے۔ فرش اسے خود ہی آگے لے جا رہا تھا۔ تقریباً دس منٹ تک فرش اسی طرح حرکت کرتا رہا پھر اس کے سامنے ایک دیوار آ گئی۔ جیسے ہی زیرٹ دیوار کے پاس پہنچا فرش رک گیا۔

فرش کے رکتے ہی سامنے دیوار پر ایک سکرین نمودار ہوئی۔ اس سکرین پر نیلے رنگ کا ایک دائرہ سا گھومنے لگا۔ دائرے کے اندر سبز رنگ کا سانپ جس کا سر سیاہ رنگ کا تھا، کا ہلکا سا خاکہ بھی گھومتا ہوا دکھائی دے رہا تھا پھر اچانک اس سانپ نے حرکت کی اور سامنے کے رخ آ کر اس نے ڈنگ مارنے والے انداز میں چھپٹا مارا اور پھر اس کا کھلا ہوا منہ جیسے سکرین پر ساکت ہو گیا۔

زیرٹ نے سکرین کی جانب دیکھتے ہوئے کچھ کہا تو اچانک سانپ کا منہ بند ہو گیا اور پھر سانپ سکرین سے غائب ہوتا چلا گیا۔ دوسرے لمحے سکرین تیزی سے پھیل کر نیچے آ گئی اور ایک دروازے کے چوکھٹے کی طرح بن گئی۔ دوسرے لمحے سکرین بلینک ہوئی اور پھر اس سکرین کے حصے میں ہی دیوار میں ایک خلاء بن گیا۔ سامنے ایک بڑا سا لگژری کمرہ دکھائی دے رہا تھا۔ اس کمرے میں گولائی میں انتہائی آرام دہ صوفے رکھے ہوئے تھے۔ سائیڈوں میں بڑی بڑی کھڑکیاں تھیں جن پر خوبصورت ریشمی پردے لہرا رہے تھے۔

یہ انتہائی نفیس سٹنگ روم تھا۔ زیرٹ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا کمرے کا دروازہ بند ہو گیا اور کمرے کی کھڑکیوں پر لگے ہوئے پردے خود بخود سمٹتے چلے گئے۔ کھڑکیوں پر ہارڈ گلاس لگے ہوئے تھے جن کے باہر پانی ہی پانی دکھائی دے رہا تھا اور پانی میں تیرتی ہوئی رنگ برنگی خوبصورت مچھلیاں دکھائی دے رہی تھیں۔ ایسے لگ رہا تھا جیسے کھڑکیوں کی جگہ وہاں بڑے بڑے ایکوریم لگائے گئے ہوں اور ان میں رنگین اور خوبصورت مچھلیاں چھوڑ دی گئی ہوں۔ مچھلیوں کی تعداد کافی زیادہ تھی اور وہ ہر طرف اٹھکھلیاں بھرتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔

زیرٹ آگے بڑھ کر ایک آرام دہ صوفے پر بیٹھ گیا۔ اسی لمحے اچانک کمرے کو ایک خفیف کا جھٹکا لگا اور کمرہ کسی آبدوز کی طرح پانی میں تیرنا شروع ہو گیا۔ کمرے کی حرکت کھڑکیوں سے ظاہر ہو رہی تھی۔ کچھ ہی دیر میں کھڑکیوں سے رنگین مچھلیاں غائب ہو گئیں اور باہر نیلے رنگ کا سمندری پانی دکھائی دینا شروع ہو گیا جس میں آبدوز نما کمرہ تیزی سے آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ دس منٹ تک کمرہ اسی طرح تیزی سے آگے بڑھتا رہا پھر اس آبدوز نما کمرے نے جیسے سمندر کی گہرائی میں اترنا شروع کر دیا۔ آبدوز سمندری تہہ میں موجود چھوٹے چھوٹے ٹیلوں۔ اور آبی پودوں کے درمیان سے گزرتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ چند آبی ٹیلوں کے گرد سے گزر کر آبدوز سمندر کی تہہ میں موجود ایک بڑے پہاڑی ٹیلے کی طرف

بڑھنے لگی۔ جیسے ہی آبدوز اس ٹیلے کے نزدیک پہنچی اسی لمحے ٹیلے کی چوٹی سے نیلے رنگ کی تیز روشنی نکل کر اس آبدوز پر پڑی اور آبدوز تیز نیلی روشنی سے بھرتی چلی گئی۔ تیز روشنی کی وجہ سے زیرٹ کی آنکھیں چندھیا کر رہ گئیں۔ زیرٹ نے فوراً اپنی دونوں آنکھوں پر ہاتھ رکھ لئے تھے۔

کچھ دیر بعد جب نیلی روشنی ختم ہوئی تو زیرٹ نے آنکھوں سے ہاتھ ہٹا لئے۔ آبدوز میں یکلخت تاریکی چھا گئی تھی۔ کچھ دیر تک آبدوز اسی طرح تاریکی میں سفر کرتی رہی پھر اچانک آبدوز میں پہلے جیسی روشنی پھیل گئی اور آبدوز ایک ہلکے سے جھٹکے سے رک گئی۔ اسی لمحے سرر کی آواز کے ساتھ آبدوز کا دروازہ کھل گیا اور دوسری طرف ایک اور راہداری دکھائی دینے لگی۔

زیرٹ فوراً اٹھ کر کھڑا ہوا اور پھر وہ دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ دروازے کی دوسری طرف ایک ویسی ہی راہداری تھی جس سے وہ پہلے گزر کر آیا تھا۔ یہ راہداری بھی چمکدار میٹل سے بنی ہوئی تھی۔ راہداری میں جگہ جگہ سبز لباس پہنے مسلح افراد موجود تھے جو راہداری کی دیواروں کی سائیڈ میں انتہائی چوکنے انداز میں کھڑے تھے۔ زیرٹ مختلف راستوں سے گزارتا ہوا ایک ہال نما بڑے سے کمرے میں آ گیا جہاں ہر طرف بڑی بڑی اور جدید مشینیں لگی ہوئی تھیں۔ مشینیں آن تھیں جن پر لگے نہ صرف چھوٹے چھوٹے بلب جل بجھ رہے تھے بلکہ ان پر لگے بٹنوں اور ڈائلوں پر بھی رنگ برنگی

روشنیاں ناچتی دکھائی دے رہی تھی۔

مشینوں پر سفید ایپرن پہنے بے شمار افراد کام کر رہے تھے۔ وہ سب ایک ترتیب میں کھڑے تھے اور روبوٹس کی مانند اس طرح کام میں مصروف تھے کہ انہیں کسی اور بات کا ہوش تک نہ تھا۔ سامنے ایک بڑی مشین تھی جہاں ایک بوڑھا انسان انتہائی انہماک سے کام کر رہا تھا۔ اس مشین پر ایک بڑے سائز کی سکرین لگی ہوئی تھی۔ سکرین پر ایک پہاڑی علاقے کا منظر دکھائی دے رہا تھا۔ سامنے ایک بڑی سی پہاڑی تھی جو کسی آتش فشاں پہاڑی جیسی دکھائی دے رہی تھی۔ پہاڑی کا منہ کھلا ہوا تھا اور اس کا منہ یوں سیاہ ہو رہا تھا جیسے یہ پہاڑی آگ اگل اگل کر سیاہ ہو گئی ہو۔ زیرٹ تیزی سے بریف کیس لئے اس بوڑھے کی طرف بڑھ گیا۔ بوڑھے نے قدموں کی آواز سن کر چونک کر اس کی طرف دیکھا اور پھر زیرٹ کو دیکھ کر وہ مسکرا دیا۔

”ہونہہ۔ تو یہ ہے ایم کے لیبارٹری اور یہ بوڑھا پروفیسر ایڈگر ہے جس نے مسلم کش میزائل ایجاد کئے ہیں“...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ انہوں نے جو تباہی مسلمانوں کے لئے سوچی تھی وہ تباہی اب ان کا مقدر بنے گی۔ میں نے جو آلہ پروفیسر ایڈگر کو بھیجا ہے وہ یہ نہیں جانتا کہ یہ آلہ نہیں اس کی موت ہے۔ اس آلے میں بے شمار میگا پاور مائیکرو بم لگے ہوئے ہیں جنہیں میں نے ڈبل

کوڈ کر کے لیبارٹری میں بھیجا تھا تاکہ ان بموں کو لیبارٹری کی کوئی بھی حفاظتی ریز چیک نہ کر سکے اور میں اپنی اس کوشش میں کامیاب ہو گیا ہوں۔ اب میں یہاں بیٹھے بیٹھے پروفیسر ایڈگر کو اس کی لیبارٹری سمیت اُڑا سکتا ہوں''...... عمران نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''اس بار اسرائیلیوں نے واقعی انتہائی انوکھے انداز میں سمندر کی گہرائی میں لیبارٹری بنائی ہے تاکہ وہاں کوئی پہنچ ہی نہ سکے۔ لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات بھی فول پروف ہیں۔ اگر ہم کوشش کرتے تو اس لیبارٹری تک پہنچتے پہنچتے ہمیں نجانے کتنا وقت لگ جاتا''...... الاسد نے کہا۔

''پہنچ تو بہرحال ہم نے وہاں جانا تھا لیکن اس لیبارٹری کے جو راستے ہیں وہ واقعی انتہائی پیچیدہ اور خطرناک ہیں۔ اگر ہم ان راستوں سے لیبارٹری کی طرف جاتے تو ہمارے لئے مسئلہ ہو سکتا تھا اسی لئے میں نے لیبارٹری کو تباہ کرنے کے لئے یہی طریقہ مناسب سمجھا تھا کہ میں لیبارٹری میں کسی طرح سے میگا پاور بم بھیج دوں۔ یہ کام میں کرنل ڈراس سے لینا چاہتا تھا لیکن وہ منہ کھولنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔ یہ تو ہماری قسمت اچھی تھی کہ عین وقت پر لیبارٹری سے پروفیسر ایڈگر کی کال آ گئی اور میں نے اسے اپنی باتوں کے جال میں پھنسا لیا ورنہ اس لیبارٹری کو ٹریس کرنا واقعی مشکل ہو سکتا تھا''...... عمران نے کہا۔

''جو بھی ہوتا ہے اچھے مقاصد کے لئے ہوتا ہے۔ اب تم اس لیبارٹری کو تو ختم کرو''...... جولیا نے کہا۔

''جو حکم ڈارررر۔ ارے ہپ''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے خود ہی اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔ اس نے مشین کے چند بٹن پریس کئے اور پھر اس کا انگوٹھا مشین پر موجود سرخ رنگ کے ایک بٹن پر آ کر رک گیا۔ اس نے سکرین کی طرف دیکھا جس میں پروفیسر ایڈگر اپنے اسسٹنٹ کے لائے ہوئے اس آلے کو کھول کر چیک کر رہا تھا جو اسے کرنل ڈراس نے بھیجا تھا۔

''گڈ بائے مسلم کلرز ڈاکٹر''...... عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے سرخ رنگ کا بٹن پریس کر دیا۔ جیسے ہی اس نے بٹن پریس کیا اچانک سکرین پر نظر آنے والے پروفیسر ایڈگر کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور اس کے ہاتھوں سے آلہ نکل کر نیچے گر گیا۔ دوسرے ہی لمحے آلے سے تیز شعلہ سا نکلا اور پھر اچانک ہر طرف جیسے سرخی ہی سرخی چھا گئی اور پھر سکرین اچانک تاریک ہوتی چلی گئی۔ ابھی چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ آپریشن روم کی زمین لرزنا شروع ہو گئی۔

''یہ واٹر ورلڈ میں موجود لیبارٹری میں ہونے والے دھماکوں کا اثر ہے جس کی رزٹنس یہاں تک آ رہی ہے''...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ سب آپریشن روم سے نکل آئے۔ عمران نے کرنل ڈراس کے آفس میں جا کر دیکھا تو

اسے کرسی پر کرنل ڈراس کا جلا ہوا ڈھانچہ دکھائی دیا جس سے دھواں اٹھ رہا تھا اور کمرہ انسانی گوشت کے جلنے کی سرانڈ سے بھرا ہوا تھا۔

عمران نے دروازہ بند کیا اور پھر وہ سب تیزی سے کاپر ہیڈ کے خفیہ ہیڈ کوارٹر سے نکلتے چلے گئے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے ہیڈ کوارٹر میں ٹائم بم لگا دیئے تھے جو ایک گھنٹے کے بعد پھٹنے والے تھے۔ عمران نے اپنے ہاتھوں سے ایم کے لیبارٹری اُڑا دی تھی اب وہ کاپر ہیڈ کے ہیڈ کوارٹر کو بھی تباہ کرنا چاہتا تھا تاکہ اسرائیلیوں کو پتہ چل سکے کہ مسلمانوں کے خلاف بھیانک سازش کرنے والوں کا انجام کیا ہوتا ہے۔ ایک گھنٹے کے بعد عمران اور اس کے ساتھی الاسد کے ایک خفیہ اڈے پر موجود تھے اور انہیں ابھی آئے کچھ ہی دیر ہوئی ہو گی کہ شمالی علاقے کی پہاڑیوں میں جیسے آتش فشاں پھٹ پڑا۔ پہاڑیوں کے نیچے زور دار دھماکے ہو رہے تھے جن سے پہاڑیاں بھی ریزہ ریزہ ہو کر بکھرتی جا رہی تھیں۔ مسلسل ہونے والے دھماکوں سے تل ابیب بری طرح سے لرز رہا تھا۔

”خدا خدا کر کے آخر یہ قصہ تمام ہوا۔ اب میں چین سے سو تو سکتا ہوں“...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”کیوں۔ کیا تم یہاں سونے کے لئے آئے ہو“...... جولیا نے کہا۔

”اور کیا کروں۔ اس کیس میں تو مسلسل بھاگ دوڑ ہی لگی رہی

تھی۔ اس بار تو ہم کسی مرحلے پر بے ہوش بھی نہیں ہوئے تھے۔ ورنہ بے ہوشی میں کم از کم ہماری نیند کی کمی تو پوری ہو ہی جاتی تھی“...... عمران نے کہا۔

”ہاں واقعی اس بار حیرت انگیز طور پر نہ ہم بے ہوش ہوئے ہیں اور نہ ہی کسی نے ہمیں گرفتار کر کے راڈز والی کرسیوں پر جکڑا ہے اور ورنہ ہر بار ہم بے ہوش ہوتے ہیں اور ہوش میں آنے کے بعد راڈز والی کرسیوں پر ہی جکڑے ہوتے ہیں“...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اچھی بات ہے نا۔ اس بار مشن بغیر بے ہوش ہوئے پورا ہو گیا ہے اور اس بار اسرائیل کو ہم نے جو سزا دی ہے وہ انہیں زندگی بھر یاد رہے گی“...... تنویر نے کہا۔

”اسرائیلیوں کی سزا تو پوری ہو گئی ہے۔ میری سزا کب ختم ہو گی یہ بھی بتا دو“...... عمران نے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”تمہاری سزا۔ میں نے تمہیں کون سی سزا دی ہے“...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میرے لئے یہ سزا کیا کم ہے کہ نہ تم مانتے ہو اور نہ میری ہونے والی جورو مانتی ہے۔ بس کسی طرح تم مان جاؤ تو جورو کو میں خود منا لوں گا“...... عمران نے کہا تو وہ سب بے اختیار ہنسنا شروع ہو گئے۔

”جولیا۔ تم ہی سمجھاؤ اسے“...... عمران نے کہا

"میں کیا سمجھاؤں"...... جولیا نے مسکرا کر کہا۔

"یہی کہ یہ چاہے جہیز نہ دے لیکن تمہارا ہاتھ میرے ہاتھ میں تو دے دے تاکہ میں تمہارے ساتھ چین اور سکون کی زندگی بسر کر سکوں"...... عمران نے کہا۔

"تم ایسا سوچ سکتے ہو کچھ کرنا تمہارے بس کی بات نہیں ہے"۔

جولیا نے منہ بنا کر کہا تو اس کے ساتھی ہنس پڑے جبکہ عمران بے اختیار اپنے سر پر ہاتھ پھیر کر رہ گیا جیسے وہ جولیا کی بات سمجھنے کی کوشش کر رہا ہو حالانکہ جولیا کے کہنے کا مطلب صاف تھا کہ وہ اس کا ہاتھ پکڑ ہی نہیں سکتا۔

ختم شد

وہ آران کی تباہی کے لئے ایک طاقتور وچ ڈاکٹر کی مدد حاصل کر رہا تھا۔

آسیبی دنیا — جہاں کے پانچ جنات اسرائیل کے ایک وچ ڈاکٹر نے اپنے قبضے میں کر رکھے تھے۔ وہ جنات کہاں تھے —؟

عمران — جسے جناتی دنیا میں جانے سے روکنے اور ہلاک کرنے کے لئے تمام شیطانی طریقے استعمال کئے جا رہے تھے۔ مگر —؟

وہ لمحہ — جب عمران کو بے ہوشی کی حالت میں ایک شیطانی طاقت نے زندہ جلانے کی کوشش کی۔

وہ لمحہ — جب جولیا اور کیپٹن شکیل پر ہر طرف سے خونخوار کتوں نے حملہ کر دیا۔ خونخوار کتوں کو ایک شیطانی طاقت کنٹرول کر رہی تھی۔ کیسے —؟

عمران — جس کی مدد کے لئے آسیبی دنیا کی ایک جن زادی پہنچی۔ مگر —؟

جولیا — جسے چیف نے عمران کے بغیر تمام ممبران کے ساتھ اسرائیل کی ایجنسی نائٹ فورس کے خلاف مشن پر بھیج دیا۔

نائٹ فورس ایجنسی — جسے پاکیشیائی ایجنٹوں کی اسرائیل آمد کی اطلاع مل چکی تھی اور اس ایجنسی نے انہیں ہلاک کرنے کے لئے ہر طرف موت کے مضبوط جال پھیلا دیئے تھے۔

لیڈی ایشلے — نائٹ فورس ایجنسی کی سپر ایجنٹ، جس نے جولیا اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کے لئے ان غاروں میں زہریلا دھواں چھوڑ دیا جن میں جولیا اور اس کے ساتھی سفر کر رہے تھے۔

کیا — عمران آسیبی دنیا میں جانے میں کامیاب ہو سکا۔ یا —؟

کیا — جولیا اور اس کے ساتھی، لیڈی ایشلے سے جو اسرائیل میں لیڈی ڈیتھ کے نام سے مشہور تھی، بچ کر اسرائیل پہنچ سکے۔

وہ لمحہ — جب جولیا کو خود بھی لیڈی ڈیتھ بننا پڑا۔ جولیا کس کے خلاف لیڈی ڈیتھ بنی تھی اور کیوں —؟



عمران سیریز میں حیرت کا سمندر لئے ایک انوکھی کہانی

بلیک گرل

مکمل ناول

مصنف
ظہیر احمد

بلیک گرل ــــ کرانسی لیڈی ایجنٹ، جو عمران سے ملنے پاکیشیا آنا چاہتی تھی۔ کیوں ــــ؟

بلیک گرل ــــ جس کی آمد کا سن کر عمران کے کان کھڑے ہو گئے تھے۔ کیوں؟

بلیک گرل ــــ جس کے بارے میں عمران نے جب کرانس سے معلومات حاصل کیں تو اس پر بلیک گرل کے حوالے سے حیرت انگیز انکشافات ہوئے۔ وہ انکشافات کیا تھے ــــ؟

بلیک گرل ــــ جس کے پیچھے کرانس کی ہی ایجنسیاں لگی ہوئی تھیں اور وہ بلیک گرل کے ساتھ ساتھ عمران کو بھی ہلاک کرنا چاہتی تھیں۔ کیوں ــــ؟

عمران ــــ جس پر پیچ سڑک پر میزائلوں سے حملہ کیا گیا۔ اور پھر ــــ؟

بلیک گرل ــــ جس نے جولیا اور تنویر کو آسانی سے ڈاج دے دیا۔ کیسے ۔؟

انکل شیلے ــــ بلیک گرل کا ادھیڑ عمر ساتھی جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اپنے سامنے کل کے بچے سمجھتا تھا کیوں ــــ؟

گولڈ رنگ ــــ جس میں بلیک کنگ کا راز تھا۔ مگر ــــ؟

گولڈ رنگ ــــ جس سے عمران کا مائنڈ نہ صرف ہیک کیا جا سکتا تھا بلکہ بلیک کنگ، عمران کو اپنے کنٹرول میں بھی کر سکتا تھا۔

وہ لمحہ ــــ جب عمران گولڈ رنگ کا شکار بن گیا اور اس کا مائنڈ ہیک کر لیا گیا۔

وہ لمحہ ــــ جب عمران نے بلیک زیرو کو پہچاننے سے انکار کر دیا اور اسے چھوڑ کر بھاگ گیا۔

وہ لمحہ ــــ جب عمران، بلیک کنگ کے لئے پاکیشیا کے خلاف غداری پر بھی آمادہ ہو گیا۔

انکل شیلے ــــ جس نے بلیک کنگ کے چار طاقتور ایجنٹوں کے ساتھ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کو ہلاک کرنے کا پلان بنایا۔

کراسٹی ــــ جسے کرانس اور بلیک کنگ کے ایجنٹوں نے بلیک گرل سمجھ کر اغوا کر لیا تھا۔

سیکرٹ سروس کے ممبران ــــ جنہیں ہلاک کرنے کے لئے طاقتور ایجنٹ حرکت میں آ گئے اور پھر جان لیوا فائٹس کا نہ رکنے والا سلسلہ شروع ہو گیا۔

وہ لمحہ ــــ جب عمران نے بلیک گرل کو جوزف اور جوانا کے پاس رانا ہاؤس بھیج دیا۔ مگر ــــ؟

وہ لمحہ ــــ جب جوزف اور جوانا کی موجودگی کے باوجود بلیک گرل رانا ہاؤس سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گئی۔ مگر کیسے ــــ؟

عمران نے بلیک گرل کو کیوں قید کیا تھا اور وہ رانا ہاؤس سے کیوں فرار ہوئی تھی؟

بلیک کنگ کا نیا فتنہ، جو پوری دنیا پر قبضہ کرنے کا خواب دیکھ رہا تھا۔

کیا ـــــ بلیک کنگ پاکیشیا کے خلاف اس نئے مشن میں کامیاب ہو گیا ـــ؟

بلیک گرل ـــــ عمران کے ساتھ کیا کھیل کھیل رہی تھی اور وہ پاکیشیا میں کیا مشن سرانجام دینے کے لئے آئی تھی ـــــ؟



سسپنس، مزاح اور ایکشن سے بھرپور انوکھا ناول۔

جسے پڑھ کر آپ عش عش کر اٹھیں گے۔

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

E.Mail.Address arsalan.publications@gmail.com

علی عمران، پاکیشیا سیکرٹ سروس اور زیرو لینڈ کے سپریم ایجنٹوں کے درمیان انتہائی لرزہ خیز ٹکراؤ

مکمل ناول

مصنف ظہیر احمد

مادام شی تارا

مادام شی تارا ـــــ زیرو لینڈ کی سیاہ ناگن۔

مادام شی تارا ـــــ جو خود کو پراسرار طاقتوں کی مالکہ کہتی تھی۔

مادام شی تارا ـــــ جو پاکیشیا میں اپنا مشن لائی اور ڈائریکٹ عمران سے ٹکرا گئی۔

مادام شی تارا ـــــ جو دن دیہاڑے عمران کو ایک ہوٹل سے اغوا کر کے لے گئی۔

جولیا ـــــ جو مادام شی تارا کا بریف کیس کھولنے کی وجہ سے گرین وائرس کا شکار ہو گئی اور اس کا جسم موم کی طرح پگھلنے لگا۔ کیا واقعی ـــــ؟

ٹام ہاک ـــ زیرو لینڈ کا ایک طاقتور ایجنٹ اپنے سپیشل سیکشن کے ساتھ پاکیشیا پہنچ گیا۔

ٹام ہاک ـــ جس نے اپنا مقصد حاصل کرنے کے لئے سر سلطان کو گولیاں مار دیں اور رانا ہاؤس میں جا کر جوزف کو موت کے دہانے تک پہنچا دیا۔

مادام شی تارا ـــــ جس نے عمران کو چیلنج کیا کہ وہ پاکیشیا کے چار سائنسدانوں کو ہلاک کر دے گی چاہے عمران ان سائنسدانوں کو پاتال میں لے جا کر چھپا دے یا خلاء میں بھیج دے۔

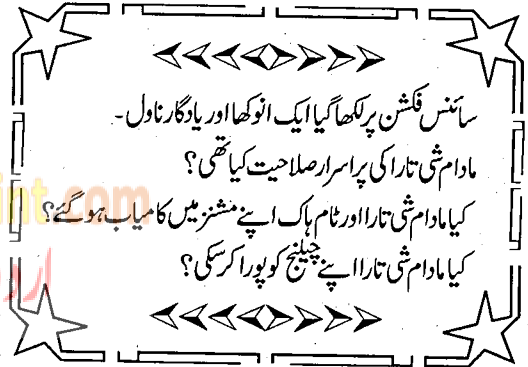
ٹام ہاک ـــ جو پاکیشیا میں سنگ ہی، تھریسیا اور کرنل بلیک کی ہلاکت کا مشن لے کر آیا تھا۔ کیا وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا ـــــ؟

ایس ڈی ہنڈرڈ ـــ کیا تھا۔ جس کے لئے مادام شی تارا موت کا کھیل کھیلنے کے لئے

تیار ہو گئی تھی ——؟

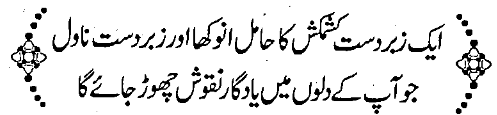
وہ لمحہ — جب صفدر اور تنویر کی موجودگی اور انتہائی فول پروف انتظامات کے باوجود مادام شی تارا ایک سائنسدان کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہو گئی۔

وہ لمحہ — جب عمران کو مادام شی تارا کو پکڑنے کے لئے عمران کو اپنی جدید سائنسی ایجادات کا جال بچھانا پڑا۔



کیا عمران مادام شی تارا کو اپنے سائنسی جال میں پھنسانے میں کامیاب ہو سکا۔یا؟

وہ لمحہ — جب سنگ ہی، تھریسیا اور کرنل بلیک، مادام شی تارا کی وجہ سے موت کے دہانے تک پہنچ گئے۔



ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

Mail.Address arsalan.publications@gmail.com

عمران سیریز میں تحیر اور اسرار کا سمندر

لئے ایک ہوشربا کہانی

مکمل ناول

ماورائی نمبر

بدروح

— مصنف ظہیر احمد —

سیاہ کتاب — ایک ایسی شیطانی کتاب جو غلطی سے عمران تک پہنچی تھی اور عمران نے نادانستگی میں اس کتاب کو کھول کر اس کا ایک منتر پڑھ لیا۔

سیاہ کتاب — جس کا صرف ایک منتر پڑھتے ہی عمران اچانک حیرت انگیز اور انتہائی پراسرار حالات کا شکار ہوتا چلا گیا۔

سیاہ کتاب — جس کی وجہ سے عمران سے نیکیوں کے سائے ہٹ گئے تھے۔

جوشکا جادو — ایک ایسا جادو جس سے بدروحوں کو زندہ کیا جا سکتا تھا۔

جوشکا جادو — جو صدیوں پہلے غائب ہو گیا تھا۔مگر ——؟

جوشکا جادو — جس کے حصول کے لئے ایک مہاپربھو کوششیں کر رہا تھا۔

عمران — جو اپنے ہی ساتھیوں کا دشمن بن گیا تھا — اس نے جوزف اور سیکرٹ سروس کے ممبران کو مار مار کر ان کا بھرکس نکال دیا تھا۔کیا واقعی ——؟

عمران — جو صفدر کو ہسپتال سے اس وقت اٹھا کر لے گیا۔ جب صفدر موت و زیست کی کیفیت میں مبتلا تھا۔

شتاری — ایک خوفناک بدروح جو عمران کے سامنے تھی مگر عمران اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا تھا۔ آخر کیوں ——؟

شکاری ـــ جو عمران کو ایک لمحے کے لئے بھی چین نہ لینے دے رہی تھی۔ کیوں؟

جوزف ـــ جو ایک قدیم افریقی نغمہ الاپ رہا تھا کہ اس کے سر پر بھی ایک پجارن نمودار ہو گئی اور پھر ـــ؟

جوزف ـــ جو ہر صورت میں پالما نامی پجارن سے جان چھڑانا چاہتا تھا مگر ـــ؟

وہ لمحہ ـــ جب جوزف کو عمران پر خوفناک اور جان لیوا حملہ کرنا پڑا۔ کیوں ـــ؟

وہ لمحہ ـــ جب عمران حقیقتاً جوزف اور سیکرٹ سروس کا دشمن بن گیا۔ کیا واقعی ـ؟

وہ لمحہ ـــ جب ایکسٹو نے سیکرٹ سروس کے ممبران کو عمران کی ہلاکت کے احکام دے دیئے۔

عمران ـــ جس کی ہلاکت شیطانی منتر پڑھنے سے اٹل ہو گئی تھی۔

کیا ـــ عمران اس شیطانی سیاہ کتاب سے اپنی جان چھڑا سکا۔ یا ـــ؟

کیا ـــ عمران خوفناک بدروح کے چنگل سے خود کو بچا سکا ـــ؟

جوزف کا نیا اور حیرت انگیز روپ جسے دیکھ کر آپ اچھل اچھل پڑیں گے۔

تحیر، اسرار اور حیرت کا سمندر لئے ایک ہوشربا اور دل ہلا دینے والی پراسرار کہانی۔ جو اس سے پہلے آپ نے کبھی نہ پڑھی ہو گی۔

خیر و شر کے جلو میں ایک خصوصی تحریر

جو جاسوسی ادب میں یقیناً اپنا ایک منفرد اور یادگار مقام حاصل کرے گی۔

ارسلان پبلی کیشنز
اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666
E.Mail.Address arsalan.publications@gmail.com

عمران کے متوالوں کے لئے سنسناتا ہوا سسپنس لئے ایک یادگار ناول

کراسٹی

مکمل ناول

مصنف

ظہیر احمد

پاکیشیا اور شوگران کے درمیان اسلحے اور ایک سپیشل فارمولے کا معاہدہ ہوا جسے حاصل کرنے کے لئے کافرستانی مجرموں کی ایک خوفناک تنظیم ریڈ تھری پاکیشیا پہنچ گئی۔

صفدر ـ جس نے مجرموں کی گفتگو سن کر عمران کو اپنی مدد کے لئے بلایا۔ مگر ـــ؟

صفدر ـ جو عمران کو ایک مجرم کی رہائش گاہ میں لے جانا چاہتا تھا لیکن عمران، صفدر کی شادی کرانے کے لئے ایک ہتھنی جیسی موٹی عورت کی کوٹھی میں گھس گیا۔ ایک قہقہہ بار دلچسپ سچویشن۔

ریڈ تھری ـ جس کا چیف کرنل شکلا تھا جو انتہائی عیار، شاطر اور خطرناک انسان تھا۔

ریڈ تھری ـ جس نے سردار کی کوٹھی سے ایک اہم فائل آسانی سے حاصل کر لی۔

کراسٹی ـ ایک خطرناک، چالاک اور خوفناک مجرمہ جو پاکیشیا میں شوگران سے ملنے والے اسلحے کو تباہ کرنے کا مشن لے کر آئی تھی۔

کراسٹی ـ جس نے انتہائی برق رفتاری سے کامیابیاں تو حاصل کر لیں۔ مگر ـــ؟

کراسٹی ـ جو موت کی طرح دہشت ناک آندھی کی طرح تیز اور طوفان کی طرح ہولناک تھی۔

ایس کے تھری ـ ایک ایسا راز جسے حاصل کرنے کے لئے کراسٹی اور ریڈ تھری تنظیم کے ارکان پاگلوں کی طرح ہنگامے کرتے پھر رہے تھے۔

ایس کے تھری ـ ایک ایسا راز جسے کرنل شکلا نے حاصل کر لیا تھا۔

عمران سیریز میں سسپنس ایکشن اور نان سٹاپ ایکشن کا طوفان لئے

ایک حیرت انگیز اچھوتا اور انتہائی شاندار ایڈونچر

خاص نمبر

مکمل ناول

مشن سائی گان

مصنف
ظہیر احمد

مشن سائی گان —— کافرستان ایکریمیا اور اسرائیل جنہوں نے اس بار نہایت خفیہ طور پر پاکیشیا کو مکمل طور پر صفحہ ہستی سے مٹانے کا پروگرام بنالیا۔

ٹاپ میزائل —— جو پاکیشیا کی تباہی کے لئے تیار کئے گئے تھے۔

ٹاپ میزائل —— جن سے صرف چند گھنٹوں میں پاکیشیا کے انسان مکھی مچھروں کی طرح ہلاک ہو جاتے۔

کرنل راکیش —— جس نے عمران کو پاکیشیا میں اپنے پیچھے بھاگنے پر مجبور کر دیا۔ جبکہ جزیرہ مگوڈیا پر عمران کے ساتھی خوفناک حالات کا شکار ہو گئے تھے۔

جوزف —— جسے کرنل راکیش نے اغوا کر لیا اور اس پر انسانیت سوز تشدد کی انتہا کر دی۔

جوزف —— جس کا رواں رواں کھینچ لیا گیا تھا مگر دیوزاد جوزف نے ان کے سامنے زبان نہ کھولی تھی۔ کیوں ——؟

وہ لمحہ —— جب جوزف کرنل راکیش اور اس کے ساتھیوں پر شدید زخمی ہونے کے باوجود موت بن کر جھپٹ پڑا۔

عمران —— جو مشن سائی گان کا تار و پود بکھیرنے کے لئے اندھا دھند اپنے ساتھیوں کے ساتھ نکل کھڑا ہوا۔

جزیرہ مگوڈیا —— جہاں عمران کے ساتھیوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ کیوں ——؟

عمران اور صفدر —— جسے ریڈ تھری نے زہریلے انجکشن لگا کر ہلاک کرنے کی کوشش کی کیا واقعی عمران اور صفدر ہلاک ہو گئے تھے ——؟

کراسٹی —— جو ہر قیمت پر کرنل شکلا سے فائل حاصل کرنا چاہتی تھی۔ کیا وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئی۔ یا ——؟

وہ لمحہ —— جب تنویر چوہان اور خاور مجرموں سے جنگ کرتے ہوئے گولیوں کا شکار ہو گئے۔ کیا واقعی ——؟

وہ لمحہ —— جب کراسٹی نے عمران کے سامنے اس کے ساتھیوں کو مشین گنوں سے ہلاک کرنے کا فیصلہ کر لیا اور پھر وہ کمرہ مشین گنوں کی تڑتڑاہٹ سے گونج اٹھا۔

کیا —— صفدر صدیقی نعمانی اور جولیا واقعی گولیوں سے چھلنی ہو گئے تھے۔

کراسٹی —— جس نے پورے پاکیشیا میں آگ اور خون کی ہولی کھیلنے کا پورا انتظام کر لیا تھا۔ اور پھر ——؟

وہ لمحہ —— جب اپنے ساتھیوں کی جان بچانے کے لئے ایکسٹو کو میدان میں اترنا پڑا۔

وہ لمحہ —— جب کراسٹی ایکسٹو کے ہاتھوں چکنی مچھلی کی طرح پھسل گئی تھی۔ اور پھر؟

عمران کی کرنل شکلا اور کراسٹی سے اعصاب شکن اور انتہائی ہولناک لڑائی۔ اس لڑائی کا انجام کیا ہوا تھا۔

ایک دلچسپ حیرت انگیز تیز رفتار ایکشن سسپنس اور خوفناک سچویشن سے مزین عمران سیریز کا نیا ناول جس کا ایک ایک لفظ آپ کے دل کی دھڑکنیں تیز کر دے گا۔

انتہائی منفرد انداز میں لکھا گیا ایک خصوصی ناول

ارسلان پبلی کیشنز
اوقاف بلڈنگ
پاک گیٹ
ملتان

Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

E.Mail.Address arsalan.publications@gmail.com

جزیرہ مگوڈیا — جہاں عمران کے ساتھیوں کو گرفتار کر کے کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف پنڈت نارائن کے حوالے کیا جانا تھا۔

وہ لمحہ — جب عمران کو کافرستان کے پرائم منسٹر سے ایکریمی صدر بن کر بات کرنا پڑی۔

وہ لمحہ — جب کافرستانی پرائم منسٹر نے خود ہی عمران کو آپریشنل سپاٹ بتا دیا۔ کیوں؟

عمران — جس پر اچانک اور نہایت خوفناک جان لیوا حملے شروع کر دیئے گئے۔ کیوں؟

عمران — جسے ہلاک کرنے کے لئے کافرستان کی ملٹری انٹیلی جنس حرکت میں آ گئی۔

کرنل راکیش — جس نے عمران کو پاکیشیا میں اپنے پیچھے بھاگنے پر مجبور کر دیا۔ جبکہ اس طرف کے ساتھی جزیرہ مگوڈیا خوفناک حالات کا شکار ہو گئے تھے۔

ٹاپ میزائل — جن پر سائی گان آئی لینڈ پر نہایت تیزی سے کام کیا جا رہا تھا۔

جزیرہ مگوڈیا — جہاں حکومت مگوڈیا کے خلاف ایک انتہائی تباہ کن کھیل کھیلا جا رہا تھا۔

جزیرہ مگوڈیا اور جزیرہ جاڈیا کے درمیان ہونے والی کشمکش اس قدر خوفناک صورتحال اختیار کر گئی تھی کہ عمران اور اس کے ساتھی بری طرح ان میں پھنس کر مشن سائی گان کو یکسر بھول گئے تھے۔

کیا — عمران ٹاپ میزائلوں کو پاکیشیا پر فائر ہونے سے روک سکا —— ؟

کیا — عمران اور اس کے ساتھی سائی گان آئی لینڈ پر جا سکے —— ؟

کافرستان، ایکریمیا اور اسرائیل اس بار اپنے مذموم ارادوں میں کامیاب ہو سکے۔ یا؟

ایک ایسا مشن جس میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے قدم قدم پر موت کے پھندے لگے ہوئے تھے۔

عمران سیریز میں سسپنس اور ایکشن لئے انتہائی دلچسپ ناول

فیس ٹو فیس

مصنف
ظہیر احمد

کیا — عمران اور صفدر کو واقعی ریڈ ہاک نے ہلاک کر دیا تھا۔ یا —— ؟

عمران — فیس ٹو فیس مقابلہ کیوں کرنا چاہتا تھا —— ؟

پاور آف ڈیتھ گروپ — خوفناک قاتلوں کا ایک ایسا گروپ جس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو سامنے لانے کے لئے انتہائی گہری چال چلی۔ پھر کیا ہوا؟

پنڈت نارائن — جس نے عمران پر اچانک گولیوں کی بوچھاڑ کر دی اور —— ؟

عمران — جس کا مقابلہ ریڈ ہاک سے ہوا تو —— ؟

وہ لمحہ — جب ریڈ ہاک موت بن کر عمران پر جھپٹ پڑا۔ پھر کیا ہوا —— ؟

اے۔ اے فیکٹری — جسے تباہ کرنے کا خیال عمران کے لئے خواب بن کر رہ گیا تھا۔

وہ لمحہ — جب عمران اور پنڈت نارائن ایک دوسرے کے فیس ٹو فیس ہو گئے۔

وہ لمحہ — جب عمران اور پنڈت نارائن کی خوفناک فائٹ شروع ہوئی اور —— ؟

انتہائی تیز رفتار ایکشن، گولیوں کی بوچھاڑ اور بموں کے دھماکوں سے گونجنے والا ایک حیرت انگیز اور انتہائی دلکش ناول۔

عمران اور اس کے ساتھیوں کا کافرستان میں خطرناک ایڈونچر کا آخری حصہ

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob 0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666
E.Mail.Address arsalan.publications@gmail.com